بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی قال فی محکم کتابہ ھل اتاک حدیث الغاشیۃ والصلوٰۃ والسلام علی سید الاحادیث الرسالہ وشرح الغاشیۃ وعلی آلہ وصحبہ وسلالۃ علومہ اصحاب القلوب الغاشیۃ اما بعد آج دو جمعہ کا یعنی تاریخ ماہ محرم کی سال اول ہجرت کا ہی قیامت تھا اور سی دن قریب تھی سے ہمارے نبی سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معبوث ہوئے کل اب بالکل لاکھ سال کی حتی تحقیقی علامتیں ہیں ذرہ تو آغاز ملک اسلام ہی سے دنیا میں موجود ہیں اب بڑی بڑی نشانیاں بھی ظاہر ہونے لگیں لوگ ان نشانیوں کو بلکہ طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں کوئی حکیموں کی چال پر چلتا ہی کوئی نجومی رمال کے حکم پر یقین لاتا ہے کوئی کسی کی کشف کو حجت پکڑتا ہی کوئی کسی کے الہام کو سند بتاتا ہی کوئی اپنے اعداد و طبیعت و تیرئی عقل سے نئی نئی گیمیں لگاتا ہی ہزار میں ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا جو ان حوادث کو دیکھکر حال ڈرے استعفار کرے سجات کی فکر میں پڑے حالانکہ کوئی فتنہ دنیا دین کو ایسا مہلک ہے

جسکی خبر مخبر صادق نے دی ہو بعض فتنون کو تو نام لیکر بتا دیا بعض بے نام فتنون کا پتا دیا
اس حال کو دیکھکر حسبۃً للہ مینے یہ رسالہ مختصر لکھا ذکر صانع عالم سے اسکی ابتدا ہی نفخۂ اولی تک
اسکی انتہا ہی نفخۂ ثانی مین جو مطالب لکھے ہین اونمین ترتیب کا لحاظ نہین فقط جمع مقصود ہے
فتن کا ذکر ابلیس کی تلبیس تغیر عالم و اہل عالم کا حال ہر زمانہ مین آدم ابو البشر سے
لیکر ابتک جو کچھ تھا مختصر طور پر لکھا گیا ہی مومن دردمند کے لئے یہ رسالہ نسخۂ شفا ہی جاہل
عقلبند کے لئے آیت قہر خدا ہی جو باتین اس رسالے مین لکھی گئی ہین وہ آج کل کے بڑے بڑے
دعوے والون کو بھی معلوم نہین اسلئے کہ اونکو تدوین رائے گرفتار ی تقلید سے اتنی
فرصت کہان ہی کہ وہ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی فکر کرین جنکو کسیقدر معلوم ہی یا اونکے
نزدیک اس علم کی کتابین عربی زبان مین موجود ہین وہ کب دوسرون کو اوسپر مطلع کرتی ہین
خصوصاً عورتون اردو خوان اطفال البستان عوام حرف شناس کو دیکھو سیکڑون رسالے
فقہ کے بن گئے بدعت کی تحسین مین دفتر کے دفتر سیاہ ہو گئے مگر کوئی مختصر رسالہ علم تاریخ
عالم یا امت اسلام کا ایسا نہ بنا جس سے مستورات کو بھی کسی قدر شعور حالات دنیا کا حاصل
ہوتا یا بچی اوسکو پڑھکر حق باطل مین فرق سمجھ لیتے یا عوام مسلمین کو اوسکے دیکھنے سے
ماجرای سابق و حال و فتن استقبال دریافت ہوتا اس رسالے مین باوجود اوسکے متوسط
ہونے کے علم اجمالی سارے جہان کا مندرج ہی گویا ایک جہان حجم سے کے اندر بستا ہی
مرد عورت بچی عوام سب اسکو اپنی زبان مین بخوبی سمجھ سکتے ہین ورنہ دوسرے سے تو
پڑھوا کر ضرور ہی مطلب اوسکا معلوم کر سکتے ہین علاوہ احوال سابق دنیا و اہل دنیا کے
یہ بات بھی اس رسالے سے حاصل ہی کہ جو اسکو پڑھے وہ خدا سے ڈر کر قیامت کے آنے پر ایمان درست
کرلے اپنی جان کو اپنے گھر والون کی جان کو فتنہای زمانہ سے جو مثل پانی کے برستے
ہین دھوپ کی طرح ہر جگہ چمکتے ہین بچاوے ہر مصیبت و آفت مین صبر کرے خراب عقیدہ و
عمل سے آپکو اور سب کو چھوڑاوے دین دنیا کے کامون کا انجام معلوم کرلے ایمان پر

تنبیہ محمد نفس زکیہ صح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا
الا متاع الغرور اس رسالے کا نام **حدیث الفاشیہ عن الفتن الخالیۃ والفاشیۃ** ہے اب مین اس تمہید کو اس آیۂ کریمہ پر ختم کرتا ہون کہ
بیان حالات مشار الیہا مین قدم رکھتا ہون تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا
یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین

ذکر صانع عالم

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا کچھ لوگ مین کے آئے اور کہا ہم دین سیکھنے آئے ہین ہمکو بتلیئے
آپ سے کہ اس جہان سے پہلے کیا تھا فرمایا اللہ تھا اور کوئی شی پہلے اوس سے نہ تھی تخت اوسکا
پانی پر تھا پھر اوسنے آسمان زمین بنائی ہر چیز یاد مین لکھدی رواہ البخاری والترمذی
ترمذی عقیلی نے پوچھا ہمارا رب پہلے خلق سے کہان تھا فرمایا وہ تھا اور اوسکے ساتھ کچھ نہ تھا
نہ نیچے نہ اوپر پھر اپنا تخت پانی پر بنایا یہ حدیث ترمذی مین ہی معلوم ہوا اللہ ہمیشہ سے ہی اوسنے
پہلے پانی پیدا کیا پھر عرش پھر آسمان و زمین یہ تمام مبارک اللہما قرآن پاک مین دو ہزار پانسو
چوراسی جگہہ آیا ہی یہ لفظ مقدس عالم ہی صانع عالم کا سب اہل عقل قائل ہین وجہ وصانع عالم
مگر حکما اعتبار نہین جیسے دہریہ اور جو بیوقوف اونکی چال پر چلے یا چلتے ہین سب لوگ دو طرح
ہین ایک مسلمان دوسرے نامسلمان جو مسلمان نہین وہ سات گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے
عناصر والے تیسرے وحدا کہنے والے جنکو مجوس کہتے ہین یہ آٹھ فرقے ہین انمین بعض نبوت
ابراہیم علیہ السلام کے قائل ہین چوتھے طبیعت والے پانچوین صابئہ جو قائل ہین ہیکلون کے
ارباب آسمانی کے اصنام زمینی کے منکر ہین نبوت کے ان کی بہت قسمین ہین بعض منکر ہین
نبوت ابراہیم علیہ السلام کے بعض سورج کو سب خداؤن کا خدا کہتے ہین بعض یہ کہتے ہین کہ
معبود ذات مین ایک اشخاص مین کثیر ہی چھٹے یہود ہین ساتوین نصاری آٹھوین
اہل ہند جو بتون کو پوجتے ہین اور کہتے ہین کہ آدم سے پہلے یہ بت موجود تھے یہود ہین

بھی پوجنے والے آگ و سورج و چاند و تارون و بتون کے ہین تو ین زنادقہ اور یہ چند قسم ہین
منجملہ اونکے ایک فرامطہ ہین جنکو بوہرہ بھی کہتے ہین دسویں فلاسفہ فیلسوف کے معنی دوست
حکمت کا اونکا علم منحصر ہی چار چیزون مین طبیعی مدنی ریاضی الٰہی پھر ارسطو نے منطق نکالی
غرضکہ صانع عالم کا انکار کوئی عقلمند نہین کرتا سوای دہریہ اور اونکے فرقون مختلف کے اسلام
کے سوا سب اہل ملت توحید صانع مین گمراہ ہوئے اگر کوئی انمین قائل توحید بھی ہوا تو منکر نبوت
و رسالت تھا اسلئے وہ توحید بیکار رہوئی بلکہ خود توحید خالص سوا اہل اسلام کے کسی دوسرے کو
نصیب نہین ہی خدا کے صفات مین طرح طرح کی گپ عقل سے لگائی ہدایت کی راہ نپائی اسی لیے
قرآن شریف مین فرمایا ہی جو کوئی ڈھونڈے سوا اسلام کے اور دین وہ اوس سے قبول
نہین سوا اسلام مین یہ بات ٹھہر چکی ہی کہ یہ عالم جسمین ہم موجود ہوئے ہین بے صانع نہین ہی
صانع اسکا ایک اکیلا شخص ہی جسکا نام مبارک اللہ ہی نہ زاد ہا رہی نہ کسی کو اوسنے جنا نہ کسی نے
اوسکو جنا اوسکے جوڑ کا کوئی نہین قدیم ہی سب سے پہلے سب کے پیچھے کھلا چھپا ہمیشہ سے ہی
ہمیشہ رہے گا اوسکی ہستی واجب ہی سب صفتین کمال کی اوسمین موجود ہین سب صفتون نقصان
و زوال سے پاک ہی جیسے عجز و جہل و کذب اور بہرا ہونا اندہا ہونا ساری خلق اوسنے بنائی
ذرا ذرا جانتا ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی سب کچھ اوسی کے ارادے سے ہوتا ہی سنتا ہی
دیکھتا ہی نہ کوئی اوسکا ضد ہی نہ ند نہ مثل ہی نہ شریک یعنی وجوب وجود مین استحقاق عبادت مین
خلق مین تدبیر مین حد سے زیادہ اوسی کی تعظیم چاہیے وہی بیمار کو اچھا کرے وہی رزق دے
وہی ہر بلا ٹالے ہر دکھ دور کرے جس چیز کو کہا ہو جاوہ اوسیدم ہو گئی کوئی سامان ظاہری
اوسکے لئے درکار نہین نہ وزیر رکھتا ہی نہ مددگار نہ نائب رکھتا ہی نہ اہلکار نہ کسی چیز کے اندر
گھسے نہ کوئی چیز اوسکے اندر آسکے نہ غیر سے متحد ہو نہ کوئی حادث اوسکی ذات سے لگے نہ اوسکی
ذات مین حدوث سے حدوث متعلقات صفات مین ہی بلکہ خود تعلق صفت بھی حادث نہین
حادث وہی متعلق ہی بفتح لام احکام تعلق کا تفاوت بسبب تفاوت متعلقات کے ہی اور نہ اوسکی

ذات پاک حدوث و تغیر و تبدل و تجدد سے بری ہی اوسکی صفتون مین بھی تبدل و تحول کو راہ نہین چہ جای ذات پاک وہ عرش کے اوپر ہی عرش پانی پر ہی عرش کے لئے کرسی ہی وہ جگہ اوسکی دو نو قدم کی ہی اوسکے نیچے آسمان ہین قرآن مین سات جگہ فرمایا ہی کہ رحمن تخت پر بیٹھا پانسو آیت سے زیادہ دلیل ہین اوسکے ثبوت ذات پر بہت سی آیتین اور حدیثین دلالت صریح کرتی ہین صفت استوا و فوق و علو وغیرہ پر منکر اس صفت کا اور اون صفات کا جو ثابت ہین قرآن و حدیث مین درحقیقت منکر ہی خدا و رسول کا سب صفتون پر ایمان لاوے کسی کی تاویل نکرے کیفیت ہر صفت کی خدا کو سونپی یہی طریقہ ہی سلف اس امت کا آیین نجات سے بات بنانا تو ہر کسیکو آتا ہی پھر ایک کی بات بنائی ہوئی دوسرے کی بات پر کب غالب ہو سکتی ہی اللہ پاک کے ننانوے نام ہین جو ترمذی نے راوی حدیث سے نقل کئے ہین جو کوئی اونکو یاد کرلے وہ بہشت مین جاوے اون ناموں کے سوا اور بہت صفات ہین جو حدیثون مین آئے ہین گو ظاہر مین اون سے تجسیم تمثیل نکلتی ہے لیکن ہمکو اوس سے کچھ کام نہین لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ سب وہمون کو دور کرتا ہی وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ سارے وسوسون سے چھوڑاتا ہی کلام والون نے حدیثون پر تہمت تجسیم و تمثیل لگائی اسلئے کہ یہ قائل ہین صفات کے یہ اونکی ہٹ دہرمی ہی کوئی فرد بشر اہل حدیث مین سے معتقد جسمیت و تمثیل کا نہین ہی اگرچہ سب صفتون پر ایمان رکھتے ہین اونکو اونکے ظاہر پر جاری فرماتے ہین اونکی تاویل نہین کرتے بلکہ دو نو آیہ موصوفہ سے معالجہ تشبیہ کرتے ہین انکا عقیدہ یہ ہی کہ استوا معلوم ہی کیف مجہول ہی سوال کرنا اوس سے بدعت ہی خدا نے قرآن مین انکو راسخ العلم فرمایا ہی انکے ایمان کی سچ کی ہی اور کہا نہین جانتا تاویل اوسکی مگر اللہ پھر ہم کسطرح کسیکی تاویل قبول کرین دنیا مین کوئی اللہ پاک کو نہین دیکھ سکتا گو خواب مین دیکھ لے لیکن آخرت مین سب مسلمان بندے اوسکو دیکھینگے جسطرح وہ چاہے گا کسی حدیث مین طریقہ اس دیکھنے کا نہین آیا کہ کس شکل و رنگ و جہت سے ہوگا پھر اوسمین نقل صرف کرنا بے فائدہ ہی دیکھنے پر ایمان لاوے اور کیفیت

جب اوسکو دیکھین گے خود معلوم ہوجاویگا کہ کسطرح دیکھا اوسی کا چاہا ہوتا ہی جو اوس نے
چاہا ہوا جو نچاہا نہوا کفر اور سارے گناہ اوسکے پیدا کرنے اور ارادے سے ہوتے ہین اور اوسکے
رضا سے بندگی سے خوش نافرمانی سے ناخوش ہوتا ہی نہین خوش آتا اوسکو کہ بندے کفر کرین
گناہ مین پھسین وہ اپنی ذات اور صفت مین کسیکا محتاج نہین نہ کوئی اوسپر حاکم نہ کچھ اوسپر
واجب نہ کسی کے واجب کرنے سے کوئی چیز اوسپر واجب ہوا اتنی بات ہی کہ جو وعدہ فرماتا ہی
اوسکو براہ کرم پورا کرتا ہی سب کام اوسکی حکمت سے ہوتے ہین وہ حکمت اوسی کو معلوم ہی
کوئی کام اوسکا عبث نہین اوسپر نہ کوئی لطف خاص جزئی واجب ہی نہ اصلح خاص اوسکی
ہر بات اچھی ہی برائی بدی اوسکی طرف نہین لگتی برائی بدی ہماری طرف ہی اوسکے کسی
کام مین نہ جبر ہی نہ ظلم ہر خلق و امر مین رعایت حکمت فرماتا ہی لکن نہ اسلئے کہ اپنی ذات و صفت
کو اوس سے کامل کرتا ہو یا کچھ حاجت و غرض اوسکی طرف رکھتا ہو کہ یہ ضعف و قبح ہی مخالف
ہی شان خدائی کے بلکہ یہ سب اوسکا عدل و کمال ہی حاکم وہی ہی عقل کو کسی چیز کے اچھے
برے ہونے مین کچھ دخل نہین نہ کسی کام کے ثواب و عقاب مین بلکہ سب چیزون کا اچھا
برا اوسکے حکم و تکلیف و قضا و قدر سے ہی یہ بات اور ہی کہ کبھی عقل کسی چیز کی کوئی مصلحت
حسن و قبح و ثواب و عذاب دریافت کرلے مناسبت باہمی سمجھ لے پچاس ہزار برس پہلے
آسمان و زمین کی پیدائش سے سارے خلق کی تقدیر کو لکھا جب عرش اوسکا پانی پر تھا
یہ حدیث مسلم مین روایت ابن عمرو سے مرفوعاً آئی ہی اوسکا ہاتھ پُر ہی خرچ کرتا اوسکو کم نہین
کرتا رات دن دیتا رہتا ہی دیکھو جب سے آسمان زمین بنایا کتنا کچھ صرف کیا ہوگا لکن ہاتھ
خالی نہوا ہاتھ مین ترازو ہی نیچا کرتا ہی اوسکو اونچا کرتا ہی فائدہ ملطیہ مین سات حکیم بڑے عقلمند
گزرے ہین اونمین ایک ثالیس تھا اوسنے کہا ہی ان للعالم مبدعا لا تدرك صفته
العقول من جهة جوهريته وانما يدرك من جهة آثاره انکساغورس نے بھی اسیطرح کہا ہی
انکسیمانس نے کہا ان البادئ ازلي لا اول له ولا آخر وهو الواحد انبذقلس نے

جو زمانہ داود علیہ السلام مین تھا اور لقمان سے اوس نے حکمت سیکھی تھی یون کہا ہے
ان البارئ تعالیٰ لم یزل هویته فقط اور یہ معاد کا بھی فی الجملہ قائل تھا فیثاغورس نے
جو زمانہ سلیمان علیہ السلام مین تھا اور اوسنی مصر مین نبوت سے حکمت کو لیا تھا کہا ہی ان البارئ
تعالیٰ واحد لا کالاحاد لا یدخل فی العدد ولا یدرک من جهة العقل ولا من جهة
الحس ولا الفکر العقلی یدرکه ولا النطق الحسی یصفه یہی رای خرمنوش یونانی
تاسر کی تھی جو تابع تھے فیثاغورس کی سقراط بھی اسی کا شاگرد تھا اوسنے اپنے زمانے کے
رئیسون کو شرک اور بت پرستی سے منع کیا آخر بادشاہ نے اوسکو قید کرکے زہر سے مار ڈالا
اوسنے کہا ہی ان البارئ تعالیٰ لم یزل هویته فقط افلاطون زمانۂ اگرد شیر بن دارا مین تھا
شاگرد ہی سقراط کا ارسطو اوسکا شاگرد ہی اوس نے کہا ہی ان للعالم محدث تاسبل عالما ربا
واحدا ان الله عالم الجمیع معلوماته علی نمط الاسباب الکلیة فلوطرخس نے جو پہلے
مصر مین تھا پھر ملطیہ مین جا رہا یون کہا ہی ان البارئ تعالیٰ لم یزل تالا ولیة التی هی ازلیة
الازلیات وهو مبدع فقط کسنوفانس نے کہا ان المبدع الاول هویة ازلیة دائمة
دیمومة القدم لا تدرک بوجه صفة منطقیة ولا عقلیة بقراط واضع ہی علم طب کا بہمن بن
اسفندیار کے وقت مین تھا خروسبس فرزنون نے کہا ان البارئ الاول واحد مخصص
هو هو فقط غرضکہ جتنے حکیم اگلے پچھلے گزرے ہین وہ سب قائل تھے واجب الوجود کے
گو مسائل وحدانیت مین باہم مختلف رہے ملل نحل مین سولہ مسئلے بابت اس اختلاف کے
لکھے ہین اسلام مین جو حکیم ہوئے یعقوب کندی سے لیکر ابن سینا تک وہ سب اسی طریقہ
ارسطو پر تھے سب مذاہب مین سوا چند کلمات آلہیات کے جنمین باہم مختلف رہی ملل ونحل مین
وہ مسئلے اونسے نقل کئے ہین دسوان مسئلہ معاد کا ہی امت عرب مین جتنی قائل تھے خدا
اور معاد کے اور منتظر تھے نبوت کے براہمۂ ہند کو جو منسوب طرف ابراہیم علیہ السلام کے
سمجھتے ہین یہ غلط ہی اسلئے کہ وہ منکر ہین نبوت کے ہان مجوس اوسکو مانتے ہین فیثاغورس کا

ایک شاگرد فلاطوس نام تھا وہ ہند مین آیا اوسنے حکمت برہمن نام ایک آدمی ذہین کو سکھائی
یہ اصل ہی حکماء ہند کی اُن سب حکیمون کے قول و مذاہب بابت خدا و عالم و معاد وغیرہ کے
اور ذکر اُنکے علوم کا ملل نحل مین مفصل لکھا ہی غرضکہ وہ بات جو حدیث مین آئی ہی کہ ہر بچہ
فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہی پھر ماں باپ اوسکے اوسکو یہودی نصرانی مجوسی بنا لیتے ہین
سچ ہی ساری کائنات کی جبلت توحید پر ہی کوئی اوس سے باہر نہین مگر جسکی عقل مین خلل ہی
جیسے دہریہ جنکو اب نیچریہ بھی کہتے ہین حکیمون کو بھی اقرار ہی کہ ماہیت ذات الٰہی ہماری
عقل اور منطق سے دریافت نہین ہوسکتی پھر جب یہ بات باتفاق رای حکماء و شرع اسلام
مقرر ہوئی تو اب جو کچھ بے ذریعۂ نبوت دربارۂ وجود صانع عالم اور اوسکے صفات کی کہا جاوے
وہ سب عقل کا ہیضہ ہی جو کچھ زبان انبیاء علیہم السلام سے ہمکو معلوم ہوا وہی سچ ہی
بالخصوص جو کچھ خاتم انبیاء نے فرمایا اسلئے کہ صحف ابراہیم علیہ السلام آسمان پر اوٹھ گئے
توراۃ و انجیل و زبور مین تحریف ہوگئی خواہ یہ تحریف لفظی ہو اسلئے کہ لغت ان کتابون کی
مثل قرآن کے معجزہ نہ تھی خواہ تحریف معنوی ہو اسلئے کہ اب کوئی ہم مین زباندان اوس لغت کا
باقی نہین جو کچھ یہود و نصاری کہدین وہی ٹھیک ہی لکن قرآن و حدیث سے جب تحریف
ان کتابون مین ثابت ہوئی تو ہم اہل کتاب کے بیان و ترجمہ پر بھروسا نہین کرسکتے بعض
اہل علم کے نزدیک انمین دونوطرح کی تحریف ہوئی ہی یہ وصف خاص قرآن کریم ہی کا ہی جو پچھلی کتاب
اور آخر صحیفہ اسمانی ہی بعد اوسکے پھر کوئی کتاب آسمان سے آنیوالی نہین یہ قیامت تک
باقی رہیگی اس مین کوئی فرد بشر ایک حرف ایک معنی کی تحریف بھی نہین کرسکتا خدا نے خود
ذمہ اوسکی حفاظت کا لیا ہی آدمیون کے ہاتھ مین اوسکی نگہبانی نہین چھوڑی ایسی کتاب
مبارک دنیا مین روئی زمین پر موجود ہو اور آدمی اوس سے نفع نہ لین نہایت حرمان و بدبختی
کی علامت ہی غرضکہ ہر انسان کو وجود صانع کا اقرار کرنا لازم ہے جب باتفاق امم و اجماع
اہل عالم اس امر کا قائل ہوا تو جو کوئی خدا پر ایمان رکھتا ہی اوسکو واجب ہی کہ خدای پاک کی ذات

وصفات کو اوس طرح پہچانے جسطرح خود خدا نے اپنی کتاب مین یا اوسکے رسول نے اپنی
حدیثون مین نشان دیا ہی نہ اوسطرح پر جو اہل کلام نے بتقلید حکما روم دیگر اہل ملت بنایا ہی
اسلئے کہ وہ محض عقل ناقص کا خیال خام ہی اور یہ خود خدا اور اوسکے رسول کا کلام ہی بہت
لوگ علم کلام کی عبارت کرکے گمراہ ہوگئے لاکھون آدمی حکمت منطق کے علم پڑھ پڑھکر تباہ
ہوگئے یہ بلا ہارون رشید کے وقت سے اس ملت مین گھسی جب سے ترجمہ کتب فلاسفہ کا
ہوکر اونکے علوم اس شریعت کے علوم مین ملائے گئے احمقون نے اس جہل کو فضل سمجھا
ہوبکہ مسلمان تھے اونھون نے کسی حال مین خواہ اونکو کوئی عالم سمجھے یا عامی کہے قرآن
وحدیث کو نہیجھو ڑا عقیدہ وعمل مین اوسی پر ہین انکا بیڑا انشاء اللہ تعالی پار ہی قیامت
بہت قریب ہی وہان ان سارے جھگڑون کا جلد فیصلہ ہوجاویگا دنیا مین ہرگز امید نیاوی کی
نہین ہر آدمی ہی اور نیا قول ہر شخص ہی اور انوکا بول آی رب جلیا ہمکو سیدہی راہ پر لاوے
اونکی جنیر تونے انعام کیا نہ اونکی جنپر تیرا غصہ ہوا اور نہ اونکی جو گمراہ ہوئے

ذکر بدء عالم

بعضی اس مضمون کو بعنوان بدء خلق اور تاریخ عالم اور مبدء عالم وغیرہ بھی تعبیر کرتے ہین مگر سب
سب لفظون کا ایک ہی حاصل ہی کہ بیان بدء خلق اور بدء عالم مین جو کچھ قرآن شریف
اور حدیث نبوی مین آیا ہی ٹھیک ٹھیک اوسی قدر ہی اوس سے زیادہ جو کچھ کہا گیا ہی وہ بے سند
ہی اس جگہہ خلاصہ قرآن وحدیث کا لکھا جاتا ہی فرمایا اللہ تعالی نے وہی ہی جسنے بنایا تمھارے
لئے جو کچھ زمین مین ہی سب پھر چڑھ گیا آسمان کو تو ٹھیک کیا اوسکو سات آسمان یہ آیت دلیل ہی
اس بات پر کہ پہلے زمین بنائی پھر آسمان اور کسی جگہہ قرآن مین پہلے ذکر آسمان بنانے کا
پھر زمین بنانے کا آیا ہی مراد اوس سے پھیلانا زمین کا ہی بعد آسمان کے یہ زمین و آسمان
سات ہین آسمانون کا سات ہونا جابجا قرآن مین آیا ہے زمین کا سات طبقہ ہونا فقط
ایک آیت سے ثابت ہوتا ہی اللہ الذی خلق سبع سمٰوٰت ومن الارض مثلھن یتنزل الامر

بیشمار یہ بحث کہ ہر طبقہ زمین کا مثل اس طبقہ زمین کے آبادی جسپر ہم سب آج موجود ہین
کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہین ہوتا فرمایا رب تمھارا وہ ہی جسنے بنائے آسمان و زمین
چھہ دن مین پھر بیٹھا تخت پر اوڑھاتا ہی رات پر دن یہ دن اوسکے پیچھے لگا آتا ہی دوڑتا ہوا
اتنی دیر اسلئے ہوئی کہ لوگ ہر کام مین نرمی و آہستگی کیا کرین نہین تو ایکدم مین سب بنا سکتا تھا
اور بگاڑ سکتا ہی تخت پر بیٹھنا ثابت ہی چودہ قولون مین یہی قول ٹھیک ہی رات کے پیچھے
دن کا آنا فلک اعظم کی حرکت سے ہوتا ہی یہ حرکت بہت تیز ہی جتنی دیر مین دوڑتا آدمی ایک
پاؤن اوٹھای دوسرا رکھے اتنی دیر مین فلک اعظم ایکہزار کوس حرکت کر جاتا ہی یہ مطلب ہی
دوڑنے کا فرمایا تدبیر کرتا ہی کام کی یعنی عرش کے اوپر سے سب کام نکلتے ہین عرش پانی پر
تھا اب بھی اوسی پر ہی اس سے معلوم ہوا کہ پیدائش عرش و پانی کی آسمان زمین سے پہلے ہی
دوسری جگہ یون فرمایا ہی تدبیر کرتا ہی کام کی آسمان سے زمین تک پھر چڑھتا ہی اوسکی طرف
ایکدن مین جسکا اندازہ ہزار برس ہین تمھاری گنتی مین موضح القرآن مین لکھا ہی یعنی بڑے
بڑے کام عرش سے مقرر ہو کر نیچے حکم اوترتا ہی سب اسباب اوسکے آسمان زمین سے جمع ہو کر
بنجاتا ہی پھر ایک مدت جاری رہتا ہی پھر اوٹھہ جاتا ہی اللہ کیطرف دوسرا رنگ اوترتا ہے
جیسے بڑے بڑے پیغمبر جنکا اثر صدہا سال تک رہا یا بڑی قوم مین سرداری جو مدتون چلی وہ
ہزار برس اللہ کے ہان ایکدن ہی فرمایا کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین
اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھہ اوروں کو وہ ہی رب جہان کا اور رکھے اوسمین بوجھہ
اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے اندر اور ٹھہرائین اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین پوری
پوچھنے والون کو پھر چڑھا آسمان کو اور وہ دھوان ہو رہا تھا پھر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ تم
دونو خوشی سے یا زور سے وہ بولے ہم آئے خوشی سے پھر ٹھہرائے سات آسمان دو دن مین
اور اوتارا ہر آسمان مین حکم اوسکا اور رونق دی ورلے آسمان کو چراغون سے اس آیت مین
بیان ہی چھہ دن کے کامون کا اور رد ہی شرک کا اور بیان ہی توحید کا اور ذکر ہی آسمان

وزمین کی اطاعت کا جو کچھ آسمان زمین مین ہی سب اللہ پاک کی اطاعت مین ہی نافرمان
اوسکے حکم کا اگر کوئی ہی تو یہی نوع انسان ہی جسنے غالبا خدا کی بغاوت شیطان کی اطاعت
اختیار کی ہی سارے علماء اسلام کا اتفاق ہی اسپر کہ اللہ تعالی نے آسمان وزمین کو اور جو کچھ
اوسمین ہی چھہ دن مین بنایا قرآن بھی اسی پر دلالت کرتا ہی جمہور نے کہا یہ چھہ دن ایسے ہی تھے
جیسے ہمارے دن ہین ابن عباس ومجاہد وضحاک وکعب نے کہا بلکہ ہر دن برابر ہزار دن کے تھا
یہود نے کہا ابتدا خلق کی اتوار سے ہوئی نصاری نے کہا پیر سے ہوئی مسلمانون نے کہا
سنیچر سے ہوئی جمعہ کو تمام ہوئی اسلئے جمعہ عید ٹھہرا یہی بات ٹھیک ہی اسلئے کہ حدیث مین
سنیچر ہی کا دن فرمایا ہی عمر بن خطاب کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہوکر ہمکو
خبر دی ابتدای خلق سے تا داخل ہونے اہل جنت کے جنت مین اور اہل دوزخ کے دوزخ مین
یاد رکھنے والے نے اوسکو یاد رکھا بھولنے والا بھول گیا یہ حدیث بخاری مین ہی اور معجزہ ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ذرا سے وقت مین سارا حال عالم کا ابتدا خلق سے تا فنا
وبعث بیان فرمادیا ایک حدیث مین آیا ہی کہ صبح سے ظہر تک ظہر سے عصر تک
عصر سے مغرب تک یا عصر پڑھنا کان اور مایکون سے خبر دی اتنے بڑے حالات کے بیان کے
لئے یہ وقت بھی بہت تھوڑا ہی سو جو کچھ حضرت نے بیان کیا وہ حق ہی اوسکے سوا جو کوئی
کچھ کہے وہ لائق قبول کے نہین یہ بیان حضرت کا کتب حدیث مین منضبط ہی جسقدر جسکو
یاد رہا حاصل یہ کہ اللہ سب سے پہلے ہی اور سب کے بعد اوس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی نہ اوسکے بعد
یہ سارا جہان اوسکا بنایا ہوا ہی عرش اوسکا سارے مخلوق پر اسطرح ہی جیسے قبہ وہ
چرچراتا ہی اوس سے جیسے زین نیچے سوار کے چرچراوے مٹی کو دن سنیچر کے پہاڑون کو دن
اتوار کے درختون کو دن پیر کے بری چیزون کو دن منگل کے نور کو دن بدھ کے پیدا کیا پھر جانورون
کو اوسمین دن جمعرات کے پھیلایا آدم کو دن جمعہ کے بعد عصر سب سے پیچھے پچھلی ساعت مین
دن کی رات تک بنایا اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا

سنہ ایکہزار چار سو ستر ۱۴۷۰ھ ہین بعد ہبوط آدم کے آسمان پر گئے اِنکا نام قرآن شریف مین صرف دو جگہہ آیا ہی نوح علیہ السلام اپنی قوم مین پچاس سال کم ہزار برس رہے جب قوم نے اِنکی نہ سُنی تو انکی بد دعا سے سب پر پانی کا طوفان آیا اوسمین ڈوب کر مر گئے ایک بیٹا انکا کافر تھا وہ بھی ڈوب کر مر گیا طوفان ساری زمین پر آیا جو مومن اور انکے گھر والے کشتی مین تھے وہ بچ گئے وہ تھوڑے لوگ تھے اُنسے یا کچھہ کم مگر پھر اونکی نسل نہ چلی نسل فقط انھین تین بیٹون نوح علیہ السلام کی چلی حام سام یافث حام چھوٹے سام منجھلے یافث بڑے بیٹے تھے اسلئے انکو آدم ثانی اور ابو ثانی کہتے ہین حدیث سمرہ بن جندب مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سام عرب کے باپ یافث روم کے باپ حام حبش کے باپ ہین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی حفص نے کہا حام باپ ہین حبش و زنج و قبط و سودان و بربر و ہند و سندھ کے سام باپ ہین فارس و روم کے یافث باپ ہین ترک و صقالبہ و یاجوج و ماجوج کے غرض کہ یہ بیان انساب کا مجمل ہے تفصیل مین اختلاف ہی کوئی دلیل مرفوع موجود نہین جو حجت سمجھی جاوے نوح علیہ السلام ایکہزار چھہ سو بیالیس برس بعد ہبوط آدم کے پیدا ہوئے طوفان تک آدم علیہ السلام کو دو ہزار دو سو بیالیس برس گزرے تھے انکی قوم بت پرست تھی پانی سے ہلاک کی گئی دسوین رجب کو کشتی مین بیٹھے دسوین محرم کو اوترے چھہ مہینے دس رات طوفان رہا کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری نوح کا نام قرآن شریف مین اونچاس جگہہ آیا ہی جب طوفان آیا چھہ سو برس کے تھے بعد طوفان کے تین سو پچاس برس زندہ رہے یہ سب اونسو پچاس برس ہوئے بحسب صراحت قرآن شریف ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کیطرف بلایا اس قوم کا نام عاد ہی اونھون نے ثمانا قحط پڑا اوسپر بھی ثمانا بادل آیا اوسمین ہوا کا عذاب تھا ہوا نے ایسا گرایا جیسے کھجور کے درخت یہ نبی نوح کے بعد پہلے ابراہیم علیہ السلام سے تھے انکا نام قرآن شریف مین آٹھہ جگہہ آیا ہی صالح علیہ السلام انکو ثمود کی طرف بھیجا گیا تھا

سے ثابت ہی اور وہ جو بعض اخبار والون نے ذکر کیا ہی کہ آدم سے پہلے دو امتین اور
تہین جن وطم یہ قول ضعیف و متروک ہی ہمارے پاس اخبار آدم اور ذریت آدم اوسیقدر
ہین جو قرآن شریف مین آئے حدیث مین ہمکو بتائے ہین اسکے سوا جو کچھ ہی وہ یارون کا
خیال وہم کا جال ہی زمین آدم ہی کے نسل سے آباد ہوئی نوح علیہ السلام تک انمین انبیاء بھی
جیسے شیث و ادریس علیہا السلام تھے بادشاہ بھی تھے اور ملت والے بھی ہوئے جیسے
کلدانیین یعنی موحدین و سریانیین یعنی مشرکین قصہ آدم علیہ السلام کا اور اونکی اولاد سے
عہد توحید لینے کا قرآن پاک مین مذکور ہی جب فرشتون سے اسکو سجدہ کرایا اور مرتبہ
بڑہایا تو پیغمبرون سے بھی عہد لیا گیا کہ کتاب و حکمت تمکو دی ہی اگر رسول آخر زمان آوے
اور تمہاری تصدیق کرے تو اوسپر ایمان لانا اوسکو سچا سمجھنا اونھون نے اقرار کیا
یہ رسول حضرت محمد خاتم الرسل ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آدم بہشت سے زمین اور
انکے دو بیٹے تھے ہابیل و قابیل قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا قیامت تک جو کوئی کسیکو قتل
کریگا اوسکا ایک گناہ قابیل پر بھی لکھا جاویگا شیث کا ذکر قرآن مین نہین ہی اسلیے کہ
سب پیغمبرون کے ذکر کا اوسمین التزام نہین کیا ہی بعد قتل ہابیل یہ پیدا ہوئے شیث کا
ترجمہ ہبۃ اللہ ہی سارے آدمیون کا نسب انھین سے جا کر ملتا ہی تو سو بارہ برس کے ہوکر
مرے اوسوقت ہبوط آدم کو ایکہزار ایک سو بیالیس برس ہوئے تھے سب سے پہلے انھیں کی
داڑھی نکلی عبرانی بولتے تھے انھون نے جوتا ٹوپی پہنا اور پچاس صحیفے انپر اترے جب
یہ پیدا ہوئے عمر آدم کی دو سو تیس برس کی تھی یہ وصی تھے آدم کے انکا نام نزدیک صابیہ کے
ہادیمون ہی اور ادریس علیہ السلام بڑے بیٹے نبی تھے انکو قرآن شریف مین صدیق کہا ہی
تین سو پینسٹھ برس کی عمر مین آسمان پر اوٹھا لیے گئے انکے بھی صحیفے تھے انکو ہرمس ہرامسہ
اور اخنوخ بھی کہتے ہین پیغمبر حکیم بادشاہ تھے شریعت آدم کی مخالفت پر انھون نے جہاد
کیا شہر آباد کئے ایک سو اسی شہر بسے گئے انکا جانا آسمان پر خود قرآن شریف مین مذکور ہی

آدم علیہ السلام اول انبیا ہین انکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا چالیس رات یا چالیس سال پڑا رکھا پھر اپنی روح انمین پھونکی ہر زمین سے مٹھی بھر مٹی لی ان کو اوس مٹی سے بنایا تھا اسلیئے انکی اولاد کوئی سفید کوئی لال کوئی کالی کوئی ان رنگون کے بیچ مین کوئی نرم کوئی سخت کوئی پاک کوئی ناپاک ہوئی آدم طول مین ساٹھ گز عرض مین سات گز تھے یہ نبی تھے خلیفہ خدا کے ان سے خدا نے باتین کین انکی اولاد مین رسول تین سو پندرہ شخص تھے نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے اس عدد کو امام احمد نے ابی امامہ سے روایت کیا ہی لکن بسند ضعیف آدم کو خدا نے فرشتون سے سجدہ کرایا سب نے سر زمین پر رکھا شیطان نے غرور کیا راندا گیا کافر ہوا انکو سب چیزون کے نام سکھائے بہشت مین جگہ دی معلوم نہین یہ بہشت زمین پر تھی یا آسمان پر گیہون یا کسی اور درخت کے کھانے سے منع فرما کر کہدیا کہ ابلیس تمھارا تمھارا سری بی بی کا دشمن ہی ایسا نہو کہ جنت سے تمکو نکالدے اوسنے قسم کھائی کہ مین تمھارا خیر خواہ ہون آدم نے اوسکی قسم پر دھوکا کھایا اگلے اقرار کو بھول گئے کچھ ہمت انمین نہ پائی گئی جب جنت سے نکلے تو ننگے نکلے پتون سے بدن چھپانے لگے حکم ہوا زمین مین رہو ایک مدت تک دونون نے کہا ای رب ہمنے ظلم کیا اپنی جان پر اگر تو ہمکو نہ بخشے گا اور رحم نکریگا تو ہم ٹوٹے والون مین رہین گے اس کہنے پر انکا قصور معاف ہوا آدم علیہ السلام دن جمعہ کے وقت عصر دسوین محرم آٹھوین نیسان کو بہشت سے نکلکر جزیرۂ سراندیپ مین جسکو اب جزیرۂ سیلان اور لنکا بھی کہتے ہین رہو پہاڑ ابو قبیس یہ ٹکڑا زمین کا داخل اقلیم ہند ہی اسلیے ہند اصل ہی سارے بنی آدم کے یہان سے اونکی اولاد پھیل کر چہپہ ولا ستو نہین آباد ہوئی سنہ نو سو شمسی مین آدم کا انتقال ہوا یہ جنت مین چالیس برس رہ چکے تھے چالیس برس اپنی عمر سے داود علیہ السلام کو دئے تھے پھر زبان سے نکلکر دنیا مین آئے انکی وفات اسی خاکدانمین ہوئی انکے انتقال کے وقت تک اونکی اولاد قریب چالیس ہزار کے ہوگئی تھی فرشتون نے انپر نماز جنازے کی پڑھی دفن کیا قبر انکی لنکا مین بتاتے ہین انکا نام قرآن شریف مین کہین جگہ نہین آیا ہی قصہ مین کا اتفاق ہی اس بات پر کہ پدر اول اس نوع بشر کے یہی آدم علیہ السلام ہین جسطرح قرآن شریف

مہینے بائیس دن ہوتے ہین مسیح سے تا مولد نبوی پانسو اٹھتر برس دو مہینے آٹھ دن کم ہوتے ہین ابتدا تاریخ ہجرت کی جمعرات کے دن پہلی محرم سے ہی طوفان سے اسوقت تک تین ہزار سات سو پچیس برس دس مہینے بائیس دن ہوئے سال قمری کے دن تین سو چون و چھٹا حصہ دن کا ہی تقویم میں اسلام نے سمت قبلہ پہچاننے چاند کا حساب لگانے کو اپنے تئیں کوشہ ور سال عربی پر رہا یا کوئی مہینہ پورا کوئی ناقص رکھا اور باقتدا صحابہ محرم سے ابتدا رکھی تاریخ فرس جمشید کی ابتدا نیروز جرد سے لیتے ہین اور تاریخ ہند جسکو سمت کہتے ہین اور تاریخ انگریزی جسکی ابتدا مولد مسیح علیہ السلام سے لی گئی ہے حال آنا یکو نقطۃ العجلان مین ذکر کیا گیا ہی آج تاریخ ہجرت سنہ ۱۳۰۱ اور تاریخ عیسوی ۱۸۸۳ ہی اب مہینا بھر کے بعد ۱۸۸۴ شروع ہونگے

ذکر عالم

اس جہان کی بابت لوگون کے صرف تین مذہب ہین ایک یہ کہ عالم حادث ہی مجوس و اہل ملل اسی کے قائل ہین دوسرا قدم مطلق یعنی اصول اس عالم کی جیسے افلاک و مواد عناصر و انواع صور علی الاتصال بلا انقطاع قدیم ہین یہ مذہب ہی فلاسفہ و آبا دہین کا یہ قوم اوائل فرس تھے کہتے ہین مبدا ہمارے نوع کا ایک پیشوا ہمارے دین کا ایک آدمی تھا اوسکا نام تھا اوسپر کتاب دساتیر اوتری ہی تیسرا مذہب قدم النوع حدوث بالشخص ہی یہود اسی کے قائل ہین اور اس تقدیر پر کہ حدوث قرار پاوے یہ نوع انسان اپنی ہدایت ہین مختلف ہوئی ایسے اقوال تریسٹھ جمع ممکن ہین اصحاب ہمارے ہی کے مسلمان و یہود و مجوس و ترک و فرنگ قبل ظہور نصرانیت ہین ابتدا ہبوط آدم علیہ السلام سے لی گئی ہی اور ظاہر یہی ہی کہ وقت خلقت یہی زمانہ ہبوط رکھا جاوے اسلیے کہ ہبوط اور خلقت کے درمیان کی مدت سے تعرض نہین کیا گیا کہ اندازہ اوسکا معلوم ہوسکے

آدم ابو البشر علیہ السلام

ہندلکن اب نصاری بھی سورج کا حساب رکھتے ہین شمسی سال کے دن تین سو پینسٹھ روز اور چوتھائی دن ہی اسی شمسی دن سے لوند کا مہینا بنتا ہے یعنے حساب لوند کا نہیں رکھتے جیسے قبطی و فارسی لوند کو کبیسہ اور نسیئی کہتے ہین جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا نسیئی کو باطل ٹھہرایا اور فرمایا زمانہ اوسی حال پر آگیا جسدن خدا نے آسمان و زمین پیدا کیا تھا اور ہندو چاند کا حساب لیکر کبیسہ کرتے ہین

دن رات

عرب کے نزدیک دن مع رات سورج ڈوبنے سے تا ڈوبنے سورج کے کل تک کہا ہی اسلئے انکے نزدیک رات پہلے ہی دن پیچھے فرس و روم کے نزدیک دن مع رات سورج نکلنے سے تا نکلنے سورج کے کل تک ہی اسلئے انکے نزدیک دن پہلے رات پیچھے ہے

ہفتہ

قدیا دفرس و صغد و قبط مصر مین استعمال اسبوع کا نہ تھا شام والون نے جب پیغمبرون سے سنا کہ پہلے ہفتہ کے چھ دن مین خدا نے آسمان و زمین بنائی تو انھون نے ہفتہ مقرر کیا پھر سب امتون مین پھیل گیا عرب نے بھی اوسکا استعمال کیا قبط مین تیسنے کے تیس دن تھے ہر دن کا نام علحدہ تھا پھر لوند کے سبب سے وہ نام قائم نرہے بارہ مہینون کے نام اور ہفتہ کے ہر دن کا نام قائم رہا ہر قوم مین شہور و ایام اسبوع کے نام الگ الگ ہین

تاریخ ہجرت

یہ تاریخ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مقرر کی ہی اسلام مین اسی کا رواج ہی پہلی رمضان شعبان تجویز کیا تھا پھر ماہ محرم سے حساب رکھا تین ماہ کے قریب سال سے کم کی سال بحث مقرر کی گئی یعنے محرم صفر اور کچھ دن ربیع الاول کے لئے پھر اٹھ دن پچھلے لیکر محرم کو تاریخ ہجرت کا شروع قرار دیا پھر جو حساب کیا تو اول محرم سے تا آخر عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دس سال دو ماہ چھ دن ہوئے اور جو حقیقی حساب ہجرت سے لین تو نو برس گیارہ

تیئیس دن چار ساعت کی ہی اسیطرح منشا منجم نے کچھ مدت بتائی بہت لوگون نے
خیال کیا کہ مدت بقاء دنیا کی سات ہزار برس ہین یہ بات مکڑی کے گھر سے بھی زیادہ ناپوز
ہی کسی نے کہا آدم سے تا طوفان تین ہزار سات سو ترپن برس ہوئے کسی نے کہا
دو ہزار دو سو چھپن سال کسی نے دو ہزار اسی برس کہے اسی طرح حال تاریخ طوفان کا
ہی کہ کسبب کثرت اختلاف کے اصل حال معلوم نہین ہو سکتا یہود نے کہا طوفان سے تا سکندر
دو ہزار سات سو بانوے برس ہوئے نصاری نے کہا دو ہزار نو سو اڑتیس سال ہوئے
سارے مجوس و فرس و بابل و ہند و چین والے منکر طوفان کے ہین ظہورت کے وقت مین جکیون
نے طوفان سے ڈرایا تھا لوگون نے اہرام وغیرہ بڑے بڑے مکان بنائے کہ وقت اوس
حادثہ کے اوسمین داخل ہون اکیسو اکتیس برس پہلے طوفان سے طہمورث نے اصفہان مین
کتب علوم کو مجلد کرکے ایک جگہہ محفوظ مین دفن کر دیا تین سو سال بعد ہجرت کے ایک ٹیلہ
اصفہان کا پھٹ گیا اوسکے اندر گھر تھے جنمین جیال درختون کی بھری ہوئی تھی اوسمین
کچھ کتابت نکلی جو کسی کی سمجھ مین نہ آئی قرانات کا حال حجج الکرامۃ اور نقطۃ العجلان مین مفصل
لکھا گیا ہی اور تاریخ نجبت نسر اور فیلیش اور اسکندر کا ذکر بھی کیا گیا ہی اسکندر رومی اور خضر
ہی اسکندر ذوالقرنین اور خضر سے ملاقات ذوالقرنین کی ہوئی تھی اسکندر رومی کے آدمیون
نے عیسی بن مریم کو پایا تھا جیسے جالینوس وارسطو ذوالقرنین قبیلہ حمیر اہل عرب سے تھے زمانہ
ابراہیم علیہ السلام مین تھے یہود نے کہا خضر زمانہ افریدون مین تھے افریدون نام ذوالقرنین
کا ہی غرضکہ صحیح بات کا کچھ پتا نہین چلتا قرآن شریف سے آنا طوفان کا تمام روی زمین پر
ثابت ہی اور یہی حق ہے ذوالقرنین کا بندہ صالح ہونا قرآن شریف مین مذکور ہی

سال شمسی وقمری

سورج کی چال پر حساب ماہ و سال کا رکھنا طریقہ اہل یونان و سریان و قبط و روم و فرس کا ہی
پانچ امتین ہوئین چاند سے حساب لینا پانچ امت مین ہی عرب یہود نصاری مسلمان

جو خدا کے رسول للئے ہین اوسمین شک کرتے ہین لاحول ولاقوۃ الا باللہ

ذکر تاریخ عالم

تاریخ اوس دن کو کہتے ہین جسکی طرف پچھلے دنون کو نسبت کرین ہر امت کی ایک تاریخ ہی یہود و نصاری و مجوس نے بیان تاریخ مین مبدء بشر سے طرح طرح کی گپ شپ کی ہی اس مدت بعید و عہد قدیم کا حال سوا خدا کے کون جانے قرآن شریف مین بعد ذکر نوح و عاد و ثمود یون فرمایا ہی والذین من بعدھم لا یعلمھم الا اللہ ابن مسعود اس آیت کو پڑھتے اور کہتے جھوٹے ہین نسب بیان کرنے والے تاریخ خلیقہ جسکو ابتدا النسل بھی کہتے ہین اور بعض بدء تحرک بولتے ہین اہل کتاب و مجوس کو اوسکے بیان مین بڑا اختلاف ہی مجوس و فرس نے کہا عمر عالم کی بارہ ہزار برس ہی مطابق بارہ برج فلک اور بارہ ماہ سال کے اور انکو یہ گمان ہی کہ زردشت جو انکا نبی تھا اوسنے کہا ہی کہ اوسکے وقت تک تین ہزار برس عالم کو گزرے اور اوسکے ظہور سے تا تاریخ اسکندر تین ہزار دو سو اٹھاون برس ہوئے اول کیومرث سے جسکو یہ پہلا آدمی کہتے ہین تا سکندر تین ہزار تین سو چون سال ہوئے پھر جب میل اس تفصیل کا اجمال سے ملا تو یون کہا کہ یہ تین ہزار برس خلق کیومرث سے لے گئے ہین اون سے پہلے ہزار برس گزر چکے جسمین آسمان ٹھہرا ہوا تھا اور کون و فساد کچھ نہ تھا اور نہ زمین آباد تھی جب فلک نے حرکت کی انسان اول معدل نہار مین جاوت ہوا اور حیوانات کا توالد تناسل چلا اور دنیا آباد ہوئی یہود کہتے ہین آدم سے اسکندر تک تین ہزار چار سو اڑہتالیس سال ہوئے نصاری کہتے ہین پانچہزار ایکسو اکیاسی برس گزرے توریت مین آدم سے تا طوفان دو ہزار چھہ سو چھپن سال لکھے ہین انجیل مین دو ہزار دو سو بیالیس برس بتائے ہین اس اختلاف سے بے اعتباری دونو کی ظاہر ہوئی قیاس و رای کو اسمین کچھ دخل نہین اور جو اہل کتاب کے سوا ہین اونمین بھی اختلاف ہی اشوس نے کہا درمیان خلق آدم اور شب جمعہ اول طوفان کی مدت دو ہزار دو سو سولہ سال

کہ جو کچھ آج کائنات مین موجود ہی اوسکی خلقت نوع انسان سے پہلے ہوچکی ہی ہر آسمان
کے اوپر دوسرا آسمان ہی دو نو مین پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہی زمین سے آسمان دنیا
بھی پانسو برس کی راہ پر ہی پھر ساتوین آسمان کے اوپر پانی ہی اوس پانی پر تخت ہی اوس
تخت پر خدا ہی اسیطرح اس زمین کے نیچے اور زمین ہی پانسو برس کا فاصلہ ہر اک زمین کا
دوسری زمین سے ساتوین زمین تک ہی عرش سے فرش تک جو کچھ ہی سب کو علم اللہ پاک کا
شامل ہی یہ بات حدیث مین آئی ہی احمد و ترمذی نے اسکو ابو ہریرہ سے روایت کیا ہی
ساتوین آسمان کے اوپر دریا ہی جسکے اوپر سے نیچے تک پانسو برس کا فاصلہ ہی اوسکے
اوپر آٹھ فرشتے ہین جنگلی بکریون کی شکل وہ عرش کو اپنی پیٹھ پر اوٹھائے ہوئے ہین اللہ اس
عرش کے اوپر ہی یہ بات حدیث عباس مین نزدیک ترمذی و ابوداؤد کے آئی ہی فرشتون کو
نور سے جن کو آگ سے آدم کو مٹی سے بنایا سورج ہر رات عرش کے نیچے جاکر سجدہ کرکے نکلنے کی
اجازت مانگتا ہی ایک وقت ایسا آویگا کہ اوسکو اجازت نہوگی یہ حکم ہوگا جہان سے آیا ہی
وہین پھر جا تو پھر وہ مغرب سے نکلے گا یہ حدیث ابی ذر کی بخاری مسلم ترمذی مین ہے
جسدن وہ پچھم سے نکلے گا اوسدن سے دروازہ توبہ کا بند ہوجاویگا قیامت مین چاند سورج
کو لپیٹ کر دوزخ مین ڈالدینگے بہت لوگون نے اسکو پوجا ہی ترعدیعنی گرج ایک فرشتہ ہی
بجلی اوسکا کوڑا ہی بادل ہانکنے کے لئے گرمی سردی سانس ہی دوزخ کی تاتے رونق ہین
آسمان کے شیطانون کو بھگاتے ہین مسافرون کو رستہ بتاتے ہین کسی کی موت زندگی اسے
متعلق نہین گمن بندون کے ڈرانے کو گناہ سے بچانے کو ہوتا ہی عقل سے بہتر کوئی چیز
نہین جسکو خدا زیادہ چاہتا ہی اوسیکو عقل دیتا ہی جسطرح رزین نے ابن مسعود سے مرفوعاً
روایت کیا ہی سب سے زیادہ عقل پیغمبرون کو دی گئی ہی پھر اونکو جو پورے فرمانبردار اللہ کے ہین
یہ حال ابتدا آفرینش کا زبان خاتم الانبیا سے معلوم ہوا اسی سچ ہی اس باب مین ایک عالم نے
خاکہ جہانی جس نے جو چاہا بک دیا ہر شخص نے ایک نئی کہانی گائی اوسکو تو جاہل لوگ مانتے ہین

انھون نے کہا فقط خدا کو پوجو قوم نے نمانا معجزہ مانگا اللہ تعالے نے ایک ناقہ پہاڑ سے
پیدا کیا انھون نے اوسکے پاؤن کاٹ ڈالے ایک ایسی چنگھاڑ آئی جسنے اونکو کانٹونکی روندی ہوئی
کیطرح کر دیا یہ بعد اس عذاب کے حجاز مین آئے اٹھاون برس کی عمر ہوئی یہ ابراہیم
علیہ السلام سے پہلے نوح سے پیچھے تھے تو جگہہ انکا نام قرآن شریف مین آیا ہی ابراہیم
علیہ السلام جب آدم علیہ السلام کو تین ہزار تین سو تینیس برس گزرے طوفان کو ایکہزار
اکاسی سال ہوئے تو یہ پیدا ہوئے سنہ تین ہزار تین سو نو یا اڑھسٹھ مین بادشاہ وقت نے ان کو
آگ مین ڈالدیا نمرود ون انھین کے وقت مین تھا انکے باپ بت تراش تھے بہت نصیحت کی
نمانا ناچار مغفرت کی دعا مانگی حکم ہوا کافر کے لئے دعا نکرو ایک سو پچھتر برس جیئے انکے صحیفونمین
کہا و تین تھین یہ نام سریانی ہی اسکے معنی باپ مہربان سب سے پہلے ان کے بال سفید ہوئے
انکو ابوالانبیا تاج الاصفیا آدم ثالث کہتے ہین بعد آدم کے کعبہ کو انھین نے بنایا پھر عمالقہ
نے پھر جرہم نے پھر قریش نے پھر ابن الزبیر نے پھر حجاج نے پھر سلطان مراد نے جواب موجود
ہی انکے پاؤن کے نیچے کا پتھر ابتک باقی ہی جسکو مقام ابراہیم کہتے ہین سوا اس پتھر کے کسی نبی کی کوئی نشانی دنیا مین ظاہر موجود
نہین ہے مگر بعض آثار خاتم الانبیا حال مین دو خط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ملے ہین جنکی
نقل عکس سے لی گئی ہی میرے پاس بھی موجود ہین ولہ الحمد بڑی نشانی قرآن و حدیث
ہی جو قیامت تک واسطے عمل اور عرض کرنے اقوال و اعمال خلق کے اور درمیان کرنے
حق و باطل کے باقی رہیگی ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے حکم سے اپنے بڑے بیٹے اسمعیل کو
ذبح کرنا چاہا تھا خدا نے بدلا بھیجکر بچا لیا انکو بچا دوست خاص بندہ اپنا پایا انکا نام
قرآن شریف مین اکثر جگہہ آیا ہی اسمعیل علیہ السلام یہ ملک شام مین پیدا ہوئے چودہ برس
پہلے بنا کعبہ سے اسی سال انکے باپ نے اپنا ختنہ کیا یہ بھیجے گئے تھے طرف اپنے اسمونکے
جنکو جرہم کہتے ہین انکے نام کا ترجمہ مطیع اللہ ہی انکی قبر و میان اسرائیل و حجر کے ہی ایکسو
سینتیس برس جیئے ہمارے حضرت انھین کی اولاد مبارک مین ہین ہاجر انکی ان تھین

بادشاہ نے سارا کو وہی حسین چھیاسی برس کی عمر ابراہیم علیہ السلام کی بھی جب یہ پیدا ہوئے
انکو قرآن مین چھاسے کا اور رسول نبی کہا ہی گھر والون کو نماز و زکوۃ کا حکم کرتے انکا نام
قرآن شریف مین بارہ جگہہ آیا ہی اسحق علیہ السلام انکے باپ سو برس کے تھے جب یہ پیدا
ہوئے آدم کو تین ہزار چار سو تینیس برس اوسوقت تک گزرے تھے ساری عمر شام مین رہے
ایک سو ستی برس جیے باپ کے پاس دفن ہوئے انکا نام قرآن شریف مین ستر جگہہ آیا ہے
یعقوب علیہ السلام اسحق ساٹھ برس کے تھے جب یہ متولد ہوئے ایکسو سینتالیس برس
عمر پائی انکا نام قرآن شریف مین سولہ جگہہ آیا ہی ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے
اپنی اولاد کو وصیت کی یابنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون
تک بیٹون نے کہا نعبد الھک و الہ اٰبائک ابراھیم و اسمعیل و اسحق الھا واحدا
و نحن لہ مسلمون یہ سب مسلمان تھے واللہ اعلم لوط علیہ السلام بھتیجے ہین ابراہیم علیہ السلام
کے اہل سدوم کے رسول تھے وہ لوگ کفر و فاحشہ مین مبتلا رہتے لونڈے بازی کرتے جب
سمجھانے پر نصیحت سید سے نہوئے فرشتون نے آکر بانچون گانون کو اوٹھا مارا جو گانون سے
ہر قصا اوسپر پتھر برسے وہ یون مرا یہ عذاب صبح کیوقت ہوا ہر پتھر پر نام ایک ایک کا لکھا تھا
انکا نام قرآن شریف مین بیس جگہہ آیا ہی ایوب علیہ السلام یہ اصل مین روی ہین بڑے
مالدار تھے انکا امتحان لیا گیا محتاج ہوگئے لیکن عبادت و شکر کو ترک نکیا پھر خدا کی یہ ہوئی
ہوئی کھیتی پڑ گئے صبر نچھوڑا آخر کو اچھے ہوگئے انکا نام کتاب اللہ مین چار جگہہ آیا ہی قرآن مجید
فرمایا ہمنے پایا اوسکو صابر کیا اچھا بندہ ہی رجوع کرنے والا انکا صاحبزادہ یعقوب علیہ السلام کا
گریہ مشہور ہی بعض کے نزدیک زمانہ یعقوب مین تھے ستر برس جیے ذوالکفل انکے بیٹے
بعد انکے پیغمبر ہوئے یوسف علیہ السلام اٹھارہ برس کے تھے جب باپ سے جدا ہوئے
اکیس برس جدا رہے پھر مصر مین ملے ستر برس کیجا رہے وقت وفات پدر چھپن برس
کے تھے ایکسو دس برس جیے وسوا کا ون سال کے بعد مولدہ ابراہیم علیہ السلام سے پیدا

ہوئے تھے موسی علیہ السلام سے چونسٹھ سال پہلے وفات پائی انکا قصہ احسن القصص ہی زلیخا کا عشق
اسے حالت کفر مین تھا اسلئے عشق خصال کفر مین ٹھہرا یہ لفظ قرآن شریف وحدیث صحیح
مین کسی جگہہ نہین آیا ہی یہ مصر مین بکے تھے کم دامون پر پھر زلیخا کے مکر سے قید ہوئی
ستائیس برس تک قید مین رہے جب رہائی ہوئی وزیر مصر ہوئے انکا نام قرآن حمید مین
ستائیس جگہہ آیا ہی اصحاب کہف یہ روم کے رہنے والے تھے بادشاہ کافر سے بھاگ کر
ایک غار مین جا چھپے اب تک خواب راحت مین ہین ایک بار جاگے تھے آدم علیہ
السلام سے چھہ ہزار دو چھتیس سال بعد پھر سو گئے سات آدمی آٹھوان کتا ہی
یہ ایک عجب نشانی ہین خدا کی انکا قصہ قرآن مین آیا ہی سورج نکلتے ڈوبتے وقت انکی طرف سے
کترا کر جاتا ہی شعیب علیہ السلام یہ ابراہیم کی اولاد یا اور پہلے ایمان لانے والون کی اولاد
سے ہین اول ایکہ والون کی طرف بھیجے گئے تھے وہ آگ برسنے سے ہلاک ہوئے پھر مدین
کے رسول بنی وہ زلزلہ سے مٹے انکو خطیب الانبیا کہتے ہین تولنے والے ناپ تول مین کمی
کرتے تھے انکا کہنا نہین سنتے انکو دھمکاتے ڈراتے انکا نام قرآن مجید مین گیارہ جگہہ آیا ہی
موسی علیہ السلام آدم کے اترنے سے تین ہزار سات سو اڑتالیس سال بعد مصر مین پیدا
ہوئے اوسوقت طوفان کو یکہزار دو چھہ سو چھتیس برس یا پانسو ساٹھہ برس گزرے تھے
اور ابراہیم علیہ السلام کو چار سو پچیس سال ہوئے تھے منوچہر کا زمانہ تھا جب مصر سے نکلے
اسی برس کے تھے چالیس برس جنگل مین رہے ایکسو بیس برس جیئے قوم فرعون نیل مین ڈوب گئے
یکہزار چار سو پچاسی برس پہلے عیسی سے تھے بعض نے اور سنہ بتائے ہین انکا قصہ کتاب
اللہ مین مفصل لکھا ہی انکا نام کلام اللہ مین ایکسو تینتیس جگہہ آیا ہے ہارون علیہ السلام کا
نام اونیس جگہہ موسی علیہ السلام کو کتاب توراۃ لکھی لکھائی تختیون پر ہاتھہ سے خدا کے ملی تھی
ہارون انکے بڑے بھائی انکے وزیر نبوت تھے دونو کا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی یوشع
یہ اولاد مین یوسف علیہ السلام کے ہین خلیفہ تھے موسی علیہ السلام کے تین برس تیہ مین رہے

اکیسویں برس جنے قبیح کا نام قرآن مجید مین دو جگہہ آیا ہے ذی الکفل کا بھی دو جگہہ
عزیر کا ایک جگہہ شموئیل انکو پیغمبر بنایا ہی وفات موسی علیہ السلام سے آٹھ چار سو
ترانوے سال گزرے باونویں برس جنے داؤد علیہ السلام یہ یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین
تھے بڑے بہادر تھے چار ہزار تین سو بیتیس برس بعد آدم کے پیدا ہوئے موسی علیہ السلام
یا نسو پینتیس برس بعد انتقال کیا انکے وقت مین افراسیاب حاکم فارس تھا ستر برس جیئے
انکو خدا نے خلیفہ فرمایا ہے صاحب قوت کہا ہی پرندے و پہاڑ انکے ساتھہ تسبیح کرتے
تھے لوہا انکے ہاتھہ مین موم ہو جاتا اون سے زرہ بناتے زبور انکی کتاب کا نام ہی انکے عہد مین
بعض بنی اسرائیل مسخ ہو گئے بندر بنگئے مگر نسل اونکی تھی یہ عذاب اس بات پر ہوا کہ زبور پر
عمل کرنا چھوڑ دیا انکا نام کتاب اللہ مین سولہ جگہہ آیا ہی اعملوا آل داود شکرا و قلیل من
عبادی الشکور انھین کے قصے مین ہے سلیمان علیہ السلام بیٹے ہین داؤد کے
چار ہزار تین سو اکانوے برس بعد آدم سے پیدا ہوئے بارہ برس کے تھے جب خلیفہ ہوئے
جیسے حکومت و دولت و مملکت انکو ملی کسیکو پھر ویسی نہ ملی بیت المقدس انکی مسجد کا نام ہی
سات برس مین بنائی گئی تیس گز کی اونچی ساٹھہ گز کی لمبی بیس گز کی چوڑی تھی پانسو گز کی سیدھ
اوس سے الگ باہر سنائی تھی بلقیس ملکہ یمن کا آنا نزدیک انکے قرآن سے ثابت ہی باون برس
چالیس برس بادشاہی کی سال وفات مین اختلاف ہی پانسو پچہتر برس بعد وفات موسی
کے انتقال کیا آدم علیہ السلام کو چار ہزار چار سو تہتر برس گزرے تھے انکی نسل مین پندرہ
بادشاہ ہوئے دو سو اکسٹھہ سال تک سلطنت رہی سب مین پیچھے خرقیا تھے بڑے نیک
تھے بیس برس کے تھے کہ حاکم ہوئے اونتیس سال حکمرانی کی پندرہ برس پہلے مرنے سے انکی عمر
ہو چکی تھی خدا نے انکی عمر زیادہ کی انکے وقت مین پیغمبر نے یہ خبر دی موسی علیہ السلام سے
آٹھہ سو ساٹھہ سال بعد وفات پائی انکا نام کتاب اللہ مین سترہ جگہہ آیا ہی قرآن شریف مین
صرف تیئیس پیغمبرون کا ذکر ہے لقمان و خضر و ذوالقرنین کی نبوت مین اختلاف ہی فرعون

ملعون کا نام چھتر جگہہ اور قارون کا نام چار جگہہ آیا ہی ذوالقرنین انکا نام اسکندر ہی
یہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام مین تھے کسی نے یہ بھی کہا ہی کہ فریدون یہی ہین ابن عباس نے کہا
انکی قوم حمیر تھی سد یاجوج وماجوج انھین نے بنایا ہی قرآن مین انکا قصہ آیا ہی بڑے اولوالعزم
صالح آدمی تھے خدا نے انکو اپنا بندہ کہا ہی سچ ہی بندگی سے بڑہ کر کوئی مرتبہ نہین لیکن جب
بندے سے پوری بندگی ادا ہو ورنہ پھر سراسر شرمندگی سرافگندی ہی یونس بن متی علیہ السلام
انکا نام قرآن شریف مین چھہ جگہہ آیا ہی متی انکی مان کا نام ہی سوا انکی اور مسیح علیہ السلام کے
کوئی نبی مان کے نام سے مشہور نہین ہوا موسی علیہ السلام سے آٹھہ سو پندرہ برس بعد مبعوث
ہوئے موصل کے پاس نینوی ایک گانون ہی وہان کے نبی تھے لاکھہ یا کچھہ اوپر لاکھہ کی بستی
تھی قوم نے انکی بات نہ سنی انھون نے وعدہ عذاب کا کیا عذاب آیا پیغمبر کو سچا کرنے کے
لئے لیکن بے اذن وعدہ کیا تھا اسلئے قوم کی توبہ پر وہ عذاب مکانون کی چھت تک آکر اوٹھہ گیا
یہ رفع عذاب فقط اسی قوم سے ہوا نہ کسی دوسری امت سے انکا قصہ قرآن مین مفصل آیا ہی
انکو ذوالنون بھی کہتے ہین اسلیے کہ مچھلی نگل گئے تھے جب دعا کی جان بچی یہ دعا عجب چیز ہی
اب بھی جو کوئی اسکو پڑھے ہر بلا سے نجات پاوے اسی طرح قرآن وحدیث دونو مین آیا ہی
یہ عذاب دھوین کا تھا مگر موقوف رہا انکو قرآن مین رسول فرمایا ہے صاحب الجمعت بھی کہا ہی
الیاس علیہ السلام انکی قوم بت پوجتی تھی جب منع کیا تو انکو جھٹلایا قرآن مین فرمایا ہے
رسولون مین سے ہین انکا نام کتاب الہ مین تین جگہہ آیا ہی زکریا حضرت سلیمان کی اولاد مین
نبی تھے پیشہ درودگری کا کرتے مریم کے یہی کفیل بنے یحیی علیہ السلام انکے بیٹے ہین بڑھاپے
مین پیدا ہوئے پانچہزار پانسو چوراسی برس بعد ہبوط آدم کے عیسی علیہ السلام سے چھہ مہینے
بڑے تھے یہی سال تولد مسیح کا بھی ہی ہیرودوس بادشاہ نے انکو ذبح کروالا زکریا کو مریم نے
متہم کیا وہ ایک درخت کے اندر جا چھپے اوسکو چیر ڈالا زکریا کے دو ٹکڑے ہو گئے سو برس
کی عمر تھی یحیی تین برس پہلے رفع مسیح سے مارے گئے ایک فاحشہ عورت کی خاطر سے انکا سر

ہوات کر بطور تحفہ و ہدیہ و باد شاہ وقت کے حسب فرمایش اور سے بھیجا گیا انصاری انکو یونہ
کہتے ہین نزکریا و یحییٰ کا نام قرآن شریف مین سات جگہ آیا ہی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
انکی ولادت کا قصہ قرآن مین آیا ہی یہ روح کلمہ اللہ و نبی رسول اللہ کہے ہین جمعرات کو پیدا
ہوئے گود مین ماں کے بولے انجیل انکی کتاب کا نام ہی جب تیس برس کے ہوئے وحی آنے لگی
بارہ آدمی ایمان لائے جنکو حواری کہتے ہین پانسو پانچہزار چھ سو ستر مین ہبوط آدم سے آسمان
پر اوٹھائے گئے آخر زمانہ مین پھر اوترینگے بیاہ کرینگے دین اسلام کو رواج دینگے انکا
اوترنا قیامت کے آنے کی نشانی ہی جب اوٹھ گئے تو تینتیس برس کے تھے پھر آکر چالیس
برس رہینگے تہتر برس کی عمر پائین گے تسولی پانا انکا ہاتھ سے یہود کے بے سند ہی انکی امت
بہتر فرقہ ہوگئی ہی نصاری نے انکو ایک خدا سمجھا ہی لیکن یہ بندی ہین خدا کے نہ خدا ہین نہ بیٹے
خدا کے انکا نام قرآن شریف مین چھتیس جگہ انکی ماں کا نام چونتیس جگہ آیا ہی فاتل کہ آدم کو خدا نے بے ماں باپ کے
پیدا کیا حوا کو بے ماں کے بنایا عیسیٰ کو بے باپ ظاہر کیا باقی سب بنی آدم کو ماں باپ سے نکالا
یہ چار قسم ہوئے اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی اس تیرہوین صدی مین امت مسیح نے رد اسلام
مین بہت کچھ تحریر تقریر کی لیکن آخر کو ہار گئے انکا است مسیح ہونا فی الواقع برای نام ہی اصل مین
سب کے سب یا اکثر حکیم دہریہ مذہب ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ آخر رسل اول انبیا مین پانسو پینتالیس برس بعد رفع مسیح علیہ السلام کے مکہ معظمہ مین
پیدا ہوئے دن اتوار کے دسوین ربیع الاول کو چالیس برس کے عمر مین سایہ دنیا کے پیغمبر
ہوئے دس برس مکہ معظمہ مین رہے پھر مدینہ منورہ تین بار سے تیرہ برس دبان گذرے ترسٹھ
برس کی عمر ہوئے انکی آخر عمر مین ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی یا زیادہ اس سے مسلمان ہوگئے
تھے دین اسلام ہفت اقلیم مین پھیل گیا تاریخ اسلام انکی ہجرت سے رکھی گئی ہے قمری حساب سے
انکا نام مبارک قرآن شریف مین پانچ جگہ آیا ہے انجیل مین فارقلیط نام ہی جسکا ترجمہ احمد
کتاب اللہ مین انکی جان اور بات کی قسم کھائی ہی حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کے

جدا اعلے تھے درمیان ہبوط آدم علیہ السلام اور انکے مولد کے چھہ ہزار تین سو اکاون
برس سات مہینے ہوتے ہین آخر سال حال یعنی سنہ ۱۳ ہجری تک سات ہزار چھہ سو اکاون
برس ہفت ماہ ہوئے ف مورخین اہل کتاب اور منجمین وغیرہم ہین بابت تاریخ ہبوط
آدم و عمر دنیا بہت بڑا اختلاف ہی اور کیون نہو کہ قرآن مین فرمایا ہی کہ اس امت سے پہلے
جو بہت سے قرن گزرے ہین وہ اللہ ہی کو معلوم ہین جو بات نزدیک سے اللہ کے
نہین ہی اوسمین بڑا اختلاف رہتا ہی ہم کیا اور ہمارا علم کیا سارہی دنیا کا علم جسمین انبیاء
بھی شامل ہین سامنے اوسکے علم کے ایسا ہی جیسے چڑیا پانی مین چونچ ڈالکر نکالے تو اوسمین
کتنا پانی لگے گا یہ بات کہ آدم کے اوترنے سے ابتک اتنا زمانہ ہوا اور دنیا کی عمر سات ہزار
برس ہی قول یہود کا ہی اسلام مین اسکی کچھ اصل نہین حدیث و قرآن مین نہ تاریخ ہبوط
آدم بتائی ہی نہ عمر دنیا کی دنیا عبارت ہی خلق آسمان و زمین سے اسکو بی شبہہ بہت مدت
ہوئی اگرچہ عدد صحیح معلوم نہین آدم سے اب تک کتنا زمانہ گزرا اسکا بھی ٹھیک ٹھیک پتا
نہین چلتا یہ جو قدما ہر ملت و امت نے بمقدمۂ ایام دنیا کسی نے دن کسی نے جگ بتایا ہی
یہ سب انکا وہم و خیال ہی لاکھون کروڑون پدمون سنکھون سے زیادہ شمار سالون کا
بیان کرتے ہین حالانکہ یہ علم خلق کے علم سے خارج ہی سوای خالق کے کوئی اوسکو نہین
جان سکتا ہم کون ہین تم کون ہو جو اسمین غور کرین ہمین تو نجات کے لیئے اسیقدر کافی ہے
کہ صانع عالم کا اقرار کرین آپکو بندۂ ناچیز مخلوق باطل اوسکو خالق معبود برحق سمجھین دنیا کو
فانی آخرت کو باقی جانین سوای پیغمبرون کے دوسرے کی بات کی سند نہ مانین جتنا فساد
دنیا مین ہی اوسکی بنیاد یہی ہی کہ جتنے آدمی اوتنی عقل ہر آدمی اپنی عقل پر چلتا ہی نقل کو
نہین مانتا اگر اس عقل کو جو درحقیقت جہل محض ہی طاق مین رکھکر سب کے سب پیغمبرون کی
بات پر اتفاق کرلین ایک بات بولین تو ابھی سارا جھگڑا چکا جاتا ہی لیکن یہ ہرگز نہوگا
اسلیے کہ ابلیس سا دشمن ہر دم پیچھے لگا ہی خدا کو دوزخ کا بھرنا منظور ہو چکا ہی اگر بد نہون

تو دوزخ خالی رہنے جو نیک نہون تو بہشت کی آبادی کسطرح ہو قیامت کے دن
یہ جھگڑا چک جاویگا اس لڑائی بھڑائی کا نیا وبچو بی ہو جاویگا وہ دن بھی اب نزدیک
آلگا ہی گو تاریخ آمد معلوم نہین ہو سکتی ہی ف نوح علیہ السلام کے بیٹون نے دوبارہ
طوفان کے خوف سے ایک بڑا محل اونچا بنایا تھا جسکا سر آسمان سے لگتا تھا بہتر برج اور کھڑکیان
رکھے تھے ہر برج مین ایک بڑے شخص کو عمل کے لیے بٹھایا تھا اللہ تعالی نے اس حرکت کو
ناپسند کیا وہ محل گر پڑا اوسکے گرنے کی گڑبڑ مین ایسی گھبراہٹ ہوئی کہ سب کی بولیان
بگڑ گئین ایک کی بولی دوسرے کی بولی سے نہلی اسکو تبلبل السنہ کہتے ہین
غایہ نام نے انکے ساتھ اس گھر بنانے مین موافقت نہین کی تھی وہ اللہ تعالی کی اطاعت
مین تھے اونکی زبان عبرانی باقی رہ گئی پھر سام کی اولاد عراق و فارس مین جا بسی ہند کی
سرحد تک حام کی اولاد جنوب مین مصر تک آ رہی یافث کی اولاد بحر خزر سے بحر چین
آباد ہوئی یہ تینون ہر سہ فرزند نوح کے اسی تبلبل السنہ کے زمانہ سے ہوئے سب بہتر شاخین
انکی اولاد کی ہو گئین ف ابراہیم علیہ السلام آخر زمانہ بیوراسب مین تھے جسکا نام
ضحاک بھی ہے وہ زمانہ اول ملک فریدون کا تھا سنہ تین ہزار چار سو تینتیس مین خانہ
کعبہ کو بنایا اسی سال مین اسحق پیدا ہوئے اسمعیل انسے چودہ برس بڑے تھے ذبیح یہی ہین
یہود اسحق کو ذبیح بتاتے ہین یہ ٹھیک نہین پھر قریش نے کعبہ کو ڈھا کر سنہ پینتیس مین
مولد نبوی سے دوبارہ تعمیر کیا نکتہ جتنے نبی رسول خدا کی طرف سے آدم سے لیکر
اس دم تک آئے خواہ کسی نے اونکو مانا یا نہ مانا وہ سب یہی کہتے رہے کہ خدا ایک ہی ہے اوسکو
سب سمجھو اوسکو یوجو بری عادت چھوڑو نیک خصلت برتو خدا کے سوا جتنی مخلوق ہی حیوان
ہو یا جماد یا نبات وہ لائق پوجا کے نہیں بعض امتون نے کم یا بیش ما، اکثر نے نہ مانے
وہ الٹے گئی یہان وہان دونو جگہ ایسے ہے منکرون پر طرح طرح کا عذاب آیا نوح علیہ السلام
مت ہالی سے مٹی یہ امت یونی تھی ف علیہ السلام کی مت جاوم جی بتاتے

تھی اوپر پریچ کا عذاب آیا سب برباد ہوگئی تسلح علیہ السلام کی امت جسکا نام ثمود تھا ایک چیخ سے
ہلاک کردی گئی لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسے اسکو قذف کہتے ہین بستیان الٹ دی گئیں
اسکو مؤتفکات کہتے ہین یونس علیہ السلام کی امت پر دھوین کا عذاب آیا تھا لکن اونکی توبہ
کرنے سجدے مین گرنے سے اوٹھہ گیا مدین والے قوم شعیب علیہ السلام آگ برسنے زلزلہ
ہونے سے تباہ ہوگئی امت موسی علیہ السلام مین سے فرعون والے دریا مین ڈوب کر مرگئے
بنی اسرائیل پر طرح طرح کا عذاب آیا بندر سور بنگئے اسکو مسخ کہتے ہین قارون زمین مین دھنس گیا
اسکو خسف کہتے ہین یہ گیارہ قسم کا عذاب ہی جو اگلی امتون پر آیا ہر پیغمبر نے اپنی امت کو
اگلی امت کا عذاب یاد دلا کر ڈرایا مگر کون سنتا ہی اس امت آخر پر جو ملت اسلام کہلاتی ہی
اوسطرح کا عذاب بعینہ نہین آیا اور نہ آویگا حدیث ابی امامہ مین مرفوعاً آیا ہی یہ امت میری
امت مرحومہ ہی اسپر آخرت مین کچھ عذاب نہوگا عذاب اسکا دنیا مین فتنے و زلزلے و قتل
ہین رواہ ابوداؤد دوسری روایتون مین ہوا قذف و خسف و مسخ کا اس امت کی بعض
قومون مین نزدیک قرب زمان قیامت کے آیا ہے اور کثرت زلازل کو علامت قرب قیامت
ٹھہرایا ہی جسطرح اور بہت سی علامتین اوسکی ہین اس تیرھوین صدی مین بہت سے آثار قرب قیامت
کے پائے گئے خصوصاً اس سال اخیر مین جسپر یہ صدی ختم ہوئی بہت لوگون نے آنکھون
کانون سے دیکھے سنے لکن گمراہ لوگ ابتک اوسکے منکر ہین جو علامت ارضی و سماوی ظاہر
ہوتی ہی اور جانتے ہین کہ یہ بات اسلام مین آئی ہی اوسپر مضحکہ کرتے ہین تعجب اوسکا کبھی نجوم
سے کبھی رای و ہوا سے نکالکر شہرت دیتے ہین اسطرح کا استخزا ہر اگلے زمانے مین کسی نہ کسی دین والے نے
کسی دین والے سے کیا اوسکو منسوخ یا باطل سمجھے نہین کیا جسطرح آج کل کھلم کھلا ہو رہا ہی انا للہ

رہا تعلق مخفی مدام ای توفیق　　پر آج بر سر رہ خوب بر ملا ٹھہری

قربان بیان صدق ترجمان قرآن عظیم کے جسنے پہلے سے ہمکو یہ خبر دی ہی کہ ان لوگون نے
اپنے دین کو لہو و لعب ٹھہرایا ہی اور اپنی ہوا کو معبود بنایا صدقے خاتم الانبیاء کے جس نے

بدء خلق سے تا وصل ہونے بہشت دوزخ کے سب حال کلی وجزئی پر ہمکو مطلع فرما دیا فدا
علما و دینداران امت پر جنھون نے ہر خبر کا مصداق گذشتہ ہو یا حال یا استقبال ہمکو بتصدیق
علامات یا تاریخ یا وقت بتا دیا حال و آیندہ کے لیئے رستہ مصداق کا رکھا دیا جب کوئی
حادثہ زمینی آسمانی ہوتا ہی جھٹ مصداق اوسکا حدیث یا آثار میں بخوبی ملتا ہی لکن اوس شخص کو
جو علم قرآن و سنت کو برتتا ہی نہ اوسکو جو قانون رائے آئین اجتہاد و تمامین پھنسا ہوا ہی

نکتہ بسطرح ہر امت اپنے پیغمبر کو پیغمبر جانتی مانتی ہی مثلاً یہود موسی علیہ السلام کو
دوسرے تمام دوسرے انبیاء کو اسیطرح مسلمانون کے پیغمبر خاتم الانبیاء ہین جن دلیلون سے اگلی
امتون نے اونکو پیغمبر سمجھا وہی دلیلیں بعینہا یا مثل اوسکے ہوت نبی آخر الزمان کی بھی تصدیق
کرتے ہین بجز اوسکا اقرار انسے انکار نری ہٹ دھرمی ہی اسلام کے اصول آخر وہی ہین
جو زمانہ آدم سے لیکر اسدم تک برابر سب پیغمبرون کی زبان سے نقل ہوتی چلی آئی جسکو کچھ
دھوکا ہوا وہ بھلائی توحید کی برائی شرک و کفر کی خصوصیت عبادت کے واسطے ایک رب کی
کتب آسمانی سے اب بھی معلوم کر سکتا ہی اگرچہ توریت انجیل وغیرہما مین ہر طرح کی دخل دی ہو چکی
آیندہ کے لیے ہوتی رہتی ہی لکن اثبات توحید و اسلام اب بھی ان کتابون سے بخوبی
ممکن ہی ع باصد جہان کدورت بازاین خرابہ جائی ست پر ہی ہر دین عبادت و معاملت
سو جو کوئی پیغمبر آیا اوسکو جیسا حکم ہوا وہ اوس نے اپنی امت کو پہونچایا خدا نے ہر زمانے مین
استعداد و لیاقت ہر امت کی دیکھکر نرم گرم حکم دیئے توریت کی سختی انجیل کی نرمی دیکھو جب
دین اسلام آیا ساری اگلی پچھلی خوبیون کا گلدستہ بنا جو تفصیل دنیا و آخرت کی شرح حق
و باطل کی تفسیر احوال دنیا و احوال عقبی کی اس ملت مین جو آخر امم ہی واسطے اتمام حجت کے
بیان کی گئی وہ کسی کتاب سابق مین نتھی جو کمالات ظاہر و باطن اس ملت کے رسول مین جمع
ہوئے وہ کسی رسول کو مرحمت نہوئے جیسے خبر آیندہ کی ذرا ذرا نبی آخر زمان نے دی وہ کسی
نبی نے نہ دی ہر خبر کا اترا اپنے وقت پر ظاہر ہوا اور ہوتا رہتا ہی یہانتک کہ اس امت مین

قیامت تک جو فتنہ بڑا یا چھوٹا ہونے والا ہی اوسکو پتے وار بتادیا اس سے بڑھکر اور کیا
صدق ہوگا یہ حکما جو آج حکومت دنیا کرتے ہین یہ نجومی کاہن رمال وغیرہم جو غیب کی
باتین بنا بناکر پھیلاتے ہین بھلا بتاؤ تو کوئی ایک بات بھی انکی لاکھ باتون مین سچی نکلی
انکو اتنی خبر بھی تو نہین کہ کل انکے گھر مین چوری ہوگی یا ڈاکہ پڑیگا یا عافیت رہیگی
یا یہ بیمار ہوجاوینگے یا فلانے دن فلان سفر مین یا فلان شہر مین مرینگے یا امسال پانی
برسے گا یا نہین ماں کے پیٹ مین نر ہی یا مادہ پھر آیندہ کی بات یہ بچارے کیا جانین
لیکن بات یہ ہی کہ چندین شکل از براہی اکل مسلمانون مین اور انمین اتنا فرق ہی کہ مسلمان
جھوٹ بولکر دین چھوڑکر معاش پیدا نہین کرتے کمی بیشی رزق کی طرف سے خدا کی
جانتے ہین تقدیر پر شاکر ہین تدبیر کو تابع تقدیر سمجھتے ہین یہ لوگ مسکر تقدیر ہوکر
زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہین جو کام بنگیا اوسکو اپنی عقل کی تیزی سمجھے جو نہ بنا اوسکو
خلل تدبیر خیال کیا بار بار اوسکے درپے رہے اس امت کی قدریہ اور یہ ایک چیز ہین
اگلی امتین بھی اس قسم کی تھین لیکن اونپر بلا آگئی انپر بلا کا نہ آنا بوجہ خاتم رسل صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بلا ہوگیا مونہ کھل گیا جو چاہین سو بکین ہاتھ بڑھ گیا جو چاہین سو کرین بی علمونکو
جو چاہین سمجھادین جاہلون کو جس رستی پر چاہین لگادین مال کی لالچ حکومت کی طمع نے
ایک جہان کو دین سے بے دین کردیا ہی اس دنیا کا برا ہو سب دنیا والے دیکھتے ہین
کہ وصف بشریت مین پیدا ہونے سے مرنے تک سب آدمی یکسان ہین عالم کا تغیر بھی
ہر دم مشہود ہی اختلاف حالات بنی آدم بھی ہر قوم وملت مین موجود ہی مرنا ایک امر
یقینی ہی آدم کے زمانہ سے اس دم تک جتنے بادشاہ ہوئے خواہ ایک حصہ زمین کے
حاکم تھے یا ہفت اقلیم کے مالک خواہ اونھون نے خدائی کا دعوی کیا یا بندگی کا بانا لیا
عادل تھے یا ظالم بڑی عمر پائی یا تھوڑی با اولاد تھے یا بے بنیاد سارے جہان کا انتظام
کرنا چاہتے تھے یا ایک گھر یا شہر یا کشور یا مکان کا آخر سب کے سب ایسے مٹ گئے کہ

اب اونکی جنگ بھی نہین آتی حالانکہ عمدہ قوت و قدرت و دولت و حکومت اونکی
گورنمنٹ انگلشیہ کی نسبت صدچند بلکہ ہزار چند تھی پھر ان پچھلے آدمیون کی یہ طمع کیونکر
صحیح ہوسکتی ہی کہ ہم ساری دنیا کو ایک رستہ پر لگا دینگے سب کو اپنا ہمعقیدہ بنا لینگے
بھلا کسی تاریخ سے یہ بات ثابت تو کردو کہ آدم سے لیکر اب تک کبھی ایسا کسی زمانہ سا
یا زمان حکومت مین ہوا ہی کہ سب لوگ دنیا کی ہوگئے ہون بلکہ جو بات تاریخ و تجربہ سے
پائی گئی ہے وقت اوسکا امتحان ہوسکتا ہی وہ یہ ہی کہ جس امت نے خدا اپنے پیغمبر کا
کہا وہ بالکل ہوگئے جس حاکم نے ظلم کیا اوسکا گھر ایک نہ ایکدن اوجڑ گیا یہان عادۃ اللہ
اسطرح جاری ہی کہ جسطرح ساری خلق ہدایت پر نہین ہی اسیطرح سب کے سب گمراہ بھی
نہین ہوتے ایک گروہ اگر دولت و حکومت کو اپنا ایمان کرلیتا ہی تو تھوڑے بہت
ایسے بھی موجود رہتے ہین جو جواہر کو پتھر اور حکومت کو محکومی سے بدتر سمجھتے ہین اگر ان
تمامی مال و ملک مین مرگئے محنت کرتے کرتے مرگئے کوڑی ہاتھ نہ آئی دو چار فقیر
حکمرانی میسر ہوئی سیکڑون ایسے دیکھے کہ بے طلب و سعی چھپر پھاڑ کر اونکو امیر و تونگر
بنا دیا گیا بہت ایسے پائے جنھون نے بادشاہ ہوکر سلطنت پر لات ماری باقی کو فانی پر
اختیار کیا جب تم نے آدم مین ملوک و امرا کو گنونگے مٹھی بھر پاؤگے غریب لوگ گھر گھر
ملینگے پھر جب دونو کے حال مین غور کروگے زمین آسمان کا فرق پاؤگے باوجود دیکھنے
سننے ان حالات کے عجب پردۂ غفلت ان مساکین بن مساکین پر پڑا ہوا ہی سو بچارے
یا سو دو سو روپیہ کے معاش کے لیے یا چند جاہلون مین لال بجھکڑ بننے کے واسطے ایمان بیچتا
پھرتا ہی منکر کو معروف معروف کو منکر ٹھہراکر ہر کسی سے لڑائی بھڑائی گالی گفتہ
کا غیب ہوتی ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **نکتہ** حدیث مرفوع مین
آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا اللہ تعالے نے مقادیر خلق کو پہلے
پیدا کرنے آسمانون زمین سے پچاس برس اور تھا عرش اوسکا پانی پر اسکو سلم نے

بن عمرو سے روایت کیا ہے قرآن شریف مین ہی کہ اللہ تعالے کا ہر دن ہمارے
ہزار برس کے برابر ہی دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کے کاروبار پچاس
ہزار برس کی مدت مین خدا کی طرف چڑھتے رہتے ہین قیامت کا دن بھی پچاس ہزار برس کا
ہوگا اس سے یہ بات نکلی کہ بدء خلق یعنی ابتدا آفرینش آسمان وزمین سے تا فناء عالم
مدت پچاس ہزار برس کی ہے پچاس ہزار برس پہلے اس آفرینش سے تقدیرات
خلق کو لوح محفوظ مین لکھ رکھا تھا اوسی کے موافق جب آسمان وزمین پیدا کیے گئے تو
اوسوقت سے تا نفخ صور سب کام اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہتے ہین اس مدت سے
زیادہ جو کوئی مدت اس عالم کی بیان کرے وہ لائق اعتبار نہین بعض امم نے لاکھون
کروڑون برس خلق عالم کی بتادئے اسکی سند کیا بعض نے عالم کو قدیم کہدیا اسکی
دلیل کیا عالم متغیر ہی ہر متغیر حادث ہوتا ہی پس عالم حادث ٹھہرا قدیم نہوا اگر قدیم ہوتا
تو تغیر کو اوسمین دخل نہوتا پھر اس تغیر کا حال جو حدیث سے ثابت ہوتا ہی وہ یہ ہی کہ
ایک تغیر تو ہر صدی پر ہوتا ہی اوس تغیر کی اصلاح ودرستی کے لیے اس امت اسلامیہ
مین ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا ہی جو امور مضمحلہ دین کو نئے سر سے تازگی بخشتا ہی
یہ مجدد عام ہی اس بات سے کہ زمرۂ اہل علم مین سے ہو یا حکام سے جسکے ہاتھ سے
بدعات محدثہ دین اسلام دور ہون سنن مردۂ شریعت زندہ ہون اوسپر اطلاق مجدد کا
صحیح ہی خواہ ایک صدی مین ایک ہی شخص اس صفت کا پایا جاوے یا چند شخص خواہ
ایک اقلیم مین ہون یا چند اقلیم مین ایک زمانے کے اندر چنانچہ علماء اسلام نے اپنے استقرار
سے نام مجددین ہر صدی کے ملوک وعلماء وصوفیہ وغیرہم سے نکالکر بتادئے ہین
بادشاہون کی تجدید تو غالباً بازالۂ منکر بزور شمشیر وسطوت سلطنت ہوتی ہی چنانچہ
جو بادشاہ دیندار حق پرست اس قسم کے گزرے ہین جنکے وقت مین اسلام کو قوت
حاصل ہوئی اونکا حال کتب تاریخ مین لکھا ہی سب سے پہلے انمین خلفاء اربعۂ راشدین تھے

پھر بعض بنی امیہ مین مجدد ہوئے جیسے عمر بن عبد العزیز پھر بعض خلفاء عباسیہ مین
مجدد ہوئے جیسے متوکل وغیرہ کچھ مجدد جماعۂ اہل علم مین ہوئے جیسے امام شافعی
و امام احمد پھر بعض خلف مین ہوئے جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ ابن القیم بعض یمن مین
ہوئے جیسے محمد بن ابراہیم وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد شوکانی کچھ ہند مین ہوئے
جیسے شیخ احمد سرہندی طبقۂ صوفیہ مین انھون نے سنت احسان کو بدعات تصوف سے
علاحدہ کرکے سمجھایا شیخ احمد ولی اللہ انھون نے تقلید مذاہب سے طرف اتباع سنت کے
راہ دکھلائی سید احمد بریلوی انھون نے ہاتھ و زبان دونوں سے صدہا رسوم شرک و گمراہی کو
سرزمین ہند سے کھو دیا وعلی ہذا القیاس غرضکہ وصف تجدید کا مصداق ہر عالم و صوفی
ہوسکتا ہی کہ اوسکے ہاتھ و زبان و دل سے جسطرح جسوقت جس جگہہ ممکن ہو اشاعت
سنت کی اماتت بدعت کی پائی جاوے مجرد مولوی ملا ہونا کسی کا یا فقہ رای مین مؤلف منتا
یا معاصرین پر رد کرنا یا اہل حق کے ابطال مین کوشش کرنا دلیل تجدید نہین ہی اسپر بھی
اگر کوئی اپنی نسبت ایسا گمان کرے تو جلاہی کے معراج سے کچھہ کم نہین ہی امام مالک رح
نے جب مؤطا تصنیف کی اور لوگون نے بھی مؤطا لکھی جب اون سے کہا گیا کہ تم کیون
یہ تکلیف کرتے ہو بہت مؤطات رہ گئے فرمایا بہت جلد معلوم ہوجاویگا کہ خدا کے لئے
کیا ہی اور نام آوری کے لیے کیا آخر انھین کی مؤطا دنیا مین رہی اور ون کے مؤطات
کا اتا پتا بھی نہین رہا اسطرح کے لوگ بندۂ جاہ و حکم ہر زمانے مین ہوتے ہین لکن آخر کو
اللہ ہی کا گروہ غالب آتا ہی حاصل کلام یہ کہ ایک تغیر تو ہر صدی کا ہوتا ہی جسکی حقیقت
لکھی گئی دوسرا تغیر الف کا ہوتا ہی اوسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اور بدیل بدء عالم
گزر چکا آدم سے تا ایندم جو کچھہ تغیرات ہر ہزار برس کے سر پر ہوئے وہ تواریخ عالم سے
بخوبی ثابت ہین اب ایک وہ تغیر اعظم باقی ہی جو پچاس ہزار برس کے بعد خلق ارض و سما
سے ہونیوالا ہی جسکو عرف شرع مین ساعت کبری قیامت عظمی کہتے ہین اوسکا وقت ٹھیک

ٹھیک کسی کو سوای خالق عالم و رب بنی آدم کی معلوم نہین جو معلوم ہی وہ اسیقدر ہی
کہ یہ تغیر فاش ضرور ہوگا بہت آیات قرآن و نصوص حدیث اسپر دلالت کرتے ہین
ہونا معاد کا وجود نعیم و عذاب کا روح و جسد کو سب شرائع ماقبل سے بھی ثابت ہی
توراۃ و انجیل بھی گواہی دیتی ہی کہ ایک دن مرنے کے بعد اوٹھنا ہے آرام یا تکلیف
پانا قرآن مین آیا ہی وہی ہی جو پہلے بار بنایا ہی پھر اوسکو دہراویگا اور یہ اوسپر آسان ہے
اس آیت سے پہلے یہ کہا تھا پھر جب پکاریگا تمکو ایکبار زمین سے تب ہی تم نکل پڑوگے
اس سے قیامت اور حشر و نشر و بعث کا ہونا ایسا ثابت ہی جیسے دوپہر کا سورج جس نے
قیامت کا انکار کیا وہ قرآن بلکہ توریت و انجیل کا منکر ہوا دہریہ ساعت کا انکار کرتے ہین
باقی حکما معاد کے قائل ہین اگرچہ معاد جسمی کے منکر معاد روحی کے مثبت ہین یہ اونکی
غلطی ہی یہ غلطی اسلیے ہوئی کہ اونھون نے اپنی عقل کی تیزی ذہن کی صفائی سے
اسقدر دریافت کرلیا اگر پیغمبرون سے علم سیکھتے تو وہی بات کہتے جو خدا کے رسول لائے ہین
خدا کے دین مین بشر کی عقل کیا کہہ سکتی ہی یہ جگہہ نہایت عبرت کی ہی کہ یہ لوگ ایسے دانشمند
حکمت شناس ہوکر گمراہ ہوگئے یہ غریب غربا، جنکی عقل پر ہم تم ہنستے ہین ایمان لاکر
نجات پاگئے بڑے بڑے بادشاہ حاکم امیر رئیس والے ملک بڑے بڑے عقلمند معاملہ فہم
مقدمہ شناس جو دنیا مین تھے اونھون نے اپنی عقل پر تکیہ کیا راہ حق سے جدا ہوگئے ادنی
رذیل پیشہ ور جنکو دنیا مین نہ کچھہ مرتبہ حاصل ہوا نہ کسی گنتی شمار مین تھے گئے اونھون نے جھٹ
پیغمبرون کی بات مان لی اپنا ایمان درست کرلیا کیسے پکے مومن بنگئے کہ اگر اونکو کوئی
سلطنت دے تو وہ ایمان سے نہ پھرین یہ وصف خاص دین اسلام کا ہی جو دنیا کی پوت
اور پیٹ کے غلام ہین اونکو ذرا سا عروج دنیا کا بلکہ سو پچاس روپیہ کی نوکری کا ہاتھہ لگنا
سبب تبدیل مذہب کا ہوجاتا ہی جنکی تقدیر مین سعادت ازلی لکھی ہی بہت دیکھا کہ بڑے
بڑے عہدے و مرتبے چھوڑ کر مسلمان ہوجاتے ہین غرضکہ کتابت تقدیر خلائق سے

تا دخول جنت و نار جملہ مدت ڈیڑھ لاکھ برس کی ہمارے حساب سے ثابت ہوتی ہی اس سے
پہلے جسکو ازل کہتے ہین اور اسکے بعد جسکو ابد کہتے ہین وہان کچھ دخل مدت و زمانہ کا
نہین ہی اوسکا علم خدا ہی کو ہی کریمہ ھو الاول والاٰخر والظاھر والباطن وھو بکل
شیئ علیم اس باب مین قول فیصل ہی حدیث مین آیا ہی انت الاول فلیس قبلک شیئ و
انت الاٰخر فلیس بعدک شیئ وانت الظاھر فلیس فوقک شیئ وانت الباطن فلیس
دونک شیئ حاصل یہ کہ پہلے پچھلے کھلے چھپے وہی ایک ذات واحد مقدس مبارک ہی
ہم سب کائنات ہیچ کا فقرہ ہین اصل مسئلہ وحدت وجود نزدیک محدثین کے یہی ہی کہ ہستی
اوسی کو ہی زیبا ہی جو کچھ ہی باقی سب باطل و فانی ہی سلمان کہا ہی موت فریب ہستی +
ہر چند کہین کہ ہی نہین ہی + نہ یہ کہ جو کچھ اوسکے سوا ہی وہ سب متحد بخدا ہی یہ کلمہ کفر
صریح ہی وجعلوا لہ من عبادہ جزأ ان الانسان لکفور حدیث شریف سے مجملاً
یہ بھی معلوم ہوا کہ جسقدر مدت عمر دنیا سے گذر گئی اب اوسقدر باقی نہین ہی مراد عمر دنیا سے
یا تو وقت خلق ارض و سموات ہی یا وقت وجود آدم علیہ السلام ان دونو قول مین کچھ بہت
بڑا تفاوت نہین اسلیے کہ خدای تعالی نے چھہ دن مین سب آسمان و زمین و ما بینہما بنایا
پھر ساتوین دن روز جمعہ آخر دن مین آدم کو پیدا کیا یہ دن خواہ ہمارے دن کی برابر ہون
یا ہر دن ہزار برس کا ہو آدم متصل ختم خلق سموات و ارض پیدا ہوئے اوس دن سے اب تک
آبادی اس جہان کی نسل آدم ہی سے ہی فرشتے آدم سے پہلے معلوم ہوتے ہین اسلیے
کہ اونھون نے جب آدم کا زمین مین خلیفہ ہونا معلوم کیا تو پروردگار عالم و آدم سے بابت
آدم کچھ عرض معروض کی اور کہا اتجعل فیہا من یفسد فیہا ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک جن بھی شاید انسان سے پہلے موجود تھے اسلیے کہ ابلیس
رشک کھا کر آدم کو بہکایا اور وہ جن تھا کان من الجن ففسق عن امر ربہ ان دونون
کے سوا کہ ملائکہ و جن ہوئے کسی اور مخلوق کا قبل آدم زمین پر بطور خلیفہ موجود ہونا کسی

آیت وحدیث صحیح مرفوع سے پایا نہین جاتا اللہ ہی کو خبر ہی کہ بدء خلق سے اب تک
کون کون تھا اور کب تھا اور کہان تھا اور کون ہی اور کہان ہی وما یعلم جنود ربک الا ھو ہم کو چاہیے کہ جسقدر کتاب وسنت مین حال ماضی واستقبال بیان فرمایا ہے
اوسپر ایمان لاوین جس سے خدا اور رسول نے سکوت فرمایا اوسمین اپنی عقل ناقص وذہن
فاسد سے خوض نکرین بلکہ خوض کرنے والون کی بات بے اصل محض سمجھین اپنی اوقات
عزیز کو اون کے علوم وفنون ومدارک کے دریافت کرنے مین ضائع نکرین جسقدر
ہوسکے عمر اپنی مزاولت قرآن وحدیث مین صرف کرین سوای شریعت اسلام کے دوسرا
دین اختیار نکرین اسلیے کہ یہ اسلام وہ دین ہی جو آدم علیہ السلام کے وقت سے تا ایندم
قرناً بعد قرنٍ ذریعہ انبیاء ورسل علیہم السلام مسلسل ومتواتر ہم تک پہونچا ہی وماذا
بعد الحق الا الضلال حدیث مین یہ بھی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیۂ
شریفہ کی تفسیر مین کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یہ فرمایا ہی انتم توفون سبعین
امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ تعالیٰ یعنی تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو تم بہتر ہو اونسے
تمھاری آؤ بھگت زیادہ ہی نزدیک خدا کے اون سب سے اسکو ترمذی وابن ماجہ
ودارمی نے بہز بن حکیم کے دادا سے روایت کیا ہی معلوم ہوا کہ نوع انسان مین ابتک
ستر امتین ہوئین یہ امت اسلام گنتی مین اکہترویں امت ہی اسکے بعد اب اور کوئی امت
نہوگی یہ پچھلی امت ساری اگلی امتون سے بہتر وبزرگتر ٹھہری جسے پیا چاہین وہی سہاگن
واللہ یختص برحمتہ من یشاء اللہ کا شکر ہی جسنے ہمکو اس امت مین پیدا کیا امید ہے
کہ ایمان پر خاتمہ بخیر بھی کرے آمین

نکتہ رہی یہ بات کہ جب دنیا کی عمر روز اول سے تا روز آخر پچاس ہزار برس کی
ٹھہری تو اب اوسمین سے کتنی گذری کتنی باقی رہی اسمین اختلاف ہی کچھ حال اسکا اوپر
گذر چکا لیکن سچی بات یہ ہی کہ ہمکو خدا نے یا اوسکے رسول نے تعداد مدت ماضی وباقی کی

نہین بتائی بلکہ قرآن پاک مین فرمایا ہی کہ حال قرون گذشتہ کا سوا خدا کے کسیکو معلوم
نہین پھر کس امید پر یہ طمع کرین کہ ہم اس مدت کو معلوم کر سکتے ہین ہان اسقدر حدیثون
سے بخوبی ثابت ہی کہ دنیا اب ختم ہونے پر آگئی کچھ زیادہ عمر اوسکی باقی نہین ہی اسلیے کہ
آدم سے لیکر تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی جلدی کبھی دیر مین ہر امت مین پیغمبر
رسول ہوتے آئے جنکی رسالت یا نبوت خاص تھی ساتھہ کسی قوم کے اب جو خدا نے خاتم
رسل کو عام نبوت دیکر اوٹھایا اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ یہ عجوزہ دنیا گورمین پانون لٹکا چکی
ہی چند روز جو نفخ صور کو باقی ہین یہ ایام نزع دنیا کے ہین عالم کی حرکت مذبوحی ہی حدیث
انس مین مرفوعا آیا ہی بھیجا گیا مین اور ساعت جیسے یہ دو انگلیان متفق علیہ پھر سبابہ
و وسطی کو بتایا حدیث مستورد بن شداد مین یون فرمایا ہی مین اوٹھایا گیا ہون نفس ساعت
مین لکن مین آگے ہوگیا اوس سے جیسے یہ انگلی اس انگلی سے آگے بڑہ گئی ہی اسکو
ترمذی نے روایت کیا انس کہتے ہین فرمایا مثال اس دنیا کی ایسی ہی جیسے ایک کیڑا
ہو کہ اوسکو اوپر سے نیچے تک کوئی چیر پھاڑ ڈالے وہ ایک تاگے سے ہلکا رہ جاوے
قریب ہی کہ وہ تاگا ٹوٹ جاوے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت کیا ہی ایک
روایت مین یون آیا ہی تمھاری مدت نسبت اگلی امتون کے عصر سے مغرب تک ہی
رواہ البخاری عن ابن عمر و یعنی دنیا کو مثلا ایک دن سمجھو اوس دن مین سے تین پہر
گذر گئے ایک پہر دن رہ گیا ہی دوسری حدیث مین ہی تمھاری بقا نسبت اگلون کے
عصر سے سورج ڈوبنے تک ہی یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وقت
مین فرمائی تہی جسکو ابتک ایک ہزار تین سو برس کامل سال قمری ہجری سے گذر گئے اب
دنیا مثل پھٹے کپڑے کے ایک تاگے سے اٹک رہی ہی بغوی نے کہا ہی نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک نشانی ہین قیامت کی یعنی آپکا خاتم الانبیاء ہوکر آنا دلیل ہی قرب
قیامت پر مین کہتا ہون کہ جب حضرت کی ذات مبارک قرب ساعت کی دلیل ہوئی

حضرت نے جو اشراط ساعت بیان فرمائے ہین وہ سب دنیا مین بکثرت موجود ہوگئے
تو اب قیامت کو یون سمجھنا چاہیے کہ سر پر سایہ افگن ہی صبح شام ہی ٹلتی ہی کچھ دیر نہین ہے

کس خواب مین زندگی بسر کرتا ہی　　کس فکر مین شام سے سحر کرتا ہی
طالع ہوئی صبح بجگیا کوس رحیل　　بیدار ہو کاروان سفر کرتا ہی

حضرت نے یہ بھی فرمادیا ہی مین امید کرتا ہون کہ میری امت خدا کے نزدیک اس امر سے
عاجز نہو کہ نصف روز اوسکو مہلت دے سعد بن وقاص راوی اس حدیث سے پوچھا
کہ نصف روز کسقدر ہی کہا پانسو برس رواہ ابو داؤد ایک روایت سے قوت اسلام
کی ہزار برس تک بھی معلوم ہوتی ہی ابن ماجہ نے ابی قتادہ سے روایت کیا ہی کہ حضرت نے
فرمایا نشانیان یعنی قیامت کے بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سے ظاہر ہونگی یہ دوسو
برس وہی تین زمانے عصر مشہود لہا بالخیر کے ہین جنکی مدح حدیث مین آئی ہی انکے بعد
جو نئی بات دین مین نکلے جو ان تین زمانون مین نہ تھی وہ سب داخل آیات قیامت ہی
آیات قیامت سب کے سب شرور و فتن ہین نہ بدعات مستحسن دوسری حدیث مین اسکی تصریح بھی
آئی ہی فرمایا بہتر امت میری میرا قرن ہی پھر جو اونسے نزدیک ہین پھر وہ جو اونسے نزدیک ہین پھر
انکے بعد ایسی قوم ہوگی کہ گواہی دیگی بے طلب خیانت کریگی امانت نکریگی نذر مانیگی وفا
نہ کریگی انمین مٹاپا ظاہر ہوگا قسم کھاویگی بے طلب ایک لفظ مین یون آیا ہی پھر ایسی
قوم آویگی جو مٹاپے کو دوست رکھیگی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت عمران بن حصین سے
ایک حدیث مین یون فرمایا ہی کہ بعد ان تینون قرن خیر کے جھوٹ بہت پھیلے گا چنانچہ
امارت بنی امیہ سلطنت عباسیہ کا حال جو اس رسالے مین آویگا شاہد عدل ہی اس بات پر
کہ بعد قرن مذکورہ کے یہ سب حالات پائے گئے اب روز افزون ہین ایک
طرف دین کے فتنون کا زور رہا بہتر فرقے اسلام مین وقتاً فوقتاً
ظاہر ہوئے دوسری طرف دنیا کے فتنون کا شور ہوا ایک عالم زیر و زبر ہوگیا

ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وكذلك يفعلون

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ اب قیامت کو کچھ زیادہ وقفہ نہین ہی اسلام کی قوت ہزار سال ہجرت کے بعد سے بالکل ٹوٹ گئی تین سو برس اور ہزار مذکور پر گذر گئے اب اون نشانیون کے سوا جسکو مغربی کہتے ہین وہ نشانیان بھی ظاہر ہونے لگین جنکے بعد ہی زمانہ ظہور مہدی علیہ السلام کا سمجھا گیا ہی مہدی اول علامت کبرای قیامت ہین مہدی کو جلنے دو عیسی علیہ السلام کے نزول مین تو کسی کو شک نہین مہدی کی بہ شین اگر سنن ہین ہین تو مسیح کی تو صحیح مسلم مین ہی نہایت یہ کہ نصاری انکا آنا اپنے لیے مفید سمجھتے ہین مسلمان اپنے لیے بہتر جانتے ہین اس آنے کے بعد سب جھوٹ سچ کھل جاویگا اس محرم سے مہدی پہلا دہم بھی شروع ہوگئی جو غالب مسلمانہ ہی ظہور ہر مجدد کہ مہدی عمدہ مجدد ہونگے اس امت کے بعضی نجومی اس صدی کے سال ہفتم کو وقت ظہور محمد بن عبداللہ مہدی منتظر کا بتاتے ہین ہم تعیین کسی سال و صدی کا نہین کرتے اسلیے کہ احادیث مہدی مین تعیین صدی و سال کا نہین آیا ہی اولیت مائۃ دس پندرہ سال تک بھی صادق ہی مہدی کی عمر وقت ظہور کے چالیس سال کی ہوگی بیان اونکے حلیہ و صورت وغیرہ کا اس سلسلے کے آخر مین آویگا بہرحال آخریت دنیا کی سر پر آنا ساعت کا بخوبی ثابت ہی اس مین جو شبہہ کرے وہ مایل یا متجاہل ہی

ذکر ملوک فرس

اسمین ایک بڑی دولت کیانی تھی جسپر سکندر غالب ہوگیا تھا دوسرے بڑی دولت کسروی تھی جسپر اہل اسلام غالب آئے انکے پہلے کے اخبار متعارض ہین قیامت اولاد سام بن نوح سے تھی برخلاف ایران انکا ملک تھا آسام مین اونکا نام عراق ہوا کسی نے کہا یہ ایران بن افریدون کی اولاد ہی بہرحال قدیم زمانے مین اسسے بڑھکر کسی کی سلطنت نہ تھی انکے چار طبقے ہین پہلے طبقے مین طہمورث جمشید جیوراسب یعنی ضحاک افریدون منوچہر فراسیاب کرشاسپ وغیرہ تھے انکے عدد ملک و حروب وغیرہ کے اخبار اس قسم کے ہین

جنکو عقل نہین مانتی اس طبقے مین نو پادشاہ ہوئے دوسرے طبقے کیانی مین کیقباد کیکاؤس
کیخسرو کیلہراسف کی از دشیر بہمن دارا وغیرہ تھے دارا کو اسکندر رومی نے مارا اس
طبقے مین بھی نو پادشاہ ہوئے اول پادشاہ اس طبقے کا کیقباد ہی چار ہزار چھہ سو اکتالیس
سال بعد آدم کے پیدا ہوا تیسرا طبقہ جو ملوک طوائف کا تھا اوسمین گیارہ پادشاہ ہوئے
اشک ساپور جوزبین جودرز وغیرہ چوتھا طبقہ اکاسرہ کا تھا انکو ساسانیہ بھی کہتے ہین
انمین چند عورتین حاکم ہوئین بعد ہجرت کے انمین اول ازدشیر آخر مین یزدجرد ہوا
جو زمانۂ عثمان رضی اللہ عنہ مین مارا گیا کیومرث سے تا یزدجرد چار ہزار دو سو اکاسی سال
کی مدت ہوئی مسعودی نے کہا کیومرث ہزار برس جیا سارے فرس متفق ہین اس بات پر
کہ کیومرث آدم اور اول انسان اور اول پادشاہ عالم ہی تہمائل پادشاہ ہند تھا اوسکو اوشہنگ
بھی کہتے ہین اوسی نے بابل سوس بسایا پھر ہند مین آیا اپنے سر پر تاج رکھا تخت پر بیٹھا جمشید
کے معنی چاندنی کے ہین ساتون ولایت کا حاکم تھا بیور اسب وہی ضحاک ہی ابراہیم
علیہ السلام اسی کے آخر زمانے مین تھے افریدون پہلا پادشاہ تھا کسی نے کہا افریدون
نوح علیہ السلام ہین لیکن تحقیق یہ ہی کہ وہ اولاد جمشید سے ہی دونو کے بیچ مین نو پشتین
گذرین اسنے پانسو برس سلطنت کی نام نشان قوم ثمود کا مٹا دیا ضحاک مین اختلاف ہے
فرس و یونان و عرب کہتے ہین ہم مین سے تھا فرس اوسکو طوفان سے پہلے بتاتے ہین
بعض کے نزدیک افریدون ذوالقرنین کا نام ہی جسکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی اوسنے
ملک کو اپنے تینون بیٹون پر تقسیم کر دیا ایرج کو تاج و تخت دیکر حاکم عراق و ہند و حجاز کا کیا
شرم کو روم و مصر و مغرب دیا طوج کو چین و ترک و مشرق بخشا منوچہر بیٹا ایرج کا ہی اسکی
مان اسحق علیہ السلام کی اولاد سے تھی اس نے فرس کو دین ابراہیم علیہ السلام پر لگایا اسی کے
زمانے مین موسی علیہ السلام ظاہر ہوئے فرعون مصر اس منوچہر کا عامل تھا بخت نصر لہراسف
کا سپہ سالار تھا عراق و اہواز و روم پر لہراسف کیخسرو کا امیر اور بھتیجا تھا اس نے بیت المقدس

کو ویران کیا ستر برس تک یہ جگہ ویران رہی پھر بہمن نے اوسکو آباد کیا چار ہزار نو سو
سینتیس برس بعد ہبوط آدم سے دانیال پیغمبر بخت نصر کے ہمراہ تھے بخت نصر عرب سے
لڑا معد بن عدنان کے زمانے مین عرب نے اوس سے صلح کی اوسکی چھاؤنی بنائی جسکا
نام انبار ہی بخت نصر کا ترجمہ عربی مین عطارد ہی اوس نے ایک خواب دیکھا جسکی تعبیر
کسی سے نہو سکی دانیال نے تعبیر کہی اوس نے دانیال کو سجدہ کیا خلعت دی مدت
علیہ السلام کے اور اسکے بیچ مین کتنی مدت گزری اسمین اختلاف ہی کسی نے نو سو بہتر
کسی نے نو سو باون کسی نے نو سو انیاسی سال بتائے پھر بیت المقدس دوسری بار سات سو
اکیس برس کے بعد ویران ہوا اس ویرانی سے بنی اسرائیل کی دولت و سلطنت نے زوال
پایا ملک انکا ختم ہو گیا یہود بشتاسف کو کورش کہتے ہین یہ ویرانی ہاتھ سے طیطوس کے ہوئی
پھر بعض ملوک روم نے کچھ کچھ آبادی اوسکی شروع کی ایلیا نام رکھا پھر قیصری اور قسطنطین
کی ماں نے اوسکو ویران کیا پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آباد کیا پھر ویران ہو گیا پھر
ولید بن عبد الملک نے بسایا یہ پانچوین عمارت ہی جو اب موجود ہی زردشت صاحب کتاب
فرس ہی سنہ مذکور مین ظاہر ہوا بشتاسف اوسکے دین مین آگیا یہ زردشت گمان اہل فلسطین
مین شاگرد ارمیا پیغمبر کا تھا فرس کے نزدیک نسل منوچہر سے ہی ایک پیغمبر تھے بنی اسرائیل مین
جو کچھ وہ عبرانی مین کہتے اوسکو زردشت و جاماسب فارسی مین کہتے جاتے جاماسب عربی
سمجھتا تھا اوسکا ترجمہ زردشت کو کہوا تا فرس کہتے ہین زردشت نے دعوی کیا کہ یہ میری
کتاب وہی ہی مسعودی نے کہا اس کتاب کا نام نساہ تھا ساٹھ حرف تجم پر دائر تھی اوسکی
تفسیر کا نام زند رکھا پھر دوبارہ تفسیر کی اوسکا نام زندیہ ہوا عرب نے اوسکو معرب کر کے
زندیق کہا اس کتاب مین امم ماضیہ کا حال کچھ حوادث مستقبل کچھ شرائع مذکور ہین مثلاً
مشرق قبلہ ہی نماز طلوع و زوال و غروب آفتاب کے وقت چاہیے نماز مین سجدے
دعائیں ہین جبر آتشخانے کو منوچہر نے بجھا دیا تھا اوسکو زردشت نے پھر گرم کیا

دو عیدین مقرر کین ایک نوروز موسم اعتدال ربیعی مین دوسرے مہرجان اعتدال
خریفی مین اسیطرح کے اور نواحیل وسمین لکھے تھے یہ کتاب اس زمانے مین کمیاب
ہی مشکل سے کہین کہین ملتی ہی جب اگلی پادشاہی فرس کی جاتی رہی تو سکندر نے
ان کتابون کو جلا دیا جب ازدشیر آیا اوس نے فرس کو ایک سورت کے پڑھنے پر جمع
کیا جسکا نام اُستاہی ازدشیر نے اپنی دختر سے تزوج کیا جسکا نام خمانی تھا دین مجوس مین
یہ بات درست تھی ازدشیر جسکو بہمن بھی کہتے ہین جب مرا تو خمانی حاملہ تھی اوس سے دارا
پیدا ہوا خمانی نے ملک رانی کی پھر دارا مالک ہوا اوس نے اپنے بیٹے کا نام بھی دارا رکھا
جسکا ملک سکندر بن فیلبس نے چھین لیا اس سکندر کا باپ شاہان یونان سے تھا سکندر
نے ملک فرس و ہند و چین سب لے لیا سکندریہ بنایا افریقیہ و مغرب و افرنجہ و صقالبہ
و سودان نے اوسکو ہدیہ و خراج دیا خراسان و ترک پر وہ غالب ہوا پینتیس پادشاہ اوسکے
تابع تھے بابل یا شہرزور مین مرگیا چھتیس برس کی عمر تھی تیرہ برس حکومت کی مرض سے
یا زہر سے مرا ارسطو اسی کا مصاحب و استاد تھا ظہور سکندر مذکور کا پانچہزار دو سو ساٹھ
برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اسی سال افلاطون حکیم مرا اسکا غلبہ فارس پر سنہ پانچہزار
دو سو بیاسی مین ہبوط آدم سے ہوا وفات سنہ نواسی مین ہوئی اسکو اسکندر رومی کہتے ہین
یہ مسلمان نتھا یاجوج ماجوج کا سد اسکندر ذوالقرنین نے بنایا ہی نہ اسنے وہ اس سے بہت پہلے
زمن ابراہیم علیہ السلام مین تھے اس سکندر رومی کے بعد اوسکا بیٹا عابد بنا بادشاہی قبول
نہ کی ملک طوائف الملوک ہوگیا یا تسو بارہ برس کے بعد ازدشیر بن بابک نے ملک فارس کو
جمع کیا اوسوقت نوے پادشاہ سے زیادہ موجود تھے پھر اشغا پھر سابور مالک ہوئے سابور
کے ملک کو کچھ اوپر چالیس برس گذرے تھے کہ مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے ازدشیر ساسان
بن بہمن کی نسل سے ہی ہجرت تک اوسکو چار سو بائیس برس گذرے تھے سب کا سرہ جنمین
یزدجرد سب سے پیچھے ہی اوسی کی اولاد مین مانی کا ظہور زمانہ سابور مین ہوا وہ قائل تھا

نور و ظلمت کا مدعی تھا نبوت کا ایک شخص نے اوسکی بات مانی مانویہ ثنویہ اوسی کی امت کو
کہتے ہین ظہور اسکا ہبوط آدم علیہ السلام سے پانچہزار آٹھسو اکیس سال بعد ہوا بلہ والصابئنا
سنہ پانچہزار سات سو دس مین ظاہر ہوا تھا سابور نے کتب فلاسفہ یونان کو فارسی مین ترجمہ
کرایا عرب پر غالب آیا قبائل تمیم و بکر و عبد القیس کو قتل کیا عرب اسکو ذی الاکتاف کہتے ہین
اسنے نصاری کو بھی قتل کیا تھا گرجا گھر گرا دیے انجیل کو جلا دیا اور کل مجوسی یہ زمانہ قباد بن
فیروز مین ظاہر ہوا تھا موسی زندیق مدعی نبوت تھا سب کو حکم دیا کہ مال و زن مین سب برابر
ہین اسلیے کہ ایک ماں باپ سے پیدا ہین قباد نے اسکا دین قبول کیا چھہ ہزار اکیسو اٹھارہ
برس بعد ہبوط آدم سے ظاہر ہوا تھا پھر جب نوشیروان بن قباد بادشاہ ہوا تو بہت کم عمر
تھا جب بڑا ہوا تخت پر بیٹھا مزدک مردک کو قتل کیا اوسکی لاش کو جلوا دیا ملت مزدکیہ کے
خون کو مباح کر دیا مجوسیت قدیمہ کو قائم رکھا مدتن تک پہونچا دو پہاڑون کے بیچ مین آہستہ
پانی کا جہاز رانی کو نکالا علما کی بہت عزت کرتا تھا کلیلہ دمنہ کا ترجمہ اسی کے وقت مین ہوا ہے
اسی کے زمانے مین عبد اللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے جب چوبیس برس
اوسکی سلطنت کو گذر چکے تھے ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیالیس سال کے بعد
اوسکی حکومت سے ہوئے اسی کو عام الفیل کہتے ہین جب نوشیروان مرا اوسوقت سنہ اسکندری
آٹھسو اٹھاسی تھے پھر ہرمز اوسکا بیٹا بیٹھا پرویز نے اوسکو اندھا کر دیا پرویز کے پاس بارہ
ہزار عورت ہزار ہاتھی پچاس ہزار جانور تھے آتشخانے بنائے شیرین نام مغنیہ سے بیاہ کر کے
حلوان و خانقین کے درمیان قصر شیرین بنایا پھر ہاتھ سے اپنے بیٹے شیرویہ کے مارا گیا اسکی
ماں مریم بیٹی بادشاہ روم کی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکے سے مدینے کو ہجرت
کی اوسوقت بتیس برس پانچ مہینے پندرہ دن ملک پرویز کو گذرے تھے عمر پرویز کی ترسٹھ
برس کی تھی اس حساب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانے نوشیروان مین سات برس
کے ایام ہرمز مین بارہ برس کے زمانہ پرویز مین بتیس برس کے تھے اسی کے زمانے مین ہرقل

نے فرس پر چڑہائی کی صاحب تاریخ تقویم و تاریخ قدس متفق ہین اس بات پر کہ ولادت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہبوط آدم سے چھہ ہزار ایک سو ترپسٹھہ سال کے بعد
ہوئی لیکن یہ سال بحساب شمسی ہین اور سنہ مولد نبوی قمری اسلیے دونو مین جمع کرنا مشکل ہے
مابد مولد کو راجع طرف شمسی کے کرین یا ماقبل مولد کو طرف قمری کے پھیرین اس بنیاد پر
ہبوط آدم سے تا مولد نبوی چھہ ہزار تین سو اکاون سال دو سو انتیس دن قمری ہوتے ہین
قریب ہفت ماہ کے مولد سے تا آخر سال ہجرت ایکہزار دو سو ترپن سال پس اس حساب سے
ہبوط آدم سے تا آخر سال مذکور سات ہزار چھہ سو چونسٹھہ برس کچھہ مہینے قمری ہوتے مولد
سے تا آخر سال مذکور ایکہزار دو سو اٹھارہ سال قمری و ساٹھہ دن ہوتے ہین تقریبا یہ مدت
قریب دو ماہ کے ہی اسلیے ہبوط آدم سے تا آخر سنہ مذکور سات ہزار تین سو اکہتر سال
شمسی ہوئے یزدجرد پر سلطنت فرس زمانہ عثمان مین ختم ہوگئی سنہ اکتیس ہجری مین وہ مارا گیا
طبری نے کہا ساری عمر عالم کی آدم سے تا ہجرت مطابق زعم یہود کے چھہ ہزار چھہ سو بیاسی
برس ہوئے حسب قول نصاری چھہ ہزار سال سوا فق زعم فرس تا قتل یزدجرد چار ہزار
ایکسو اسی سال انکے نزدیک سنہ تیس ہجری مین وہ مارا گیا ہی مسلمانون کے نزدیک
درمیان آدم و نوح کے دس قرن ہوئے ہر قرن سو برس کا اسیطرح درمیان نوح و
ابراہیم کے دس قرن گذرے اسی طرح درمیان ابراہیم و موسی کے دس قرن ہوئے
زمانہ فترت کا درمیان عیسی علیہ السلام و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھہ سو برس ہی واللہ اعلم

ذکر فراعنۂ مصر ملوک قاہرہ

مصر مین اگرچہ قبطی یونانی عمالیقی سب قسم کے آدمی بستے تھے لیکن قبط زیادہ تھے انھین کی
بادشاہی تھی صابئہ بھی یہان رہتی بت پوجتی تھی طوفان کے بعد بڑے بڑے انواع
فنون کے عالم اس جگہہ ظاہر ہوئے خصوصا طلسمات و نیرنجات و کیمیا کے شہر منف اس
مملکت کی کرسی تھا یہانتک کہ ولید بن مصعب جسکا لقب فرعون ہی اور وہ عمالقہ مین سے تھا

بادشاہ مصر ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام اسی کے وقت مین تھے قرطبی نے کہا فرعون قبطی تھا اسنے دعوی ربوبیت کا کیا اسکا قصہ قرآن مجید مین آیا ہی چہتر جگہہ اس ملعون کا نام مذکور ہی فرعون کے بعد سماۃ دلوکہ قبطیہ نے مدت تک حکمرانی کی جب بخت نصر نے مصر پر غلبہ پایا تو چالیس برس تک مصر ویران رہا جب دولت بنی بخت نصر کی ختم ہوگئی طہارست والے فرس نے اوسپر غلبہ کیا بقراط حکیم اسی کے زمانے مین تھا یہانتک کہ سکندر مصر پر غالب آیا جب مصر مین اسلام پھیلا پہلے بنی امیہ پھر بنی عباس خلیفہ رہے پھر قرامطہ کا زور ہوا پھر سلاطین طوائف الملوک مسلط ہوگئے پھر دولت عثمانیہ کے قبضے مین آیا اب خدیو کے ہاتھہ مین ہی توفیق پاشا خدیو مصر ماتحت سلطان روم ہین مصر خاص کے لیے کتب تاریخ علحدہ لکھی گئی ہین اس زمانے مین رئیسہ معظمہ بھوپال نے بعد اسمعیل پاشا و توفیق پاشا چند کتب دین مطبع بولاق مین طبع کرائے جیسے نیل الاوطار فتح الباری روضۂ ندیہ جلاء العینین وغیرہ یہ مطبع خاص خدیو کا ہی خدا ہمیشہ خدیو کو توفیق خیر بخشے

ذکر ملوک عرب قبل اسلام

سب سے پہلے یمن مین قحطان بن عابر بن شالخ آئے پھر یعرب بن قحطان یمن کا بادشاہ ہوا سب سے اول عربی زبان اسی نے بولی پھر اوسکا بیٹا یشجب پھر اوسکا بیٹا عبد شمس جسکو سبا کہتے ہین بادشاہ ہوا زمین عرب مین سدّ اسی نے بنایا ہی جس سے ستر نہرین نکلی ہین پھر اوسکا بیٹا حمیر بن سبا والی ہوا یہانتک کہ بلقیس بنت الہادد نے بیس برس حکومت کی پھر نکاح مین سلیمان علیہ السلام کے آئی پھر ذونواس مالک ہوا جو یہودی ہوتا وہ اوسکو آگ کے خندق مین ڈالتا اسکو صاحب الاخدود کہتے ہین پھر ذوجدن مالک ہوا یہ آخر ملوک حمیر ہی دو ہزار بیس برس تک اس گھر مین سلطنت رہی سب بادشاہ اس مدت مین یہ بیس ہوئے پھر یمن مین چار حبشیون آٹھہ پارسیون نے حکومت کی یہانتک کہ اسلام آیا اہل یمن مسلمان ہوگئے وللہ الحمد یمن کے فضائل قرآن و حدیث دونو سے ثابت ہین

سلسلۃ العسجد مین کچھ لکھے گئے ہین فصل ربیع مین جس طرح ساگ بھاجی اگتی ہی یمن مین اس طرح اولیا ہوتے ہین یہان کے فقہ کا بھی وہی اعتبار ہی جو یہان کے ایمان وحکمت کا اعتبار ہے مسلم کی حدیث مین آیا ہی الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان عہد اسلام مین یہان جتنے ایمہ یعنی ملوک یمن ہوئے اگرچہ زیدی تھے مگر اہل بیت تھے علم مین مجتہد مستقل تھے فروع مین حنفی اصول مین معتزلی تھے خدا نے حافظ محمد بن ابراہیم وزیر سید اسمعیل امیر امام شوکانی کو پیدا کیا یہ قاضی القضاۃ صنعا تھے طرف سے امام منصور باللہ کے ان سب نے مذہب زیدی کا خوب ہی قلع وقمع کیا متعدد کتب رد مین لکھے سنت صحیحہ کا رواج دیا والحمد

ملوک حیرۃ

یہ حیرہ زمین عرب ہی پہلے اس زمین کا پادشاہ مالک بن فہم اولاد یعرب سے ہوا اسکا ملک اکاسرہ سے پہلے تھا پھر لخمی والے پادشاہ ہوئے اول پادشاہ انکا عمرو بن عدی تھا یہانتک کہ منذر بن نعمان مالک ہوا عرب اوسکو مغرور کہتے تھے یہانتک کہ خالد بن الولید نے حیرہ کو فتح کرلیا

ملوک غسان

یہ قیاصرہ کے عامل تھے عرب شام پر اصل غسان کے یمن سے ہی اولاد کہلان بن سبا سے پہلا پادشاہ انکا جفنہ بن عمرو تھا پچھلا جبلہ بن ایہم جو زمانۂ عمر بن الخطاب مین مسلمان ہو گیا انکی مدت چار سو برس یا چھ سو سال کہتے ہین

جرہم

یہ دو قسم ہین ایک زمانۂ عاد مین تھے وہ اور اونکی خبر دونو مٹ گئی وہ عرب بادیہ کہلاتے تھے دوسرے جرہم اولاد قحطان سے تھے یعرب یمن کا پادشاہ اس کا بھائی جرہم حجاز کا پادشاہ تھا اسمعیل علیہ السلام سے میل اسی جرہم کا ہوا انھون نے اس قوم مین اپنا بیاہ کیا منجملہ ملوک عرب ایک عمرو بن لحی ہی جسنے کعبہ مین بت رکھے عرب نے اونکو پوجا یہانتک کہ اسلام آیا ابن خلدون نے کہا سارے عرب کا نسب تین طرح پر ہی ایک عدنان دوسرے قحطان

میر سے قضاعہ سنان اولاد اسمعیل سے ہی اسی طرح قحطان و وائل ظاہر کہ ام بخاری سے قضاعہ حمیر سے خالکن نسب بعید مین طرح طرح کے ظنون ہین یقینی بات معلوم نہین ہوسکتی ہے

ذکر امم

امت کہتے ہین گروہ کو کسی جنس حیوان کا گروہ ہو وہ امت ہی حدیث مین آیا ہی اگر کتی ایک امت منجملہ امم کے نہوتی تو مین انکے مارڈالنے کا حکم کرتا

امت سریان

یہ امت سب سے پہلے تھی آدم اور اونکی اولاد اسی زبان مین بات چیت کرتے تھے ملت کی صفائی تھی یہ کہتے ہین جسنے دین شیث و ادریس علیہما السلام سے حاصل کیا ہی اونکی کتاب کا نام صحف شیث ہی سات نمازین پڑھتے تین روزے رکھتے بت کی تعظیم کرتے شہر حران مین ایک گھر تھا اوسکا حج کرتے اہرام مصر کی عظمت کرتے کہتے ہین ایک اہرام مین قبر شیث کی دوسرے اہرام مین قبر ادریس کی ہی تیسری قبر صابی بن ادریس کی بتاتے ہین اہل ہند مین مشہور ہی کہ قبر شیث کی اجودھیا مین ہی جسکو اب اودھ کہتے ہین یہ قصہ لکھنو کے ہی یہ قبر بہت بڑی ہی خدا جانے صحیح ہی یا نہین ادریس کا آسمان پر جانا قرآن پاک سے ثابت ہی اسلئے اونکی قبر اہرام مین کہان سے آئی ابن حزم نے کہا ہی صابئین کا دین سب دینون سے پہلے کا دین ہی جب اونکے دین مین محدثات یعنی بدعات ظاہر ہوئے اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو بھیجا جسپر آج ہم قائم ہین شہرستانی نے کہا یہ دین ابراہیمی سے لڑتے ہین مدار انکے مذہب کا تعصب و خانات پر ہی

امت قبط

یہ اولاد حام بن نوح سے ہین مصر مین رہتے تھے بہت سی گروہ انمین آلی پہلے زمانے مین سب صابئہ تھے یہان کے ملوک کو فراعنہ کہتے ہین ہیاکل و اصنام کو پوجتے یہ امت اقدم امم عالم ہی انکا ملک بہت دن رہا خاص مالک مصر تھے آدم سے لیکر اسلام تک غیر مسلمانون

چھین لیا کبھی اوسپر عالقہ غالب ہوگئے کبھی فرس کبھی روم کبھی یونان پھر آخر کو قبط غالب ہوئے یہانتک کہ مملکت اسلام مین سب کے سب مٹ گئے

امت فرس

یہ کرمان واہواز وغیرہ اقالیم کے پادشاہ تھے جو وسط معمور دنیا ہی ارض فارس کو جو جیحون کی پری ہی ایران کہتے ہین جو اوسکی دری ہی اوسکو توران بولتے ہین فرس کے نسب مین اختلاف ہی ارم بن سام کی اولاد ہین یا یافث کی نسل وہ کہتے ہین کہ ہم کیومرث کی اولاد ہین جو انکے نزدیک آدم ابوالبشر تھے کیومرث کے زمانے سے اسلام تک ملک انمین رہا بیچ مین تھوڑی مدت جو غلبہ ضحاک وافراسیاب ترکی کا ہوا وہ لائق اعتبار نہین سب امم کے نزدیک ملوک فرس اعظم ملوک عالم ہین بڑے عقلمند منتظم ملک تھے دیلم جیل کرد انھین کے گروہ ہین انکی ملت قدیم کیومرثیہ ہی اللہ قدیم کو یزدان کہتے ہین نور بتلاتے ہین اللہ مخلوق کو ظلمت سے اہرمن نام رکھتے ہین اول کو اللہ ثانی کو ابلیس بتاتے ہین اصل دین انکا تعظیم نور کے بچنا ظلمت سے ہی اسلیئے آگ کو پوجتے ہین آذربیجان سے زردشت نکلا فرس اوسکے دین مین آگئے اوس نے ایک نیا خدا نکالا جسکا نام فارسی مین اہرمزد رکھا اوسکو خالق نور وظلمت ٹھہرایا وحدہ لا شریک لہ بتایا زردشت نے کہا ہرون خدا نے ایک خلق کو بنایا جیسے آسمان زمین پانی نبات حیوان انسان یہانتک کہ چھ دنمین ساری خلق پوری کی انمین چار پانچ عیدین ہوتی ہین جب سے انکی سلطنت گئی خصوصًا بعد فتوح اسلام کچھ لوگ انکے گجرات ہند وممبئی کی طرف آبسے ابتک وہان موجود ہین لکن سب کے سب جاہل کوئی عالم انمین نظر نہین آتا

امت یونان

ایک آدمی اللن نام چھتر برس بعد موسی علیہ السلام کے پیدا ہوا اوس سے یہ امت نکلی یہ شاعر وفصیح لوگ تھے بخت نصر کے زمانے مین انمین فلسفت آئی حکیم ابیذقلیس نے مانہ داؤد علیہ السلام

مین تھا لیتا فورس زمانہ سلیمان علیہ السلام مین لکن یہ صحیح نہین اسلیے کہ بخت نصر تیا رسو
برس بعد سلیمان علیہ السلام کے ہوا یا دیونان کی جانب شرق و عرب قسطنطنیہ بلاد تی صحیح
بحر محیط درمیان بحر روم و بحر قلزم کے واقع ہین بحر قلزم کا قدیم نام بحر نیطس ہی یہ امت
باتفاق محققین اولاد یافث سے ہی پھر کسی نے یہ کہا کہ روم مین اولاد عیص بن یعقوب
علیہ السلام سے آنکے ملوک بھی بڑے پادشاہ فخر مند تھے یہانتک کہ روم انپر غالب آئے
انمین دو سلطنتین بہت بڑی ہوئین ایک سکندر کی ایک قیاصرہ کی جنکے بعد اسلام آیا
سب علوم عقلیہ انھین سے لیے گئے ہین جیسے منطق طبیعی الٰہی ریاضی انکے عالم کو فیلسوف
کہتے تھے تالیس ملطی فلسفی زمانہ بخت نصر مین تھا لقمان کا شاگرد فیثا غورس کو زعم تھا
کہ مینے آواز فلک سنی مقام ملک مین پہونچا کوئی چیز زیادہ تر لذیذ حرکات افلاک سے
نہین ہی ایک سو چالیس برس بعد بخت نصر کے بقراط حکیم پیدا ہوا اس حساب سے دو
ایکہزار ایک سو کچھ اوپر ستر برس پہلے ہجرت سے تھا سقراط غار مین جا رہا اوسنے لوگون کو
شرک و بت پرستی سے منع کیا بیچارا مارا گیا افلاطون اوسکی جگہ بیٹھا یہ بڑا حکیم تھا کوئی
اوسکا مقابلہ خلق مین کر سکتا تھا حکمت کا سبق دیا سامیانے کے نیچے دھوپ سے بچکر چلتا
اوسکے شاگرد مشائین کہلاتے ہین زمانہ سکندر رومی مین تھا اسکندر و ہجرت کے بیچ مین
نو سو چوتیس برس کا فاصلہ ہی اس حساب سے افلاطون کچھ اس سے پہلے تھا سقراط اوس سے
بھی کچھ قبل تھا پس تقریبا درمیان سقراط اور ہجرت کے ہزار برس اور درمیان افلاطون اور
ہجرت کے ہزار سے کچھ کم مدت ہوئی طیماوس شاگرد ارسطو مثل شیخ افلاطون سے ہی
غرب سے تا شرق غالب عمور کا پادشاہ ہو گیا فارس سے تا سند سند سے تا ہند اوسنے
لے لیا فور ہند کا پادشاہ اوس سے لڑا ہار گیا سکندر نے اوسکو قید کر لیا سارا ہند چین تک
لے لیا ارسطو سے فلسفہ سیکھکر فرد زمانہ ہو گیا بر قلس ارسطو کے بعد تھا اوسنے ایک کتاب
بنائی بسبعین بابت قدم عالم شبہہ کیا طیمو خارس حکیم ریاضی جسکا ذکر بطلیموس نے مجسطی مین کیا ہے

چار سو بیس برس پہلے بطلیموس سے تھا رصد کواکب کو اوسی نے نکالا بطلیموس کا زمانہ جالینوس سے تھوڑا پہلے تھا بطلیموس کی رصد اور مامون خلیفہ کی رصد مین چھ سو نوے برس کا فاصلہ ہی مامون کی رصد بعد دو سو ہجری کے ہی جو وقت شروع آیات قیامت کا ہی بموجب حدیث شریف کے الآیات بعد المائتین اسلام مین رصد کا بتا جو خلاف طریقہ اسلام ہی علامت قیامت ٹھہرا رصد بطلیموس سے تا ہجرت چار سو نوے برس تقریباً ہوتے ہین جالینوس سے تا ہجرت چار سو برس کچھ اوپر ہوئے ملل نحل ابن خلدون وغیرہ کتب مین حکما کو نام بنام ذکر کیا ہی یہ یونانی حکیم سب کے سب کفار تھے انکے علوم کا علوم اسلام مین جو زمانہ ہارون رشید سے عربی مین ترجمہ ہو کر دخل ہوا یہ ایک بڑا وسیلہ دین اسلام کا ابلیس کے ہاتھ آیا ابتدا مین نیت علماء اسلام کی اچھی ہوگی واسطے الزام خصوم کے اونکے مسلمات و دلائل عقلیہ سے اس علم کو سیکھا ہوگا لیکن بعد ایک مدت کے اون فنون کو متاخرین علماء اسلام نے سرمایۂ فضیلت سمجھا اصل مقصد سے دور پڑ گئے اس حیص بیص مین مزاولت کتاب و سنت کی انمین سے بالکل جاتی رہی الا ماشاء اللہ روز بروز رغبت اسلام بڑھتی گئی یہانتک کہ اب مسلمانی نام کی رہ گئی ہے جو علم اس ملت حقہ اور امت مرحومہ کا تھا اہل اسی و دہریہ اوسکے علماء کو جاہل سمجھنے لگے جنکو مذاہب حکماء اور اونکے قیل وقال پر اطلاع حاصل ہی اونکو فاضل کہنے لگے عکس القضیہ ہو گیا باطل حق ٹھہرا حق باطل سمجھا گیا انا للہ

ذکر امت یہود

یہ اولاد یعقوب علیہ السلام ہی انکے بارہ بیٹے تھے جنکو اسباط کہتے ہین یہود ان سے عام ہین اسلیے کہ بہت سے عرب و روم و فرس بھی یہودی ہو گئے جو بنی اسرائیل نہ تھے یہود مین اکہتر فرقے ہین خدا نے انپر غصہ کیا نبوت و ملک دونو کو انسے لے لیا مغضوب علیہم سے یہی مراد ہین محتاجی و ذلت قیامت تک انکے نصیب مین آئی انمین اگر کوئی قدرے آسودہ ہی تو وہ بھی فقر ظاہر کرتا ہی اسلام سے انکو نہایت عداوت ہی ایلیا و روس و روم و اصفہان

وبعض بلاد ہند مین ابتک موجود ہین

امت نصاری

یہ مسیح علیہ السلام کی امت ہی تجسد کلمہ مین مذاہب مختلفہ رکھتے ہین تثلیث کے قائل ہین کہتے ہین یہود نے مسیح کو قتل کرڈالا سولی پر چڑہایا مگر یہ غلط ہی یہود نے جسکو قتل کیا وہ ہم صورت مسیح تھا نہ خود مسیح خدا نے مسیح کو اپنے پاس آسمان پر بلالیا قرآن مین اسیطرح ہی آخر زمانے مین مسیح آسمان سے زمین پر آوینگے دین اسلام کے موافق حکم کرینگے حالات اس زمانے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ وقت جوادنکے نزول کا ہی اب سر پر آگیا تا یہی چودہوین صدی ہو الہذا ایسا ہی کرے کہ ہم اونکو اپنی آنکھون سے دیکھین کلیجا ٹھنڈا کرین نصاری مین بہتر فرقے ہین انجیل مین ولادت مسیح سے تا رفع مسیح اخبار لکھے ہین چار شخصون نے انجیل لکھی فلسطین نے عبرانی مین مرقوس نے رومی مین لوقا نی یونانی مین یوحنا نے بھی یونانی مین اس دین مین صابئہ روم داخل ہوگئے ارمن روم بلغار گرج چرکس انکی قومین ہین پھر گرج وچرا کسہ مسلمان ہوگئے روم کے مسلمان اصل مین نصرانی تھے سوریہ حلب بغداد مین اب تک بہت نصاری ہین انکی زبان عربی ہی باقی نصاری آورپا امریکا وغیرہا مین بستے ہین انمین کوئی جرمنی ہی کوئی انگریز کوئی فرنساوی کوئی طلیانی کوئی روس ہندکے حاکم آج یہی انگریز ہین جنکو برطانی بھی کہتے ہین سورۂ فاتحہ میں مراد ضالین سے یہی امت ہی باتفاق مفسرین تیس برس ہوئے زمانہ غدر ہند سے پہلے کسی قدر اس امت کو توجہ طرف انجیل کے تھے اب تو فقط برای نام ہی سب کے سب راہ ورسم فلاسفۂ یونان بحالاتے دہریہ کا مذہب پرتے ہین تمام خلق سے اسی امر کے طالب ہین کہ چال ڈہال مذہبی کسی قوم کی اصل طریقے اوس قوم پر باقی نرہے اگرچہ ظاہر مین سب کو آزادی مذہب دے رکھے ہین لکن ہر جگہہ بابت امور مذہبی تعرض سنا جاتا ہی دنیا کی محبت مال کی طلب ہر قوم ومذہب مین ایک وضع خاص پر تھی لکن اس امت نے جسقدر انہماک جمع مال مین کیا جو کچھہ الفت دنیا کے ساتھہ پیدا کی کسی

دوسری امت مین کتب تاریخ وغیرہ سے معلوم نہین ہوتی یہی وجہ ہوئی اسکے لیئے ترک شرائع انجیل کی متعہذا یہ بھی ہمیشہ دیکھا سنا جاتا ہی کہ بعض لوگ اعلی اوسط ادنی اس امت کے وقتاً فوقتاً بتوفیق الٰہی آفاق متفرقہ مین مشرف باسلام ہوئے اور ہوتے ہین گو نقصان مال وعزت ہو اسمین بھی شک نہین کہ جو بیدار مغزی قوانین ملک داری انکو ملی ہی وہ کسی دوسرے کو میسر نہوئی اس عقل وشعور پر اگر کبھی یہ امت مسلمان ہوجاتی تو شائد نظیر انکا دنیا مین میسر نہ آتا جسطرح نسل ہلاکو خان نے اسلام قبول کر لیا تھا مگر اونمین سلیقہ ملکداری وآبادئ دنیا وتحصیل دنیا کا ایسا نہ تھا جیسا انمین ہی وہ دنیا کو ویران کرتے تھے خون کی ندیان بہاتے تھے یہ جان نہین لیتے فقط مال لیتے ہین ایمان لیتے ہین

امت ہفتم

یہ بہت فرقے ہین ملل نحل ہین انکا ذکر نام بنام کیا ہی انمین بت پرست آتش پرست براہمہ نجومی وغیرہ سب طرح کے لوگ ہین انکی نجوم خلاف نجوم روم وعجم ہی ملک ہند نہایت وسیع اقلیم ہی پرانا شہر اس ملک کا جسکو زمانہ آدم سے قابیل کا بسایا ہوا بتاتے ہین قنوج ہی جو وطن ہی کاتب حروف کا اب وہ بالکل ویران ہی اقلیم ہند مین صد وستار وصد گفتار مشہور ہی ہر قطر کی ہندی بولی جدا ہی ہر سمت کی پوشش علحدہ ہی ہر علاقے کی راہ ورسم نئی ہی رسوم مذہبی علحدہ ہین اسکے مشرق مین چین کا ملک بدھ کا مذہب ہی ہنود مین چھتیس کروڑ معبود ہین اتنی تعداد نفری آج خود اقوام ہنود کی بھی نہین یہ عجیب قوم ہی جسنے ساری کائنات کو پوجا حجر شجر مدر پانی آگ حیوانات وغیرہ کوئی چیز جہان بصر کی نہین ہی جو انکی پرستش سے بچی ہو عجائب پرستی انکا شیوہ ہی یہانتک کہ ابتدا رحدوث مین ریل گاڑی کو بھی پوجا نہ پوجا تو ایک خدا کو نہ پوجا سبکو پوجا انکا مذہب بھی اقدم مذاہب عالم ہی پہلے بیڈ پر دار مدار تھا پھر جب سے یران نکلے توحید بید موقوف ہوکر انواع شرک وکفر کا انمین رواج ہوا اس قوم کو کبھی حوصلہ مناظرہ کا ساتھ اہل اسلام وغیرہ کے

تھا اسی زمانہ آخر مین بعض ہنود نے جرأت رد اسلام پر کی اہل اسلام نے بعض نومسلمون نے تحریر اور تقریر سے خوب انجام خصوم کیا حال مین بعضی ہنود نے پھر طریقہ مذہب تمید کو جس سے توحید خدا و نبوت ہی نامزد کرنا چاہا ہی اگر یہ بات سچ بھی ہو تو کیا فائدہ اسلیے کہ توحید بدون اقرار رسالت کے ہرگز نافع نہین نہ ہنود کو نہ کسی اور دین والے کو رسالت کا اقرار بھی اوسیوقت نافع ہی جب سب کتب و انبیاء پر ایمان لاکے نبی آخر زمان کی تصدیق کرے اونکے فرمانبردار و نیم پی اہل ہو ورنہ کوہ کندن و کاہ برآوردن ہی ایک خدا و دو خدا تین خدا کے تو بعض اہل ملل بھی قائل تھے لیکن اتنے معبودون کے قائل سوا ہنود کے کوئی دوسرا

فرقہ معلوم نہین ہوتا

تا چند گرد از چوب گرد از سنگ تراشی　　بگزار خدائے کہ بسے رنگ تراشے

عقیدۂ وحدت وجود جو جملہ صوفیہ مین مروج ہوگیا ہی وہ اسی قوم کے قیاس سے ماخوذ ہی کہ ہر چیز مین خدا کا انس قرار دیکر ساری خلق کی پوجا کرتے ہین خلق کو خالق سے جدا نہین سمجھتے سات سو برس ہوئے جب سے اسلام اس ملک مین آیا اقوام مختلف اسلام نے حکومت کی جیسے غوری خلجی بہمنی آخر مین تیموری خاندان کی جو اولاد جہانگیر خان سے تھی حکومت ہوئی زمانہ غدر سے نام و نشان اونکا مٹ گیا اگرچہ سلطنت تو آخر زمانہ عالمگیر بادشاہ سے لڑکھڑا گئی تھی لیکن اب خالص حکومت نصرانیہ ہی بلا مزاحمت غیر چند راجہ نواب جو برای نام کسیقدر زمین کے والی کہے جاتے ہین وہ سب فرمانبردار اس حکومت کے سنتی نوکرون کے ہین بلکہ نوکر ادنے اچھے ہین

اصت سند

یہ مغربی ہند مین جانب بحر بستے ہی اس ملک کو لان کہتے ہین ایک جانب اسکی خشکی مین پہاڑ کی طرف ہی دوسری جانب دریا کی طرف سایے ملک سند کو تبیل بھی بولتے ہین ملتان کشمیر اسی کے شہر ہین پہلے مسلمان غالب تھے اب اوسپر نصاری حاکم ہین آج کل

کشمیر ہاتھہ مین راجہ جموکے ہی

امت سودان

یہ اولاد حام سے ہین انکے دین مختلف ہین کوئی مجوس کوئی مار پرست کوئی بت پرست بالیوس نے کہا انمین دس خصلتین ہین جنکے ساتھہ یہ مخصوص ہین بال گھونگر وار ڈھی کم تھہنے پھیلے ہونٹ موٹے دانت تیز کھال بدبو رنگ کالا ہاتھہ پانون مین بوائی نرد سنبا بہت ناچنے والے بڑی امت انمین حبش ہی انکا ملک حجاز کی برابر مین ہی بیچ مین دریا ہے انکے شہر بڑے لنبے چوڑے ہین انمین کا خصی بڑے فخر کا خصی ہوتا ہی نوبہ انکی قوم ہی لقمان حکیم جو داؤد علیہ السلام کے ساتھہ تھے قرآن مین اونکا ذکر ہی اسی قوم سے تھے ذوالنون مصری بلال بن حمامہ مؤذن رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی انھین مین سے تھے قوم بجا نہایت کالی ہی ننگے رہتے ہین بت پوجتے ہین مگر سوداگرون سے اچھی طرح پیش آتے ہین قوم دمادم نیل کے کنارے پر بستی ہی بلاد زنج سے کچھہ اوپر ہٹ کے یہ سودان مین متفرق ہین دین مین مختلف ہین انھین مین سے ایک زنگی ہین کالے بھبھرے بت پرست نہایت سخت دل ایک تکرور ہین جو غربی نیل پر آباد ہین انمین کچھہ کافر کچھہ مسلمان ہین ایک قوم کاتم ہی انکا مذہب مالکی ہی انکا شہر سارے سودان کے شہرون سے بڑا ہی انتہا جنوب مغرب مین رہتے ہین

امت صابین

انکے شہر بہت لنبے چوڑے ہین مشرق سے تا مغرب دو ماہ کی راہ سے زیادہ تر طول و عرض مین ہین دریای چین سے جنوب مین تا سد یاجوج ماجوج شمال مین بلکہ عرض مین طول سے زیادہ ہین یہانتک کہ ساتون اقلیم پر شامل ہین چین کے لوگ سیاست و عدل مین بہت اچھی صناعت مین نہایت کامل قد چھوٹے شہر بڑے مذہب مختلف رکھتے ہین کوئی مجوس کوئی وثنی کوئی آتش پرست بڑا شہر انکا جمدان ہی اقصی چین

جسکو صینا السین کہتے ہین وہ بہت شرق مین نہایت آبادی آدسکے بعد سوا سمندر کے کچھ نہین بڑا شہر چین کا سیلی نام ہی

بنی کنعان

یہ اہل شام ہین یہان سام بن نوح بسے تھے اسلیے اسکا نام شام ہوا ایک گروہ ان کا مغرب مین جا رہا جنکو بربر کہتے ہین ۵ ربتے کیجا یہ نہین عاشق بدنام کہین ۶ دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین ۷ سام کا نام عبرانی مین شام بھی بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ جو کنعان اولاد حام ہین اونھین مین بربر ہین

بربر

بعض کے نزدیک نسل حام سے ہین وہ کہتے ہین ہم نسل فیس عیلان د صیہنا یہ ہین بعض کو زعم ہی کہ یہ اولاد افریقیس حمیری ہین قوم زناتہ انمین سے یون کہتے ہے کہ ہم بھی ہین صحیح یہ ہی کہ اولاد کنعان بن مازیغ بن حام ہین آنکے بڑا بادشاہ کا لقب جالوت تھا جب داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا جو کنعان پریشان ہوگئے ایک گروہ مغرب مین جا رہا جو بربر کہلاتا ہی بربر کے قبائل بہت ہین یہ لوگ سکونت صحرا مین مثل عرب کے ہین انکی زبان عربی کے سوا ہی اوسکے اصول ہین فروع مختلف ہین بے ترجمے کے سمجھ مین نہین آتے

امت عاد

عاد اولاد سام بن نوح سے ہی آنکا ملک احقاف نام متصل یمن کے تھا پہلا بادشاہ انکا شداد ہی جسنے جنگل عدن مین ارم بنایا سونے کے پتھر یاقوت زمرد کے کھمبے لگائے بہشت کا نمونہ دکھلایا مگر سچ یہ ہی کہ ارم کی کہانی واہیات ہی ضعفا د مفسرین نے ان حکایت کو ذکر کیا ہی قرآن شریف مین ارم ذات العماد سے قوم مراد ہی نہ یہ گھر یہ قوم سخت قوی تھی پہاڑ کو کول کر گھر بناتے آنکے قصے سب مضطرب ہین صحت سے دور ہین

امت عمالقہ

اولاد کلیق بن لاوذ بن سام سے ہین طول وجسمیت مین مثل ہین پہلے صنعا مین ما دتر سے پھر حرم مین آئے
ایک جماعت شام مین ہی بحرین والون سے اول وہی پھر یوشع لڑے فراعنہ مصر اور کنعانی اور ملوک یثرب
انہین مین سے تھے افغانون کا نسب بھی انہین سے ملتا معلوم ہوتا ہی اسلام مین عمالقہ کو افاغنہ کہنے لگے واللہ اعلم

امت عرب

جاہلیت کے عرب مختلف اقوام و مذاہب کے تھے عرب اول کو بائدہ کہتے ہین ان کا
حال مفصل معلوم نہین ہوسکتا یہ وہی عاد و ثمود و جرہم اول ہین جرہم ثانی جو نسل قحطان
سے تھے عربی بولتے انکو مستعربہ کہتے ہین آدم و نوح سے لیکر قحطان سے پہلے کسی نے
عربی زبان نہین بولی سب عجمی بولتے تھے اسمعیل علیہ السلام نے جرہم سے عربی سیکھی
یہ تیسرا طبقہ عرب کا ہی جسکو عاربہ کہتے ہین عرب یمن عرب عاربہ ہین نسل قحطان سے
یہ امت اقدم امم ہی بعد نوح کے قوت و قدرت و آثار ارض مین سب سے بڑے تھے یہ اول
جیل عرب ہی ساری خلق مین اس امت مین بھی ملوک ہوئے

عرب مستعربہ

اولاد اسمعیل علیہ السلام کا نام ہی انکو مستعربہ اسلیے کہتے ہین کہ اسمعیل علیہ السلام کی زبان
عبرانی تھی پھر اونھون نے عربی سیکھ لی سکنی اسمعیل سے تا ہجرت دو ہزار سات سو تراسی
برس ہوئے وہان قبائل جرہم تھے اونمین بیاہ کیا تھا اونکی بولی عربی تھی بارہ بیٹے پیدا ہوئے
بنمین سے ایک قیدار تھے قبر ہاجرہ و اسمعیل حجر مین ہی اسمعیل سے تا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جو سلسلہ نسب قبائل قریش ہی اوسمین بڑا اختلاف ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم عام فیل مین پیدا ہوئے قصہ اصحاب الفیل کا منصوص قرآن ہی ابرہہ حبشی ہاتھی
لیکر کعبہ شریف پر چڑہائی کی حبشی تھا یہ حبشی مالک یمن ہوگئے تھے ابابیل نے آکر سبکو
ہلاک کیا ابابیل کی تاویل چیچک وغیرہ سے کرنا تحریف ہی قرآن پاک کی فرضا کتب تاریخ
سے اگر یہ حادثہ بعینہ ثابت نہو تو نہو کلام خالق کے روبرو کلام مخلوق کی کیا وقعت

وہستی ہی یہ کام ملحدون کا ہی نہ مسلمانون کا حضرت کے زمانے مین بھی کافر منافق قرآن کے کلام اللہ ہونے مین شک شبہہ کرتے تھے اوسی جنس کے لوگ اس زمانے مین بھی ظاہر ہوئے ہین لکن حزب خدا ہمیشہ غالب ہی علماء اسلام نے ان لوگون کی تفاسیر و تحاریر کا خوب ہی خاکہ اوڑایا ہی اور در و غگویون کو گھر تک پہونچایا ولد احمد عرب عاربہ مین بنو جرہم ہین جو حجاز مین رہتے تھے اور بنو سبا ہین حمیر و کہلان اوسکی نسل ہی سارے قبائل یمن اور ملوک تبع اولاد سبا سے ہین سوا لمران اور اوسکے بھائی مزلقیا کے سب تبابعہ اولاد حمیر بن سبا سے تھے یہ دونو نسل کہلان سے ہین بنو کلب نسل قضاعہ سے ہین دومۃ الجندل وتبوک واطراف شام مین بزمانۂ جاہلیت بسا رہے زید بن حارثہ اسی قوم بنی کلب سے تھے اوس وخزرج جو دو قبیلے انصار کے ہین اور مدینے مین رہتے تھے قبیلۂ ازد سے تھے خزاعہ وغیرہ بھی بطون ازد سے ہین ازد نسل ہی قضاعہ کی سدانت بیت اللہ انکے ہاتھ مین تھے یہانتک کہ قصی بن کلاب نے چھین کر حوالۂ قریش کے کیا یہ کنجیان تمھارے باپ اسمعیل کے گھر کی تمکو پھیرے دیتا ہون بدون عار و ظلم کے پھر قصی نے غلبہ پاکر خزاعہ کو جو نزدیک اکثر کے یمنی تھا مکے سے نکالدیا بنو مصطلق جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑے اسی قوم خزاعہ سے تھے بنی دوس تہامہ مین بسے اطراف عراق مین انکی دولت تھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انھین مین سے ہین

امت اسلام

اس اعتبار سے کہ اصل دین جملہ بنی آدم کا فطرت تمام نوع بشر کی یہی توحید باریتعالی پر ہی یہودی نصرانی مجوسی ہندو ہوجانا کسی کا پیچھے سے بعد ولادت کے جو ہوتا ہی وہ اور بات ہی یہ امت اقدم جملہ ملل متقدمہ ہی آدم علیہ السلام سے لیکر تا خاتم رسل سارے پیغمبر و رسول اور اونکے اتباع اسی ملت اسلامیہ پر تھے سلام جو تحیت اسلام ہی زمانۂ ابو البشر سے جاری ہی پھر ابراہیم علیہ السلام نے اہل توحید کا نام مسلمان بصراحت تمام رکھا

اپنی جان کو مسلم ٹھہرایا قرآن شریف مین ہی ھو سماکم المسلمین من قبل سو اہو د
وصالح علیہما السلام سے جو بعد نوح قبل ابراہیم علیہما السلام آئے تھے جتنے پیغمبر تا ختم رسل
ہوئے وہ سب بعد ابراہیم علیہ السلام کے آئے بلکہ خود ابراہیم خلیل کی نسل و فرع ہی مین
تھے اسلیے ساری دنیا کے ملت والے تعظیم و توقیر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کرتے چلے آتے
ہین سو یہ سب نبی و رسول مسلمان تھے اسلام ہی کیطرف اپنی اپنی امت کی دعوت کرتے رہے
تھوڑا اختلاف بابت فروع مسائل کے جو بعض ادیان انبیا مین تھا وہ بحکم باریتعالی بحسب
مقتضای قوت و ضعف امم و تبائن اطوار اقوام مختلفۂ بنی آدم تھا اصول اسلام جو اسطرح
ملت ہر رسول و نبی کے ہین اونمین سوای اتفاق جملہ شرائع کے کبھی ادنی اختلاف بھی
نہین ہوا اسی وجہ سے قرآن شریف مین ذکر ایمان لانے کا سب رسولون سب کتابون
پر فرمایا ہی جب آدمی ایک پیغمبر وقت پر ایمان لایا گویا سب انبیا گذشتہ پر ایمان لایا اب
اوسکو ضرور ہی کہ وہ اپنی زبان سے بھی اقرار اس بات کا کرے کہ اٰمنت باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ والقدر خیرہ وشرہ حدیث مین آیا ہی سب انبیا آپسمین علاتی بھائی
ہین انکی مائین جدا دین ایک ہی یہ حدیث متفق علیہ ہی روایت ابی ہریرہ سے اس اعتبار سے
کہ ہر ملت و امت کا نام جدا جدا تھا مثلاً اہل توراۃ یہود کہلاتے ہین اہل انجیل نصاری
بید و پران والے ہنود زند و ساتیر والے مجوس صحف شیث والے صابی وعلی ہذا القیاس
اس امت وسطا کا جو آخر امم خیر ملل بنی آدم ہی اسکے بعد پھر کوئی امت تازہ و ملت جدیدہ
قیامت تک نہوگی امت اسلام و ملت اسلامیہ نام ہی اسی امت قدیمہ اس زمانۂ آخر مین عہد
ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی گئی ہی جسکو سال ہجرت کے حساب سے ابتک تیرہ سو
برس پورے ہوئے اس امت اسلامیہ مین کوئی قوم خاص نہین ہی جیسے اگلے انبیا کے
اقوام خاصہ تھے عاد قوم ہود کا نام تھا ثمود قوم صالح کا نام تھا بلکہ یہ امت شامل جمیع امم
عالم ہی اسلیے کہ اگلے زمانے مین پیغمبری خاص ہوتی تھی ہر قوم کا پیغمبر علحدہ آتا تھا ہر پیغمبر کو

اپنی قوم کے احوال سے بحث تھے جنپر وہ بھیجا جاتا تھا دوسرے قوم کی ہدایت ضلالت سے
اوسکو کچھہ کام نہ تھا چنانچہ قرآن وحدیث وکتب تاریخ وغیرہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہی نوح
علیہ السلام کی نبوت بھی خاص تھی مگر بعد طوفان کے عام سمجھی گئی اسلیے کہ سوا نوح والوں کے
کوئی آدمی دنیا مین باقی نہ تھا تا وقتیکہ سب مومن تھے معتمد اونکی نسل نہ چلی نسل فقط
ہر سہ پسر نوح علیہ السلام کی باقی رہی سو یہ عموم خارجی اتفاقی ہوا تھا بخلاف اس امت امریہ کے
کہ جب سے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تمام روی زمین کے لوگ اونکی امت
ٹھہری جسنے اونکو مانا وہ امت اجابت مین ہی جسنے نمانا وہ امت دعوت مین ہی قرآن شریف
مین ہی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین حدیث مین ہی وختم بی النبیون علیہ
السلام کے بعد چھہ سو برس یا کچھہ کم وبیش گذرے تھے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے آخر انبیاء عالم ٹھہرے اگر خاتم رسل نہوتے تو اس تیرہ سو برس مین ضرور
کوئی پیغمبر یا رسول آتا کتاب لاتا یا نہ لاتا لیکن نہ کوئی آیا نہ کچھہ لایا جس نے اغوا ابلیس سے
انکے بعد دعوی نبوت کا کیا بہت جلد مٹ گیا تھا جھوٹ اوسکا کھل گیا مسیلمہ وغیرہ بنے تو اوسی
عہد سعادت عہد مین راوی فنا کیا تھا لکن کذاب کلا اسیطرح باقی رہین کا حال ہوا یہ ایسے
سچے نبی ورسول آئے جنکی ہر بات کی سچائی ابتک باوجود اس طول مدت کثرت اعداء کے
ثابت ہوئی اور ہوتی چلی جاتی ہی جو کچھہ کہا ویسا ہی ہوا جسکی خبر آئندہ مین دی وہ مطابق واقع
پڑی جس خبر کا وقوع ابتک نہین ہوا وہ اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتی ہی ابو ہریرہ نے
کہا آنحضرت صلعم نے فرمایا قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہی جان محمد کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ سنے گا مجکو اس امت سے یعنی امت دعوت سے کوئی یہودی نہ نصرانی پھر مریگا اور وہ
ایمان نہ لایا ساتھہ اوس دین کے جسکے ساتھہ مین بھیجا گیا ہون لکن وہ دوزخیون مین ہوگا
اسکو مسلم نے روایت کیا ہی اس حدیث سے ایک تو عموم رسالت ثابت ہوتا ہی تخصیص
یہود ونصرانی کی اسلیے ہی کہ یہ اہل کتاب ہین دوسرے یہ بات ثابت ہوئی کہ سوا ان

اسلام کے دوسرا دین مقبول و منجی نہین پھر اسکے بعد قسم کھاکر دوسری حدیث ابی ہریرہ
مین ذکر نزول ابن مریم کا فرمایا اونکو حکم عدل کہا یہ حدیث بھی متفق علیہ ہی اسکے آخر مین
یہ ہی کہ ابو ہریرہ نے کہا تمھارا جی چاہے تو تم اس آیت کو پڑہو وان من اھل الکتاب
الا لیومنن بہ قبل موتہ الآیۃ یعنی عیسی کے مرنے سے پہلے ہر کتاب والا اونپر ایمان
لاویگا مراد زمانہ نزول ہی جسوقت فقط ایک ہی ملت اسلام ہوگی مسلمان تو اول ہی سے
حضرت عیسی کو خدا کا کلمہ اوسکے روح اوسکا بندہ جانتے ہین تہ دل سے اونکو رسول خدا
سمجھتے و مانتے ہین پھر جبکہ ماوراء اوسکے مسلمانون کے رسول نے بھی اونسے فرمادیا کہ
عیسی اللہ کے سچے رسول ہین جیسے موسی علیہ السلام تھے تو اب مسلمانون کو اونپر ایمان
لانا فرض ہوگیا ایمان بالغیب تو ہمکو پہلے ہی سے حاصل ہی جب عیسی علیہ السلام زمین پر
تشریف لاوینگے اوسوقت کے مسلمانون کو ایمان بالشہود بھی حاصل ہوگا حدیث مین
آیا ہی ابن مریم آسمان سے زمین پر آکر حکومت و عدالت کا برتاو کرینگے صلیب کو توڑینگے
سور کو جان سے ماریںگے جزیہ نہ لینگے فقط اسلام ہی کو قبول کرینگے مال بانٹینگے
لیکن کون لیتا ہی ایک سجدہ اوسوقت بہتر ہوگا ساری دنیا سے اب تو مسلمانون کی خوب ہی
بن آئی پانچون اونگلی گھی مین ہین اندہا کیا چاہے دو آنکھین خدا وہ دن رات جلدی لاوے
کہ ہم مسیح علیہ السلام کو دیکھین اپنے ایمان کو تر و تازہ کرین جب مسیح آوینگے اوسوقت
مسلمانون کے امام بھی موجود ہونگے غرضکہ یہ وہ امت ہی کہ جسکا اول و آخر سراپا خیر ہی
بیچ مین جو ایک فوج کج ہوگی جسکی خبر بعض احادیث مین دی ہی شائد وہی زمانہ مابعد الغف
ہجری ہو ظہور مہدی و نزول مسیح علیہما السلام تک اسلیے کہ اسوقت مین یہ امت بالکل
اگلی امتون کی چال پر چلنے لگی ہی جسطرح حدیث مین بھی اسکی خبر آچکی ہی کہ تم پیروی
کروگے اگلی امتون کی بالشت بالشت ہاتھہ ہاتھہ بھر گام مین دوسری حدیث مین آیا ہی
کہ جو ماجرا بنی اسرائیل پر گذرا وہی سیری امت پر گذریگا جیسے دو جوتے برابری مین بیٹھک

کہ اگر اوسمین کسی نے اپنی ماں سے حرام کیا ہوگا کھلم کھلا تو اس امت مین بھی ایسے لوگ ہونگے
جو یہ کام کرینگے اسکو ترمذی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہی ہمنے تو سنا تھا نہی دیکھا ہوگا کہ
اکثر رؤسا و امراء و والیان ملک نے زنان مدخولہ آبا کو اپنے تصرف مین لے لیا ہے
بلکہ بعض نے زنان ابنا رہین بھی تصرف کیا اب تو ہر کہ دمہ الا ماشا اللہ اوسی چال
ڈھال پر ہر کاروبار مین ہی جو حاکمان وقت کا طریقہ ہی اگرچہ وہ اس تبدیل وضع پر
خوش نہین ہوتے بلکہ ایسے آدمی کو خوشامدی کذاب فریبی جانتے ہین اس سے زیادہ اور کیا
مصداق اس حدیثون کا چاہتے ہو بہرحال زمین کے پردے پر کوئی امت بھی کوئی ملت
ایسی اس امت اسلام ملت اسلام سے نہ پہلے تھی نہ اب ہی گو بوجہ سایہ افگنی قیامت اسلام
کتاب مین رہ گیا ہی مسلمان گو رمیں ہین وکان امر اللہ قدرا مقدورا

رسول امت اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

انکے باپ عبداللہ تھے جو برس پہلے عام فیل سے پیدا ہوئے انکی ماں کا نام آمنہ ہی یہ
پیر کے دن بارہوین ربیع الاول کو پیدا ہوئے اوسوقت حکومت کسریٰ نوشیروان کو بیالیس
برس گذرے تھے غلبۂ اسکندر کو دارا پر آٹھسو اکاسی سال غلبۂ بخت نصر کو ایکہزار تین سو
سولہ برس ہوئے تھے انکے دادا عبدالمطلب نے انکو پرورش کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نام رکھا ختنہ کئے ہوئے آئے اوس رات کنگورے محل کسریٰ کے ہلکر گر گئے آگ فارس
کی بجھ گئی حالانکہ ایکہزار برس سے کبھی نہ بجھی تھی بحیرۂ ساوہ کا پانی خشک ہوگیا استسقا کے
صدہا علامات و آیات ظاہر ہوئے جو کتب سیر مین لکھے ہین جتنے کمالات ظاہری و باطنی
جدا جدا ہر ایک نبی و رسول کو دئے گئے تھے وہ سب مجموعا تنہا انکی ذات مین رکھے گئے

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری　　آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ اور انکی امت سب سے پیچھے دنیا مین آئی ہی مگر قیامت کے دن یہ سب سے پہلے
انکی امت سب امتون سے اول بہشت مین جاوینگی حدیث مین آیا ہی جنت حرام ہی سب

انبیا پر جب تک مین اوسمین نجاون سب امتون پر حرام ہی جب تک میری امت
نجاوے چالیس برس کی عمر مین انکو نبوت ملی پہلے خواب پھر وحی ہوئی تیس برس مین
یہ دین کامل کیا گیا دس برس مکے مین رہے تیرہ برس مدینے مین ترسیٹھ برس کی عمر ہوئی
مرنے سے پہلے معلوم ہوگیا کہ اس سال مین وفات ہوگی سال وفات مین ایک لاکھ چوبیس
ہزار نفر سے زیادہ مسلمان ہوگئے تھے امامت کو قریش مین چھوڑ گئے جب تک وہ قریشی بھی
دنیا مین موجود ہون ہزار برس کے لگ بھگ تک تو یہ قاعدہ چلا اہل علم نے ہر ملک مین
اوسکو نباہا جب سے علم جاتا رہا اہل علم مٹ گئے جاہل مسلمان رہ گئے امامت قریش سے
نکلکر دربدر پھرنے لگے ہر لگے بن لگے سلطان وامام وامیر ہوگیا اللہ تعالے کو یہی منظور تھا

چاہا ہمنے ولے سنچا ہا اوس سنے　　چاہا اوسکا ہوا ہمارا نہوا +

مساجد عظیمۂ عالم

تین مسجدین دنیا مین بڑی مکرم ومعظم ہین ایک مسجد الحرام یہ مسجد ابراہیم علیہ السلام کی بنائی
ہوئی ہی اسکو کعبہ کہتے ہین اسیکی طرف مونہ کرکے سب مسلمان نماز پڑھتے ہین اسی گھر کا
طواف کرتے ہین اصل مسجد ابراہیم علیہ السلام کی یہی کعبہ ہی گرداوسکے جو صحن تھا اوسکا
نام حرم ہوا اب اوس حرم کے گرد دروازے دیوار دالان بنگئے ہین اوسکو مسجد الحرام
کہتے ہین یہان حج کو آتے ہین مقام ابراہیم اسی جگہہ ہی آثار انبیا مین سے یہی ایک اثر
ابتک دنیا مین ظاہر ظہور باقی ہی یا حجر اسود جو ہمراہ آدم علیہ السلام بہشت سے آیا تھا
یہ پتھر تو ہر ایک باپ کی کہانی ہی مقام دوسرا پتھر ہی جو تیسرے باپ کی نشانی ہی دوسری
مسجد بیت المقدس کی مسجد ہی جسکو داؤد وسلیمان علیہما السلام نے بنایا تھا اس جگہہ سیکڑون
پیغمبر مدفون ہین کعبے مین ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کی برابر ہی یہان اوسکا نصف ہی
تیسری مسجد مدینے کی مسجد ہی یہان ایکہزار نماز کا اجر ہی اسکو خاتم رسل نے بنایا ہی قرآن
مین اوسکے حق مین لمسجد اسس علی التقوی فرمایا ہی ان تین مسجدون کے سوا

کسی مسجد کی طرف سفر کرنا باعث اجر و ثواب منع ہی جب مسجد کے لیے سوا ان تین کے
سفر جائز ہوا تو پھر کسی قبر کی زیارت کے لیے باعث اجر کیونکر جائز ہوگا خصوصاً جبکہ سفر
زیارت کا حکم بھی کسی حدیث صحیح یا قرآن شریف مین نہ آیا ہو صرف زیارت کو جائز رکھا ہو
علی الخصوص جبکہ زیارت والون سے افعال شرک و حرکات کفر و احوال بدعت صادر ہون
یہ کام تو بی سفر زیارت کے فقط کسی قبر کی زیارت مین بھی درست نہین گو وہ قبر اپنی ہی
گانون یا قصبہ یا شہر یا بستی مین کیون نہو چہ جائی اسکے کہ مال و جان خرچ کر کے سیکڑون
ہزارون کوس جاوے پھر وہان پہونچکر منکرات شرعی بجالاوے کہتے ہین مکہ معظمہ کو
آدم علیہ السلام نے بنایا برابر بیت المعمور کے جو آسمان پر مقابلہ کعبہ مین واقع ہی پھر طوفان
مین گر گیا پھر ابراہیم نے بعد و اسمعیل علیہما السلام بنایا اوسوقت سے آس پاس بلکہ دور دور
کے لوگ حج کرنے کو آنے لگے تبع نے اوسکو کعبی پچانی دروازے مین کنجی لگائی قرس
بھی اوسکا نذر چڑھاتے تھے نذر چڑھاتے تھے جب ہاوسکے والی تھے پھر خزاعہ پھر قریش والے ہوئے
پھر قصی بن کلاب نے اوسکی مرمت بنائی کھجور کی لکڑی سے اوسکو پاٹا اوسکی دیوارین برابر
قد آدمی تھین جسکو اٹھارہ گز اونچا کر دیا ہی دروازے زمین سے لگے ہوئے تھے اوسکو
قد آدم بنایا تا کہ سیل کا پانی اوسمین نہ جاوے تھا ابن الزبیر نے بنایا دو دروازے زمین پر
رکھے جسطرح زمن ابراہیم علیہ السلام مین تھے پردہ پہنایا مسائیس گز دیوار کو اونچا کر دیا
مگر قواعد قدیم پر پھر حجاج نے زمانہ عبد الملک مین اوسکو توڑ پھوڑ کر قواعد قریش پر بنایا
ایک دروازہ رکھا جو ابتک موجود ہی کہتے ہین حجاج بن یوسف مذکور حدیث عائشہ کو
سنکر ابن الزبیر کے فعل کی سخت سمجھکر اپنی اس حرکت پر نادم ہوا یہ کعبہ میدان مین تھا
زمانہ نبوت و خلافت ابی بکر تک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے گھر مول لیکر میدان
بڑھا کر گرداوسکے چارون طرف دیوار طیار کرادی پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی کیا
پھر ابن الزبیر پھر ولید پھر منصور پھر مہدی نے اوسمین زیادت کی جو ابتک موجود ہی

پہلے دیوار قد آدم تھی اب اوسکے گرد دالان مسقف ہین جو کچھہ بزرگی وعظمت خدا نے
اس گھر کو ابتدا ربنا سے ابتک بخشی ہی اوسکے لکھنے کو ایک کتاب جداگانہ درکار ہی
سوای ملت اسلام کے سبکو کوئی ہو کہین ہوا وسمین آنے سے اب منع کردیا گیا ہی
یہ حکم ہی کہ جو اس گھر مین آوے وہ ایک تہ بند وچادر مین ننگے سر برہنہ تن آوے
اوسکے جنگل کا ادب کرے وہان شکار نہ مارے کانٹا نہ توڑے درخت نہ اوکھیڑے
حرم کی حد مدینے کی طرف تین میل تنعیم تک ہی جہان سے اب عمرہ لاتے ہین عراق کی
طرف سات میل ہی طائف کیطرف بھی اسیقدر ہی جدے کی طرف بھی ہفت میل ہی
اس بستی کو ام القری بھی کہتے ہین ناف زمین بھی بولتے ہین نقطہ خاک جو پانی پر سب سے پہلے
پھیلا وہ یہی جگہہ ہی مسجد الحرام کے اندر سنہ نو سو ہجری زمانہ فرج بن برقوق چرکسی
سے جو کئی عمارتین بنالی ہین جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ کتابخانے کا حجرہ عمارت مقام
ابراہیم عمارت بالای زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہین پانسو برس سے پہلے یہ شکل مسجد الحرام کی
نہ تھی کاش یہ نری بدعت ہی ہوتی افسوس تو یہ ہی کہ برخلاف ارشاد شارع ہی حدیث
مین آیا ہی تمہین نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اوسکے ایک سنت دنیا سے اوٹھہ جاتی ہی
سو اس جگہہ ان چار مصلون کا ہونا صاف تفریق جماعت ہی اس عمارت کا بنانا وبال آخرت
انا للہ رہی مسجد بیت المقدس جسکو مسجد اقصی ومسجد ایلیا بھی کہتے ہین اسکی اصل یہ ہی
کہ زمانہ صابئہ مین جہان اب صخرہ ہی اوسپر تیل چڑہاتے تھے نذرین لاتے تھے جب وہ
ہیکل بگڑ گئی بنی اسرائیل نے اوس جگہہ کو قبلہ اپنی نماز کا ٹھہرایا اللہ تعالی نے وحی سے
اس جگہہ کو معین فرمایا وہان موسی علیہ السلام نے ایک قبہ بنا کر اوسمین الواح توریت
جو تابوت کے اندر تھے رکھے پھر داؤد علیہ السلام نے اوسکا بنانا چاہا وہ بنا تمام نہوئی سلیمان
علیہ السلام کو وصیت کی انھون نے چار برس بعد اپنی حکومت سے اور پانسو برس بعد
موسی علیہ السلام سے اوسکو بنایا چاندی سونا پیتل وغیرہ بہت کچھہ اوسمین لگایا سونے کی

کنجی بنائی اسکی پشت پر تابوت رکھنے کو ایک قبر طیار کی قبلہ اوسکا مشرق رویہ تھا
یہود و نصاری کا یہی قبلہ ہی آٹھ سو برس بعد بخت نصر نے اوسکو ویران کردیا توریت
وعصا کو جلادیا ہیکل کو گلا ڈالا پتھروں کو پھینک دیا پھر حضرت عزیر نے اوسکو بنایا یہ
نبی تھے یہود کے تہمین نے اونکو مدد دی مگر بنا سلیمان علیہ السلام سے کم کرکے اوسکے
حدود مقرر کئے پھر ملوک یونان و فرس و روم اوسکی آؤ بھگت کرتے رہے یہانتک کہ
ہیرودس نے اوسکو بنای سلیمان علیہ السلام پر بنایا اور چھیہ برس مین پورا کیا پھر طیطس رومی
نے غلبہ پاکر اوسکو برباد کیا زمین مین کھیتی کرائی جب روم دین مسیح مین آئے اوسکی
تعظیم کرنے لگے قسطنطین کی ماں نصرانی ہوگئی تھی قدس مین تلاش اوس لکڑی کے آئی
جسپر گمان نصاری مین عیسی مسیح کو سولی دیگئی تھی کوڑے کچرے کے نیچے سے اوسکو
ڈہونڈہ کر نکالا اوس جگہہ ایک کنیسہ بنایا اس خیال پر کہ یہ جگہہ اوسکی قبر کی ہی اوسی کے
برابر ایک گھر اوسکی ولادت کا بنادیا گیا یہی حال رہا مدت تک یہانتک کہ اسلام آیا
جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فتح بیت المقدس مین تشریف لائے صخرہ کو کچرے
کوڑے کے نیچے سے نکالکر صاف کیا اوسپر ایک مسجد بنادی اوسکی تعظیم مطابق
حکم خدا و رسول بجا لائے پھر ولید بن عبد الملک نے وہان مسجد بنائی مثل مساجد اسلام کے
عرب اوسکو بلاط ولید کہتے تھے بادشاہ روم کو حکم دیا کہ کاریگر و ساماں مسجد کے
چنانچہ اوسنے مدد و اجبی دی مسجد جسب مراد طیار ہوئی پھر سنہ پانسو ہجرت مین جب
خلافت سست ہوگئی زور گھٹ گیا شیعۂ عبید مین نے سر اوٹھایا تو اوسوقت قدس
ہاتھہ مین فرنگیون کے آگیا اونھون نے صخرہ پر کنیسہ بنایا اوسکی تعظیم و عبادت کرنے لگے
جب سلطان صلاح الدین بن ایوب کردی کا غلبہ ہوا بحالت سہو مین کونتاک مین ملا دیا
قدس کو ہاتھہ سے فرنجہ کے چھین لیا سنہ پانسو اسی مین کنیسہ صخرہ کو توڑ کر اوسپر مسجد
بنائی جو اب تک موجود ہی حدیث مین آیا ہی بنای مکہ اور بنای مسجد بیت المقدس مین

چالیس برس کا فاصلہ ہی اسکا مطلب یہ ہی کہ چالیس برس بعد کعبے سے یہ جگہہ
اللہ تعالے نے عبادت کے لیے مقرر فرمائی تھی گو اوسوقت کوئی بنا اوس جگہہ نہو اسلیے
کہ دونو بناؤن مین وہی فاصلہ ہی جو زمانۂ ابراہیم علیہ السلام سے زمانۂ سلیمان علیہ
السلام تک فاصلہ سمجھا گیا ہی وہ ہزار برس سے بھی زیادہ ہوتا ہی بلکہ صابئہ نے صخرہ پر
ہیکل زہرہ بنائی تھی وہ عہد ابراہیم علیہ السلام تک باقی تھی مسجد مدینۂ منورہ کا یہ حال ہی
کہ مدینے کو مہلائل نے عمالقہ مین سے آباد کیا تھا پھر بنی اسرائیل کے ہاتھہ آگیا پھر بنی غسان
کا اوسپر غلبہ ہوا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہان ہجرت کرنے کا حکم ملا حضرت
نے وہان حکم خدا تھا وہان یہ مسجد بنائی مدینے کا حرم مقرر فرمایا فضائل ان مساجد کے
کتب حدیث مین مفصل آچکے ہین انکے سوا روی زمین پر اور کوئی مسجد معظم معلوم نہین ہوتی
رحمت الٰہی کو دیکھو جملہ امم اہل کتاب کے معابد یہی تین مسجدین ہین جو اجتکا ہاتھہ مین سلطان
اسلام کے ایک عمر دراز سے چلی آتی ہین مسجد آدم علیہ السلام سراندیپ مین بتاتے ہین
لکن اوسکے باب مین کوئی آیت وحدیث نہین آئی دو مسجدین تو خدا نے ہمکو دکھادین امید
ہی کہ مسجد قدس بھی دکھادے بیوت نار فرس ہند چین مین تھے یونان مین ہیاکل تھے
بیوت اصنام عرب حجاز مین تھے مسعودی نے انکا ذکر کیا ہی یہ معابد تھے امم کفریہ کے اونکے
ذکر سے اس جگہہ کچھہ حاصل نہین اور وہ اب باقی بھی نرہے جعلناھم احادیث ومزقناھم
کل ممزق جس جگہہ یہ ہر سہ مسجد ہین وہان ابتک نماز روزہ اوقات پنجگانہ مین زمانۂ معین
ہوتا ہی ارض تسعین وبلغارین جو صورت نماز وروزے کی ہی اوسکا حکم لقطۃ العجلان مین
لکھا گیا ہی حاصل مسئلہ یہ ہی کہ ارض تسعین مین کوئی جاندار زندہ نہین رہ سکتا ہی چہ جائی
انسان سورج جب اپنی حرکت خاصہ سے بروج شمالیہ مین حمل سے تا آخر سنبلہ داخل ہوتا ہی
تو وہان کے رہنے والون کے نزدیک رات دن کے دورے مین غائب نہین ہوتا بلکہ
ہرون ایک مدار کو بحرکت فلک الافلاک قطع کرتا ہی اسصورت مین نمازی کو چاہیے کہ ہر دن کے

مدار کو دو حصہ کرے ایک حصے کو دن سمجھے اوسمین صبح نماز عصر وقت پر پڑھے اور
اوسکے تیسرے وقتون پر تقسیم کرے نصف آخر کو شب ٹھہراوے اوسمین پہلے مغرب پڑھے
پھر جب بارج ربع مدار کے پہونچے عشا ادا کرے اسیطرح مدارات جنوبیہ مین میزان سے
تا آخر حوت رات دن سے کے دو حصے کرکے ایک کو دن دوسرے کو رات ٹھہراوے اسلئے
کہ شمالی جنوبی مدارات برابر ہین دونون مین کچھ تفاوت نہین گو نظر مین اوج و حضیض کے
اختلاف سے کچھ تفاوت معلوم ہو عوام کے لیے یہ سادہی کہ جہاز والون سے جو معمورہ
سے آتے ہین مہینا تمری پوچھ لے ہر ماہ کے تیس دن سمجھے جب رمضان کا مہینا آوے
نصف مدار کو دن قرار دیکر روزہ رکھے نصف مدار کو رات ٹھہرا کر افطار کرے یہان
یہان سورج ڈوبتے ہی نکلتا ہی وقت عشا کا نہین آتا یہ شہر جہت شمال مین صقالبہ کے ہے یہان
نہایت سرد یہان ہوتا ہی اوقات نماز کا اندازہ کرکے پنجگانہ نماز پڑھی یہ نکرے کہ چار تین
نماز پر قناعت کرے ایسے کہ جیسے قبیل غرور بہ شفق یہان مسلمین نکلتا ہی وقت عشا نہین
تا اسیطرح گرمی کے چلے ہین وہان وقت صبح بھی نہین آتا پوری تحقیق اس مسئلہ کی
کتاب ناظورۃ الحق مین لکھی ہی

السماء

کہ جہان نے رصد سے معلوم کیا کہ سب تارے ایکہزار اوتیس ہین اونمین سات سیارے
ہین اونکو متحیر کہتے ہین کہ کبھی بھی نہین چلتے ہین قرآن شریف سے وجود کو اسکا ثابت ہی
مگر تعداد بیان نہین کی گئی ہی ان سات کے سوا سب ثابتہ کہلاتے ہین ہر سیارے
کا ایک فلک ہی مثلاً چاند آسمان دنیا پر ہی عطارد آسمان چہارم پر ہی آسمان سات ہین
درمیان عرش و کرسی کے نو سب سے زیادہ نزدیک ہمسے یہی فلک قمر ہی پھر فلک عطارد
پھر فلک زہرہ پھر فلک شمس اوسپر فلک مریخ ہی پھر فلک مشتری اوسپر فلک زحل ہی
پھر فلک ثوابت سارے ستارے اوسی مین ہین جو ہر آسمان سے دکھائی دیتے ہین جو

ہر آسمان سے دکھائی دیتے ہین سو اسمین سیارہ کے اوسپر فلک محیط ہی اسیکو فلک اطلس
فلک الکل فلک الافلاک کہتے ہین قرآن شریف مین یون ہی کہ ہمنے آسمان دنیا کو تارون
سے زینت دی ہی اسمین اختلاف ہی کہ آسمان و فلک ایک ہین یا دو چیز تو ان فلک
ہمیشہ چکر مارتا ہی مشرق سے مغرب کی طرف چوبیس گھڑی مین ایک دورہ پورا کرتا ہے
اوسکی حرکت سے سارے افلاک ہشتگانہ حرکت کرتے ہین یہ حرکت قسری ہی نہ ارادی
اسے فلک نہم کی حرکت سے راتدن پیدا ہوتے ہین جب تک سورج افق ارض کے اوپر ہے
دن رہتا ہی جب نیچے افق زمین کے جاتا ہے رات ہوجاتی ہی سورج جب چھہ برج
شمالی مین جاتا ہی جنکا نام حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ ہی تو فصل ربیع فصل صیف
ہوتی ہی جب بروج جنوبیہ مین گھستا ہی جنکا نام میزان عقرب قوس جدی دلو حوت ہے
تو فصل خریف فصل شتا ہوتی ہی ابن منبہ نے زعم کیا ہی کہ خدا نے سب سے پہلے جاڑے
کی فصل بنائی اسکو بارد رطب کیا پھر ربیع کی بنائی اسکو حار رطب کیا پھر صیف کو بنایا یہ
حار یابس ہی پھر خریف کو بنایا یہ بارد یابس ہی اہل زمان کے نزدیک پہلے فصل ربیع
کی ہی جب سورج برج حوت سے نکل جاتا ہی فصول کے ردی وجید ہونے کا بیان مفصل
لقطۃ العجلان مین کیا گیا ہی علم ہیئت مستقل طور پر مدون ہی لکن صحیح اوسیقدر ہی جو کتاب
وسنت سے ثابت ہی جسکا ذکر ہدایۃ السائل مین ہوا ہے باقی بلند پروازی ہی عقول
نوع بشر کی اوسکی صحت وغلطی خدا ہی کو معلوم ہی اسلام مین اس علم کی طرف اعتنا نہین
کی گئی مامون نے رصد بنائی تھی لکن ان ربك لبالمرصاد اونکو یاد نرہا عمدہ کتاب اس
فن کی مجسطی ہی ابن سینا نے خلاصہ اوسکا تعالیم شفا مین لکھا ہی دو مردن نے بھی اوسکا
اختصار کیا ہی علم تسییح اسی کی شاخ ہی واللہ یعلم وانتم لاتعلمون

شرمین

جہتین چھہ ہین ایک مشرق جدہر سے سورج چاند سارے تارے نکلتے ہین دوسرے مغرب

جہان یہ سب ڈوبتے ہین تیسرے شمال جہان مدار جدی و فرقدین ہی چوتھے جنوب
کہ وہان مدار سہیل ہے پانچوین فوق جبہر آسمان ہی چھٹے تحت جبر تحت زمین ہے
کہتے ہین زمین گول ہے کسی نے کہا گول نہیں بلکہ پہاڑ دریا اونچا نیچا آبادی ہے
تو امین کھڑی ہی ہوا ہر طرف سے اوسکو روکے ہوئے ہی جیسے زردی انڈے کے
بعد زمین کا آسمان سے ہر طرف برابر ہی ہشام بن حکم نے یہ خیال کیا ہی کہ زمین کے نیچے
کوئی ایسی چیز ہی جو طالب ارتفاع ہی وہ زمین کو نیچے گرنے سے مانع ہی آسمان نے کہا
اسکو کھڑا کر رکھا ہے کسی نے کہا پانی پر قائم ہی پانی اوسکے نیچے محصور ہی کوئی رستہ
نہین ملتا کہ اودہر جاوے کسی نے کہا افلاک ہر طرف سے اوسکے جاذب ہین اس لیے
کسی طرف جھک نہین سکتے جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہی افلاک زمین کے مقناطیس ہین
تو نہ زمین کا ہماری طرف ہی اوپر ہوا ہی ہوا کے اوپر افلاک ہین ایک پر ایک لوہے کی
تک بعد اوسکے خلا ہی یا ملا یا نہ خلا ہی نہ ملا ہر آدمی کو آدھا آسمان نظر آتا ہی آدھا کبھی نظر
چھپا رہتا ہی جب ایک ملک سے دوسرے ملک کو جاتا ہی تو وہان کا آسمان نظر آتا ہے
جو پہلے چھپا ہوا تھا زمین پانی پر یون ہی جیسے ایک دانہ انگور کا پانی کے اوپر ہو بعض
طرف سے پانی گھٹ گیا ہٹ گیا وہان حیوانات جیسے آدمی سے اوسکی آبادی ہوئی
اس نوع کی خلافت ساری خلقت پر ہی یہ وہم ہی کہ زمین کے نیچے پانی ہی بلکہ تحت تحقیق
زمین کا دل اور اوسکا وسط کرہ ہی جو مرکز ارض ہی نصف زمین پانی سے کھلی ہوئی
جسکو چارون طرف سے بحر محیط شامل ہی اس کھلی ہوئی زمین مین جنگل و خلا بہت ہی
آبادی کم جنوب مین شمال کی نسبت زیادہ تر خالی ہی آباد ٹکڑا زمین کا جانب شمال زیادہ تر
مائل ہی شکل مسطح کری پر جنوب سے تا خط استوا جاتا ہی شمال سے تا خط کری جسکے بعد
پہاڑ ہین جو فاصلہ ہی درمیان اس ٹکڑے اور پانی کے افسین کے بیچ مین سدا یاجوج ماجوج
ہی پہاڑ مائل ہین طرف مشرق کے مشرق اور مغرب سے عنصر آب تک سے بڑے ٹکڑے

ہو کر دائرہ محیط سے زمین جسقدر کھلی ہی آدھی یا آدھی سے کم ہی منجملہ اوسکے آباد چوتھائی حصہ ہی ربع مسکون کی سات اقلیمین ہین خط استوا کا وجود خارج مین نہین ہی ایک فرضی بات ہی کہ ایک خط ٹھہرالیا گیا جو مشرق سے مغرب کو گیا ہی تینچے مدار راس حمل کے اس خط پر دو نقطے لگاکے ایک مدار سہیل پر ہی ناحیہ جنوب مین دوسرے کا مدار جدی پر ہی ناحیہ شمال مین یہ خط زمین کو دو حصے کرتا ہی ایک مغرب سے مشرق تک یہ طول ہی زمین کا دوسرا جنوب سے شمال تک یہ عرض ہی زمین کا زمین کی مسافت مین اختلاف ہی کہتے ہین پانسو برس کا رستہ ہی تہائی آباد تہائی ویران تہائی مین دریا کسی نے کہا زمین اکیسو بیس جزو ہی توے مین یاجوج ماجوج بارہ مین سودان آٹھ مین روم تین مین عرب سات مین ساری امتین کسی نے کہا زمین چوبیس ہزار فرسخ ہی ابن منبہ نے کہا ساری دنیا آخرت کے مقابل مین ایسی ہی جیسے ایک خیمہ جنگل مین کھڑا ہوا اور یہ سچ کہا اسلیے کہ جنت کا عرض آسمانون اور زمین کی برابر بتایا ہی اسکے سوا مسافت ارض اور تقسیم عمارت مین اور بہت قول ہین جنکی صحت وغلطی کما حقہ معلوم نہین ہوسکتی اقلیم اول مین تین ہزار ایکسو شہر ہین دوسرے مین دو ہزار سات سو تیرہ تیسرے مین تین ہزار اونہتر شہر ہین چوتھے مین دو ہزار نو سو چھتر شہر ہین پانچوین مین تین ہزار چھیہ شہر ہین چھٹے مین تین ہزار چار سو اسی شہر ہین ساتوین مین تین ہزار تین سو شہر ہین یہ حساب اگلے زمانے کا ہی اب خدا جانے کتنے شہر آباد ہین کتنے ویران ہر سو برس خصوصاً ہزار برس مین غالباً آبادی ویرانے ویرانی آبادی ہوجاتی ہی سات ہزار فرسخ مین یہ ساری زمین پہاڑ جنگل دریا ہین باقی سب ویران جسمین نہ گھاس ہی نہ کوئی حیوان زمین کو چڑیا سے مثال دی ہی جسکا سر چین سید ہا بازو ہند سند بایان بازو خزر سینہ مکہ عراق پاؤن شام مصر دم مغرب زمین کے طول وعرض مین فرسخ کے حساب سے بھی بڑا اختلاف ہی دو اقالیم سبعہ سب ظنی وہمی ہین ان خطوط متوہمہ کا خارج مین کچھ وجود نہین ہے

ہر اقلیم کو ایک بساط مفروش سمجھو جسکا طول مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک خیال کیا گیا ہی ان اقلیمون کا طول و عرض مختلف ہی اقلیم اول کو سب سے زیادہ اطول کہا ہی اسیطرح دوسرے کو اقلیم سابع تک پس سابع سب سے کم ٹھہری اسی طرح ساعات نہار ہر اقلیم مین جدا ہین اقلیم اول مین پورے تیرہ گھڑی کا دن ہی دوسرے مین ساڑھے تیرہ گھڑی تیسرے مین چودہ گھڑی چوتھے مین ساڑھے چودہ گھڑی پانچوین مین پندرہ گھڑی چھٹے مین ساڑھے پندرہ گھڑی ساتوین مین پورے سولہ گھڑی یہ حساب وسط اقالیم کا باعتبار اطول نہار ہی طول بلد کہتے ہین بُعد بلد کو اقصی عمارت سے مغرب مین عرض بلد کہتے ہین اوسکے بُعد کو خط استوا سے خط استوا وہی ہی جہان رات دن سارا برہون سو بو شہر اس خط پر ہی وہان عرض بلد نہین جو اقصی غرب مین ہی وہان طول نہین ہر اقلیم کو ایک تارے کے ذمے لگایا ہی جیسے ہند کو زحل کی طرف منسوب کرتے ہین بابل کو مشتری کی طرف ترک کو مریخ کی طرف روم کو سورج کی طرف مصر کو عطارد کی طرف چین کو قمر کی طرف پھر اسمین اختلاف بھی کیا ہی پھر سال کو بارہ ماہ پر تقسیم کیا ہی ہر ماہ کا ایک برج بتایا ہی ساتوں ولایت کا حال اور اونکے طول و عرض و بلاد و قری کا بیان لقطۃ العجلان مین لکھا گیا ہی خطیر و ریاض مین بھی جغرافیہ و ہیئت کا ذکر ہی یہ محض استقرار خیالی حکم ظنی ہی اقلیم رابع اعدل عمران ہی اوسکے بعد سوم و خامس اوسکے بعد دوم و ششم بعید ہین اعتدال سے اور اول و سابع تو سب سے زیادہ ابعد ہین اعتدال مین حال اس اعتدال کا اور اوس سے بُعد کا لقطہ مین مفصل مذکور ہی

ارض جدیدا

سنہ چار سو ہجرت کے بعد اس ملک کا پتا نصاری کو لگا یہ زمین ہفتا قلیم سے جدا ہی اسکو براعظم اور نئی اور نئی دنیا بھی کہتے ہین بنام امریکا مشہور ہی ساتون اقلیم مین جسے سے یہ دو حصہ یا کچھ زیادہ اگر زمین بیچ مین نہو تو اس ملک کے لوگون کے مانو

اوس ملک کی لوگون کے بانون سے ملجا وین سرد و نو کے آسمان ہی کی طرف رہین امریکا مین بہت شہرین
گرم سرد ہر قسم کی دنیا کے ہوتی ہی وہان مساجد و کنائس و مکاتب و عمارت عظیمہ موجود ہین
سلطنت وہان کی ہاتھہ مین نصاریٰ کے ہی اسلام وہان بھی پہونچ گیا تھا جب تو قدیم
مسجدین دستیاب ہوئین صدقے خاتم رسل کے جسنے پہلے سے کہدیا کہ یہ دین مشارق
و مغارب ارض مین پہونچ جاویگا فی الحال واللہ اعلم یہ سنا گیا ہی کہ جنگل افریقیہ مین ایک
ملک جدید ظاہر ہوا جو ساڑھے چار کرور آدمی کا مسکن ہی اوسمین شہر قصبہ گانون سب
کچھہ ہی سب لوگ وہان کے مع سلطان مسلمان ہین ولا یعلم بجنود ربک الا ہو

ملت اسلام

خدا نے محمد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہان کی طرف بھیجا سب لوگ
مشرک تھے غیر خدا کو پوجتے تھے مگر کچھہ بقیۂ اہل کتاب جب مکے سے مدینے مین آئے سب
لوگ وہانکے انکے پاس آتے جاتے کوئی اوسمین سودا سلف بازار کا کرتا کوئی کھجور کے باغ
رکھتا کوئی کھیتی کرتا کوئی تجارت کرتا جسکو جسوقت فرصت ملتی حاضر ہوتا جو سنتا وہ یاد رکھتا
حاضر غائب کے علم مین کم و بیشی ہوتی اسلیے کوئی حدیث کسی کے پاس تھے کوئی کسی کے
پاس ہر ایک کو سب حدیثین معلوم نہ تھین بعد وفات جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
جب ابوبکر خلیفہ ہوئے کوئی صحابی لڑائی پر گیا کوئی شام کی طرف نکلا کوئی عراق کو آیا
کچھہ تھوڑے سے صحابہ مدینے مین نزدیک خلیفہ کے رہے جب کوئی حادثہ جدید ہوتا ابوبکر
رضی اللہ عنہ مطابق قرآن کے یا حدیث کے حکم کرتے اگر ان دونون مین حکم نملتا سبکو جمع
کرکے پوچھتے جسکو کوئی حدیث اوس باب مین یاد ہوتی وہ بیان کردیتا اوسپر عمل کرتے
جب حدیث ڈھونڈھنے سے بھی نملتی تو پھر حکم اجتہادی دیتے یہی کام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
نے کیا انکے وقت مین تفرق صحابہ کا بلاد مین زیادہ تر ہو گیا تھا اسلیے کہ خدا کو یہ دین حق
ہر جگہہ پہونچانا منظور تھا کبھی ایک قضیہ مین حدیث نزدیک ایک صحابی کے ہوتی لیکن وہ

حاضر نہوتا نہ یہ معلوم کہ وہ حدیث اوسکے پاس ہی ناچار امیر بلدہ کو اجتہاد کرنا پڑتا
پس بعضا علم مصری کو ہوتا جو پاس شامی کے نہین ہے بعضا نزدیک شامی کے ہوتا جو
بصری کو معلوم نہوا بعض بصری کو ہوتا جو کوفی کو معلوم نہین آثار سلف اس امر کے شاہد
ہین یہی سبب ہوا اجتہاد اور اختلاف اجتہاد کا تدوین حدیث سے پہلے تابعین ہر بلدہ
نے اپنے شہر کے صحابی سے علم حاصل کیا مثلاً اہل مدینہ نے ابن عمر سے لیا اہل کوفہ نے
ابن مسعود سے مکے والون نے ابن عباس سے مصر والون نے ابن عمرو بن العاص سے
ہر شہر کے صحابی نے جو اوسکو معلوم تھا بیان کیا نامعلوم امر مین اجتہاد کیا گیا اگر سب کا
علم ایک جگہہ جمع کیا جاتا تو اسقدر اجتہاد کی حاجت نہوتی ناسخ منسوخ کا حال بھی کھل جاتا
مگر وہ وقت ابتداء اسلام کا تھا تمام امت مشغول غزو و جہاد و اصلاح حال بلاد و عباد
تھے اتنی فرصت کسکو کہ فقط تدوین علم مین رہے الاقدم فالاقدم والاھم فالاھم
اسوقت اگر علم کو عمل پر مقدم کیا جاتا تو ظہور اسلام کا اسقدر نہوتا ہر شخص نے اپنے شہر کے
صحابہ پر تحصیل علم مین قناعت کی اسلیے کہ راستے ملکون کے صاف نہ تھے مشقت سفر کی
ہر شخص نہ اوٹھا سکتا تھا تابعین کے بعد فقہاء امصار نے بھی وہی اگلی چال چلی کہ ہر فقیہ نے
اپنے شہر کے تابعی سے علم حاصل کیا مثلاً ابو حنیفہ و سفیان و ابن ابی لیلی کوفے مین تھے
ابن جریج مکے مین مالک و ابن ماجشون مدینے مین عثمان بصرے مین اوزاعی شام
مین لیث مصر مین جہان آیت و حدیث نہین ملی وہان اجتہاد کیا غرضکہ ہزارہا صحابے
صدہا تابعی سیکڑون تبع تابعی تھے اکثر یا سب فتوی دیتے شہر والے اوسپر عمل کرتے
کوئی شخص کسی شخص خاص کا مقلد نتھا نہ کسی مفتی مخصوص کا مستفتی بلکہ جو عالم و مفتی جسوقت
ملا اوس سے مسئلہ پوچھا عمل کیا جسکو جو معلوم تھا اوس نے وہ سائل کو بتا دیا پھر جو تھے
قران مین سفر کا رواج و اسقدر طلب علم کے زیادہ ہوا ایک قوم کی قوم احادیث جمع کرنے
کے لیے کھڑی ہوگئی سب سے پہلے زہری نے تدوین علم شروع کی ابن عروبہ و ربیع نے

بصرے مین معمر نے یمن مین ابن جریج نے مکے مین سفیان ثوری نے کوفے مین حماد
بن سلمہ نے بصرے مین ولید بن مسلم نے شام مین ابن مبارک نے مرو مین وعلی ہذا القیاس
کوفے مین سب سے زیادہ کام ابوبکر بن ابی شیبہ نے کیا انکی تصنیف بہت چوکس ہوئی دور دور کے
شہرون سے احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچے جسکے پاس پہونچے اوسپر
حجت قائم ہوگئی اوسے حاجت عمل کی کسی کے اجتہاد وقیاس پر نہ رہی پھر جمع احادیث کے
بعد دروازہ صحت وضعف کا کھلا خوب ہی چھان بین ہوئی جو اجتہاد خلاف کلام رسول صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم پایا گیا وہ ناکارہ ٹھہرا جس قیاس سے ترک عمل بحدیث لازم آتا تھا وہ ساقط
کیا گیا عذر سب کا مٹ گیا صحابہ وتابعین مین بھی بعض ایسے تھے کہ طلب حدیث کے لیے
رحلت کرتے مہینون کی راہ پر جاتے ناظر کتب سنت وعارف سیر صحابہ وتابعین پر یہ
حال بخوبی ظاہر ہی جب ہارون رشید خلیفہ ہوئے اکیسو ستر برس بعد ہجرت سے اونھون
نے ابو یوسف شاگرد امام ابوحنیفہؒ کو قاضی کیا عراق خراسان شام مصر مین جو قاضی ہوئے
وہ انکی رای کے مطابق ہوئے اسیطرح اندلس مین جب منتصر اموی حاکم ہوا سنہ ایک سو
اسی مین طریقہ یحیی بن یحیی شاگرد امام مالک پر چلا جو کوئی ملک اندلس مین قاضی ہوتا یحیی
کی رای سے ہوتا پہلے لوگ وہان کے رای اوزاعی پر تھے پھر مالکی ہوگئے افریقیہ مین لوگ
سنن وآثار پر چلتے تھے عبداللہ غازی وہان مذہب ابوحنیفہؒ لیگئے ابن فرات قاضی افریقیہ
بھی اسی مذہب کے قاضی تھے جب سحنون قاضی ہوئے مذہب مالکؒ کو رواج دیا اوسن
سے ایک عمر دراز تک دولت اندلس اسی طریقے پر رہی سارے اندلس وافریقیہ والے مالکی
ہوگئے اسلیے کہ سلطنت کی سب قاضی مالکی ہونے لگے عامۂ خلق کو افتین کے فتوے سے
کام پڑتا تھا چار ناچار مالکی ہونا پڑا اسطرح بلاد مشرق مین ذریعہ اسبے قضا وافتا کے رواج
مذہب ابی حنیفہ کا ہوگیا پھر زمانہ خلیفہ عباسی قادر باللہ مین ابوحامد اسفرائینی دخیل ہوئے
انھون نے طائفہ حنفیہ سے قضا نکالکر شافعیہ مین قائم کی سلطان محمود بن سبکتگین اور اہل

خراسان کو لکھ بھیجا کہ سلطان نے قضا بدل دی خراسان مین یہ بات مشہور ہوگئی بغداد والے دو گروہ ہوگئے جب ابو العلا نیسابوری خراسان کو گئے یہ حنفی تھے حنفیہ نے جمع ہوکر غل غپاڑا کیا انسے اور اصحاب ابی حامد سے فتنہ ہوا نوبت بادشاہ تک پہونچی سلطان نے پھر حنفیہ کو قضا کا عہدہ دیا ابو حامد کو علحدہ کردیا یہ خفا ہوکر طرف مصر و شام کے چلے آئے یہ ماجرا سنہ تین سو ترانوے مین ہوا مصر مین اول علم مالک کو ابن خالد لائے یہان مالکی حنفیہ سے زیادہ ہوگئے سنہ ایکسو اٹھانوے مین جب شافعی مصر مین آئے تھے یہان کی ایک جماعت اونکی شاگرد ہوئی تھی مذہب مالک و شافعی کا رواج خوب ہوا شافعی شاگرد ہین مالک کے قاضی مصر وہی ہوتا جو مذہب مالکی یا شافعی کا فتوی دیتا پھر سنہ تین سو اٹھاون مین جب قائد جوہر بلاد افریقیہ سے مصر مین آیا اوسنے مذہب شیعہ کا رواج دیا یہانتک کہ پھر سوا شیعہ کے کوئی مذہب دکھائی نہین دیتا تھا یہ مذہب ابن سبا یہودی کا نکالا ہوا ہے ابتدا اوسکی زمانۂ عثمان رضی اللہ عنہ سے ہی شہرون شہر پھر کر اوس نے اس بدعت کو بلکہ کفر کو پھیلایا سنہ تینتیس مین نازل بصرہ ہوا حاکم بصرہ نے اوسکو نکال دیا وہ کوفے مین پہونچا وہان سے مصر آیا یہودی الاصل تھا رفض ایک شاخ ہی یہودیت کی یہ مذہب مصر مین مدت تک رہا جب سلطان صلاح الدین سنہ پانسو چونسٹھ مین غالب آئے انھون نے دولت اسمعیلیہ کو بالکل اوکھاڑ دیا فقہا شافعیہ و مالکیہ کے لیے مدرسے بنائے وللہ الحمد اسیطرح سلطان نور الدین محمود زنگی حنفی مذہب تھا اوسنے تعصبا بلاد شام مین مذہب حنفی کا پھیلایا وہان سے مصر مین بھی یہ مذہب آگیا مصر و شام و حجاز و یمن و بلاد مغرب کے لوگ عقائد مین اشعری تھے جو کوئی خلاف ان عقائد کے ہوتا اوسکی گردن مارتے دولت ایوبیہ مین مذہب حنفی کا کچھ ذکر بھی مصر وغیرہ مین نتھا پھر تیسرے سے اسکا رواج ہوا بیبرس بندقداری کی سلطنت مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہونے لگے سنہ چھ سو پینسٹھ تک یہی حال رہا یہانتک کہ جملہ امصار اسلام مین سوای ان چار مذہب اور

عقیدۂ اشعری کے دوسرے کسی مذہب کا اتا پتا نہ ملتا تھا اشعری و ماتریدی مین فقط
بارہ مسئلون کا اختلاف ہی وہ بھی مشابہ نزاع لفظی ہی لکن فروع مسائل مین اختلاف ہی
ان فرق کا بہت ہی کسی نے کہا چار سو یا کچھ زیادہ مسائل مین باہم اختلاف ہی باقی مین
چندان تعارض نہین سب سے زیادہ خلاف مذہب حنفی کا ہی اسلیے کہ یہ اہل عراق ہین باقی
ائمۂ ثلثہ اہل حجاز ہین عراق مین قیاس و رای کا چرچا زیادہ تھا حجاز مین علم حدیث مروج تھا
بہرحال رواج مذہب حنفی و مالکی کا ذریعہ سلطنت ہوا ہے رواج مذہب شافعی و احمد کا
بوسیلۂ اہل علم اونکو دولت والون نے اختیار کیا انکو اہل دین نے اختیار کیا بعض علمانے
ابوحنیفہ کو شاگرد مالک بھی کہا ہی واللہ اعلم لکن شافعی تو ضرور ہی امام مالک رح کے شاگرد
ہین امام احمد شافعی کے شاگرد ہین جسطرح یہ چارون امام اصحاب قرون خیر سے تھے اسیطرح
اصحاب صحاح ستہ بھی انھین قرون کے لوگون مین ہین امام حنفی پر فقہ غالب تھی شافعی و احمد
اتباع غالب تھا امام مالک کی کتاب موطا جسمین اخبار و آثار دونو ہین بڑی مبارک و قدیم
کتاب ہی کتاب الام تالیف امام شافعی ہی ایک رسالہ بھی انکا مشہور ہی امام اعظم کی کوئی
تصنیف نہین فقہ اکبر وغیرہ اونکی طرف منسوب ہی لکن بسند متصل صحیح سے ثبوت اونکا
نہین امام احمد کا مسند نہایت مستند ہی اسی مسند پر انکا عمل تھا اصحاب صحاح ستہ نے
بڑے بڑے سفر کیے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون کے راستے پر گئے انکی کوشش
جمع احادیث شریفہ مین جو ائمۂ اربعہ کے نزدیک بھی اصل ثانی شرع و مثل قرآن کے ہے
سب سے زیادہ ہوئے فقہا و تو اجتہاد کرنے مین رہے انکا اجتہاد جمع سنن مین رہا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گروہ باشکوہ کی عدالت کی گواہی دی ہی انکو سرسبزی کی
دعا فرمائی ہی انکا مذہب یہی ہی کہ قرآن و حدیث پر چلے جب آیت و سنت نہ ملی تو عالم اجتہاد
کرے اسلیے کہ اجتہاد کی حاجت اوسیوقت ہی جبکہ دلیل جانبی خدا و رسول موجود نہو
دلیل کے ہوتے ہوئے کسی امتی کی رای پر چلنا اللہ و رسول سے محاربہ و مشاقہ کرنا ہی

جنھون نے اجتہاد کیا تھا اونکے نزدیک کوئی حدیث اوس مقدمے مین موجود نہ تھی اب
جو ایک جماعت اہل سنت کی جہد بلیغ سے سنت صحیحہ مدون ہوگئی تو اکثر جزئیات قیاسیہ کا
کا حکم اوسمین موجود ہی جہان جزئی حکم نہین ہی وہان عمومات ادلہ کتاب و سنت سے حکم
واضح نکل سکتا ہی حاجت کسی کے اجتہاد قدیم یا جدید کی باقی نہین رہی اگلون کے لئے
ترک عمل مین بعض سنن پر اعذار صحیحہ تھے جو کتاب حجاب المتفقہ مین لکھے گئے ہین ان پچھلون
کے لیے کوئی عذر بھی بجز عصبیت جاہلیت اور عناد حق و تعمد و صدق کے نہین ہی قرآن شریف
مین اس مفہوم تقلید کذائی کو اہل شرک سے حکایت کیا ہی ایک حرف بھی کتاب اللہ مین
ایسا نہین ہی جس سے جواز اس تقلید شوم کا نکلے تقلید کے حرام و شرک ہونے مین وہی
شک کرتا ہی جو علوم قرآن و حدیث سے محروم ہی مقلد مذہب کو کسی نے عالم نہین کہا
اسلیے کہ تقلید جہل ہی گو دیسی کتابین اس مقلد نے پڑھی ہون عربی فارسی سمجھ سکتا ہو کتب
رای اوسکی نظر مین ہون آسانی سے فقہ و فتاوای اجتہاد سے روایت کشی کر سکتا ہو عالم نہین
ہے جو عارف کتاب و سنت ہی علاوہ اسکے اجتہاد مجتہد کا اگر حجت بھی ہی تو صاحب اجتہاد
پر ہی نہ ساری امت پر مجتہد کے پیچھے اوسنے لڑنا بوجہ دلیل ہین نہایت بے عقلی کی
بات ہی ایک شخص تو یہ کہے کہ قرآن و حدیث پر چلو دوسرا اوسکے مقابل مین کہے کہ فلان
مجتہد و امام کے قول کی پیروی کرو تمھین کہو کسکی بات معقول ہی آپنے مذہب کے تائید
کے لیے آیت و حدیث کے معنی خلاف فہم جمہور اہل حدیث و علماء سنت دوسرے انداز
پر تعبیر یا حقیقت مین خدا کی جنگ سے رسول کے امت ہونے سے مونہ پھیرنا ہی یہ وہی
کام ہی جو اہل کتاب نے اپنی ملت مین کیا جس سے یہود مغضوب علیہم و نصاری ضالین ہوئے
اس زمانے کے مقلدون کا بھی یہی طریقہ ہی قدم بقدم اہل کتاب کے چلتے ہین فروع سے
مین اصول عقاید مین انکا وہی جواب ہی جو قرآن شریف مین مشرکین سے نقل کیا ہی کہ ہم اپنے
اگلون کی راہ پر چلتے ہین اسی پر رہتے اپنے باپ دادون کو پایا ہی مثل نحل مین لکھا ہی

کہ بعض اہل اصول نے کہا ہی کہ مجتہد خطی وہ ہی جسکی مخالفت ساتھہ نص کے ظاہر ہو
مصیب وہ ہی جسنے تمسک ساتھہ خبر صحیح اور نص ظاہر کے کیا انتہی حاصلہ یہ کہ مخالفت
مذہب حنفی مین نسبت اور مذاہب کے زیادہ ہی غالب فروع حنفیہ مندرجہ کتب فتاوی
کو مخالفت صریح ہی ساتھہ نصوص کتاب واحادیث صحیحہ کے ایسی موافقت مذہب
شافعی وامام احمد مین سب سے زیادہ ہی بلکہ حنابلہ کا دار مدار تو صرف اتباع خالص ہی پر ہی
وہان رای کا ذکر بھی نہین فرضاً کسی جگہہ رای ہو تو وہ رای بھی لائق ترک کے ہے
امام احمد نے تو یہ فرمایا ہی کہ حدیث ضعیف بہتر ہی رای قوی سے جب حدیث ملے تو رای
کو خلا مین پھینکدو ملل نحل مین یہ بھی کہا ہی کہ اجتہاد فروعی کفایات سے ہی نہ فروض اعیان
سے اسکے بعد یہ لکھا ہی کہ مجتہدین ایمۂ امت کے محصور ہین دو گروہ مین تیسری قسم نہین ہے
ایک اصحاب حدیث دوسرے اصحاب رای اصحاب حدیث اہل حجاز ہین اصحاب مالک
بن انس اصحاب شافعی اصحاب سفیان ثوری اصحاب احمد بن حنبل اصحاب داؤد بن
علی اصفہانی انکو اہل حدیث اسلیے کہتے ہین کہ عنایت انکی طرف تحصیل احادیث ونقل
اخبار کی اور طرف بناء احکام کے نصوص پر ہی جب تک کوئی خبر واثر نہ ملے تب تک رجوع
طرف قیاس کے نہین کرتے خواہ جلی ہو خواہ خفی شافعی نے کہا ہی اذا وجدتم قولي مذهبا
ووجدتم خبرا على خلاف مذهبي فاعلموا ان مذهبي ذلك الخبر پھر اصحاب شافعی کو
نام بنام ذکر کرکے یہ لکھا ہی کہ اصحاب رای اہل عراق ہین اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت
اور انکے اصحاب مین ہین محمد بن حسن وابو یوسف وزفر وحسن لؤلؤی وغیرہ انکو اصحاب رای
اسلیے کہتے ہین کہ انکی عنایت طرف تحصیل وجوہ قیاس کے ہی احکام سے استنباط معنی کرکے
اوسپر بناء حوادث کرتے ہین گاہ قیاس جلی کو اخبار آحاد پر مقدم کرتے ہین ابو حنیفہ نے
کہا ہی علمنا هذا رأي وهو احسن ما قدرنا عليه فمن قدر على غير ذلك فله
ما رأى ولنا ما رأينا یہ حنفیہ کبھی اونکے اجتہاد پر اور اجتہاد بڑھاتے ہین ہم حکم اجتہادی مین

خلاف امام ابو حنیفہ کرتے ہین ایسے مسائل جنمین انھون نے خلاف اپنے امام کا کیا ہے
معروف ہین انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہی کہ تین ائمہ مجتہدین منجملہ اہل حدیث کے ہین
یہ چوتھے امام صاحب رای ہین نہ صاحب حدیث انھون نے خود اپنے علم کو رای کہا ہی اور
اسی قول مین دوسرون کو بھی اپنی رائی کی پیروی کرنے سے منع کیا ہی لکن حنفیہ بردستی
زور ازوری اونکی رای اور اونکے اصحاب کی رای بلکہ علمار متاخرین حنفیہ کی رای پر چلتے ہین
اجتہاد در اجتہاد انمین ہوتا رہتا ہی ذرا اس بعد مسافت کو تو دیکھو کہ ان اجتہادات کو کسقدر
دوری سنت سے حاصل ہوئی ہی حنفیہ کو رای پر چلنا مبارک ہو جو رای پر نہیں چلتے خواہ وہ
کسی امام کی طرف ان تینون ائمہ سے منسوب ہون یا نہون اون سے لڑائی بھڑائی کیون ہے
خدا ہر مسلمان کو امر بالدعا سے بچاوے

فرق خلیقہ اور اختلاف اونکے عقائد کا

پہلے یہ بات لکھی گئی ہی کہ متکلم اصول دیانات مین دو طرح کے ہین ایک وہ جو مقر ہین اسلام
کے ایک وہ جو مخالف ہین اسلام کے جو مخالف ملت اسلام ہین وہ دس فرقے ہین اونکا ذکر
ہو چکا جو مقر ہین اسلام کے اونکا بیان یہ ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ میری امت تہتر فرقے
ہو جاویگی بہتر اونمین ہالک ہین ایک ناجی یہ حدیث نزدیک ابی داود و ترمذی ابن ماجہ کے
ہی روایت ابی ہریرہ سے ایک روایت مین یون آیا ہی کہ یہود اکہتر فرقے ہوئے اتنے ہی
نصاری کے گروہ ہوئے میری امت تہتر فرقے ہوگی بیہقی نے اس حدیث کو حسن صحیح
کہا ہی حاکم و ابن حبان نے اسکو ابی ہریرہ سے روایت کیا مستدرک مین کہا ہذا حدیث
کبیر فی الاصول سو مسلمانون کے پانچ فرقے ہین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج انمین سے ہر فرقے مین بہت سے فرقے پیدا ہو گئے
اہل سنت کا افتراق فتوے مین اور تھوڑے سے اعتقادات مین ہی باقی چار فرق مین
مخالفت بعض کی اہل سنت سے بعید اور بعض کے قریب ہی فرق مرجیہ مین زیادہ تر قریب

وہ ہی جو قائل ہی اس بات کا کہ ایمان عبارت ہی تصدیق قلب ولسان سے معا فقط
اور اعمال فرائض وشرائع ایمان ہین فقط آبعد انمین جہمیہ ہین شیخ عبدالقادر جیلانی رح
نے غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی اسلیے کہ یہ بھی ایمان کو فقط تصدیق زبان
ودل مین حصر کرتے ہین عمل بالارکان کو داخل مفہوم ایمان نہین سمجھتے معتزلہ مین اقرب
فرقہ اصحاب حسین نجار و بشر مریسی کا ہی پھر اصحاب ابی ہذیل علاف کا شیعہ مین اقرب
اصحاب حسن بن صالح کے ہین آبعد انمین امامیہ ہین غالیہ انکے تو مسلمان ہی نہین بلکہ
اہل ردت وشرک ہین اقرب فرق خوارج مین اصحاب عبداللہ بن یزید اباضی ہین اور
ابعد ازارقہ زہے بطیخیہ اور جاحد کسی شی کے قرآن مین سے اور مفارق جماعت جیسے
عجاردہ سو یہ تو باجماع امت کفار ہین فرق ہالکہ منحصر ہین دس گروہ مین ایک معتزلہ انمین
بیس گروہ ہین بیسوین گروہ کا لقب شیطانیہ ہی اتباع شیطان الطاق وہ رافضی معتزلی
تھا غالب معتزلہ رافضی بھی ہوتے ہین مگر قلیل نادر دوم مشبہ جنکو صفات مین غلو ہی یہ
معتزلہ کے ضد ہین انمین سات فرقے ہین سوم قدریہ انکو اثبات قدرت عبد مین نہایت
غلو ہی حدیث مین انکو اس امت کا مجوس کہا ہی انکے کفر مین کچھ شک نہین ہی چہارم مجبرہ
یہ ضد ہین قدریہ کے انکو نفی استطاعت عبد مین غلو ہی اختیار وکسب دونو کی نفی کرتے
ہین انمین تین گروہ ہین پنجم مرجیہ انکا یہ قول ہی کہ ایمان کے ہمراہ کوئی معصیت ضرر نہین
کرتی جسطرح کفر کے ساتھہ کوئی طاعت بکار آمد نہین ہوتی اصل انکی یہ ہی کہ اثبات وعد
مین انکو غلو ہی نفی وعید وخوف مین مبالغہ انمین بھی تین فرقے ہین منجملہ انکے ایک مریسیہ
فرقہ ہی اتباع بشر مریسی یہ بشر فقہ مین عراقی المذہب تھا شاگرد قاضی ابو یوسف فرقہ خوارج
وقدریہ وجبریہ مین بھی مرجیہ تھے ششم حروریہ انکو غلو ہی اثبات وعید وخوف مین قائل
ہین تخلید فی النار کے باوجود ایمان کے یہ ایک قوم ہی خوارج کی جنکو حدیث مین کلاب النار
فرمایا ہی یہ ضد ہین مرجیہ کے نفی واثبات وعد ووعید مین ہفتم نجاریہ یہ اتباع ہین حسین

شمار کے جو اصل مین حالک تھا یا تراز و بناتا تھا انمین تین گروہ ہین ہشتم جہمیہ اتباع جہم
بن صفوان سے کہ اور قضا و قدر مین تو موافق اہل سنت کے ہین بیل انکا طریق جبر و نفی صفات
و رویت کے ہی قائل ہین خلق قرآن کے یہ ایک بڑا فرقہ ہی معتزلہ کے شمار مین نہم روافض
انکا نام رافضی زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے رکھا ہی انمین بیس فرقے ہین دہم خوارج
انکو نواصب بھی کہتے ہین انکو حب شیخین مین غلو بغض علی مین مبالغہ ہی قاسطون ناکثون
سے احادیث مین یہی مراد ہین انمین بیس فرقے ہین غرضکہ یہ دس فرقے تو بمنزلہ اصول کے
ہین ہر فرقے مین اور فرق کم و بیش ہو کر تمتر فرق ہالکہ کا عدد پورا ہو جاتا ہی یہ تقسیم فرق
جو اس جگہ باختصار لکھی گئی ہی مقریزی نے خطط مین لکھی ہی ہر فرقے کے شعوب کذبیہ لاکھون
مین نام بنام ذکر کیا گیا ہی اونکے عقیدے و عمل کا کچھ کچھ نشان بھی دیا ہی فرقہ خوارج کا ظہور تو
زمانہ حیات نبوی سے ہی مذہب رفض کی ابتدا زمانہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ظہور اونکا
عہد مرتضوی سے ہوا ابن سبا اسکا موجد ہی ؎ ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد ہمہ جا
آخر ای باد صبا این ہمہ آوردہ تست ۔ قدریہ کا ظہور عہد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے
مین ہوا معبد جہنی نے اس قول منکر کو نکالا پہلے یہ حسن بصری کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا پھر
امام قدریہ بنا پھر بعد عصر صحابہ جہمیہ نکلے سو برس ہجری سے پہلے پھر بعد دو سو برس کے ہجرت سے
مذہب اعتزال نے شیوع پایا حدیث مین آیا ہی آیات بعد دو سو برس کے ہونگے پھر مذہب سیم
نکلا جو ضد مذہب اعتزال ہی اسکا بانی محمد بن کرام نام ایک شخص نے عیم طائفہ کرامیہ ہی یہ بھی دو سو
برس کے بعد برآمد ہوا سنہ دو سو چھپن مین مرگیا قدس مین دفن ہوا وہان بیس ہزار سے زیادہ
اسکے اتباع تھے سوای اہل مشرق کے جو بے گنتی تھے شیعون کا مذہب بھی فاش ہوتا رہا یہانتک
کہ قرامطہ کا مذہب نکلا ابتدا اس مذہب کی سنہ دو سو چونسٹھ ہجری سے ہی اول یہ مذہب کوفہ
مین ظاہر ہوا پھر عراق مین پھر شام مین کوفہ بھی عجب جگہ ہی جو آفت دین مین آئے غالبا منبع
اوسکا ہی شہر ہی امام حسینؓ کو اسی جگہ کے لوگون نے لڑوا کر شہید کرایا رفض کا قدم بھی پہلے

اسی جگہہ جارجار کا مذہب بھی یہین سے نکلا قرمطی بھی اسی جگہہ سے ظاہر ہوئے کہتے ہین وہ تنور جس سے طوفان نوح علیہ السلام نکلا وہ بھی اسی جگہہ تھا کوفہ اور لکھنؤ کے ایک عدد ہین جو غلو رفض کا اس جگہہ تھا شائد ویسا کہین اور بھی ہو یہان وہ مثل مشہور صادق آتی ہی الکوفی لایوفی جو بغض اس جگہہ کے حنفیہ کو اہل سنت واصحاب حدیث سے ہی وہ بغض کسی رافضی

نیچری سے بھی نہین سہ

دیوانگی و مستی از بوئی تو می خیزد ہر فتنہ کہ می خیزد از کوئی تو می خیزد

نکتہ

ہارون رشید خلیفہ ہفتم عباسیہ نے جب فنون قدیمہ کفار روم ویونان کا ترجمہ کرایا تو کچھہ اوپر سنہ دوسو دس مین مذہب فلاسفہ کا رواج ہوا معتزلہ وقرامطہ وجہمیہ ان فنون پر مجھ کٹے سے عجب بلا و محنت ہاتھہ سے ان فنون کے اسلام کے سر پر آئی تقریزی کہتے ہین عظم بالفلسفۃ ضلال اھل البدع وزاد ھو کفرا الی کفرھم جب تین سو چونتیس مین دولت بنی بویہ قائم ہوئی مذہب تشیع کا عجب ہنگامہ ہوا مسجد کے دروازون پر سنہ تین سو اکاون مین معاویہ وغیرہ پر لعن لکھی گئی مذہب معتزلہ کا عراق وخراسان وماوراء النہر مین شیوع ہوا مشائر فقہاء نے اوسکو اختیار کر لیا ادہر قویہ ہوا ادہر افریقیہ وبلاد مغربیہ مین مذہب اسمعیلیہ نے زور پکڑا مصر مین اونکے داعی آگئے ایک خلق قرمطی ہوگئی یہ ماجرا سنہ تین سو اٹھاون ہجری کا ہی مصر وشام ودیار بکر وکوفہ وبصرہ وبغداد وتمام عراق وخراسان وماوراء النہر وبلاد حجاز وبحرین ویمن وغیرہ مین لشکر انکے پہونچ گئے عجب ہنگامہ درمیان انکے اور اہل سنت کے قائم ہوا اون فتن وحروب ومقاتلہ کا حصر اس جگہہ نہین ہوسکتا ہی دنیا مذاہب قدریہ وجہمیہ ومعتزلہ وکرامیہ وخوارج وروافض وقرامطہ وباطنیہ سے بھر گئے انمین ہر شخص فلسفی تھا اپنی رای وفلسفت پر چلتا تھا نہ کوئی شہر بچا نہ کوئی قطر باقی رہا یہان طوائف کثیرہ ان فرق کے نہون مذہب اشعری کا رواج عراق مین تین سو اسی سال مین ہوا یہ مذہب عراق سے

شام کو پہونچا صلاح الدین ایوب نورالدین زنگی نے لوگون کو اس مذہب پر لگایا پھر اس عقیدے کو مغرب مین محمد بن تومرت نے پھیلایا اسکی اولاد نے اپنا نام موحدین رکھا انکے نزدیک ابن تومرت مہدی معصوم تھا لاکھون آدمی مارڈالے مجنون نے اوسکو مہدی نہیں مانا یہ سبب ہوا مذہب اشعری کی شہرت و اعتبار کا اسمار اسلام مین سارے مذہب اوسکے مقابلے مین نسیا منسیا ہوگئے مقریزی نے کہا مگر ایک مذہب حنابلہ اتباع امام احمد رضی اللہ عنہ کا کہ یہ لوگ اوسی طریقہ سلف پر رہے صفات کی تاویل نہ کی یہانتک کہ بعد سنہ سات سو ہجری کے دمشق مین شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ کی شہرت ہوئی انھون نے مذہب سلف کا انتصار مذہب اشعری کا رد کیا رافضہ و شیعہ و صوفیہ پر بھی انکار کیا اوسوقت دو گروہ ہوگئے ایک گروہ نے انکو شیخ الاسلام اجل حفاظ اہل ملت سمجھا دوسرے فرقے نے انپر رد کیا اسکے بہت قصے داستان ہین اونکے اتباع شام مین بہت معصر مین کچھ کچھ اب تک موجود ہین جو خلاف درمیان اشاعرہ و ماتریدیہ کے ہوا وہ مشہور ہی دس بارہ مسائل سے زیادہ نہین انتہی بات یہ ہی کہ ؎

ماتریدی و اشعری ہمہ خوب	لیک طور سلف بود مرغوب
ہیست دانی عقائد ایشان	انتخاب فوائد ایشان ؎
پائے بر پائے مصطفےٰ رفتن	بسر خویش نے زپا رفتن ؎
ہیست پا بر زدن بفہم جمیل	بر قیاسات واہن ہمہ تاویل

تقسیم اہل عالم

بعض لوگون نے اہل عالم کو بحسب اقالیم سبعہ تقسیم کیا ہی ہر اقلیم والون کا اختلاف طبائع و انفس جسپر اونکا رنگ و زبان دلیل ہی بیان کیا ہی بعض نے باعتبار ہر چہار قطر کے تقسیم کیا پورب پچھم اور تر و کمن کسی نے باعتبار امم کے قسمت کی یہ کہا کہ بڑی امتین چار ہین عرب و عجم و روم و ہند پھر دو امتون کے بیچ مین یون میل دیا کہ عرب و ہند متقابل ہین

ایک مذہب پر انکی توجہ خواص اشیا احکام ماہیات استعمال امور روحانیہ کیطرف
ہی روم وعجم کا میل ایک مذہب پر ہی انکی توجہ طرف طبائع اشیا رو احکام کیفیات وکمیات
اور امور جسمانیہ کے ہی کسی نے مذاہب کے اعتبار پر تقسیم کی ہی ایک اہل دیانات وملل
ہین دوسرے اہل اہوا دونحل ہین پہلی قسم مین مجوس یہود ونصاری اہل اسلام ہین دوسری
قسم مین فلاسفہ دہریہ صابئہ براہمہ عباد کواکب عباد اوثان ہین ہر قسم مین فرقے متعدد ہین
جنکے مقالات کا ضبط ہونا ایک مشکل بات ہی اہل دیانات بحکم خبر خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم
ایک عدد مین منحصر ہین مثلاً مجوس ستر فرقے ہین یہود اکہتر فرقے نصاری بہتر فرقے مسلمان
تہتر فرقے ناجیہ فرقہ ان سب مین ہمیشہ ایک ہی ہی اسلیے کہ دو قضیہ متقابلہ حق نہین ہوسکتے
ایک صادق دوسرا کاذب ہوگا پس حق ایک ہی مین رہا بلکہ قضایای عقلیہ مین بھی جبکہ
حق ایک ہی جانب ہوتا ہی تو سمعیہ مین بالاولی ہوگا اللہ تعالی نے فرمایا ومن خلقنا
امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون آنحضرت نے فرمایا کہ تہتر فرق اسلام مین ناجی فرقہ
ایک ہی ہی باقی سب ہالک ہین فرقۂ ناجیہ کا یہ پتا بتایا کہ وہ میرے اور میرے اصحاب کے
طریقے پر ہین فرمایا ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر غالب رہیگا قیامت تک میری
امت گمراہی پر جمع نہوگی اہل سنت مین چار گروہ ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی انمین حنفی اہل رائے
ہین خود انکے امام نے فرمایا علمنا ھذا رأي شافعی مالکی مذہب مین بھی اجتہاد ہی لیکن
مذہب حنفی سے کم مذہب حنبلی مین اوس سے کم بلکہ امام احمد نے اپنے فتاوی فقہیہ کو نہ لکھا
نہ لکھنے دیا صرف ظاہر حدیث پر عمل رکھا جس مسئلہ مین اختلاف صحابہ کا پایا وہان اونکے دو
قول ہین کبھی اس صحابی کے موافق کبھی اوس صحابی کے مطابق محدثین امت نے کسی امام سے
تعلق فقہی نہ رکھا احادیث وآثار کو جمع کیا ما انا علیہ واصحابی کو جو نشان فرقۂ ناجیہ ہے
دانتون سے پکڑا فرقۂ ظاہریہ ایک شعبہ ہی اہل حدیث کا یہ لوگ اعلی درجے کے متقین امت
تھے علی بن مدینی نے فرمایا جو ایک فرقہ اس امت کا ہمیشہ حق پر غالب رہیگا قیامت تک

مراد اوس سے اہل حدیث ہین جو قیامت تک اپنے مخالفین پر غالب ہین گے چنانچہ مصداق
اس حدیث اور اس شرح حدیث کا ہمیشہ اس امت مین پایا گیا ہی اور ہمیشہ پایا جاوے گا
وللہ الحمد کتب تاریخ گواہی دیتی ہین کہ جسطرح بسلسلہ سلطنت مذہب حنفی مالکی نے عامہ
مردم مین رواج پایا اسی طرح بدولت اہل حدیث کے ہر قرن مین ایک جماعت اہل حدیث کی
کسی نہ کسی قطر مین بھی موجود تھی بلکہ ابتدا اسلام سے تا زمانہ قوت اسلام سنہ چھ سو پچاس
ہجری تک اسطرح کی کثرت رہی کہ بعض مجالس محدثین مین ستر ستر ہزار
نفر واسطے سماعت حدیث و املا سنن کے گو ایک ہی حدیث کیون نہو قلم دوات لیکر حاضر
ہوتے تھے ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ جب سلطنت بغداد زائل ہوگئی اہل علم حدیث ذخیرہ
ہاتھ سے اشرار تاتار کے بسبب اغوا علقمی وزیر مستعصم باللہ و نصیر الدین طوسی رافضی لاتے
تک کتب کا پل دجلہ پر بنایا گیا جسکی سیاہی سے دجلے کا پانی کالا پڑ گیا اوسوقت زیادہ تر
جمود عوام کالانعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہوگیا ورنہ پہلے اس واقعے سے ہر چند بعض
علما منسوب طرف کسی ایک مذہب کے ان مذاہب اربعہ سے ہوتے تھے لیکن اونکو متعصب
اوسمن مذہب کہ نہ تھا برای نام حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلاتے تھے علم حدیث اور محدثین کا
حفظ مراتب کما حقہ ملحوظ رکھتے تھے کمال ادب سے کسی حدیث کے مقابل مین کسی تقلید کی
رای و قیاس کو پیش نکرتے تھے انکو اہل علم اصول اور آپکو اہل علم فروع سمجھکر تقدیم اصول
کے فروع پر قائل تھے چنانچہ کتب طبقات فقہا اسکے شاہد ہین اس امت مین ہزارون فقیہ
گذرے کچھ فقہ ان چار امامون میں منحصر نہین ہی نسبت دیگر فقہا کے انکا اشتغال علم
فقہ سے زیادہ تھا اسلیے انکی شہرت ہوگئی وہ بھی سلاطین کے ذریعے سے ورنہ یہ کہان سے بہتر
کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا سیکڑون مجتہد انکے سوا بھی تھے بلکہ ہر قرن مین مجتہد مطلق
پائے گئے جنکا علم سے زیادہ تھا حصر کرنا احتمال مطلق کا ان چار مجتہدین مین حصر کر علم رسول
خدا کا ان چار مذہب مین دلیل جہل قائل ہی کوئی سد اسیر نہین فقہ کا علم جسقدر

ہوتون ہی کسی ایک قول کی سند متصل اوس امام تک نہین پہونچتی ہوسکا وہ قول یا فتوی
یا مذہب قرار دیا جاتا ہی اور کیونکر پہونچے کہ امام سے لیکر تا ماموم اس زمانہ متقدمین بہت سے
اجتہاد در اجتہاد ہوگئے ہون اونکی طرف کلمے گئے آون اجتہادات وفتاوی کا علم اونکے
فرشتون کو بھی نہین تھا بلکہ اگر فرضاً آپی امام صاحب موجود ہون اور اونپر یہ فقہ جدید متاخرین
کیجاوے تو یقین ہی کہ وہ صاف انکار اوسکا کرین اور اپنی بے علمی کے ان تفریعات وتخریجات
سے متبرہون ان اتباع سے بیزاری ظاہر فرماوین خصوصاً اون مسائل پر جو آج خلاف
حدیث مفتی بہ قرار دیے گئے ہین اونکو تو کوڑی کے مول بھی خریدنکرین ابوحنیفہ نام کے
بیس فقیہ اس امت مین گذرے ہین جسطرح قاموس مین لکھا ہی اس نام کا ایک شخص ذی علم
فرقہ شیعہ مین بھی گذرا ہی تعجب نہین کہ فقہ حنفی مین اون سب کے اقوال جمع ہون اور وہ سب
مذہب امام ابوحنیفہ کا سمجھا گیا ہو کسنے تحقیق کیا ہی کہ یہ قول کس ابوحنیفہ کا ہی پچھلے حنفی محض
بحسن ظن اگلے حنفیون کے کہنے سنے پر اوسکو مذہب امام اعظم خیال کرتے ہین سند متصل
ان مسائل کے ہرگز اون تک نہین پہونچا سکتے یہی حال غالباً دیگر مقلدین ایمہ کا ہی بخلاف
اہل سنت خالص وجماعت محدثین کے کہ انکی ہر حدیث گو ضعیف ہو یا شاذ یا منکر سند متصل
اوسکے تا قائل پہونچتی ہی جس سے قوی وصحیح سقیم وموضوع کا الگ الگ امتیاز ہو جاتا ہی غضب
خدا کا ہی کہ دنیا مین قرآن کریم موجود ہو صحاح ستہ وغیرہا مین احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ السند
تا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدون ہون اونکے جامعین باتفاق موافق ومخالف متہم
بعدم عدالت نہون کسی نے اونکے اہل تقوی ودیانت ہونیمین شک نہ کیا ہو اونکو کسی بادشاہ سے
تعلق رزق کا غالباً نہ رہا ہو تمام ہوکر طالب کسی جاہ وعہدے کے کسی والی ملک یا خلیفہ یا
امام سے نہوئے ہون جسطرح فقہاء نے بڑے بڑے عہدے نزدیک ملوک کے حاصل کرکے
جاہ وعزت حاصل کی پھر اس کتاب اللہ کو طاق نسیان مین چھوڑا جاوے آن کتب سنت صحیحہ
مرفوعہ سے منہ پھیر کر کتب رای وقیاس واساطیر قیل وقال آحاد امت پر جان دیجاوے

خداوندیوم الدین کو اسکا کیا جواب دیا جاویگا یہ کیا مسلمانی ہی کہ رسول خدا کی بات کو نہ مانے
زید وعمرو کی کہانی سنی جاوے ؎

مومن تم اور عشق بتان ای پیر و مرشد خیری ہی یہ ذکر اور دہنہ آپ کا صاحب خدا کا نام لو

الحاصل جب یہ بات معلوم ہوئی کہ اسلام مین تہتر فرقے ہین جنکا ذکر اجمالا اس کتاب مین
گذرا اور وہ سب ہالک ہین مگر ایک فرقہ اہل حدیث جسکو ناجی فرمایا ہی تو اب ہر مسلمان پر
جو اللہ و رسول و یوم آخر پر ایمان رکھتا ہی فرض ہی کہ سب اہل فرق سے علحدہ ہو کر صرف اہل
ناجی مطلق بنے جو کچھ قرآن و حدیث مین ہی اوسی پر قناعت کرے ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یہ تعمق شدید ہر مسئلہ عقیدہ و عمل مین جو اہل کلام و اہل رای و قیاس مع اصحاب جدل و اصحاب
قیل و قال نے کیا ہی واللہ باللہ تالثہ ہر گز مطلوب شارع نہین کتب فقہ کی دشوار سے
کتب حدیث کی آسانی کو دیکھو مقلدین کہتے ہین قرآن و حدیث کو امام صاحب سمجھتے تھے
ہم نہین سمجھتے ہمین تو یہی کتب فقہ کا سمجھنا کافی ہی اگرچہ اس کہنے مین اہل تقلید کو خود بھی
اقرار اپنے جہل واضح کا ہی جسطرح جمہور علماء اسلف نے انکو جاہل نہیں عالم کہا ہی گو کتب
رای کے میانجی ملا ہون لیکن اگر یہ لوگ کچھ بھی شرم و حیا و انصاف رکھتے ہین تو ان سے
از روی حلف اسقدر پوچھا جاوے کہ آخر قرآن و حدیث کی زبان عربی ہی جسطرح اکثر
کتب رای و قیاس کی زبان بھی عربی ہی تنے کتب فقہ کو یہانتک چھانا ہی کہ بعض تمہارے
بعض کتب فقہ کے جلنے مین مشارٌ الیہ و ممتاز بین الاقران ہین جسطرح کہا جاتا ہی کہ فلان
صاحب کو ہدایہ خوب آتا ہی اور فلان صاحب کو درمختار خوب محفوظ ہی پس للہ وللرسول
ذرا دیر کو تعصب چھوڑ کر تم یہ بات کہو کہ آیا شرح وقایہ زیادہ دقیق ہی یا مشکوۃ شریف اور
ہدایہ زیادہ مشکل ہی یا چہارون سنن اور درمختار بتلاؤ زیادہ غلق ہی یا تعلیمین حالانکہ ان سب کی
نسبت ایکسا ہی پھر تم اون کتب کو تو سمجھ لیتے ہو اونکے مالہا و ماعلیہا کے دریافت مین ممتاز

عصر ہو لکن صحاح ستہ و مشکوۃ و بلوغ المرام و موطا و منتقی کو کسیطرح سمجھہ نہین سکتے یہ
دعوی تمہارا اگر نرالاف و گزاف نہین تو پھر کیا ہی خدا کو کیا جواب دوگے جسپر قرآن پاک
اوترا جنکو احادیث سنائے گئے وہ تو نہ وقایہ پڑھے نہ ہدایہ جاہل مطلق کفار مشرک
و کفر تھے فقط از بان عربی بولنے کے سبب سے بے تکلف خدا و رسول کا کلام سمجھہ کر
عمل کرتے تھے تم باوجود اسکے کہ پشت ہا پشت کے فقیہ چلے آتے ہو خاندانی علم رکھتے ہو
علوم آلیہ مین مہارت حاصل ہی تعمقات غامضہ شفا و نجات و حکمۃ العین و حاشیہ قدیمہ
و جدیدہ وغیرہ کو حل کرتے ہو پھر کیا مصیبت تمپر پڑی ہی کہ تم مشکوۃ تیسیر الوصول وغیرہ کتب
سہلہ بیضا سنت صحیحہ کو جسکی رات برابر دن کے ہی نہین سمجھہ سکتے خیر اگر تم نہین
سمجھہ سکتے ہو نہ سمجھو تم جانو تمہارا کام جانے جو سمجھتے ہین اونکے پیچھے کیون پڑتے ہو اگر
شوق جدل ہی تو بہتر فرقے اسلام کے اور بھی ہین جنکو تم بھی اپنا موافق نہین سمجھتے سب
نہین تو بعض اونمین سے اب بھی دنیا مین موجود ہین جیسے شیعہ خارجی اونسے جدل کرو
بلکہ سچ تو یہی ہی کہ مقابلہ صحیح تمہارا اونھین سے ہی نہ اہل حدیث سے اسلیے کہ وہ تمکو
گمراہ محض جانتے ہین مثل تمہارے اونکے یہان بھی خرچ فلسفت و حکمت یونان کا بہت کچھہ
ہی تم بھی بڑے معقولی کہلاتے ہو تمہارا اونکا مکابرہ مجادلہ حق بجانب ہی اہل حدیث تو
تمکو صرف مبتدع جانتے ہین تکفیر نہین کرتے اونسے مجادلہ کرنا عبث ہی کیونکہ انکا علم منحصر ہی
سمع و نقل مین انکے سامنے عقل مصطلح کے پر جلتے ہین اونسے لڑنا انپر رد کرنا بیفائدہ
ہی کوئی وجہ مناسبت کی بھی تو ہو جسکی بنا پر یہ طوفان کھڑا ہو سکے نعوذ باللہ من
سوء الفہم تمہارا مذہب تو ایجاد بندہ ہی بعد ہر سہ قرن مشہود لہا بالخیر کے جو زمانہ فتنوں
و فتنے کا تھا اوسمین یہ مذہب نکلا ان غریبون کا طریقہ تو وہی پرانی راہ نبوت کی ہی جسپر
رسول خدا اور اونکے اصحاب باصفا گذر گئے ان پر فرقہ جدید کی تہمت لگانا قال خاب
من افتری کا مصداق بنا ہی ان اللہ لا یہدی کید الخائنین بدر طالع کو دیکھو اس

تیرہ سو سال ہجرت مین لوئی صدی ایسی نتھی جسمین اہل حدیث وعلماء غیر مقلد موجود نتھے
پھر انکی جدت کہان سے آئی البتہ مقلدین کا اتا پتا زمانہ مشہود لہا بالخیر مین مطلقا نہ تھا
سو وہ تو فرقہ مبتدعہ نہ ٹھہرے اہل اثر ٹھہرے یہ وہی مثل ہی دمتني بدا ثكا وا
خدا امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمہ اللہ تعالی کا بھلا کرے اونکو جنت فردوس مین جگہہ دے
جنھون نے ہمکو یہ بات سکھائی کہ جب ہم حدیث پاوین اونکے قول کو چھوڑ دین
باقی ہر سہ امام نے فرمایا ہی یہ قول اونکا جو خود حنفیہ نے نقل کیا ہی دلیل ہی اس با
کہ وہ یہ بات جانتے تھے کہ سوای کوفے کے اور شہرون مین بھی علماء ہین جنکو نسبے اما
پہونچے ہونگے کہ جو ہمارے قول کے خلاف ہونگے اسلیے اپنا ذمہ بری کر گئے وہ تو
رہے بلکہ ہر خطاے اجتہادی پر اونکو ایک اجر ملیگا اسلیے کہ وقت نہ ہم پہونچنے صا
مسئلے مین اونھون نے استقراغ جہد کیا جو اونکے امکان مین تھا وہ بجا لائے مگر ا
کو دیکھا چاہیے کہ باوجود ہم پہونچنے احادیث صحیحہ اور ظاہر ہونے خطای اجتہادی امام
اور اونکے شاگردون کی راے مذکور وقیاس مسطور کو نہین چھوڑتے اس قول امام کی تقلید
نہین کرتے اجی حدیث مرفوع کا مرتبہ تو بہت بلند ہی وہ تو یہانتک کہہ گئے ہین کہ صحابی
کی بات کے آگے جی ہماری بات کو مانو حالانکہ کسی صحابی کا قول وہم امت پر حجت نہین ہے
خصوصا جبکہ آیت یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو ان مقلدون کی بے ا
کو تو دیکھو کہ تقلید کے معنی لغت مین یہ ہین کہ کسی جانور کے گلے مین پٹا یا نعل وغیرہ ڈالا
جیسے تقلید مذہبی سو یہ طائفہ اپنی پیروی کا پٹا امام کے گلے مین ڈالکر زبردستی خلاف
اونکی نصیحت ووصیت کے اونکو اپنی طرف کھینچتے ہین یہ وہی مثل ہی مان نمان مین تیرا
مہمان امام صاحب تو ان سے تبرا کرتے ہین یہ اونکا پیچھا نہین چھوڑتے قیامت کے دن
جب امام صاحب اور یہ لوگ ایک جگہہ جمع ہونگے اوسوقت خوبی اس تقلید کی بخوبی کھل جاویگی ابھی تو
آنکھون پر پردہ ہی دل پر مہر لگی ہوئی ہی اذ تبرء الذین اتبعوا من الذین اتبعوا

ورأوا العذاب وتقطعت بهم الاسباب ایک وہ لوگ ہین جنھون نے علماء
امت کو اپنا امام مذہب ٹھہرایا ہی حالانکہ سوای رسول امت کے کسی کی اطاعت کا حکم
احبار و رہبان سے کتاب و سنت مین کہین نہ آیا بلکہ جابجا کفار و مشرکین و اہل کتاب سے
حکایت تقلید فرماکر اونپر رد و اعتراض کیا ہی اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا
من دون اللہ ایک وہ جماعت ہی جس جماعت کے امام سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہین ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین ائمہ کی پیروی کو کسی نے
لغۃ و اصطلاحاً آجتک اتباع نہین کہا اسلیے کہ اتباع و اقتداء نام قبول قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم و قبول روایات کا اہل روایت سے ہی بلکہ ایمہ کی اطاعت اور اونکی رائے
و قیاس کو بلا دلیل قبول کرنے کا نام تقلید ہی خود مقلدین مذاہب اپنی کتابون مین مقرر ہین
تقلید مذہب کے اور اپنے نام کے ہمراہ فخراً فلان حنفی لکھتے ہین وجوب تقلید شخصی یا اوسکے
استحباب کے قائل ہین بہت سے رسالے بنا ڈالے جنمین ایک جماعت فقہاء مقلدین سے
جو علم کتاب و سنت سے محروم تھے روایت کشی اور نقل اقوال بابت وجوب و فرضیت
تقلید کے کی ہی لکن اس سے کیا ہوتا ہی فقہاء مین ایسے بھی صدہا گذرے ہین جنھون نے
تقلید کا انکار کیا دوسرا بھی صدہا قول اونکے منع تقلید مین جابجا سے نقل کر سکتا ہے
ہان اگر کوئی آیت و حدیث ایسی ہو جس سے وجوب تقلید شخصی ثابت ہوتا ہو نص ہو یا ظاہر
بلکہ اقتضای نص بلکہ اشارت النص تو پیش کرو کہ خصم پر حجت قائم ہو ورنہ قول زید و عمرو کا
اگرچہ امام یا مجتہد یا مجدد کیون نہو انکے نزدیک لائق تسلیم نہین ہے اسلیے کہ حجت منحصر ہی
قرآن و حدیث مین بنص قرآن و حدیث رہا اجماع پس اگر ممکن بھی ہو تو اوسکا وقوع و ثبوت
مشکل قیاس کے خود کچھ اصل ہی نہین ہی ہم تم دونو قیاس مین برابر ہین سب سے پہلے ابلیس نے
قیاس کیا یہ قصہ منصوص قرآن ہی انا خیر منہ خلقتني من نار وخلقته من طين
جنپر وہ ابلیس کا چل گیا وہ قیامت تک کے لئے دام قیاس و رای مین پھنس گئے

حسن سبزی خط سترا کر دہ سیہ دام ہمرنگ زمین لود گرفتار شدم

جسطرح سارے اہم باطلہ کو ابلیس نے باغ سبز دکھلا کر اپنے جال مین گرفتار کیا ہی اسیطرح بہتہتری فرقہ ناجیہ اہل حدیث سارے فرق اسلام اوسکے چندے مین پھنسکر راہ راست سنت صحیحہ سے گمراہ ہوگئے ہین جنھون نے قرآن مین یہ پڑہا تھا ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین وہ اوسکی چال پر نہ چلے دام قیاس حسن ورای محرد سے بچ سکے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان ملل نحل مین لکھا ہی کہ پہلا شبہہ جو خلق مین پڑا وہ ابلیس سے نکلا اسلیے کہ اوسنے استبداد کیا رای پر مقابلہ نص میں ہوا کو اختیار کیا معاذ اللہ امر مین اوسکے اس شبہے سے سات شبہے نکلے جو سارے خلق مین جاری ہوئے لوگون کے ذہن مین بیٹھہ گئے یہانتک کہ مذاہب وضلالات وبدعات پیدا ہوگئے یہ سب شبہے اہل اربعہ مین لکھے ہوئے ہین توریت مین بھی شکل مناظرہ پر متفرق جگہون مین انکا ذکر ہی ان ساتون شبہون کو خبیثہ الاکوان مین نقل کیا گیا ہی شہرستانی نے کہا ایک مدت سے سوچا جی مین کہا اسمین شک نہین کہ جو شبہہ بنی آدم مین واقع ہوا وہ شیطان رجیم اور اوسکے وسوسے وشبہات سے پیدا ہوا ہی یہ ساتون شبہے ایسے ہین کہ بڑی بدعت وضلالت انمین ہی سارے شبہے اہل بغی وکفر کے گو اوکی عبارت الگ الگ ہو اونکے طریقے جدا جدا ہون لیکن وہ نسبت ان انواع ضلالات کے ایسے ہین جیسے بیج مرجع ان سب کا انکار امری بعد اقرار حق کے جھکنا ہی طرف ہوا کے مقابلہ نص مین جن لوگون نے نوح وہود وصالح وابراہیم ولوط وشعیب وموسی وعیسی ومحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجادلہ کیا وہ اپنے شبہون کے اظہار مین اسی لعین کی چال پر چلے جسکا حاصل دفع کرنا ہی تکلیف کا اپنی جان سے انکار کرنا ہے شرائع کا جب ہم اقوال اگلون کی تتبع کرتے ہین تو مطابق اقوال پچھلون کے پاتے ہین کذلک قال الذین من قبلہم مثل قولہم تشابہت قلوبہم قد بینا الایات لقوم یوقنون وابہ من قبل اسکے بعد ہر فرقہ اسلام کا حادث ہوا شبہات لعین

کی بنا پر بیان کیا ہی پھر یہ کہا انت ترى ان هذه الشبهات كلها ناشئة من شبهات
اللعين وذلك فى الاول مصدرها وفى الاخر مظهرها واليه اشار التنزيل في
قوله تعالى ولا تتبعوا خطوات الشيطان انه لكم عدو مبين وشبه النبي صلى الله
عليه وآله وسلم كل فرقة ضالة من هذه الامة بامة ضالة من الامم السالفة
فقال القدرية مجوس هذه الامة وقال المشبهة يهود هذه الامة والرافضة نصارا
وقال صلى الله عليه وآله وسلم لتسلكن سبل الامم قبلكم حذو القذة بالقذة
والنعل بالنعل حتى لو دخلوا جحر ضب لدخلتموه انتہی سو ای اہل حدیث کے جتنے
فرق تقلید و رای و قیاس کے اس امت مین ہین جیسے شیعہ خارجی معتزلی قدریہ جبریہ
مشبہہ مجسمہ اتحادیہ وغیرہم سب مین ان شبہات لعین نے اپنا دخل کیا فرقہ دہریہ جبکا اس
زمانے مین بڑا غلغلہ ہی انکا مدعا بھی یہی دفع تکلیف شریعت ہی اپنی جان سے حاصل کرنا
آزادی کا ہی اپنے مذہب مین مقلدین فقہاء کا مطلب بھی قریب اسی کے ہی یہ بھی شرائع
کتاب و سنت کو اپنی جان سے دور کرنا چاہتے ہین غرضکہ صاحب ملل نحل نے اس جگہ بہت
عمدہ تقریر کی ہے یہ لکھا ہی کہ جو شبہے اس آخر زمان مین واقع ہوئے اور ہوتے ہین
وہ بعینہا وہی شبہے ہین جو اول زمانے مین واقع ہوئے تھے اسیطرح زمانہ بہ زمانہ اور دور
بہ صاحب ملت و شریعت مین جو شبہے اونکی امت کرتی ہی یہ وہی شبہے ہین جو خمار
اول زمان نے اہل کفر و نفاق مین سے کئے تھے گو ہم پر بسبب بعد دور ازی زمان کے
بعض شبہات اگلی امتون کے مخفی رہ گئے ہون پس شبہات اس امت کے سب کے سب اونھین
شبہات منافقین زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیدا ہوئے ہین اسلئے کہ وہ حضرت کے
امر و نہی پر راضی نہ تھے اپنی فکر دوڑاتے جن امور مین خوض کرنے سے منع کئے گئے تھے
اونمین گھستے تھے جدال کرتے ذی الخویصرہ کا قصہ حدیث مین آچکا ہی اوسنے کہا ای محمد
عدل کرو تمنے عدل نکیا جب حضرت نے فرمایا اگر مین عدل نکرونگا تو پھر کون کریگا اوسپر

اوسنے پھر کہا ھذہ قسمۃ ما ارید بھا وجہ اللہ تعالیٰ یہ صریح خروج ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر منافقین کو دیکھو دون احد کے کہا ھل لنا من الامر شیئ یہ کہا لو کان لنا من
الامر شیئ ما قتلنا ھھنا پھر کہا لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا یہ صریح قدح ہی ایک گروہ
مشرکین نے کہا لو شاء اللہ ما عبدنا من دونہ من شیئ پھر کہا الطعم من لو شاء اللہ اطعمہ
یہ صریح جبر ہی ایک گروہ مشرکین نے کہا الفینا علیہ اٰبآءنا دوسرے نے کہا انا وجدنا اٰبآءنا
علی امۃ وانا علی اٰثارھم مقتدون یہ صریح تقلید مذہب ہی بلکہ تقلید کی مذمت قرآن
شریف مین قریب تیس جگہہ کے آئی ہی یہ حال زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا
بلکہ شوکت اسلام وقوت ایمان وصحت ابدان حاصل تھی منافق لوگ اوسوقت اسلام ظاہر
کرکے مسلمانون کو فریب دیتے تھے لکن اونکا نفاق ہر وقت اونکے اعتراض کرنے سے حرکات
وسکنات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر ہوتا تھا پس یہ
اعتراضات بمنزلہ تخم کے ہوئے اور وہ شبہات بمنزلہ کھیتی کے اسکے اگنے مین بھی مقلدین کا
یہی طریقہ ہی کہ جب کوئی آیت یا حدیث صحیح اونکے مقابلے مین ذکر کیجاتی ہی یا موافق ظاہر
نص کے کوئی مسئلہ بیان کیا جاتا ہی اوسپر معترض ہوتے ہین اوس مسئلے مین سو طرح کے
شبہے نکالتے ہین ہزار طرح کے اعتراض کرتے ہین پھر اگر کوئی وہی مسئلہ کسی کتاب فقہ مذہبی
سے نکالکر لکھدے یا کہے گو خلاف حدیث صحیح ہو تو اوسپر نہ کوئی اعتراض ہی کچھ شبہہ بلکہ وہی
انکے نزدیک مفتی بہ ہی جیسے مسئلہ فاتحہ پڑھنے کا مقتدی امام یا رفع الیدین کرنے کا یا آمین بالجہر
کہنے کا یا ایک ہونے طلاق کا جبکہ ایکبار مین تین دفعہ دی ہو یا فسخ ہونا خلع کا یا
مولد کی محفل کرنا یا حرام ہونا نذور دسفر کا قبور کے لیے وغیر ذلک پس اگر یہ صریح نفاق
نہین ہی اور نہ یہ جمود تقلید پر شرک ہی اور نہ یہ مجادلہ ماخوذ شبہات ابلیس سے ہی تو تم ہی
کہو کہ پھر کیا ہی صحیحین وغیرہما مین احادیث صحیحہ رفع وآمین کے موجود ہین مگر اسلیے کہ خلاف
وقایہ وہدایہ ہین مثلاً لائق حجت وعمل نہین سمجھے جاتے آمادامت کا قول تو مقبول ٹھہرا

رسول مقبول کا قول مردود ہوا ایسے اسلام کو ہمارے سو سلام یہ تو ایک ذرا سی مثال تھی
کتب فقہ سنت بحمدہ تعالی بکثرت موجود ہین اونسے جب مقابلہ کتب فقہ راہی کا کیا جاتا ہے
فی صدی دس بیس مسئلے بھی مطابق ظاہر احادیث کے نہین لگتے یہ بڑے بڑے فتاوے
فقہ کے جنمین لاکھون مسئلے لکھے ہین خدا کے واسطے ان مسائل کا ماخذ کونسا قرآن کونسی
حدیث ہی ذرا بتاؤ تو بہت دوڑو گے تو یہی بات آخر کو ٹھہریگی کہ انمین اجتہاد در اجتہاد
رای بررای قیاس علی القیاس ہوا ہی حالانکہ دنیا مین صحاح ستہ وغیرہ کتب احادیث
موجود ہین جو بسند متصل تا جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہونچتے ہین اونکے ہوتے ہوئے
ان دساتیر واساطیر وتخمۂ عقول فاسدہ کو دین ٹھہرانا اگر بے دینی نہین ہی تو پھر کیا ہی زمانۂ
خلافت راشدہ مین اگرچہ بمقدمۂ مرض وموت وموضع دفن نبوی وامامت وامر فدک
وامر شوری وخلافت مرتضوی وغیرہ کے تنازع ہوا لکن اصول وفروع مین اس قسم کا مجادلہ جو
پچھلی امت نے کیا ہی نہین ہوا ہان آخر ایام صحابہ مین قدریہ ظاہر ہوئے مرجیہ وجبریہ ومعتزلہ
کا ظہور زمانۂ حسن بصری مین ہوا یہ تابعی تھے زید بن علی نے اصول کو معتزلہ سے سیکھا اسلیے
زیدیہ اصول مین معتزلہ ہین فروع مین حنفیہ الا ماشاء اللہ کوفے والون نے زید کو چھوڑ دیا
شیخین پر تبرا کیا اسلیے رافضی کہلائے ایک فقط امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی نے طرفداری
زید کی فرمائی اسلیے بعض اہل تاریخ نے انکو زیدیہ کہا ہی مؤلف نامۂ دانشوران ناصری
لکھتے ہین ابو حنیفہ در اصول عقائد سلسلۂ زیدیہ را پیروی داشتہ محمد شہرستانی در ذیل مقالات
جارودیہ کہ از فرق زیدیہ می باشند گوید کہ ابو حنیفہ بآن فرقہ ہم عقیدت بودہ وبا محمد بن عبد اللہ
محض کہ معروف بنفس زکیہ وامام ششم زیدیہ ست عقد بیعت داشت وہم با برادرش
ابراہیم کہ نیز از ائمۂ آن گروہ ست وامام ہفتم زیدیہ باقدمی استوار دست بیعت دادہ
وہنگامیکہ بر منصور خروج کردہ بود در پنہان مردم را باعانت وی ترغیب می نمود ولی خود
دران جنگ ہمراہ نشد زمخشری در ذیل کریمۂ لا ینال عہدی الظالمین گوید کان ابو حنیفۃ

یعنی سرا بن جوب نصرۃ زید بن علی وحمل المال الیہ والخروج معہ اھ
معتزلہ بھی فروع مین حنفیہ ہین مثل زیدیہ کے اصول مین علحدہ ہین معتزلہ نے ایام دولت
مین کتب فلاسفہ کی مزاولت کی الگ ایک فن ٹھہرا کر نام اوسکا علم کلام رکھا درمیان سلف
اور معتزلہ کے مسئلہ صفات باریتعالی مین ہمیشہ اختلاف رہا سلف نے انسے مناظرہ کیا
لکن نہ قانون کلامی پر بلکہ قول اقناعی پر جو کوئی منکر یا مؤول صفات کا ہی وہ معتزلی ہی
مشکلہ حنفیہ وغیرہ تاویل صفات کرتے ہین ظاہر پر جبار ہی نہین کرتے اسلیے اصول مین گو
معتزلی ہین امام اعظم نے زید بن علی کی مدد کی اون کے خروج کو حق سمجھا اسلیے حنفیہ مین
زیدیت بھی ہی امام اعظم رح علی مرتضی کو عثمان غنی پر تفضیل ہی دیتے تھے جسطرح زیدیہ
جناب امیر کو افضل خلفاء سمجھتے ہین حنفیہ کو ایک خصوصیت تامہ ہی فرقہ زیدیہ و معتزلہ
سے بخلاف ائمہ ثلثہ باقی کہ وہ سنی خالص تھے امام منصور باللہ نے جب محمد بن علی شوکانی
کو قاضی القضاۃ دار الخلافت صنعا رمین کیا انھون نے اصول و فروع زیدیہ کا رد مستقل
لکھا وبل الغمام مین رد اصول زیدیہ کا ہی سیل جرار مین رد فروع زیدیہ کا ہی رافضہ کو
اپنے کتب مین واجب القتل لکھا ہی خوارج کو کلاب النار کہا ہی جزاہ اللہ عنا وعن سائر
المسلمین خیرا **اف** اہل عالم مین جو ملت و دین والے ہین وہ دو طرح پر ہین ایک وہ جو
کتاب رکھتے تھے جیسے صابئہ اولی دوسرے وہ جنکے پاس نہ کوئی کتاب ہی نہ حدود نہ
احکام جیسے فلاسفۂ اولی دہریہ ستارہ پرست بت پرست براہمہ ملل نحل مین ارباب واصحاب ان
ملل و نحل کو مفصل لکھا ہی پھر حال ہنود و ترسا و گبر و اہل اسلام کا بیان کیا پھر یہ لکھا ہی کہ
بڑی ملت ابراہیم علیہ السلام کی ملت ہی اسکے مقابلے مین ملت صابئہ یعنی شریعت نوح علیہ السلام
سے نکلی تھی حدود و احکام کی ابتدا آدم و شیث علیہما السلام سے ہوئی خاتمہ شریعت سید
الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا قرآن مین کہدیا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یہ اکمال دین عبارت ہی بقاء کتاب و سنت سے

اسلئے کہ اوسوقت جب کہ یہ آیت اوتری سوا قرآن وحدیث کے کچھہ نہ تھا اب جو کوئی
اس دین کو محتاج بحوق آرا، وقیاسات امت سمجھے تو گویا وہ اکمال کا منکر نقصان
کا قائل ہی صیغۂ اکملت وانعمت ورضیت کا صیغۂ ماضی ہی اسلیے یہ بھی نہین ہوسکتا
کہ یہ اکمال اجتہاد وراے آیندہ پر ملتوی رکھا جاوے علماے حق نے اپنے استقرار سے یہ
بات لکھی ہی کہ جتنے حوادث تاقیامت ہونگے اون سبکا حکم خصوص آیات واخبار یا
عموم ادلہ سے ہر وقت نکلتا ہی لکن مزاولت ودراست شرط ہی چنانچہ کتب فقہ سنت
جیسے نیل وسیل ودبل الغمام وشروح بلوغ المرام وشروح صحیحین وغیرہا اسکے شاہد عدل
ہین جسکو کچھہ مزاولت نہین ہی ساری عمر اوسکی خدمت راے وقیاس مین گذری ہی
وہ بیچارہ تو ایک مسئلہ بھی مطابق قرآن وحدیث کے نہین بتا سکتا اگر اتفاقاً کوئی مسئلہ
اوسکا موافق ان دونو اصول کے پڑگیا تو وہ اسلیے پڑا کہ اوسکے لال کتاب مین اوسیطرح
لکھا تھا نہ اسلیے کہ اوسنے کتاب وسنت سے نکالا ہو کیونکہ من جمیع الوجوہ کسی مذہب کو
ان مذاہب حنفیہ مالکیہ وغیرہ سے مبائنت کلی طریقۂ محدثین سے نہین ہی جو اہل حدیث
کا اعتقاد وعمل ہی اوسکی طرف ضرور کوئی نہ کوئی حنفیہ وغیرہ مین سے بھی گیا ہی غایۃ الامر
یہ کہ وہ عقیدہ وعمل انکے نزدیک مفتی بہ نہین ہی فتوی ظاہری اوسکے خلاف ہی یہ خلاف
اونھین شبہات لعین سے انمین آئے ہین گو سلف معذور ہون مگر خلف جنپر اب حق وباطل
بوجہ شیوع کتب حدیث کھل گیا ہی انکو تو کوئی بھی عذر عمل بالحدیث مین باقی نہین رہا
سوا ی عصبیت جاہلیت یا نفاق جلی یا مشاقفت خدا اور رسول کی

اصول اجتہاد اور اوسکے ارکان

ملل نحل مین چار اصول وارکان بتائے ہین پھر یہ کہا وسرہا ترجع الی الاثنین الکتاب
والسنۃ الخ پھر یہ کہا کہ جب کوئی حادثہ حلال حرام کا پیش آتا تو ابتدا اوسمین قرآن سے کرتے
اگر نص ظاہر ملگئی اوسکے موافق حکم جاری کرتے اگر نہ ملی سنت مین ڈھونڈتے اگر کوئی حدیث

ہاتھہ آتی حکم حدیث پر ٹھہر جاتے اگر ظنی اجماع کی تلاش کرتے اُس صورتمین ارکان انکے
نزدیک دو یا تین رہتے پھر لوگون نے چار رکن ٹھہرائے الی قولہ مستند اجماع ضرور ہی کہ
کوئی نص خفی یا جلی ہو مستند اجتہاد و قیاس اجماع ہی جبکہ اجماع مستند ٹھہرا طرف ایک
نص مخصوص کے جواز اجتہاد کے لیے تو حقیقت میں مرجع اصول کا طرف دو ہی رکن کے
ہوا بلکہ گاہی ایک ہی کی طرف رجوع ہوا یعنی طرف کتاب اللہ کے پھر شرائط اجتہاد کے
بیان کئی ہین پھر کہا اسمین اختلاف ہی کہ مصیب مجتہدین مین ایک ہی یا سب ابو الحسن
عنبری نے کہا ہر مجتہد جسکو اصول مین نظر ہی مصیب ہی پھر کہا جو فرق ملت اسلام سے
خارج ہین بسیاق مذہب اونکا مقتضی اس بات کا ہی کہ ہر ناظر مجتہد علی الاطلاق سے
الی قولہ اہل اصول کو تکفیر اہل اہوا مین خلاف ہی باوجود یقین اس امر کے کہ مصیب بعینہ
ایک ہی ہی اسلیے کہ تکفیر حکم شرعی ہی اور تصویب حکم عقلی پھر کسی متعصب مذہب نے
اپنے مخالف پر حکم کفر و ضلال کا دیا کسی نے مسابلہ کیا کافر نہ کہا کسی نے ہر مذہب والے کو
بسبب کسی ایک بات کے جو موافق اہل اہوا و ملل تھے کافر کہدیا یا قریب الکفر ٹھہرایا
جیسے قدریہ کو مجوس سے قریب مشبہ کو یہود سے قریب رافضہ کو نصاری سے قریب کہا ہی
جو اونکا حکم تھا ترک نکاح و ذبیحہ مین وہ انپر بھی لگا دیا جسنے سہل انکاری کی کافر نکہا اور نے
حکم تضلیل کا جاری کر دیا آخرت مین ہالک ٹھہرایا الی قولہ مجتہد مین نظر کرینگے اگر دو مجتہدون
مین سے ایک کی مخالفت ظاہر ساتھہ نص کے ظاہر ہوگی تو وہ اجتہاد مخطی ہی مگر گمراہ نہین
جسنی ان مین سے تمسک ساتھہ نص ظاہر یا خبر صحیح کے کیا وہ بعینہ مصیب ہی انتہی حاصل
حاصل کلام یہ ہوا کہ اصول اسلام دو ہین ایک کتاب اللہ دوسرے سنت رسول اللہ اجماع
ممکن ہی لیکن وجود اوسکا نہایت مشکل اسلیے امام احمد نے کہ منجملہ ائمہ اربعہ مجتہدین و قدوہ
اہل سنت و متبعین ہین اجماع کا انکار کیا ہی یہ حکایت اجماعات جو کتب سہو و قیاس
و فتاوی قیل و قال مین نسبت اکثر مسائل کے لکھی گئی ہی بالکل خرافات محض و اہیات ہی

اوسپر طرہ یہ ہوا کہ جسنے اجماع مذکور کا انکار کیا اوسکو یارون نے جھٹ پٹ کافر بنا دیا
یہ نہ سمجھے کہ جو دوسرے کو کافر کہتا ہی اگر اوسمین امر کفر نہین ہی تو یہ کہنے والا خود ہی
اوسکا مصداق ٹھہر جاتا ہی اوس دوسرے کا کچھہ بگاڑ نہین ہوتا یہود و نصاری مسلمانونکو
کافر جانتے ہین دین باطل کو حق سمجھتے ہین کیا انکے کافر بنانے سے یہ سب مسلمان
معاذ اللہ مسلمانی سے خارج ہوجاوینگے مقلدین مین آجکل تکفیر مسلمین کا بہت رواج ہے
اپنے مخالف کو فروع مسائل مین بہت جلد تکفیر کرتے ہین خصوصًا اہل حدیث کو جو خلاصہ
امت اسلامیہ ہین قیاس کا رتبہ اونکے نزدیک بھی جو شرع کو چار اصل مین منحصر بتاتے ہین
بعد اجماع کے ہی پھر جب اجماع کذائی جو مستند قیاس کا ہی کچھہ نہ ٹھہرا تو بیچارہ قیاس
کس قطار شمار مین ہوا اوسکی کیا وقعت ٹھہری خصوصًا جبکہ قیاس مذکور مصادم کسی نص
کا ہو اوسوقت تو پھر قیاس پر چلنا خدا کے قہر کا سامنا ہی وہ کیا ہی جو قرآن و حدیث
مین ڈھونڈے نہین ملتا جسکو اجماع و قیاس سے لیا چاہتے ہین ..... ؎

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبرست شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمترست

تالیہ دانشوران ناصری مین لکھا ہی چون ابو حنیفہ رح در اقتباس احکام طریق رائی و قیاس
زیادہ مسلوک میداشت از اجتماع فتاوای مشتتہ و التیام آرای متفرقہ او در عبادات
تراکیب غریبہ اتفاق افتد انتہی رہی یہ بات کہ ہر مجتہد ہر مسئلے مین حق رس ہی یا خطا کار
اسکی حقیقت شرعًا و عقلًا اسکے سوا کچھہ نہین کہ حق ہر حکم مین ایک ہی کے پاس ہی اگر سب
مجتہدین حق پر ہون تو چاہیے کہ سارے اقوال متضادہ و احکام متبائنہ حق ٹھہرین ہان
مجتہد مخطی کو ایک اجر ہی مصیب کو دو اجر ہین یہ ایک اجر اوس کوشش و کشش کے عوض مین
ہی جو اوسنے وقت اپنا در یافت حق مین صرف کیا ہی دو اجر اونمین ایک عوض سعی کے ہی
دوسرا عوض اصابت حق کے مصیب و مخطی کا تمیز ہرگز نہین ہوسکتا جب تک کہ قول مجتہد
کا کتاب و سنت پر عرض نہ کیا جاوے بعد عرض کے جسکا قول و اجتہاد مطابق نص یا

ظاہر ہی وہ مصیب ہی جسکا قول اوسکے مخالف ہی وہ مخطی ہی آپ دیکھو کہ اصل یہی
قرآن وحدیث ٹھہرانا اجتہاد و قیاس قرآن تو ہر جاہل وطفل کے نزدیک موجود ہی ترجمہ
ہونے سے اور بھی سہل ہوگیا اوسکا سمجھنا مشکل نہین کہ اوسکے وصف مین لفظ ایات بیّنات
فرمایا ہی رہی حدیث سو ہر زمانے مین ابتدا صدر اول سے ابتک ہر قرن وعصر
مین محدثین ہوتے چلے آئے جنھون نے شروح حدیث لکھی ہین ہر لفظ مشکل کا اعراب
ضبط کیا ہر غریب لغت کے معنی بتائے ہر محاورہ عرب کو سمجھایا اسمار رجال کی تحقیق کی
صحت وضعف ہر خبر واثر کا بیان کردیا ہر معاملے کی حدیث کا علحدہ باب مقرر کیا جس
جس نے سلف وخلف امت مین سے اوس حدیث پر عمل کیا اونکے نام بتائے اس علم کو
ایسا آسان کردیا کہ کم علم کے لیے بھی عمل کرنا حدیث پر سہل ہوگیا ہی خصوصًا زمانہ حال
مین کہ کتب صحاح ستہ و موطا و بلوغ المرام وغیرہ کا ترجمہ اردو زبان مین لکھا گیا ہی صدہا کتب
عربی فارسی فقہ حدیث کے جو خواب وخیال مین بھی نہ گذرتے تھے مفت بلا قیمت ہر شخص
کے ہاتھ آئے اب عرض کرنا مسائل اجتہادیہ وفروع قیاسیہ کا کتاب وسنت پر کچھ بھی
مشکل نہ رہا جانے دو کتب زبان عربی کو یارون نے شرح وقایہ درمختار وغیرہ کا بھی تو ترجمہ
اردو مین کردیا ہی اونمین وہی مسائل ہین جو عربی شرح وقایہ اور تازی درمختار مین ہین
اون اردو عبارت کے مسائل کو کتب مترجم حدیث سے ملاؤ بہت آسانی سے حال
موافقت مخالفت فقہ رای کا فقہ سنت سے کھل جاویگا لہذا جو شخص اب عمل حدیث
پر نکرے بلکہ اوسی اگلی لیک پر چلے تو وہ کفران نعمت کے قہر مین گرفتار ہی کوئی عذر اوسکے
لیے باقی نہین ہی حجت اوسپر تمام ہوگئی جسطرح امام احمد نے انکار اجماع کیا اسیطرح داؤد
ظاہری نے انکار قیاس کیا یہ دونو پیشوای اہل سنت ہین سوای بندگان قیاس کے
جو رای پرست عابد اجتہاد ہین کوئی انکا منکر نہین انپر معترض نہین بڑے بڑے امام انکے
طریقے مین پیدا ہوئے جنسے ایک عالم نے راہ ہدایت پائی بھلا ابن تیمیہ ابن قیم کے جوڑ کا

کوئی عالم حنفیہ مین تو بتاؤ ابن حزم کے رتبے کا کوئی امام مقلدون مین تو نکالو داؤد کا سا
متبع سنت تو دوسرا ڈھونڈ لاؤ جو انکی برائی کرتے ہین وہ کچھ اپنا ہی نقصان کرینگے ؎

باصاف دل مجادلہ با خویش دشمنی ست ہر کس کشد برآیینہ خنجر بخود کشد

دیکھو حدیث شریف مین ایمان کو یمن کی طرف نسبت کیا ہی حکمت کو اونمین ثابت کیا ہی فقہ کو اونکے
گلے باندھا ہی صحیح مسلم مین ہی الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان ایمان سے
مراد قرآن ہی اسلیے کہ توحید اوسی نے ہمکو سکھائی شرک سے اوسی نے ہمکو بچایا حکمت سے
مراد سنت ہی چنانچہ محاورۂ قرآن شریف سے جابجا یہی امر ثابت ہوتا ہی ایک جماعت اہل علم نے
مفسرین و محدثین سے ترجمہ اس لفظ کا بلفظہ احدیث ہی کیا ہی یہ کسی نے بھی ساری امت مین
نہین کہا کہ مراد اس حکمت سے فلسفۂ یونان ہی تھی سے مراد رای و قیاس نہین اسلیے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین یہ فقہ اصطلاحی تھی کوئی اسکا نام بھی نہین جانتا تھا اوس
عہد سعادت مہد مین فقیہ زاہد عارف قرآن و حدیث کو کہتے تھے نہ اوس شخص کو جسکو مسائل
نکاح و طلاق و خلع و اجارہ و بیع و شرا مطابق شرح وقایہ یا ہدایہ یا کنز قدوری منیہ وغیرہ کے
یاد ہون یا معاملات فتاوی برہنہ جو لباس تحقیق سے عاری ہی محفوظ ہون بہرحال جسطرح
محدثین امت اور سلف ائمہ کتاب و سنت کو رسول خدا نے معدل فرمایا دعای سرسبزی و
بہبودی دی اسیطرح مسلمین اہل یمن کے حق مین اس امر کی شہادت و خبر دی کہ یمان کے لوگ
علم قرآن و حدیث و فقہ سنت مین نہایت معتبر ہین اس معجزے کا ظہور بہت اچھی طرح پر اوس
جگہہ ہوا ہمیشہ یمن مسکن اہل علم حدیث و اصحاب ولایت رہا بڑے بڑے محدث کامل اس جگہہ
ہوئے بڑے بڑے اولیا اس جگہہ سے نکلے تواریخ یمن مین دیکھو کہ علاوہ اولیا اور علما کے
خاک اس قطر کی مجتہد خیز رہی ہر عالم الا ماشاء اللہ تعالی اپنی تحقیق پر قرآن و حدیث سے عامل
رہا اس زمانہ اخیر مین سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی القضاۃ محمد بن علی شوکانی انکی اولاد و
اصحاب و تلامذہ ایسے ہوئے کہ پھر نہ دیکھے نہ سنے آنکھ پہلے محمد بن ابراہیم وزیر تھے

معاصر جناب ابن تیمیہ حرانی کے فتاوا ترجمہ عافقا سے بڑی دھوم سے لکھا ہی یہ ایسے تھے کہ
انھون نے فجنۃ المنکر والمنذر پر انتقاد کیا یہ وہ تھے جنھون نے مذہب زیدیہ مین کا روکیا کتاب العواصم
والقواصم فی الذب عن سنۃ ابی القاسم رد شیعہ مین سنے مثل کتاب ہی استقصار الاتمام کے رد
جواب باصواب یا پاسخ لاجواب ہی روش باسم اور مکافحہ قصری آنکے بعد سید امیر نے رد کیا
پیر شیعہ کا فی آئے انھون نے تو مذہب زیدیہ کو اصلاً و فرعاً جڑ ہی سے اوکھیڑ کر پھینکدیا خوب ہی
تاکا کاوٹا یا تاکون مین گو زیدیہ تھے لکن بڑے عالم بالغ مرتبہ اجتہاد تھے انکے مذہب کا
دارمدار دو کتابون پر تھا جو تالیف ائمہ قدیم زیدیہ ہین ایک حدائق الازہار فی فروع مین
دوسرے شفاء الاوام فی اصول مین پہلی کتاب کا رد سیل جرار ہی دوسری کتاب کا رد وبل الغمام
ہی اسکے سوا اور بہت رسائل و مسائل جزئیہ مولفہ زیدیہ کا رد مستقل جناب قاضی صاحب رضی اللہ
عنہ نے لکھا ہی تاقضہ کو جابجا واجب القتل کہا ہی حنفیہ کو اگر زیدیہ کہا جاوے جسطرح مذہب
کہا گیا ہی تو کچھ زیادہ بعد نہین ہی اسواسطے کہ انکے امام معاصر زید بن علی علیہ السلام تھے
امام صاحب نے اونکو مال نقد سے مدد دی اونکے خروج کو بغاوت نہ سمجھا زیدیہ نے فروع مین
امام صاحب کی تقلید اختیار کی بسطرح بعض متاخرین زیدیہ مین قائل تبرا ہین جنپر بابت اس
تبرا کے شوکانی رح نے ارشاد الغبی مین خوب ہی خبر زیدیہ کی لی ہی اسیطرح حنفیہ بھی اہل
اتباع پر بوجہ عدم تقلید امام صاحب تبرا کرتے ہین چہ جای تقریر کے اسکو زیدیہ ہونا
بوجہ اتحاد مسائل فروعیہ اقرب ہی نسبت اون لوگون کے جنپر طائفہ بندہ رای و قیاس
بجرد سکوت منعایا اوسکے اطراف کی تہمت زیدیت لگاتے ہین رہا بالغیب فیبت علماء
مجتہدین اسلام کرتے ہین کون علماء اسلام جنکو رسول خدا صلعم اچھا کہین تاکہ ایمان وحکمت وفقہ
مین دخین کو سچا بتاوین آنیسون کو جھوٹ بولکر برا کہنا اپنا ایمان کھونا جاہل بتانا فقہ سے بیخبر
رہنا ہی لکم دینکم ولی دین ف ملت اسلام سے جرائم خارج ہین وہ دو طرح ہین
ایک قابل تعزیت یہ بھی دو طرح ہین ایک وہ جنکے پاس صحیح کتاب ہی جیسے توریت و

انجیل قرآن مین انکو یا اہل الکتاب کہا ہی دوسرے وہ جنکو شبہ کتاب ہی جیسے مجوس و
مانویہ کیونکہ صحف ابراہیم انمین مجوس کے احداث کے سبب آسمان پر اوٹھہ گئے انکے ساتھہ
اسلام مین وہی معاملہ کیا جاتا ہی جو اہل کتاب سے ہوتا ہی یعنی مجوسیہ حلال ہے ذبیحہ ان کا
درست ہی پہر اہل کتاب کے دو گروہ ہین یہود و نصاری یہ مدینے مین بہی تھے جسطرح
آمی کے مین کتاب والے مددگار دین اسباط تھے بنی اسرائیل کا مذہب رکھتے تھے آمی مدینہ
اسمعیل پر چلتے دین قبائل کی مدد کرتے پہلے فرقے کا قبلہ بیت المقدس تھا اب بہی یہود و
نصاری اوسی کو قبلہ جانتے ہین دوسرے فرقے کا قبلہ بیت الحرام تھا جو اب مسلمانون کا
قبلہ ہی شریعت فرقہ اولی کے احکام تھے شریعت فرقہ ثانی کی رعایت مشاعر حرام تھے
اول فریق کے خصماء کفار تھے جیسے فرعون ہامان دوسرے فریق کے دشمن بت پرست تھے
یہود و نصاری یہ دونون بڑی امتین ہین انمین امت یہود بہت بڑی امت تھی اسلیے کہ
ساری بنی اسرائیل کی شریعت توریت تھی اوسکے احکام کے پابند تھے انجیل اونہی تو
اوسمین احکام تھے نہ استنباط حلال و حرام بلکہ رموز و امثال و مواعظ و زواجر تھے باقی احکام
مین حوالہ توریت کا تھا اسی وجہ سے یہود متقدمین علیہ السلام موسے و موسی علیہ السلام
دونونے بشارت دی ہی ظہور خاتم رسل کے مدینے کے آس پاس جو یہود نے قلعے بنا رکھے تھے
اسی بشارت کی بنیاد پر بنائے تھے اونکے ائمہ نے اون سے کہدیا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان
طرف سے فاران کے ظاہر ہوگا اسلیے شام سے ہجرت کرکے یہان آتے تھے وکانوا من
قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءہم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین
یہود کے اکثر فرقے مجمع ہین اس بات پر کہ توریت مین ایک شخص کی بشارت دی ہی بعد موسی
کے لیکن تعیین مین اوس ایک شخص کے اور ایک سے زیادہ کے ہونے مین جدا جدا ہین بعد موسی
علیہ السلام کے عیسی علیہ السلام آئے تیس برس کی عمر مین اونکو وحی آنے لگی تین برس تین مہینے
تین دن رہ کر آسمان پر اوٹھا لے گئے مجوس بہی کو شبہ اہل کتاب کہا جاتا ہی مانویہ اصحاب ثنین،

علوم قرآن تبیہ

مذہبین بدین ابراہیمی طرح طرح کے رسوم بدعت انھون نے نکالے تھے عبادت خالص خدا کو
چھوڑ دیا تھا اس امت مین انکا نظیر دیکھنا ہو تو احوال محرفان زمان کو دیکھو کہ اپنی تقلید و
بدعات کے اثبات کے لیے کس کس طرح سے تحریف قرآن و حدیث کرکے آیہ و سنت کو
موافق اپنے مذہب کے کرتے ہین حالانکہ مذہب کو موافق کتاب و سنت کے کرنا چاہیے تھا
مگر عکس القضیہ ہوا خیال کرو انکا عقیدہ وجوب تقلید شخصی مین مثل شیعہ کے ہی امام صاحب
کو گویا معصوم خیال کر لیا ہی حالانکہ المجتہد یخطی و یصیب خود انکے اصول مین لکھا ہی
مگر کیا ذکر ہی کہ کسی مسئلے مین خطاے مجتہد کا اقرار کرین اولیا کی نسبت وہ اعتقاد بہم پہونچایا ہے
کہ اونکے قبور پر جاکر صدہا افعال شرک کرتے ہین خدا کو چھوڑ کر انھین کو متصرف بہارے
عالم کا جانتے ہین یہود کی ضلالت یہ تھی کہ انھون نے توریت مین تحریف کی خواہ لفظی ہو یا
معنوی یا دونو طرح کے آیات کو چھپاتے افترا کا الحاق دین مین کرتے اقامت احکام مین
سستی کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے بے ادبی سے پیش آتے تقلید علماء کرتے
انکا نمونہ اس امت مین علماء سوء دنیا طلب اس زمانے کے ہین جنکو عادت تقلید کی ہو گئی ہی
کتاب و سنت سے معرض ہین تعصب شدید کرتے ہین استحسان بدعات مین کسی عالم کے
قول کی سند پکڑتے ہین کلام رسول معصوم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بے پروا ہین احادیث
ضعیفہ یا موضوعہ کو تاویلات فاسدہ کو اپنا مقتدا ٹھہرایا ہی نصاری کی ضلالت یہ تھی کہ خدا کے
تین شعبے بتاتے عیسی علیہ السلام کے مقتول ہونے کے قائل ہوتے فارقلیط جو نام ہی رسول
خدا کا اوسکے معنی مین تحریف کی انکا نمونہ اس امت مین اولاد مشائخ ہی اپنے آبا و اسلاف
کے حق مین طرح طرح کے ظنون و اوہام کمال ولایت و تصرف کے رکھتے ہین کہان سے
کہان کھینچکر لیگئے ہین جہلاء صوفیہ کو جو قائل وحدت وجود ہین دیکھو کہ خالق کے حق مین کیا
عقیدہ باطل رکھتے ہین ایسے امور مین انکو حکم خوض کا کب تھا منافق دو طرح کے ہین ایک وہ
جو زبان سے کلمہ پڑھتے ہین دل کفر پر جما ہوا ہی فی الدرک الاسفل من النار انھین کے

حق مین وارد ہی دوسرے وہ ہین جنکو چلنا قوم کی سادت پر پسند ہی اگر قوم مسلمان ہی تو یہ بھی
مسلمان ہین اگر قوم کافر ہوجاوے تو یہ بھی کافر ہوجاوین دنیا کی لذت نے انکے دلون پر
ایسا ہجوم کیا ہی کہ خدا اور رسول کی محبت کے لیے انکے دل مین کچھ بھی گنجایش باقی نہین رکھی
حرص و حسد و کینہ اہل حق سے ایسا انکو گھیرا ہی کہ ملاوت مناجات و برکات عبادات سے
بالکل محروم ہوگئے ہین یہ نفاق انکا عملی ہی پہلا نفاق حضرت کے زمانے مین تھا یہ نفاق اس
زمانے مین ہی حدیث مین آیا ہی تین چیزین ہین جسمین ہون وہ منافق خالص ہی جب بات کہے
جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب جھگڑا کرے گالی بکے آج کل کے مقلدین کو
دیکھو اپنے رسالجات مین کسقدر فجور کو صرف کرتے ہین اہل حق پر افترای مسائل کرتے ہین
انکا نمونہ اس امت مین وہ لوگ ہین جو امرا کی مجالس مین حاضر ہوکر انکی مرضی کو خدا و رسول کی
مرضی پر ترجیح دیتے ہین انصاف سے دیکھو تو انمین اور ان لوگون مین جنھون نے کلام آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا واسطہ سنا اور نفاق اختیار کیا کچھ بھی فرق نہین ہی اسلیے کہ انھون نے
بھی بطریق یقین کے کلام شارع کو معلوم کرکے اوسکے خلاف کو اختیار کیا ہی اسی طرح حال اس
جماعت اہل معقول کا اس امت مین کہ سو طرح کے شکوک و شبہہ اپنے دلمین رکھتے ہین معاد
کو بالکل نسیا منسیا کردیا ہی غرضکہ جب تم قرآن شریف کو پڑھو تو یہ سمجھو کہ یہ مخاطب جس قوم سے
تھا وہ لوگ اب باقی نہین رہے بلکہ بفحوای حدیث شریف لتتبعن سنن من قبلکم کوئے
بلا ایسی نہین تھی جسکا نمونہ آج اس امت مین موجود نہین ہی مناظرے کا طرز جو قرآن و حدیث
مین ہی اوس سے بہتر طریقہ میسر نہین آسکتا مگر یارون نے مجادلہ و مکابرہ کو اختیار کیا ہی جسکے
برائی شرع سے بخوبی ثابت ہی یہ ہزارون رسالے جو مقلدین مبتدعین نے رد اہل حق مین لکھے ہین
اور راتدن لکھا کرتے ہین انصاف سے دیکھو تو سوای جدل کے مناظرے کا نام بھی اونمین
نہین ہی مناظرے سے تو مقصود دریافت حق ہوتا ہی مسئلہ مختلف فیہ مین یہان یہ ہوتا ہے
کہ ایک مسئلے کی صحت اگر ہزار دلیل سے ثابت بھی کردی جاوے تو بھی مخالف مجادل ہرگز

ایسکو نہین مانتا ایک ٹانگ کی مرغی کہے جاتا ہی ہرگز شرم نہین آتی بہت بڑا نقصان اگر ہزار مین ایک نے کیا تو دس مسئلے کے جواب کے جواب کو ٹال گیا لکن مونہ سے یہ نہین کہتا کہ ہان یہ حق ہی ہم خطا پر تھے بلکہ ایک طرز یہ نکالا ہی کہ مسائل مبحوث عنہا سے بعد حصول جواب یا صواب کے قطع نظر کرکے نئے ہذیان کو شروع کردیتے ہین تاکہ عوام کالانعام کے نزدیک عجز انکا جواب سے ثابت نہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ

شروط اجتہاد

ملل نحل مین لکھا ہی کہ شرائط اجتہاد کے پانچ ہین ایک جاننا لغت صدر صالح کا جس سے لغت عرب کو سمجھے الفاظ وضعیہ واستعارہ ونص وظاہر وعام وخاص ومطلق ومقید ومجمل ومفصل ومحکم ومفہوم کلام وغیرہ دلالت مطابقی وتضمنی وغیرہ کا امتیاز کرسکے ومن لم یحکم الآلۃ لم یصل الی تمام الصنعۃ دوسرے جاننا تفسیر قرآن کا خصوصاً اون آیات کا جنکا تعلق احکام سے ہو اور اون احادیث کا جنکو معنی آیات مین دخل ہو اور آثار صحابہ کا بان اگر تفسیر آیات متعلقہ مواعظ وقصص معلوم نہون تو کچھ نقصان نہین اسلیے کہ بعض صحابہ بھی اسکو نہین جانتے تھے اور بعد جمع قرآن کے اونھون نے اسکو نہین سیکھا حالانکہ اہل اجتہاد سے تھے تیسرے معلوم کرنا متون اسانید واحادیث کا اور احاطہ کرنا ساتھ احوال ناقلین ورواۃ کے اور وقائع خاصہ کا محیط ہونا اور واجب ومندوب واباحت وخطر وکراہت مین فرق کرنا چوتھے مواقع اجماع صحابہ وتابعین کا سلفاً صالحین سے دریافت کرنا تاکہ اسکا اجتہاد مخالف اونکے اجماع کے نہو پانچوین مواقع قیاسات کا جاننا کہ بعد نظر وتردد کے کسطرح اصل اوسکی طلب کیجاوے فھذہ خمس شرائط لابد من اعتبارھا حتے یکون المجتھد مجتھدا انتہی حاصلہ اسکے بعد یہ بھی کہا ہی کہ تقلید عامی کے حق مین ہی یعنے نہ حق عالم مین اور بعض علما نے یہ لکھا ہی کہ پانسو آیت تین ہزار حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سو اسقدر علم کے علما اس امت مین ہزارون

ہوئے ہین کوئی قرن ہجرت اس قسم کی مجتہدین سے خالی نہین رہا کتاب بدر طالع مین
اکثر مجتہدین امت ہی کا ذکر کیا ہی پانچ سکاہی مین صد ہا مجتہدون کا ذکر ہی اور اون علماء
کا نام و نشان بتایا ہی جنھون نے تقلید نہین کی اتحاف النبلاء مین بھی ایک ایسی جماعت
سلف مذکور ہی جو تقلید کا انکار کرتی تھی جب تقلید کا م عامی کا ٹھہرا تو جتنے مولوی حنفی اپکو
مقلد کہتے ہین وہ عامی ہوئے نہ عالم گویا سر بس فقہا و اعلماء امی یا مؤلف قیاس کیون نہون
اونکو بعد حمایت تقلید کے دعوی اپنے علم کا کرنا تتبع سالم ربط ہی وہ لابس ہین او
ثوب زور کے اسی لیے ابن عبد البر و قلانی وغیرہما نے نقل کیا ہی کہ اطلاق لفظ عالم کا
مقلد پر صحیح نہین تقلید جہل ہی علم نہین عقلمند لوگ امور دنیا مین تو تقلید پسند ہی نہین کرتے
دین مین کسطرح اوسکو جائز رکھینگے مقلدون کا تو حال یہ ہی جو لکھا گیا رہی مجتہد سو حسین
شرائط اجتہاد پائے جاوینگے وہ مجتہد سمجھا جاویگا کیمہ خصوصیت چار چھہ دس بیس شخص کی
نہین ہی اجتہاد کا چار شخصون مین حصر کرنا بی دلیل ہی صدہا صحابہ و تابعین و تبع تابعین و
ہزارہا علماء دین مجتہد تھے مجتہد کا اجتہاد اوسی پر حجت ہی نہ سائر امت پر اگر سائر امت پر
حصر ہو تو سایر مجتہدین امت کے اجتہاد کا ماننا واجب ٹھہریگا ان چار امامون کی کیا
خصوصیت رہیگی اگر کہو فی الس تابع مفید حصر انکے باب مین آئی ہی تو وہ کسدن کیلیے
چھپا رکھی گئی ہی ؎

دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن　　بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

جوت الخطا واسطے اجتہاد کے حنفیہ نے ذکر کیے ہین ہم خیال کرتے ہین تو وہ اونکے امام
مین ہرگز موجود نہ تھے اول درجہ لغت عرب جانتے کہ ہی امام صاحب کی عربیت مین جو
کچھہ قصور و فتور تھا وہ کتب تاریخ و طبقات سے بخوبی ثابت ہی ابن خلکان نے تاریخ خطیب
بغدادی سے نقل کیا ہی سوای قلت سر میت کے کسی اور بات کے ساتھہ وہ سعاب نہ تھے
سنہ اسی میں پیدا ہوئے سنہ ایکسو پچاس ہجری مین وفات پائی انتہی اور بات سے مراد یہ ہی کہ

اونکی طہارت ونقاوت وغیرہ مین کچھہ شک نتھا نہایت عمدہ دیندار خدا پرست زاہد آدمی تھے نامۂ دانشوران ناصری مین لکھا ہی ابن خلکان ویافعی آوردہ اند کہ ابو حنیفہ بجمیع کمالات آراستہ بود جز آنکہ در علوم عربیہ رتبۂ بلند نداشتہ ست گاہی سخنانش بلحن وغلط آمیختہ میشد انتہی دوسری شرط علم قرآن ہی سواون سے کوئی تفسیر آیات احکام وغیرہ کی منقول نہین تیسرے شرط علم حدیث ہی سو لسترہ حدیث سے زیادہ اونھون نے روایت نہین کی محدثین نے کہا ہی انکی بضاعت حدیث مین مزجاۃ ہی نسائی نے کتاب الضعفاء مین لکھا ہی ابو حنیفۃ لیس بالقوي فی الحدیث بخاری نے کتاب الضعفاء مین کہا ہی کان مرجیا سکتوا عن رأیہ وعن حدیثہ اشعریہ نے بھی اونکو مرجیۂ اہل سنت مین شمار کیا ہی اسی طرح غنیۃ الطالبین مین حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہی بہرحال علم حدیث مین انکو کچھہ دخل نہ تھا اسلیے خود اونھون نے کہا ہی علمنا ھذا رأي یہ نہین کہا علمنا ھذا روایۃ چوتھی شرط معلوم ہونا مواقع اجماع صحابہ کا ہی سو اسکا جاننا غالباً موقوف ہی صحت صحابہ پر امام صاحب نے کسی صحابی کو نہین دیکھا اگرچہ حنفیہ رؤیت ومعاصرت اونکے ساتھہ بعض صحابہ کے بیان کرتے ہین نامۂ دانشوران مین لکھا ہی پیروانش دعوی کنند چنانکہ درک صحبت تابعین نمودہ اند از خدمت اصحاب نیز کامیاب شدہ ست ولی رای صواب وقول صحیح آنست کہ با ایشان معاصر وہم عہد بودہ لکن بسعادت استفادت وتوفیق ملاقات ایشان موفق نگشت انتہی پانچوین شرط مواقع قیاسات کا جاننا ہی بے شبہہ اسمین امام صاحب کو بڑی دستگاہ تھی اسی واسطے اونھون نے کہا کہ ہمارا علم یہی رای ہی سو باوجود روایت کے رای کچھہ چیز نہین ہی نہ قیاس ایسی چیز ہی کہ ساری امت کے علما یا سلف امت نے اوسکو دین مین ضروری سمجھا ہو بلکہ کتب طبقات وتراجم مین مذمت رای وقیاس بھری ہوئی ہی یہ بیان اس جگہہ اسلیے کیا گیا کہ جو حنفیہ نے شرائط اجتہاد مقرر کیے ہین اونکا وجود کامل طور پر امام صاحب مین پایا نہین جاتا ہی پھر اونکی تقلید کو کس دلیل سے واجب سکتے ہین

اونکو سب ائمہ حدیث پر کس حجت سے مقدم سمجھتے ہین بلکہ اگر یہ سب شروط بھی اونمین موجود ہون تو بھی کچھ خصوصیت اونکی تقلید کی نہین ہی اسلیے کہ باقرار حنفیہ اور بھی بہت مجتہد اس امت مین تھے ہزارون کو جانے دو تین امام باقی کے مجتہد ہونے مین تو کسی حنفی کو بھی کچھ عذر نہین ہی کوئی یہ خیال نکرے کہ مطلب ہمارا اس جگہ بیان کرنا منقصت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا ہر نعوذ باللہ منہ بلکہ بیان کرنا اوس امر واقعی کا ہی جسکا تعلق مرتبۂ اجتہاد سے ہی ورنہ مناقب و فضائل اس امام عالیمقام کے ہمارے بیان سے زیادہ ہین مشکل ہی کہ مجرد کسی شخص کا فاضل یا افضل ہونا زہد و عبادت و تقوی مین ہرگز مقتضی اس امر کا نہین ہی کہ امت اوسکی تقلید کیا کرے ہمنے اسلیے کہ تمنے جزر کے جزر اونکے فضائل مین سیاہ کیے اس تسوید سے کیا امام صاحب معصوم ہوجاوینگے یا بنی امت ٹھہریگے جسپر ساری امت مکلف ہی ساتھ اتباع کتاب و سنت کے اسیطرح سارے مجتہدین امت بھی خواہ امام صاحب ہون یا اور کوئی صاحب مکلف ہین بالقدر قرآن و حدیث سوای خدا اور رسول کے کوئی واجب الطاعۃ نہین اگر ہی تو اوسکی دلیل قول امام سے یا کسی نص شرعی سے بتاؤ اب نہین بتاتے تو پھر کسدن بتاؤگے کیا بعد طلوع امام مہدی پیش کروگے تاخیر بیان وقت ضرورت سے تمھارے نزدیک بھی جائز نہین ہی

کس مرض کی ہیں دوا یہ لب جانبخش تری ۔۔۔ جان بلب ہین ترے آزار محبت دائے

امام صاحب کا ذکر بالخصوص اسجگہ اسلیے کیا گیا کہ یا امام رای و اصحاب رای ہین جسطرح مل نحل سے منقول ہوچکا مقلدین انھین کے لیے اپنا پیٹ مارتے ہین انکو مجتہد مطلق و واجب الطاعۃ سمجھتے ہین ساری امت سے علیحدہ انھین کی تقلید کے امیدوار ہین بخلاف ائمہ باقی کے کہ اونکو مثل محدثین و غیرہ مین منجملہ اہل حدیث کے شمار کیا ہی سمجھو تو اس سے زیادہ اور کیا انصاف ہوگا کہ جسکے مذہب کی بنیاد رائی پر ہو اوسکے پاس علم حدیث و لغت و اجماع موجود نہو خود اوسکو اقرار ہو کہ ہمارا علم رای ہی ہی نہ روایت اوسکی تقلید تو فرض سمجھی جاوے باوجود فقدان آلات و انتفاء شرائط اجتہاد کے جنکا بلوغ بمرتبۂ اجتہاد مسلم ہو اونکی روایت بھی قبول نہ کیجاوے ہمنے نا کہ

سب شرائط اجتہاد علی وجہ الکمال امام صاحب مین موجود تھے لیکن جسمین کوئی دوسرا شخص ایسا ہو
جسمین علاوہ ان شرائط کے اور علوم و فنون بھی موجود ہون تو اب بیچ کہ اوسکی تقلید
مقدم و واجب ہوگی یا انکی تقلید اسمین تو کسیکو شک نہین ہی کہ اول درجہ علم اور
فقہ کے امام شافعی ہین اونکو امام اعظم سے ہر علم مین زیادہ دستگاہ تھی کسی نے فرمایا ہی
عربیت اونپر جرح نہین کی کسی نے اونکے حق مین یہ نہین لکھا کہ وہ علم حدیث مین متبحر
یا کم علم تھے امام مالک کی حدیث دانی کے لیے موطا کافی ہی امام احمد کے امام الحدیث
ہونے کے واسطے مسند احمد گواہ عادل ہے بلکہ سچ پوچھو تو اصحاب صحاح ستہ ان سب سے علم
قرآن و حدیث مین زیادہ تھے آثار صحابہ کا علم بھی انکو علی وجہ الکمال حاصل تھا لغت عرب
کو بھی بسبب ہزاروں کتاب و سنت و علم لسان خوب جانتے تھے کتاب التفسیر صحیح بخاری
وغیرہ دواوین سنت مین موجود ہی پس جبکہ تقلید شخصی واجب ٹھہریگی تو ضرور ہے کہ
تقلید اوس شخص کی کیجاویگی جسمین شرائط اجتہاد موجود ہونگے بلا نقصان بلکہ مجتہد سے بھی
علم مین وہ زیادہ ہو جیسے اصحاب کتب ستہ خصوصاً بخاری مسلم مین صحاح ستہ اگر فرض کیا
جاوے کہ امام صاحب کو تین ہزار یا زیادہ احادیث یاد تھے تو بھی انصاف یہ کہتا ہی
کہ جسکو تین یا پانچ یا چھ لاکھ حدیث یاد ہون وہ بیشک امام صاحب سے زیادہ علم رکھتا ہے
اگر امام صاحب کو پانسو آیہ احکام معلوم تھین تو محمد بن اسمٰعیل حافظ تمام قرآن تھے بہ عذر
کہ قلت روایت حدیث کی امام صاحب سے اسلیے ہی کہ شرائط رواۃ اونکے نزدیک بہت سخت
و درشت تھے ہرگز لائق قبول نہین کیونکہ حنفیہ کے نزدیک امام صاحب بخلاف تابعین کے ہین
تابعی اور رسول کے درمیان مین صرف ایک واسطہ صحابی کا ہوتا ہی اصحابہ سب عدول ہین
امام صاحب نے فرمایا ہی کہ مقابلہ صحابی مین ہمارا قول چھوڑ دو سو جب سوا ہی صحابہ کے کوئی واسطہ
نہ ٹھہرا تو رواۃ کے لیے شرائط سخت عدالت وغیرہ کا ہونا عجب بہتان ہی سچ تو یہ ہے
کہ پیران نجی پر مند مریدان ہی پر اسند حنفیہ سے ورق ورق کے ورق مناقب امام صاحب مین لکھکر

بیچارے عوام کالانعام کے دلونمیں بہت ہیبت اونکی بجہادت تقلید کو ایک دائرہ بناکر
دکھایا بلکہ اسیطرح اور مقلدوں سے بھی نسبت اپنے ائمہ کے کیا توجہ بعید زبان دبلو اسکتے
سکے ان جاہلوں نے سمجھ لیا کہ یہ امام صاحب کوئی ایسے اتمماس سے تھے جنسے ہمکو کسی امرمین
کسی طرح کی مناسبت یا شرکت حاصل نہیں ہی گویا نوع بشر سے علیحدہ تھے فرشتے تھے
یا نبی امت تھے اگر ایسی ہی بات ہی تو ساری امت کو چاہیے کہ تقلید ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ
و علیؓ و ابوہریرہؓ و ابن عمرؓ و عایشہ صدیقہ کی کرین نہ تقلید امام صاحب کی اسلیے کہ مسانید
صحابہ ہنوز مدوّن ہین قضایای خلفاء راشدین ضبط ہین امام صاحب کی تو کوئی کتاب بھی
موجود نہین اور بے شبہہ مرتبۂ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امام صاحب اور تینون امام باقی سے
باتفاق امت اعلی، اکمل ہی پھر افضل کے ہوتے مفضول کی تقلید کس لیے واجب کہی جاتی
اگر اسلیے ہی کہ اونکے قضایا و فتاوے ٹھیک نہ تھے تو امام صاحب کے کسطرح ٹھیک ہوئے
اونسے تو اجتہاد مین خطا ہوا اور وہ تسلیم کیا وے مگر امام صاحب سے کسی خطا کا ہونا محال
ہی اگر محال نہیں ہی تو جو مسائل منسوبہ اونکی طرف بخلاف سنت صحیحہ ہین اونکو خطا
سمجھکر کس لیے ترک نہین کیا جاتا کوئی تابعی صحابی سے افضل نہیں ہی پھر تقلید صحابہ کیون
منظور نہین ٹھہرے جو لوگ ایسے ہین کہ اللہ تعالے نے اونکو قلب سلیم و فہم مستقیم عطا فرمایا ہے
سیدھی راہ پر چلایا ہی خطوط یمین و یسار سے بچایا ہی وہ خوب اس بات کو سمجھے ہوئے ہین
کہ اگر تقلید ہی کی ٹھہرگی تو پھر افضل سے افضل کی تقلید عین کیا خلل ہے تم ہمکو بخاری و
مسلم وغیرہما کا مقلد ہی سمجھ لو کسی طرح جان تو چھوڑو آس اتدن کے بیان سے ہماری
آنکھ کان کو ایذا نہ دو اگرچہ ہم نفس الامر مین اونکے مقلد نہین ہین اسلیے کہ تقلید کے
معنی یہ ہین کہ کسی کی بات کو بی دلیل قبول کرے جیسے تم مولویان حنفیہ ماضی و حال کی
بات کو مانتے اور اپنا دین سمجھتے ہو روایت کا قبول کرنا راوی سے کیہہ داخل تقلید
نہین اگر تقلید بھی تو درحقیقت ایسی تقلید عین اقتدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہے

نہ بقاعدۂ اصطلاحی صحاح ستہ وغیرہ مین کوئی ایسی کتاب نہین ہی جسمین سوای احادیث وآثار کے
کچھہ بھی اجتہاد یا رای صاحب کتاب ہو پھر اون کتابون پر عمل کرنے سے کیونکر تقلید
اونکی ثابت ہوسکتی ہی آپ سنو کہ علماء محدثین ہر زمانے مین تھے جنکا کام جمع کرنا حدیث
کا تھا اونمین زیادہ تر روی قبول وشہرت کے اصحاب صحاح ستہ ہین یہ بھی مثل ائمہ
اربعہ مجتہدین کے اہل قرون مشہود لہا بالخیر مین تھے جسطرح حجب المنفعۃ مین لکھا گیا ہی
سو انکا علم وفضل چارون امام مجتہد سے بہت زیادہ تھا علم بھی وہ علم تھا جو آمیزش رای
واجتہاد سے باوجود قدرت اجتہاد وقوت رای ودقت فقہ کے پاک ہی آنکے کتب صحاح
کہلاتے ہین یہانتک کہ سنن ترمذی وسنن ابو داؤد کے حق مین کہا گیا ہی کہ مجتہد کو
کافی مقلد کو وافی ہین اس سے معلوم ہوا کہ شرائط اجتہاد مین جو علم حدیث معتبر ہی وہ
علم یہی ہی جو ان کتابون مین ہی نہ یہ کہ اوس علم کی کتابین جنکا علم مجتہد کے لیے شرط ہے
کوئی اور کتابین ہین اگر ہین تو اونکے نام کیا ہین کوئی لاکر بتاوے اونکی مساوات ان صحاح وسنن کے ساتھہ
بحسب تلقی امت ثابت کردکھاوے پورا پورا علم ترمذی یا ابو داود کا ہرگز امام صاحب کو نہ تھا اگر تھا
تو ثابت کرو جزاکم اللہ فی الدارین خیرا یا ہم یہ بات ثابت کیے دیتے ہین کہ اصحاب
صحاح ستہ درجۂ اجتہاد سے بحسب شرائط مشہورۂ اجتہاد بہت بڑھی ہوئی تھی انکا علم
امام صاحب سے سو بلکہ ہزار بلکہ لاکھہ درجہ زیادہ تھا جب یہ بات ثابت ہوجاویگی تو پھر کچھہ
اعتراض عاملین بالحدیث پر وارد نہوگا اسلیے کہ تمنے تقلید مفضول کی اختیار کی ہی ان
لوگون نے فاضل کی ہان تابعیت وتبع تابعیت دوسری چیز ہی سو اوسکو کچھہ دخل باب
تقلید ومقدمۂ علم ووجوب قبول اجتہاد مین نہین ہی اسلیے کہ اگر یہ دونو درجے خواہان
وجوب تقلید ٹھہرینگے تو درجۂ صحابیت بالاولی اوسکا مقتضی ہوگا حالانکہ تم صحابہ کے ہوتے
ہوئے تابعی یا تبع تابعی کے مقلد بنتے ہو جسنے روایت حدیث کو قبول کیا ہی وہ تو کسی کے
نزدیک بھی مقلد نہین ہی تابع رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی ٹھہرتا ہی علوم اصحاب صحاح ستہ کا

ذرا کان رکھکر حال سنو اور علم امام صاحب بلکہ ہر سہ امام باقی سے موازنہ کرو پھر انصاف
سے کہو کہ اب تقلید ائمہ کی اولی و اقدم ہی یا اقتدا انکی

بخاری رضی اللہ عنہ

انکی ولادت سنہ ایکسو چورانوے مین ہوئی ہی ترجمہ مشکوۃ وغیرہ مین لکھا ہی انکو امیر المومنین
فی الحدیث کہتے ہین یہ ایک آیت تھی آیات الٰہی سے مستجاب الدعوۃ تھے ایکہزار اسی شخص
سے روایت حدیث رکھتے ہین انکے مشائخ تبع تابعین و اتباع تبع تھے ہزار شخص نے انسے
سند حدیث کی لی بخاری خوان کے لیے انھون نے دعاء خیر کی ہی اللھم تقبل انکو
چھ لاکھ حدیث یاد تھی سولہ برس مین صحیح کو انتخاب کرکے جمع کیا تو سے ہزار آدمیون نے
بلا واسطہ صحیح کو ان سے سنا انکی صحیح مین سوای معلقات و متابعات کے سات ہزار تین سو
ستانوے حدیث ہین اور مع التکرار نو ہزار بیاسی حدیث ہین سوای موقوفات و مقطوعات
کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین محمد بن احمد مروزی کے انکی صحیح کو اپنی کتاب
فرمایا ہی امام غزالی جب مرے صحیح بخاری انکے سینے پر رکھی تھی اس جگہہ اسیقدر حال
کا نی ہی خیال تو کرو حنفیہ کے نزدیک پانسو آیۂ احکام بارہ سو حدیث کے جاننے سے مثلاً
مرتبۂ اجتہاد ملتا ہی پھر جسکو سارا قرآن حفظ ہو چھ لاکھ حدیث نوک زبان پر یاد رکھتا ہو
جسکا تقوی و تقدس بھی متفق علیہ امت ہو وہ لائق تقلید ہی یا جو ان علوم مین قاصر یا قاصر
ہو خفا ہونے کی جگہہ نہین ہی انصاف کرنے کا محل ہے

مسلم رضی اللہ عنہ

شیخ نے ترجمۂ مشکوۃ مین لکھا ہی کہ یہ ایک علمای اعلام امت و حفاظ ملت سے تھے
فن حدیث مین مقتدا و پیشوا و مسلم ارباب فن ہین انھون نے ساری عمر کسی کی غیبت
نہ کی انکو تین لاکھ حدیث یاد تھی جس سے صحیح کو منتخب کیا احمد بن سلمہ نے کہا مسلم نے تالیف
صحیح مسلم مین پندرہ سال کی مدت مین بارہ ہزار حدیث کو لکھا قرآن کا حفظ تو خود معلوم ہے

حدیث کا یہ حال پھر جسکو سولہ سترہ حدیثین یاد ہون وہ بھی ایسی جنکو ایک جگہ مصنف نے
جمع کرکے نہین دکھلایا اوسکا علم زیادہ ہی یا جسکو تین لاکھ حدیث حفظ ہون انمین لاکھون تقلیبی
کے کون ہی پہلا شخص یا دوسرا آدمی

ابو داؤد رضی اللہ عنہ

انکو وقت تالیف سنن کے پانچ لاکھ حدیث حاضر تھی سنن مین چار ہزار آٹھ سو حدیث انھون
نے لکھی ہین یہ شاگرد ہین امام احمد کے یحیی ساجی نے کہا اصل اسلام کی ایک تو کتاب اللہ ہی
دوسرے ستون اسلام کا سنن ابی داؤد ہی حسن بن محمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
خواب مین دیکھا فرمایا من اراد ان یستمسك بالسنن فلیقرء سنن ابي داؤد ابن
اعرابی نے کہا اگر ایک شخص کو علم قرآن اور علم اس سنن کا حاصل ہو تو پھر دین مین یہ دو تو
اوسکو کافی ہین اسلیے اس کتاب کے ساتھ تمثیل دی گئی ہی حصول سرمایۂ اجتہاد مین کہ
جسکو اس کتاب کا علم حاصل ہی وہ بالغ رتبۂ اجتہاد ہی پھر جس شخص کو اس کتاب کا علم مع
اوسکی شروح وحواشی وتلخیص منذری وغیرہ کے حاصل ہی وہ تو رتبۂ شرط اجتہاد سے بھی آگے
بڑھ گیا پھر جس کسی نے سارے کتب صحاح ستہ پر عبور کیا ہی شروح امہات ستہ وغیرہ کو
پڑھا سمجھا ہی وہ تو درحقیقت علم مین سب سے زیادہ ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء

سنن ترمذی

اسمین بھی کئی ہزار حدیث جمع ہین اگرچہ تعداد اونکی اسوقت ذہن مین حاضر نہین ہی علماء
حجاز وخراسان وعراق نے اوسکو نہایت پسند کیا اور کہا ہی جسکے گھر مین یہ کتاب ہی اوسکے
گھر مین گویا ایک پیغمبر بیٹھا ہوا بات چیت کر رہا ہی اس کتاب مین ایک یہ خوبی ہی کہ مذاہب
فقہاء وہر ایک اہل مذہب کے استدلال کو بھی ذکر کیا ہی انواع حدیث کو کہ صحیح ہی یا حسن یا
ضعیف بیان فرمایا ہی اسکے حق مین اہل علم نے کہا ہی ھو کاف لمجتہد مغن للمقلد ترمذی
شاگرد ہین بخاری کے ایک حدیث کی روایت بخاری نے بھی انسے کی ہی انکی ایک حدیث

ثلاثی ہی مسلم وابو داؤد مین کوئی ثلاثی نہین ہ

سنن نسائی

سنن بھی ہزار ہا حدیث ہین نسائی کی شرط رجال مین مسلم کی شرط سے بھی زیادہ سخت تھی اسکو بعض اہل علم نے بعد صحیحین کے سب کتب سنن پر مقدم رکھا ہی پھر ابو داؤد پھر ترمذی کا ذکر کیا ہے +

سنن ابن ماجہ

یہ چھٹی کتاب ہی منجملہ صحاح ستہ کے کثرت احادیث مین لگ بھگ ترمذی کے ہی گنتی کی دو چار حدیثین اسمین منکر ہین سو اونکو اہل حدیث نے علحدہ کرکے بتا دیا ہی بعض کے نزدیک اسکے بدل مین مؤطا امام مالک ہی جامع الاصول وتیسیر الوصول مین مؤطا ہی کو لیا ہی مؤطا کا مرتبہ تمام کتب حدیث سے فائق ہی ایکہزار آدمی نے اوسکی سند امام مالک سے لی تھی اصحاب صحاح ستہ گویا خادم ہین مؤطا کے ان صحاح وسنن کے سوا وہ اور بہت کتب سنت ہین جنکا ذکر مع ترجمہ مؤلفین اتحاف النبلا وغیرہ مین لکھا گیا ہی ترجمہ صحاح ستہ مع ترجمہ اصحاب سنہ حلہ واتحاف وغیرہما مین نہایت بسط سے قلمبند ہوا ہی انصاف والے کہان ہین ذرا آوین تا باہم ائمہ فقہ کو انکے تراجم حالات سے ملاوین دیکھین کہ یہ لوگ کسی بات مین اونسے کم تھے یا زیادہ ترجمہ کا حال تو مقابلہ ترجمہ سے معلوم ہو سکتا ہی لیکن مشکل یہ ہی کہ ائمہ کی تالیف موجود نہین کہ مقابلہ اوسکی تالیف کا انکی تالیف سے کیا جاوے مقدار علم کو سمجھا جاوے ہان مؤطا و مسند احمد موجود ہی سو اوسپر کتب رای وقیاس کو کسی طرح کا تفوق حاصل نہین ہی اگر محدثین کے ہوتے ہوئے اور باوجود میسر آنے کتب صحاح ستہ وغیرہ مسانید ومعاجم وسنن وصحیح کے انکا اتباع نکرنا ائمہ فقہ کی رای وقیاس کا سند پکڑنا آنکھون پر پردہ ڈال لینا دلیل قفل کا ہی ہے

مردمان اندر حسرت فہم درست ۔۔۔ اینکہ میگویم بقدر فہم تست

جملا اوسکا اجتہاد زیادہ صحیح ودرست ومقبول ہوگا جسکو علاوہ قرآن شریف کے لاکھون

حدیث یاد ہین کوئی فسق و بدعت اوس سے ماثور نہین یا اوسکا اجتہاد جسکو ہزار دو ہزار
تین ہزار حدیث بھی یاد نہون وہ کہے کہ ہمارا علم تو یہی ہماری رای ہی دوسرے کے لیے
اوسکی رای ہی پھر دوسرے اماموں نے بھی اوسکے حق مین یہی کہا ہو کہ یہ سب رای والون
کے امام ہین سارے اہل رای فقہ مین انکے عیال ہین مقلدین ناحق اپنا پیٹ مارتے ہین
سلف سے خلف تک سب اہل علم نے غالباً یہی کہا ہی کہ تین امام تو اہل حدیث مین ہین
یہ امام رای و امام اصحاب رای ہین آسمین بُرا ماننے کی کیا بات ہی جو بات درحقیقت
ہوگی وہ بہرحال کہنے سننے مین آویگی حاشا اللہ کہ مقصود اس ذکر سے تنقیص امام صاحب ہو
جو اونکو بنظر حقارت دیکھے خدا اوسکو دونو جہان مین روسیاہ کرے بلکہ مطلب فقط اتنا ہی
کہ اس ملت مین بعد خدای پاک، کے کوئی شخص واجب الطاعۃ نہین مگر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہر کسی کی بات لی جاتی ہی ترک کیجاتی ہی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات
امامت کسی شخص کی آحاد امت و افراد اہل ملت مین سے جب ہی مسلم ہی کہ وہ پورا متبع
سنت ہو اتباع سنت کی طرف دعوت کرے ورنہ دعوی اوسکا عین کذب ہی امامت اوسکی
غیر صحیح خواہ یہ شخص سلف امت مین سے ہو یا خلف ملت مین سے یہ بات سب کے نزدیک
مسلم ہی کہ متاخر کو متقدم سے زیادہ علم ہوتا ہی جو علماء محدثین بعد ائمہ اربعہ کے آئے بیشک
اونکا علم ائمہ سے زیادہ ہی اسلیے کہ ہر امام کو اوتنا ہی علم تھا جو اوس سے ماثور ہی اس متاخر کو
چارون اماموں کا علم یکجا ملا تو یہ اون سے علم مین زیادہ ٹھہرا بھلا خیال کرو کہ ابن تیمیہ و ابن
قیم کو کسقدر علم کثیر تھا ساری دنیا کے ملل نحل پر اطلاع تھی شیعہ خوارج فلاسفہ جہلا صوفیہ
مقلدین مبتدعین متکلمین جاہلین پر کیسا کیسا عمدہ رد کیا ہی اثبات توحید و رفع شرک و بدعت
و قدح قدریہ و جبریہ مین کیسی کیسی کوشش فرمائی ہی فلاسفہ جو بڑے عقلمند عقل کے پتلے
دانشمندی کے بانی مبانی تھے اونکے رد مین اونھین کے قواعد و ضوابط کے بنیاد پر
کیسا کیسا جواب معقول دیا ہی اس سے زیادہ کیا دلیل اونکے کمال علم و عقل پر ہوگی اونکے بعد

جو کئے اونکا علم ان سے بھی زیادہ تھا اس زمانہ آخر مین شوکانی نے تفسیر سنی کبھی فقہ
سنت اصول فقہ کو اسطرح ہر خس و خاشاک رای و قیاس و چرک قیل و قال سے پاک کیا کہ
کسی نے ایسا نکیا تھا یہ کام انسے اسلیے ہوا کہ انکا علم خالصاً للہ تھا اور ہم
سمیع متن تقدم تھا اور سپر خدا نے قلب سلیم و عقل قویم و فہم مستقیم عطا فرمایا
اس نعمت کا انکار کرنا کفران نعمت خدا ہی حدیث مین آیا ہی ان ربکم فی ایام دہرکم
نفحات الا فتعرضوا لہا او کما قال اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ہر زمانے مین ایک مجدد
دین بھیجتا ہی لوگون کو اوسکی بات ماننا اون نفحات سنیہ روائح سنیہ کا جو اوسکے ذریعے
سے رات دن دنیا مین پھیلتے ہین حاصل کرنا ایک بڑی سعادتمندی ہی بلکہ اس حدیث مین یہ حکم
ہی کہ اون نفحات سے تعرض کرو تو ہی حیران اوس قوم کا جسنے قدر اس نعمت کی نہ پہچانی
بجای تعرض کے اعتراض کیا اس اعتراض کرنے کو سرمایہ اپنی بدبختی کا ٹھہرایا اذا اراد اللہ
بقوم سوء فلا مرد لہ ومالہ من دونہ من وال

بیان دوسرا واسطے شرائط اجتہاد کے

توضیح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو علم کتاب کو مع اوسکے معانی کے لغۃً و
شرعاً اوسکے اقسام کو جانتا ہو حاوی ہو علم سنت کو مع متن و سند کے حاوی ہو وجوہ قیاس کو
تلویح مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ تین قسم کے علم کا جامع ہو پہلے کتاب مراد کتاب سے
اوسقدر ہی جو معرفت احکام سے متعلق ہو پس معتبر یہی علم ساتھ مواقع احکام کے ہی کہ وقت
طلب حکم کے اوسطرف رجوع کر سکتا ہو نہ یہ کہ وہ مواقع حفظ ہون نوک زبان پر دوسرے سنت
ہی اوسقدر کہ متعلق احکام ہی اوسکے متن کو پہچانتا ہو متن نفس حدیث کو کہتے ہین سند کو بھی
پہچانتا ہو تیسرے وجوہ قیاس کو مع شرائط و اقسام کے جانتا ہو اس جگہ یہ اجماع کا ذکر کرنا بھی
اولی ہی اسلیے کہ معرفت اجماع و مواقع اجماع کے ضرور ہی تاکہ اوسکے اجتہاد مین مخالفت اجماع
کی نہو علم کلام و علم فقہ کا جاننا شرط نہین ہی یہ شرائط حق مین مجتہد مطلق کے ہین جو مسائل احکام

مین فتوی دیتا ہی جو مجتہد ایک حکم مین ہی نہ دوسرے حکم مین اوسپر جاننا اوسیقدر کا لازم
ہی جو متعلق اوس حکم سے ہی تو رالانوار مین لکھا ہی شرط اجتہاد کی یہ ہی کہ حاوی ہو مسائل
علم کتاب کو لغت و شرع کی راہ سے اوسکے وجوہ جو ہمنے کہے ہین جیسے خاص و عام و امر و نہی
و سائر اقسام اونکو جانتا ہو لکن علم ساری کتاب کا شرط نہین بلکہ اوسی قدر کا جسکو تعلق ہی
احکام سے اور یہ احکام اوس سے نکل سکتے ہین اسکا اندازہ پانسو آیت ہین جو ہمنے تفسیرات
احمدیہ مین تالیف و جمع کئے ہین حاوی ہو علم سنت کو مع اوسکے اقسام کے یہ بھی اوسیقدر
جس سے تعلق ہی احکام کا یعنی تین ہزار حدیث نہ سارے احادیث عارف ہو وجوہ قیاس کا
مع اوسکے طرق و شرائط مذکورہ کے تاتن نے ذکر اجماع کا نہین کیا باقتداء اوسلف اور نیز
اسلیے کہ فائدہ اختلاف بالاستنباط کا اوس سے متعلق نہین ہی حاجت طرف اجماع کے اسلیے
ہی کہ مسائل اجماعیہ کا علم ہوگا تو اوسمین خود اجتہاد نکریگا بخلاف کتاب و سنت کے کہ ہر مجتہد
کی تاویل علحدہ ہی مشترک و مجمل اور اسکے امثال مین بخلاف قیاس کے کہ وہ عین اجتہاد ہی
اوسی پر مدار فقہ کا ہی انتہی فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین ہی شرط مجتہد کی جبکہ وہ مجتہد
مطلق ہو بعد صحت ایمان کے گو یہ صحت بادلۂ اجمالیہ کیون نہو جانتا ہی کتاب کا لکن نہ ساری
کتاب کا بلکہ اوسی قدر کا جسقدر متعلق ہی احکام سے اسی طرف اشارہ کیا ہی اس قول سے کہ
وہ یعنی علم کتاب بقدر پانصد آیہ کے ہی پھر جاننا ہی سنت کے متن کا لکن جاننا سارے سنن کا
شرط نہین ہی بلکہ اوسقدر کا جسپر مدار اکثر احکام کا ہی کہا ہی ایسے سنن جنپر مدار احکام کا ہو
بارہ سو حدیث ہین سنتبھی جانتا ہو گو بطریق نقل کے ایما اس شان سے کیون نہو مواقع اجماع کو بھی پہچانتا ہو حظ وافر
رکھتا ہو علم اصول سے اسلیے کہ اگرچہ یہ علم یعنی اصول فقہ حادث ہی لکن مدون سابق ہی ضرور ہی کہ صرف نحو لغت کو بھی
جانتا ہو لکن اوسقدر جسکے سبب سے قادر ہو معرفت معانی کتاب و سنت پر نہ یہ کہ ان علوم کو مثل اصمعی و خلیل و
سیبویہ کے جانتا ہو منتہم الحصول مین لکھا ہی کہ شرط اجتہاد مطلق کی بعد صحت ایمان کے
گو ادلۂ اجمالیہ سے ہو نہ تدقیقات تفصیلیہ سے جسکے لیے صنعت علم کلام بنائی گئی ہی پہچانتا

اوسسے چیز کا ہی جسکو تعلق ہی احکام سے کتاب وسنت مین مع اوسکے مراتب ظہور ودلالت
وسائر احوال کے جسکو دخل ہی استدلال مین اسطرح پر کہ مرد یک طلب حکم کے رجوع کرسکے
اون دونوکی طرف یعنی قرآن وحدیث کی طرف کہا ہی قرآن کی پانسو آیتین کافی ہین اسی طرح
غزالی وغیرہ گئے ہین تقریر مین گویا انھون نے مقاتل بن سلیمان کو دیکھا کہ سب سے پہلے اوسنے
آیات احکام مین تصنیف کی ہی فقط پانسو آیت کا ذکر کیا ہی حالانکہ یہ مدفوع ہی اسطرح پر
کہ مراد آیات ظاہرہ ہین نہ حصر سنت سے پانسو حدیث یا تین ہزار حدیث جانتا ہو امام احمد
نے کہا تین لاکھ حدیث جانتا ہو کسی نے کہا پانچ لاکھ یہ محمول ہی احتیاط وتغلیظ پر فتیا مین
بیان حد کمال پر فقہ مین تالابد منہ اوسیقدر ہی جسپر مدار علم ہی سو وہ بارہ سو حدیث ہین
سارے نصوص کا جاننا ظہر قلب سے یاد رکھنا شرط نہین جسطرح غزالی وغیرہ نے اسپر اگاہ
کیا ہی اگر سارے سنن کا جاننا شرط ہو تو باب اجتہاد مسدود ہو جاوے اسلیے کہ حافظہ
سارے سنن کا متعذر ہی عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ نے بہت ایسے مسائل مین اجتہاد کیا
جنمین سنت وارد کو اوس باب مین یاد نہ رکھتے تھے یہانتک کہ جب وہ سنت اونکے نزدیک
روایت کی گئی تو اوس حدیث کی طرف اونھون نے رجوع کیا سارے کتاب کے جاننے کا یہ
حال ہی کہ اقرب یہ ہی کہ مشترط ہوا سلیے کہ تمیز آیات احکام کا غیر احکام سے موقوف ہی
معرفت جمیع کتاب اللہ پر بالضرورۃ غیر کی تقلید کا اوسمین مساغ نہین کیونکہ قرائح وافہام
مختلف ہین کبھی ایک شخص پر بوجوہ استنباط مفتوح ہوتے ہین جو اوسکے غیر کو میسر نہین ہین
حفظ کا یہ حال ہی کہ قرآن جسقدر مختص باحکام ہی اوسکا حفظ واجب ہی بہت سے اہل علم
سے جنمین ایک شافعی بھی ہین وجوب حفظ قرآن منقول ہی اسلیے کہ حافظ کو ضبط معانی
کا ناظر سے زیادہ ہی تقریر مین اس سے اولویت حفظ تمام قرآن کی معلوم ہوتی ہی تتمہ معرفت
سنت سے ہی ہونا علم کا ساتھہ احوال سنت کے تحریر مین اجتہاد کے لیے علم قاطع ومنسخ
بھی شرط کیا ہی تاکہ اجتہاد برخلاف قاطع موافق منسوخ کے تقریر مین واقع نہو اس

صورت مین معرفت مواقع اجماع کے شرط ٹھہرینگی تاکہ خرق اجماع نہوا سکے معنی غزالی نے
یون بیان کیے ہین کہ یہ بات جانے کہ اجتہاد اوسکا موافق کسی مذہب کے ہی یا واقعۂ تازہ
ہی جسمین اہل آرا رائے خوض نہین کیا ہی حفظ جمیع مواقع اجماع وخلاف کا واجب ہی انتہی
یہ پانچ کتابین ہین فقہا رحنفیہ کی جنمین شروط اجتہاد مطلق مطابق بیان مذکور لکھے ہین انکے
سوا اور بہت کتابون مین اسیطرح یا قریب اسکے ذکر کیا ہی جب ان شرائط کو امام حنفیہ
مین تلاش کیا جاتا ہی تو پوری پوری پائی نہین جاتی نہ انمین نہ انکے شاگردونمین چنانچہ
بیان اس عدم وجدان کا زیر عبارت ملا نجل گذر گیا فوقیت امام صاحب کا فقہ مین یہان
ہی کہ نور الانوار سے معلوم ہوا کہ قیاس عین اجتہاد ہی اوسی پہ مدار فقہ ہی پس امام صاحب
اہل رای ٹھہرے فقہ نام رای کا ہوا تلویح سے ثابت ہوا کہ مجتہد کو جاننا علم کلام وعلم فقہ
کا مشروط نہین ہی پس غیر فقیہ جو عالم کتاب وسنت ہی وہ بھی انکے نزدیک مجتہد ہوتا ہے
شرح مسلم سے معلوم ہوا کہ پانسو آیت بارہ سو حدیث کا جاننا مجتہد کو کافی ہی سو اسقدر علم
احادیث کا امام صاحب کو ہونا کسی کتاب حنفیہ سے صراحۃً پایا نہین جاتا اسی شرح مین بہرہ
ہونا مجتہد کا علم اصول سے بھی لکھا ہی سو یہ شرط تو گویا بالکل امام صاحب مین مفقود تھی
اسلیے کہ اول مدوّن اس علم کے امام شافعی ہین وہ اوس دن پیدا ہوے جسدن امام صاحب
کا انتقال ہوا اونکے وقت مین یہ علم مدوّن نہ تھا مفتہم مین امام احمد سے تین لاکھ یا پانچ لاکھ
حدیث کا جاننا واسطے مجتہد کے نقل کیا ہی اس شرط کی بابت ہم حلف کرتے ہین کہ امام صاحب
مین یہ شرط موجود تھی امام احمد واصحاب صحاح ستہ مین یہ شرط علی وجہ الکمال حاصل تھی اگر
حافظ ہونا امام صاحب کا سارے قرآن کو ثابت ہو تو وجود ایک شرط سے کوئی مجتہد نہین ہوتا
ہر شہر مین سیکڑون حافظ قرآن موجود ہین وہ سب مجتہد مطلق ٹھہرینگے حالانکہ اجتہاد نزدیک
حنفیہ کے بعد ائمہ اربعہ ختم ہو چکا ہی ہزارون بچون بیبیون جولاہون کو قرآن شریف
ظہر قلب سے یاد ہوتا ہی اگر قرآن کے ساتھہ جاننا اوسکے اقسام کا معتبر ہی تو ان اقسام پر

اوس تفصیل سے جو کتب اصول فقہ حنفیہ مین لکھی گئی ہی ہرگز امام صاحب کو اطلاع نہ تھی اگر تھی تو اوسکو بسند متصل ثابت کرو اسی طرح حفظ جمیع مواقع اجماع و خلاف کا بھی اونکے حق مین ثابت نہین ہوتا امام شافعی نے فرمایا ہی محمد بن حسن نے مجھسے کہا کون زیادہ اعلم ہی یعنی بڑا عالم ہمارے صاحب یا تمہارے صاحب یعنی ابو حنیفہ کو زیادہ علم ہی یا امام مالک کو مینے کہا انصاف سے گفتگو کرو گے کہا ہان مین نے کہا تمکو قسم ہی خدا کی تعیین کرو کہ کون اعلم ہی ساتھہ قرآن کے تمہارے صاحب یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکم مینے کہا تمھین قسم ہی خدا کی کون زیادہ عالم ہی ساتھہ سنت کے تمہارے صاحب یا ہمارے صاحب کہا اللھم صاحبکم مینے کہا قسم ہی تعیین اللہ کی کون اعلم ہی ساتھہ اقاویل متقدمین صحابہ کے تمہارے صاحب یا ہمارے صاحب امام محمد نے کہا اللھم صاحبکم پھر امام شافعی نے کہا اب کچھہ باقی نہ رہا سوائے قیاس کے سو قیاس نہین ہوتا مگر ایک چیز پر ان تین چیزون سے تو پھر کس چیز پر تم قیاس کروگے انتہی یہ حکایت چند کتب تاریخ و طبقات مین اسی طرح لکھی ہے اس سے صاف ظاہر ہی کہ امام مالک امام صاحب سے علم قرآن و احادیث و آثار مین زیادہ تھے اسمین بھی شک نہین کہ علم امام شافعی کا امام مالک سے علم امام احمد کا امام شافعی سے زیادہ تھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قلت علم امام صاحب کی ساتھہ کتاب و سنت و اقوال صحابہ کی خود امام صاحب کے وقت مین بھی اونکے تلامذہ وغیرہم کو ثابت تھی اسلیے امام شافعی نے علم اونکا قیاس مین منحصر کیا یہ کہا لوگ عیال ہین ابی حنیفہ پر فقہ یعنی رای و قیاس مین گویا قیاس و رای مین وہ سب کے مربی تھے سو قیاس کی حقیقت اوسکا مرتبہ نسبت بعلم کتاب و سنت معلوم ہو چکا منعند ابدال متقدمین کا ساتھہ اہل سنت و اصحاب قرآن کے جنکو سارا قرآن لوگ زبان پر تھا لاکھون یا ہزارون یاسیکڑون حدیث اونکو ازبر تھین خصوصا متاخرین محدثین جو علم لغت و ادب و اصول فقہ مین فرد زمانہ تھے عجب انصاف ہی ہم قسم کھاکر کہہ سکتے ہین کہ علم شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی حافظ ابن القیم جوزی حافظ ابن عبد الہادی مقدسی علم مجتہدین قطر یمن کا امام صاحب

بلکہ باقی فقہا و مجتہدین سے ہزار مرتبہ زیادہ تھا پھر اونکے اجتہاد کا ماننا انکی روایت کا
قبول نکرنا یہ کیا داد و سداد ہی تاج مکلل ہین جن مجتہدین کا ذکر ہی اون سب کا علم نہ زہد
سے بہت زیادہ تھا تقوی و طہارت مین بھی کچھ کم نتھے بلکہ مجرد کثرت عبادت پر کثرت علم کو
شرف و فضل ہی یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہوچکی ہی امام صاحب ہون یا اور کوئی
صاحب اونکے زہد و عبادت و کثرت نماز و روزے کو کچھ دخل وجوب اطاعت و لزوم
تقلید مین نہین ہی نہ تنہا عبادت موجب مزید قوت اجتہاد ہوتی ہی اجتہاد کے لیے باتفاق
فقہا حنفیہ وغیرہ وجود شرائط اجتہاد کا ضرور ہی نہ عبادت و زہد پھر جس شخص مین یہ شرائط
زیادہ ہون گے تمھین کہو کہ وہ عالم زیادہ لائق قبول و اقتدا کے ہوگا یا وہ شخص جسمین یہ شرائط
موجود نہون یا ہون مگر ساتھہ نقصان کے اسکا جواب تو گذر چکا کہ تابعیت و تبع تابعیت کو بھی
کچھ دخل وجوب تقلید مین نہین ہی اگر ہی تو تابعین و تبع تابعین مین صدہا مجتہدین گذرے
ہین اونھون نے کیا قصور کیا ہی کہ اونکی تقلید منظور خاطر عاطر مقلدین نہین ہی صرف ایک
تابعی یا تبع تابعی کی تقلید پر قصر جسپر ہی جو لوگ نافی تقلید شوم مثبت اتباع مرحوم ہین وہ کچھہ انکار
تنہا امام صاحب ہی کے تقلید کا نہین کرتے ہین بلکہ سارے جہان کے علما و فقہا کی تقلید کو
شرک فی الرسالہ حرام فی الدین جانتے ہین جبکہ یہ تقلید اونکو اتباع قرآن و حدیث سے دور ڈالے
باطل کو حق سمجھاوے جو قول کسی مجتہد مطلق یا مجتہد فی المذہب یا مجتہد فی المسئلہ یا کسی عالم
امت کا موافق کتاب و سنت ہی وہ سب کے نزدیک مقبول ہی اسی وجہ سے جماعۂ متبعین
بھی اپنی کتابون مین علما امت و مجتہدین ملت سے نقل کرتی ہین خواہ وہ قول امام اعظم رضی اللہ
عنہ کا ہو یا کسی اور امام یا عالم کا اہل سنت کو کسی عالم سے کچھہ مخصومت نہین ہی نہ کسی سے
ایسا اعتقاد ہی کہ اوسکی بات کو خدا و رسول کی بات پر غالب و مقدم کیا جاوے جو کوئی اگلا
پچھلا موافق کتاب و سنت ہی اوس سے انکو دلی محبت ہی یعنی خدا کے واسطے جو کوئی مخالف
خدا و رسول ہی اوس سے اونکو دلی ناخوشی ہی یعنی اللہ کے لیے الحب للہ والبغض للہ آمین

اربعہ مین ہمکو کسی ایک امام سے بھی کچھ بغض نہین سبکی خدمت مین بیا ندولی حاصل ہی ہان اتنی بات ہی کہ ہم اونکو معصوم نہین جانتے المجتہد یخطئ ویصیب کے قائل ہین اس جملے کو حنفیہ نے بھی اپنے اصول مین لکھا اور قبول کیا ہی لکن افسوس یہ ہی کہ بغیر اسی یقولون مالا یفعلون موسے تو کہتے ہین کہ مجتہد سے خطا ہوتی ہی لکن جب کوئی اوس خطا کو ہمین بتاتا ہے تو نہین مانتے سو جب کوئی بات اونکی خطا نہ ٹھہری بلکہ اونکی خطا کو حق سمجھا تو ضرور ہی کہ جو قول مقابل اس صواب کے ہوگا آیت قرآن ہو یا حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی خطا ہوا یہ لزوم ایسا ہی جس سے اگر آسمان پھٹ پڑے زمین دہس جاوے تو کچھ عجب نہین اگلے حنفی تو کچھ لحاظ بھی رکھتے تھے گو اپنی تائید کے لیے روایات کشی کرتے تھے آج کل کے مقلدون نے یہ طریقہ اختیار کیا ہی کہ گالی گلوچ کرتے ہین اسیکو اسلام سمجھا ہی جہل کرتے ہین اسی کو عین ایمان ٹھہرایا ہی اوسپر طرہ یہ ہی کہ اب جماعۂ موحدین متبعین پر مسائل کا افترا بھی ہونے لگا جسکی خبر اونکے فرشتون کو بھی نہین الحمد للہ الذی جعلنا محسودین ولم یجعلنا حاسدین ہر یک کتاب مذکور سے یہ بھی سمجھ مین آتا ہی کہ جب شرائط اجتہاد کے یہی ٹھہرے جو ذکر کیے گئے ہین تو اجتہاد کچھ بڑی مشکل بات نہوئی اسلیے کہ اسقدر علم دین کا بعد ائمۂ اربعہ کے بہت علماء امت فضلاء ملت کو حاصل تھا اسکی تصدیق کے لیے کتب طبقات اہل علم کافی ہین بلکہ اون طبقات کے جو علماء اہل سنت نے لکھے ہین تعہذا دعوی ختم اجتہاد کا کرنا محض تہافت ہی حنفیہ کے نزدیک مدت سے اجتہاد مطلق اونکے مذہب مین پایا نہین گیا اس سے صاف بے علمی مولویان وملایان اس مذہب کے ثابت ہی سچ بھی یہی ہی کیونکہ یہ سب مدعی تقلید امام کے ہین مقلد سرے سے داخل زمرۂ علما نہین جب عالم نہ ٹھہرے تو پھر مجتہد کسطرح ہونگے بخلاف مذاہب ائمۂ ثلثہ کے کہ اونکے یہان ہمیشہ مجتہد مستقل ہوتے رہے تا لکیہ مین بھی بڑے بڑے مجتہد تھے جیسے ابن عبد البر ابن خلدون ابن العربی وغیرہم شافعیہ مین بھی عدہا مجتہد ہوئے حنابلہ مین بھی مجتہد ہوئے جنکا ذکر نام بنام کتاب بدر طالع وغیرہ مین لکھا ہی حنفیہ مین کوئی

مجتہد مطلق نہوا بہت قدم بڑہایا تو مجتہد منتسب یا مجتہد فی المذہب ہوئے وہ بھی منتہی
بھر نہ اوس کثرت سے جو دوسرے مذاہب مین پائی گئی انصاف طاعت سے بڑہا ہوا ہے
مگر جب کسی کو نصیب ہو اعدلوا ہو اقرب للتقوی ان اللہ یامرکم بالعدل الخ ایک
افترا اہل حدیث پر یہ بھی کیا گیا ہی کہ یہ لوگ امام صاحب کی تقلید تو نہین کرتے مگر شیخ الاسلام
ابن تیمیہ یا ابن القیم یا شوکانی یا انکے امثال کے قول کو وحی آسمانی سمجھتے ہین اسکا جواب
بجز لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین اور کیا ہوسکتا ہی کوئی کہتا ہی یہ گروہ لامذہب
مقلد ہی محمد بن عبدالوہاب نجدی کا یہ بھی محض بہتان ہی جو وہابیہ کا ترجمان وہابیہ مین مفصل لکھا گیا ہی
شوکانی ہون یا اور کوئی سب کے ساتھ اہل اتباع کو معاملہ خذ ما صفا دع ما کدر کا ہی ان
لوگون کے ذریعے سے سنن نبویہ پر اطلاع حاصل ہوئی وجوہ دفع تعارض اسباب جرح وتعدیل
طرق جمع بین الروایات سبل توفیق وتطبیق معلوم ہوئی یہ کچھ اونکی تقلید نہین ہی نہ اونکے
قول کی اطاعت ہی اسلیے کہ علم حدیث کے لیے جاننا احوال سند اقسام متن کا ضرور ہے
وہ بدون معلوم کرانے ائمہ اس علم کے کسیکو حاصل نہین ہوسکتا اسکو خود شرح مسلم الثبوت
مین معتبر رکھا ہی عبارت اوسکی یہ ہی والسنۃ متناقیل التی یدور علیہا العلم الف و
مائتان وسند او لو بالنقل عن ائمۃ ھذا الشان انتہی یہ لوگ جنسے شوکانی وغیرہ اہل علم
ناقل ہین ائمہ اس شان کے تھے انسے اوس نقل کو نقل کیا تو کیا برائی ہوئی کسطرح اونکی تقلید
لازم آئی ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ۔ ہان جس جگہہ ان صاحبون نے اپنے اجتہاد
سے کوئی بات کہی ہو تو اوس جگہہ وہی قاعدہ مقرر ہے کہ اگر اجتہاد موافق ادلۂ
صحیحہ ہے تو اوسکا قبول کرنا عین اتباع دلیل ہی اگر خلاف اوسکے ہی
تو غیر مقبول ہی اسمین سب چھوٹے بڑے برابر ہین ابن تیمیہ ہون یا اور کوئی ابن تیمیہ قائل
ہین فنا فی النار کے اسی طرح ابن القیم پھر بعض صحابہ وتابعین کا بھی یہی مسلک تھا مگر یہ قول انکا
خلاف ظاہر نص کتاب وسنت معلوم ہوتا ہی اسلیے ہم اوسکے قائل نہین شوکانی رہے

مسئلہ سفر للزیارۃ مین سکوت کیا وہ بھی سفر خاص مدینے کے باب مین نہ عموماً ہمارے نزدیک
کوئی دلیل صحیح واسطے وجوب اس سفر خاص کے حسب دعوی اہل بدعت موجود نہین ہے
اسی طرح بہت جگہہ خلاف انکا انکے معاصرین وغیرہ کا کیا گیا ہی مگر جسکی ہیبی کی بھوت جاری ہو
تو اوسکا کیا علاج وعلی اصلاحہم عشاوہ ہم سو سو طرح تمانتی کرتے ہین تقلید حنابلہ تجدید
یسیہ ہے لکن مخالفین کو یقین نہین آتا وفی اذانہم وقرا مسلمان کی یہ شان نہین کہ بھوت
بوے حصوصاً دین مین پھر ہمکو کس کا ڈر پڑا ہی کہ ہم تقیہ کرین شوکانی وغیرہ کے مقلد بنکر یا جو
دروغ انکی تقلید سے انکار کرین ہمکو اگر تقلید کرنا لازم ہو تو بی شبہہ ہمارے نزدیک تقلید شوکانی
ابن تیمیہ انکے امثال کی بہتر ہی تقلید ائمہ فقہا سے اسلیے کہ انکو اعلی درجے کا علم قرآن و
سنت مین حاصل تھا غالب ملل ونحل سے ہم اگر تقلید شوکانی وحزانی کرتے تو صاف کہدیتے
کہ ہان ہم اونکے مقلد ہین جسطرح حنفیہ کو دعوی تقلید امام صاحب کا ہی سو اسی طرح کی یہ
ہماری تقلید بھی ہوتی لکن جبکہ ہم ابن تیمیہ وشوکانی کو فقط بڑا عالم مجتہد جانتے ہین حفظی وعیبا
مانتے ہین تو کسطرح اونکی راے کو واجب الطاعۃ کہین گے ہم اونکی تقلید کیون کرنے لگے کیا
ہمارے پاس قرآن شریف نہین ہی قرآن کی تفسیرین نہین ہین یا دنیا مین صحیح بخاری وصحیح مسلم
وسنن اربعہ وغیرہ موجود نہین ہین فتح الباری نووی وغیرہ شروح میسر نہین ہین تاج العروس
صحاح جوہری قاموس مصباح وغیرہ کتب لغت کہین کھو گئے ہین جو اکو چھوڑکر تیری میری بات
چلین روایت کا قبول کرنا تقلید نہین شوکانی وابن تیمیہ پر کیا فتح وشکست ہی ہم سب مثلاً ثقات
ثقات کی روایت کو قبول کرتے ہین ہمارے پاس سارے آلات اجتہاد علی وجہ الکمال
حاضر ہین مگر کیا کرین ہمکو مزاولت کتاب وسنت نے نئے نئے اجتہاد وتجدید سے بے نیاز
کر رکھا ہی ولسر الحمد ایسا اجتہاد ایسی تجدید جس سے کتاب وسنت رد ہو راے وقیاس معتبر
ٹھہرے اوسی قوم کو مبارک ہو جس قوم نے اپنے جہل قدیم وعتیق کا اعتراف واقرار کرکے
ختم اجتہاد مطلق کا اپنے مذہب مین دعوی کیا ہی معہذا ہمپر تقلید شخصی کی تہمت لگانا محض کید

مقلدین کا ہی اغوای عوام کے لیے ورنہ یہان بمقابلہ ادلہ کتاب وسنت سے کیے ٹکے سیر کا جاؤ ہی سبحان اللہ ویحمدہ کیسا افترا و بہتان تو مقلدین سو سو طرح کے جھوٹے طوفان باندھین مگر بدنام کرنے کے لیے اولٹا الزام اہل اتباع کو دین ؎

میخورد با دیگران ستانہ برما بگذرد در فرنگ این ظلم واین بیداد حاشا بگذرد

جواز اجتہاد حدیث سے ثابت بھی ہو تو اوسکا محل بعد قرآن وحدیث کے ہی تھا جنھون نے پہلے یا پیچھے اجتہاد کیا تھا اسلیے کیا کہ اوس مسئلے مین اونکو کوئی آیت یا حدیث مستحضر نہوئی پھر جب کسی کو اونمین سے اوسوقت یا دوسرے وقت دلیل پر اطلاع ہوئی حجت مل گئی تو فی الفور اوسنے رجوع کیا سلف مجتہدین کا یہی طریقہ تھا جب سے احادیث مدون ہوگئے ہین ہر طرح کی جانچ پرتال چھان بین ہوچکی ہی چندان حاجت اجتہاد کی باقی نہین رہی ہی اگر رہی بھی ہو تو شاذ فاذ مسائل مین جنکا وقوع بھی نادر وکمیاب ہی اب کیا ضرورت ہی جو ہر شوریدہ سر دعوی اجتہاد کرے خصوصا کوئی ایسا جاہل غبی جو تعصب و بغض وحسد و بطر حق وجہل و بدعت کا پتلا ہو نہ آداب مناظرہ سے واقف نہ سلیقہ استدلال سے آگاہ نہ قائل جواب باصواب نہ قابل دلیل سنت وکتاب جدل اوسکا پیشہ ہو سب وشتم اوسکا اندیشہ سچ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ گمراہ ہوئے کوئی قوم بعد ہدایت کے جسپر وہ تھے مگر دی گئی جدل پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیہ شریفہ پڑھی ماضربوہ لک الا جدلا بل ھم قوم خصمون اس حدیث کو احمد و ترمذی وابن ماجہ نے ابی امامہ سے مرفوعا روایت کیا ہی دیکھو یہ حدیث کسقدر موافق حال اہل رای وقیاس واصحاب ہوا ہی گویا حضرت کا معجزہ ہی رہی یہ بات کہ تقلید امام صاحب کی اسلیے ہی کہ وہ مجتہد عدل تھے تو جواب اسکا یہ ہی کہ انکے سوا جتنے مجتہد ہوئے ہین وہ سب بھی متصف بعدالت تھے اونمین بھی کوئی متہم بفسق نہ تھا امام صاحب مین حصر عدالت کی کیا دلیل ہی خصوصا جبکہ نزدیک حنفیہ کے اجتہاد کے لیے عدالت شرط بھی نہو گو اشتراط اوسکا نزدیک بعض حنفیہ کے جیسے صاحب منتہی الحصول بعید نہین ہی فواتح الرحموت

مین کلماہی واما العدالۃ فشرط قبول الفتوی فان الفاسق واجب التوقف فی
اخبارہ بالنص ولیس شرطا فی نفس تحقق الاجتہاد انتہی اس سے معلوم ہوا کہ فاسق
بھی مجتہد ہوسکتا ہی مگر اب تو عدالت قبول فتوے کے لیے بھی شرط معلوم نہین ہوتی ہے
کہ ہم دیکھتے ہین بسیکڑون اشرار و مقلدین و کفار عدالت فتوے دینے لگے ایک ایک پیسے
موتے مسئلے مین پچاس پچاس مہرین ثبت ہونے لگین کیا یہ سب صاحب لوگ مفتی عدول
ہین یا جو مفتی اپنے رسائل مین سب و شتم ختم کرتے ہین یا غیبت و ازالۃ العرض اہل اسلام
مین کوشش فرماتے ہین یہ بھی عادل ہین حدیث شریف مین تو یہ آیا ہی سباب المسلم فسوق
غیبت بعض شارح زنا سے بدتر ہی مسلمان کے عرض و مال و جان کا ایک ہی حکم ہی اسی
بنیاد پر گویا اب فتوی و اجتہاد کے لیے عدالت شرط نہ ٹھہری فسق مانع ان امور کا نہوا
یا رون کی خوب بن آئی الحمد للہ اہل سنت جن ائمہ سلف سے نقل دین کرتے ہین یا دین
انشاء اللہ تعالی ایک بھی ایسا فاسق مفتی یا مجتہد فاسق نہین ہی جیسے آج کل کے لوگ ہین
نہ ایسا کوئی جاہل ہے جیسے یہ اصحاب مواہیر بین پڑھے نہ لکھے نام ملا فاضل ف
ابن خلدون نے نقل کیا ہی کہ ابو حنیفہ رہ نے ستر حدیث یا مثل اسکے روایت کی ہین
قلت روایت بوجہ مطاعن و علل طرق ہی خصوصا جبکہ اکثر کے نزدیک جرح مقدم ہی ہے
انکا اجتہاد مؤدی طرف قلت روایت کے ہوا حالانکہ اہل حجاز نسبت اہل عراق کے
ہین طحاوی نے مسند لکھا لکن وہ برابر صحیحین کے نہین ہی انتہی جواب قلت روایت کا اور
عراقی نے کہا جسکے نزدیک مجرد رویت صحابی کافی ہی اوسکے نزدیک ابو حنیفہ نے بھی دیکھا
نے انس بن مالک کو دیکھا تھا جسکے نزدیک معتبر نہین اوسکے نزدیک تبع تابعین ہے آتا
عسقلانی نے کہا کسی نے ایک جزو کی روایت کا صحابہ سے جمع کیا ہی لکن اسناد اوسکے
خالی ضعف سے نہین ہی سخاوی نے کہا کسی صحابی سے انکو روایت نہین ابن حجر نے
کہا انھون نے آٹھ صحابہ کو پایا کردی نے کہا محدثین منکر ہین کہ کسی صحابی سے انکی روایت

ہوسکے ہے مگر انکے یا ر ملاقات ثابت کرتے ہین انکے مسندات کو جمع کیا ہی اور مین
پچاس صدیثین ہین جنکی روایت صحابہ سے بتاتے ہین یعنی مگر ثابت نہین تب ان المحدثین مین
لکھا ہی مسند امام اعظم کو محمد خوارزمی نے جمع کیا ۶۵۵ھ مین اوسکو رواج دیا یہ مسند درحقیقت
اونکا نہین ہی یہی حال مسند شافعی کا ہی کہ کتاب الام و مبسوط مین جو احادیث مرفوعہ مروی
شافعی ہین اونکو محمد اسم نے ربیع بن سلیمان سے سنکر جمع کیا ہی البتہ مسند امام احمد تالیف امام احمد ہی حافظ
ابن کثیر نے باعث حثیث مین لکھا ہی التابعي من صحب الصحابي وفي كلام الحاكم ما
يقتضي اطلاق التابعي على من لقي الصحابي وروى عنه وان لم يصحبه قلت
لم يكتف البخاري رؤية الصحابي كما اكتفوا في اطلاق اسم الصحابي على من راه صلى
والفرق عظيم شرف رؤيته طيبي نے خلاصہ مین کہا ہی التابعي هو كل مسلم صحب
صحابيا فحسب الكرمين هو من لقي اي الصحابي مع الوفاق انتہی اصول حدیث سے
ترجیح اسی قول کی معلوم ہوتی ہی کہ تابعی وہی ہی جسنے صحبت صحابی کی پائی محض رویت
صحابی کے واسطے تابعیت کی کافی نہین یہ رتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہی کہ اون کا
دیکھنا ہمراہ اسلام کے دیکھنے والے کو صحابی بنا دیتا ہی صحابہ اس خصوصیت مین شریک نہین
ہوسکتے ورنہ تابع کے دیکھنے سے بھی ہر کوئی تبع تابع بن سکتا ہی انصاف مین لکھا ہی مجتہد
مطلق وہ ہی جو احکام متعلقہ قرآن و حدیث کو زبان عرب کو اقوال صحابہ و من بعدہم کو قیاس کو
جانتا ہو اجماع اختلاف کو پہچانتا ہو پھر مجتہد دو طرح کے ہوتے ہین ایک مستقل جو سائر مجتہدین
سے تین امر مین ممتاز ہو کما ترى ذلك في الشافعي ظاهرا ایک یہ کہ اصول و قواعد مین
متصرف ہو جس سے فقہ نکل سکے دوسرے جامع احادیث و آثار ہو بعض کو بعض پر ترجیح
دے سکے دو تہائی علم شافعی کا اسی طرح پر ہی تیسرے تفریع کر سکتا ہو جہان سلف نے
جواب نہین دیا چوتھی خصلت یہ ہی کہ آسمان سے اوسکی قبولیت اوترے مفسرین محدثین
اصولیین اوسکے علم کو قبول کرین دوسرے مجتہد منتسب یہ وہ مقتدی ہی جس مین

پہلی حصلت مسلم ہو جو بجای دوسری خصلت کے ہو سکی تیسرے مجتہد فی المذہب
جسمین پہلی دوسری حصلت تسلیم کی گئی ہو منہاج تقاریع پر جاری ہوا انتہی آج کل تو بت جہل کی
یہانتک پہونچی ہی کہ جو کوئی کتب طبقات و تاریخ وغیرہ سے کلام اہل علم کو دربارۂ امام
اعظم نقل کرتا ہی قلت روایت حدیث یا عدم تابعیت کا ذکر زبان پر لاتا ہی اوسکو متحف
امام خیال کرتے ہین یہ نیا استخفاف دیکھا سنا گیا جرح و تعدیل کا گویا دروازہ بند ہوا شیخ
جیلی نے غنیہ میں حنفیہ کو مرجئہ لکھا ہی منسوب طرف ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے کیا ہی اسپر لوگون
نے کہا کہ یہ کتاب ہی اوکی نہین ہی اگر آج یہ فقرہ اوس کتاب مین ہوتا کوئی انکار نکرتا یہ
انکار جب مفید ہو کہ سب نے یہی کہا ہو فقہ اکبر کا انکار بھی بعض نے کیا ہی مگر ملا علی قاری نے اوسکو
امام صاحب کی تالیف سمجھکر شرح لکھی آجھا مانا یہ کتاب شیخ جیلی رح کی نہین ہی تو پھر کسکی ہی
یہ دلیل کہ اوسمین اثبات جہت فوق ہی اشعریہ کو معتزلہ کہا ہی کچھ بھی نہین شیخ جیلی حنبلی
المذہب تھے سارے حنابلہ اثبات علو و فوق کرتے ہین ابوالحسن اشعری شاگرد جبائی
معتزلی تھے بعض عقائد مین اشعریہ مطابق معتزلہ ہون تو کیا قباحت لازم آتی ہی کشف الظنون
مین غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی وفات ۵۶۱ھ میں بتائی ہی مجیر تفہیم ۲۷۰ مین حدت نے اسکو
سنے جواب ارجاز توجیہ مناسب دیا ہی مگر انکار کتاب کا نہین کیا اسی طرح قرۃ العینیں مین
غنیہ کو تالیف شیخ جیلی کہا ہی ازالۃ الخفا مین غنیہ سے کئی جگہہ نقل کیا ہی فتاوی تفہیم مذکور
یہ ہی اما بعد فقد سألني عن قول امام الطريقة قطب الحقيقة الشيخ عبد القادر
الجيلي عند ذكر الفرق الغير الناجية في العقيدة حيث قسم المرجئة الى اثنتي عشرة
فرقة منهم الحنفية ثم قال بعد التفصيل واما الحنفية فهم اصحاب ابي حنيفة النعمان
بن ثابت الى قوله قلت الارجاء ارجاءان الخ طبقات ابن سعد میں ہی والشیخ عبد القادر
رحمه الله كلام حسن في التوحيد والصفات والقدر وفي علوم المعرفة مواقف للسنة
وله كتاب الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل وهو معروف وله كتاب يفتح الغيب

الی قولہ وکان متمسکا فی مسائل الصفات والقدر ونحوھا بالسنۃ مبالغا فی الرد
علی من خالفھا قال فی کتابہ الغنیۃ المشھور وھو بجھۃ العلو مستو علی العرش محتو
علی الملک محیط علمہ بالاشیاء الخ انتہی آپ رجب سلف ائمہ اعلام ہین انکا زمانہ شیخ
جیلی سے کچھہ زیادہ دور تھا ملا علی قاری حنفی نے بھی شرح فقہ اکبر مین اس کتاب کو انہین کی
کتاب لکھا ہی اگرچہ حنفیہ کے مرجعہ ہونے پر انکار کیا ہی علاوہ اسکے شیخ جیلی اس قول مین متفرد
بھی نہین انسے پہلے ائمہ اہل حدیث نے بھی ابو حنیفہؒ کو مرجی کہا ہی ودراسات اللبیب مین امام
بخاری سے نقل کیا ہی کان مرجئا سکتوا عن رأیہ وحدیثہ انتہی امام بخاری شیخ جیلی
سے بہت پہلے تھے شاگرد امام احمد ہین انھون نے بھی امام صاحب کو مرجی لکھا ہی پھر اگر شیخ
جیلی نے بھی حنفیہ کو مرجعہ لکھا تو کیا گناہ ہوا کیون انکار اونکی کتاب کا اتنی بات پر کیا جاتا ہی کوئی
نئی بات تو نہین لکھی ہی پرانی حکایت مشہور کو نقل کیا ہی پھر صاحب دراسات نے ایسے معنی
ارجاء کے بیان کیے ہین جس سے کوئی عیب امام صاحب پر نہ آوے یہ خود ایک حنفی فاضل تھے
انھون نے کتاب کا انکار نہین کیا فقط یات بنائی بلکہ نسائی سے یہ قول بھی نقل کیا ہی ابو حنیفۃ
لیس بالقوی فی الحدیث انتہی پھر کہا یہ دوسری مرتبہ کی تجریح ہی پھر اوسپر قول بخاری لکھا
کہ وہ مرجی تھے پھر کہا کہ یہ کوئی فسق یا رذالت قادحہ نہین ہی نہ سوء حفظ وقلت ضبط ہے
بلکہ ایک علم ورای ہی جسکو عالم عقائد مین اختیار کرتا ہی اسکو بخاری نے بدعت گمان کیا خلاف
طریقہ اہل سنت وجماعت کے مگر یہ نہین تصریح کی کہ وہ مبتدع ہین بلکہ جب امام نے معتزلہ کو
بزور برہان مقہور کیا یہ کہا کہ عصات مومنین مرجی امر اللہ ہین خدا خواہ انکو سزا دے یا
توبہ قبول کرے اور معاصی ہمراہ ایمان مضرت نہین کرتے تو اوسوقت سب پکار اوٹھے
کہ یہ مرجی ہین اسلیے کہ قول امام وقول مرجئہ مین کچھہ فرق نہ تھا پھر کہا کہ ابو الحسن اشعری نے
ابو حنیفہؒ واونکے اصحاب کو مرجئہ اہل سنت مین گنا ہی علی ما قال الاملاء انتہی پھر کہا قول
غوث اعظم کا غنیہ مین بحق حنفیہ ہی نہ بحق ابی حنیفہ مگر کتاب کا انکار نہ کیا پھر یہ جو غوث اعظم

نے فرمایا تھا جسطرح نفحات الانس مین منقول ہی کہ زمین کے پردے پر مذہب ابی حنیفہ
مین ایک شخص بھی ولی نہوا اسکی تاویل بیان کی بحر جرزی سے نقل کیا کہ بعضے کہتے ہین امام صاحب
قائل قول خلق قرآن تھے کسی نے کہا قدری تھے کسی نے کہا مرجیٔ تھے ظاہر یہ ہی کہ وہ
ان سب باتون سے پاک تھے اسلیے کہ ابو جعفر طحاوی نے کتاب موسوم بعقیدۂ ابی حنیفہ
مین جو عقائد اونکے لکھے ہین وہ مطابق اہل سنت وجماعت کے ہین اوسمین کوئی بات
ایسی نہین ہی جو اونکی طرف منسوب کی گئی ہی واصحابہ اخر بحالہ وقولہ من عندہم
انتہی حاصل کلام البحری فی المحاکمۃ العاشر من جامع الاصول فی فصل النون
ہمکو بھی یہی خیال ہی کہ امام صاحب ہرگز ایسے نہون گے لکن اسمین بھی کچھ شک نہین کہ اہل
مذہب اہل سنت کا اتباع کتاب وحدیث ہی مدار اہل ہت وقیاس علماء امت طحاوی کو
دیکھو کیسے بڑے عالم حنفی تھے تمسک مرفوع وموقوف مذہب حنفیہ کا استخراج کیا کرتے
لکن جہان قول امام کا مخالف حدیث ہوتا ہی وہان صاف براہ انصاف کہتے ہین فبطل
قول ابی حنیفۃ محمد معین حنفی نے کہا ومن یری قولا من اقوال احد کائنا من کان باطلا
یری العمل بہ حراما اخیر کہا حنفیہ بھی بعض مواضع مین مقر ہین کہ یہ حدیث اونکو نہین پہونچی
شعرانی نے کہا ان عذر ابی حنیفۃ فی کثرۃ القیاس عدم بلوغ الاحادیث الصحیحۃ
الیہ فی زمنہ واقع مین یہ عذر صحیح معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اونکے وقت مین تدوین سنن
کما حقہ نہین ہوئی تھی اسکو جانے دو خلفاء راشدین وغیرہ کو بھی بعض احادیث نہین پہونچے تھے
یہ حال قدرے جلب المنفعۃ مین لکھا گیا ہی مگر اب تو یہ سب احادیث حنفیہ کو پہونچ گئے ہین
گو امام صاحب کو نہ پہونچے ہون اب کیا عذر باقی ہی یہ قول یاردون کا کہ امام کے پاس
ہر مسئلے کی دلیل ہر معارضہ کا جواب تھا گو ہم اوسکو نجانین ہمکو اعتقاد اونکے جواب اجمالی
کافی ہی بقول صاحب دراسات سعسطۃ محض جہالت شنیعہ ہی اذ یتبرء منہ کل متاخر
فی مذہب کل امام والا لما وسع منہ القول بان الحدیث حجۃ علیہ وان قولہ

في معارضة الحديث يا طل وان الحديث لم يبلغه فان الجواب المذكور لا اجال
لو لم يكن من ترعرع صبي حول مهده لم يحل مع وجوده نسبة بطلان القول الى
امامهم والحكم بكونه مجتهدا مخصصا لم يبلغه الحديث فيه ولما حل ايضا خلاف
علماء المذاهب بامامهم وفتوى المتاخرين بخلاف قوله في مواضع لا يحصرها العد
بسهولة الى قوله وقد قال بعض الكبراء ان الخلاف في اتباع ابي حنيفة معه اكثر من
خلاف الشافعي له انتهى حاشا وكلا كہ کسی مسلمان صحیح الاعتقاد کو کسی طرح کا بغض یا حسد
یا انکار یا استخفار حق مین امام صاحب کے منظور ہو مگر یہ بھی نہین ہو سکتا ہی کہ دیدہ و دانستہ
حق پوشی کیجاوے بندون کا بندہ بتا جاوے ہم خدا کے بندے رسول کی امت ہین پس پس

ف جب اسلام مین یہ چار مذہب نکلے تو مقلدہ نے اپنے اپنے اماموں کے مناقب مین
کتابین بنائین یہ بھی ہوا کہ بعض شوافع نے امام حنفیہ کی تعریف لکھی بعض حنفیہ نے توصیف
شافعی لکھی اسکے سوا ایک یہ بات جی ہوئی کہ انھون نے بعض احادیث فضائل کو مصداق
اپنے امام کا ٹھہرایا اسکا کچھ بمضائقہ نہین ہی لیکن کوئی مصداق تو البتہ کسی قدر کسی امام پہ
چپکتا ہی جسطرح سفیان بن عیینہ نے کہا کہ مراد اس حدیث سے یوشك ان یضرب
الناس اکباد الابل یطلبون العلم فلا یجدون احدا اعلم من عالم المدینة رواہ
الترمذي عن ابي هريرة امام مالک ہین یہی بات عبد الرزاق نے بھی کہی ہی پھر عبد العزیز
بن عبد اللہ عمری زاہد کو بھی مصداق اسکا بتایا ہی مگر امام مالک اسکے زیادہ تر مصداق
ہو سکتے ہین اسلیے کہ طالب علم انکے پاس دور دور سے آئے انکا علم دور دور تک پہونچا
انکی کتاب حدیث ابتک اسلام مین باقی ہی زاہد عمری کا یہ حال نہین تھا مقصد اہم حصر اسکا
امام مالک مین نہین کر سکتے امام الحرمین نے حدیث الائمة من قریش حدیث تقدموا قریشا
سے استدلال ترجیح مذہب شافعی پر کیا ہی مگر یہ صحیح نہین اسلیے کہ موردان دونو حدیثون کا خلافت
ملک ہی نہ امامت مذہب اسی طرح حنفیہ نے کہا حدیث مین آیا ہی ان النبي صلى الله عليه وسلم

وضع یده علی سلمان فقال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھؤلاء اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ سو مصداق اس حدیث کے امام ابو حنیفہ ہین اسلیے کہ اسمین منقبت اہل فارس کی ہی امام صاحب فارسی الاصل تھے جمہور اہل طبقات و تراجم نے انکے بیدزر طی یا مرزبان نام کو مردم کابل مین سے لکھا ہی یہی قول قوی ہی کسی نے بابل انتبار فسار ترمذ سے بھی بتایا ہی مگر یہ قول ضعیف ہی بلفظ قیل منقول ہوا ہی تسویہ مصداق نزدیک محققین کے اسکے وجہ سے صحیح نہین اول یہ کہ حدیث مین لفظ رجال ہی نہ رجل اگر رجل بھی ہو تو مصداق اوسکے سلمان فارسی ہین نہ اور کوئی پھر جب لفظ رجال ثابت ہی تو مصداق اوسکے بخاری و مسلم و ابو داود و نسائی و ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ اہل حدیث سکنہ ممالک فارس ٹھہرینگے نہ امام صاحب دوسری حدیث مین بشیر ایمان دار ہونے کی دی ہی نہ انکے تقلید کرنیکی ہو معاذ اللہ امام صاحب کو کوئی غیر مومن نہین کہتا یہ حدیث بھی اگر نہ آتی تو بھی ایمان اونکا بخبر متواتر ثابت ہی بلکہ مرجیہ بھی ٹھہرین تو بھی مومن ہین تیسری حدیث مین ان رجال کا فارسی ہونا فرمایا ہی نہ فارسی الاصل ہونا انکے باپ کوفے مین آئے تھے یہ کوفے مین پیدا ہوئے نہ فارس مین انکے بیٹے حماد کہتے ہین ثابت کے باپ مرزبان احرار ابناء فارس سے تھے یہ اسلیے کہا کہ جسنے اونکو غلام کہا ہی اوسکی نفی کرین ما کہ یون ہی ہو لکن فقہاء کے نزدیک جب کوئی چار برس کسی جگہہ لگاتار رہتا ہی یا گھر کر لیتا ہی تو وہی شہر اوسکا وطن سمجھا جاتا ہے یہ باپ کے وقت سے کوفے مین رہی کوئی تھے نہ فارسی تھے یہ کہ کابل جو اصلی وطن آبا امام صاحب کا ہی خواہ بطریق حریت ہو یا بطریق رقیت رقبہ مملکت فارس سے خارج ہی قاموس مین لکھا ہی کابل کامل من ثغور طخارستان انتہی وطخارستان بالضم دانتہی ابن خلکان نے کہا وطی من اھل کابل انتہی قاموس مین کابلی کے معنی تعیر لکھے ہین ابو العباس احمد بن یوسف دمشقی شہیر بقرمانی نے کتاب اخبار الدول آثار الاول مین لکھا ہی کابل مدینۃ مشہورۃ بارض الھند تھا لغل واھلھا مسلمون وکھا دانتہی اسی کتاب مین کشمیر قندہار کو بھی مدائن ہند سے

گناہی خطیرۃ القدس مین ہی کابل شرقی آن پشاور و بعض بلاد ہندست و غرضے آن
کوہستان ست کہ مسکن قوم ہزارہ و نکدری ست و شمالش قندز و اندراب و کوہ ہندوکش
فاصلہ افتادہ اطراف ہمہ کوہ ست و در زبدۃ الاخبار گفتہ ثابت پدر بزرگوار امام ابوحنیفہ
در کابل گذرانیدہ بطرف کوفہ ہجرت کرد انتہی شفیق اورنگ آبادی سنے تذکرہ شاہ غریب
مین لکھا ہی مخفی نماند کہ کابل برزخی ست در ہندوستان و خراسان و از مدتی در عمل پادشاہ
ہا ہی ست شیخ ابو الفضل در اکبر نامہ آزاد اصل ممالک محروسۂ اکبر پادشاہ کردہ و ازان
عہد تا زمان محمد شاہ ہمیشہ نائبان سلطان ہند بحکومت آنجا می پرداختند و در آخر عہد آن
پادشاہ کابل و خراسان در تصرف احمد ابدالی رفت انتہی غرضکہ اس زمانے سے بھی پہلے جب
ہند مین سلطنت ہنود کی تھی تو کابل مین ہنود رہتے تھے حدود ہند اس شہر کو شامل ہین کتب
جغرافیۂ قدیم و جدید اسکے شاہد ہین بڑے محقق اس فن کے حکام وقت ہین انھون نے
بھی اپنے جغرافیہ مین کابل کو بلاد فارس مین نہین گنا ہی کبتان ہالرائد نے مفتاح الارض
کے فصل ہشتم مین جہان حدود افغانستان بیان کیے ہین لکھا ہی افغانستان کے حدود اربعہ
یہ ہین شمال مین کوہ ہندوکش مشرق مین ہندوستان جنوب مین بلوچستان مغرب مین
ایران اس ملک مین بڑے بڑے شہر ہین کابل اسکا دار الامارہ ہی فصل یازدہم مین بذیل
فارس لکھا ہی حد غربی ایران کی ترکی سے پیوستہ ہی حد شرقی کابل کی سرحد سے ملی ہوئی ہی
شمال مین بحیرہ خضر اور تاتار ہی حد جنوبی خلیج فارس ہی انتہی جغرافیہ جیمس کارنویلس مؤلفہ ۱۸۶۲ء
و نقشۂ ہند مرتبۂ جانسٹن صاحب مین بلاد کابل کو سرحد مغربی ہند ملک نیپال و تبت و بھوٹان
کو سرحد شمالی ملک برہما سیام کو حد مشرقی لکھا ہی اسی طرح غالب کتب جغرافیہ ہنود و برطانیہ
مین بھی کابل کو ہند یا سرحد ہند لکھا ہی غرضکہ کابل نہ ملک فرس ہی نہ ملک فرس کابل ہی سو جب
کابل فرس نہ ٹھہرا تو امام صاحب بھی فارسی نہوئے جب فارسی نہوئے تو مصداق حدیث
بھی نہ ٹھہرے پھر یہ کہنا کہ ابناء فارس مین کوئی شخص مرتبۂ علم ابی حنیفہ کو نہین پہونچا ایسی بات

ہی جیسے کوئی سورج کو کالا بتا دے خدا جانے اس دعوی کی کیا دلیل ہو کی ہم دو چار نہین
دس بیس نہین سو پچاس ایسے بتا سکتے ہین جو علم مین اس سے زیادہ تھے بالاخلاف متجدد ابتا و
فارس تھے پھر کیا وجہ کہ وہ تو مصداق حدیث کی نہوں مہی مصداق حدیث کے ٹھہرین
ہانا کہ پارسیون مین امام صاحب اپنے عصر مین سب سے زیادہ اعلم تھے اس سے یہ تو لازم
نہین آتا ہی کہ سارے عجم سے یا سارے عرب سے بھی عالم تر تھے اس حدیث کا مصداق
کچھ بھی ہو پھر یہ ایک ہی حدیث ہی یمن کے حق مین چند حدیث اس سے بھی زیادہ عمدہ وارد
ہین جیسے الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفقہ یمان رواہ مسلم حدیث کو جانے دو
اہل یمن کی منقبت آیات کتاب اللہ سے بھی ثابت ہی جسطرح سلسلۃ العسجد مین لکھا گیا ہی
پھر فاضل کو چھوڑ کر مفضول کے پیچھے پڑنا کیا ضرور ہی ترجیح ایک مذہب کی دوسرے مذہب
پر کرنا یا ایک طریقے کو دوسرے طریقے پر راجح بتانا کام مقلدین متعصرین کا ہی نہ محصلین
محققین کا اسلیے قول جمیل مین وصیت کی ہی یہ لکھا ہی منہا ان لا یتکلم فی ترجیح مذاہب
الفقہاء بعضہا علی بعض بل یضعہا کلہا علی القبول بجملۃ ویتبع منہا ما وافق
صریح السنۃ ومعروفہا فان کان القولان کلاہما مخرجین اتبع ما علیہ الاکثرون
فان کان سواء فہو بالخیار ویجعل المذاہب کلہا کمذہب واحد من غیر تعصب
ومنہا ان لا یتکلم فی ترجیح طرق الصوفیۃ بعضہا علی بعض ولا ینکر علی المقلدین
ولا علی المتاولین فی السماع ولا یتبع ہوی نفسہ الا ما ہو ثابت فی السنۃ وحی علیہ
اصحاب العلم من المحققین الراسخین واللہ الموفق والمعین انتہی سو بحمدہ تعالی ہمارا عمل اسی
وصیت پر ہی ہم سب مذاہب وطرق کو بمنزلہ ایک مذہب وطریق کے سمجھکر ظاہر کتاب پر
صریح سنت پر عمل کرتے ہین خواہ کسیکو برا لگے یا اچھا ۞ اب کیا رہا ہی جسپہ رقیبون کا
ڈر کرین ۔ ہم تو بُرون کی جان کو پہلے ہی رو چکے ۔ منتبت علم وایمان یمن کی طرف جو
اشارہ کیا گیا کوئی یہ نسمجھے کہ مراد ترجیح مذہب اہل یمن ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلکہ

مراد اتباع کتاب اتباع سنت ہی اسلیے کہ علماء یمن عمل بالحدیث مین اقدم زمرۂ اہل دین تھے انکا کوئی مذہب سوا اتباع سنت اقتدا و کتاب سکے نہین ہی یہی انکا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہی بدر طالع مین شوکانی رحمہ نے اپکو طریقہ نقشبندیہ مین لکھا ہی سب طرق صوفیہ مین یہی ایک طریقہ اقرب باتباع سنت ہی اس تیرہ سو برس مین بہتر فرقے نکلے اونمین سے اکثر مٹ گئے تھوڑے دنیا مین رہ گئے ہین یمن مین ایک ہی فرقہ اہل حدیث کا رہا ہی ملوک یمن سوا اونکا زیدیہ ہونا کچھ حنفیہ کو مضر نہین اسلیے کہ زیدیہ مذہب مین انکے بھائی بند ہین فروع مین حنفی اصول مین اشعری ہین معتزلہ بھی فقہ مین دم امام صاحب کا بھرتے ہین اونکو امام فقہ رامی سمجھتے ہین زمخشری معتزلی نے کشاف مین امام صاحب کا مدح کرنا زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہم کو لوگون کو اونکی مدد پر ترغیب دینا لکھا ہی زیدیہ انھین کی طرف منسوب ہین ابجد العلوم تاریخ مین امام یافعی سے نقل کیا ہی کہ وجہ تسمیہ رافضہ و زیدیہ کی یہ ہی کہ یارون نے امام زید بن علی سے کہا تم ابو بکر و عمر سے تبرا کرو انھون نے کہا جو ان سے تبرا کرے مین اس سے تبرا کرتا ہون اونھون نے زید کو چھوڑ دیا انھون نے کہا یہ رافضی ہین جو انکے ساتھ رہے وہ زیدیہ کہلائے منجملہ اونکے جو دل سے انکے ہمراہ تھے ایک امام صاحب بھی ہین اسلیے بعض اہل علم نے انکو بھی زیدیہ کہا ہی جو زیدیہ یمن مین تھے محدثین یمن نے اونپر رد کیا ہے یعنی اون مسائل مین جو خلاف قرآن و حدیث ہین و اللہ الحمد و المنہ سیل جرار کو جانے دو نیل الاوطار مین جا بجا مذہب زیدیہ نقل کرکے رد کیا ہی نقل و حکایت کسی مذہب کو سے اوس مذہب مین شمار نہین کیا جاتا اگر کیا جاتا ہی تو وہ شخص زیادہ مستحق ہی جسنے تمیز الکلام مین چار مذہبون کے ساتھ پانچوان مذہب اثنا عشری بھی بجدول مین بلا رد و قبح درج کیا ہی بلکہ خاص بوجہ سکوت لکھنؤ و حکومت رافضیہ یہ کام کیا ہی ؎

مردم اندر حسرت فہم درست ۔۔۔ اینکہ میگویم بقدر فہم تست

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق

ف امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا سلک جو مثل شافعی کے برحق تھا ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے ۱۷۸ھ میں مرے انھوں نے کتاب مسند الحق میں کہا ہی علی الترتیب پر کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہو اجماع ہو چکا ہی ابو حنیفہ آئے انھوں نے تفریع کی فروع میں سے کسی کو احداث کیا ایسے ہی تمام نے تمہیں عقل حیران ہی انکی عمر مسائل بنانے میں گذری انتقال کی نوبت علی ابو یوسف و محمد نے بہت مسئلوں میں انکا خلاف کیا صحیح کر دیا سب سے الگ کیا جیسے مشورہ وقف صلح امراۃ امت غلیہ بیشیہ کے دوسرا ان مسائل میں جنکو ہوئی ابو یوسف ان کے کہا تھا علی صاحبی ما علمت لوضع کتابا جمعت بعمر کہا شافعی عالم تھے اصول و فروع و لغات والواع علوم کے ابو حنیفہ کا قدم بعض ان علوم میں راسخ نہ تھا یہ ایک ہی فن جانتے تھے شافعی کو بہتر فنون آتے تھے شافعی کے مذہب میں ایک قدیم دوسرا جدید جب تک جدید قدیم سے نہ لیا جیسے جدید ناسخ ہی قدیم کا ابو حنیفہ جنکے تبعت اموال بالکل باطل ہیں جیسے قول باستحسان یعنی دلیل تو جبر و قیاس سے معلوم ہی مگر مخالفت اسکی مستحسن ہی حالانکہ یہ استحسان اثبات شرع ہی اپنی طرف سے شافعی نے جب اس مسئلے میں محمد بن حسن سے مباحثہ کیا تھا فرمایا من استحسن فقد شرع ومن شرع فقد اشرک اور جیسے یہ بات کہ خبر واحد جب مخالف قیاس ہو تو مردود ہی ابو حنیفہ نے ہمراہ عمر خبر ابی ہریرہ و خبر انس بن مالک وغیرہ کبار صحابہ کو رد کر دیا شافعی نے کہا جسکے منہ سے تم جاؤ سے یعنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے تو روایت ابی ہریرہ کو مان لیا انھوں نے نہ مانا انکے اصول و فاسد ہیں یہ نسبت اصول شافعی کے احمد بن حنبل جب شافعی سے ملے کہا حدثنا اصح الحدیث شافعی نے کہا ومن یعلم الحدیث عرفت حتہ فان ابا حنیفۃ کان بضاعتہ من علم الحدیث سوءاء و حاصل اسکی یہ ہی کہ اہل حدیث کا اگر ابو حنیفہ سے سخت تر ہی قالوا ان ابی حنیفۃ اضع الحدیث الذی روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاستعملوا الرای فضلوا واضلوا یہ شدت انکار اسلیے نہیں ہی کہ یہ قابل قیاس کے ہیں بلکہ اسلیے ہی کہ انھوں نے قیاس کیا

مین اتنا توسع کیا کہ حد سے باہر ہو گئے ابو حنیفہ کی نظر گو دقیق ہو لیکن اصول کے موافق نہین بلکہ اکثر نظر انکی خلاف کتاب یا سنت یا آثار یا اجماع امت کے ہی محمد و ابو یوسف زمانہ شافعی مین تھے مگر جو کوئی یہ کہے کہ یہ دونو منصب اجتہاد مین برابر شافعی کے تھے تو یہ افتراء عظیم ہی بلکہ یہ دونو بطریق استفادہ کے شافعی سے گفتگو کیا کرتے تھے اونکے سامنے ایسے بیٹھتے جیسے کسی کے سر پر طیر ہو نہایت احترام و اجتشام سے پیش آتے ان دونو نے کسی مذہب کا دعوی اپنے لیے نہین کیا جہان کہین خلاف ابی حنیفہ کیا ہی وہ بسبب کلام شافعی کے کیا ہی کہ وہ ترئیف مذہب ابی حنیفہ کرتے تھے ہم مسائل آحاد مین عرض نہین کرتے کہ یہ فن فقہ مین موجود ہین اس کتاب مین غرض ہمارا کلیات مین ہی مسائغ شرع یعنی احکام شرع معاملات عبادات مناکحات حدود حکومات آداب جنایات ہین پھر ہر ایک قاعدے کے لیے ان قواعد مین سے کچھ مسئلہ ذکر کیے اسی ضمن مین حکایت نماز خوانی قتال مروزی کو مطابق مذہب حنفی و شافعی روبرو سلطان محمود غزنوی کے ذکر کیا ہسکا ابن علی قاری نے کیا ہی یعنی مجرد استبعاد تلفیق کی بنا پر نہ کسی دلیل قوی سے جو ہمنے تاری سے بہت پہلے تھے جو صحت حکایت اونکو ثابت ہوئی ہوگی وہ قاری صاحب کو نہین ہو سکتی اس قصے کو امام یافعی نے مرآۃ الجنان مین ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین ذکر کیا ہی یافعی نے رسالہ مغیث الخلق کو تالیف بھی کہا ہی پس وقوع اس واقعہ مین شک نہین علم الدین عبد الرزاق حنفی نے سیف مسلول مین اول تو اس قصے پر انکار کیا تھا پھر کتاب یافعی مین نقلاً عن امام الحرمین اوسکو پاکر یہ کہا فظہر ان القصۃ واقعۃ و ان الحکایۃ علی ما ہی شائعۃ بلکہ اس قصۂ نماز کا کچھ اتا پتا جزیل المواہب سیوطی و منہاج السنہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے بھی چلتا ہی تان یہ ہو سکتا ہی کہ یہ نماز مرکب ملفق مبنی مسائل حنفیہ پر تھے ماخوذ اونکی تقریرات فقہیہ سے نہ یہ کہ امام صاحب ہمیشہ اسی طرح کی نماز پڑھتے ہون یا دوسرون کو اوسکا حکم کرتے ہون ایسی ترکیب تلفیق بے شبہہ امتزاج بعض مذاہب

دیگر سے بھی نکل سکتی ہی پھر کہا شافعی نے فرمایا ہی زکوۃ دینا فی الفور چاہیے مرنے سے زکوۃ ساقط نہین ہوتی پھر صوم کا حج کا مقصود معاملات کا آداب کا مناکحات کا بنایات کا حدود کا محکومات کا ذکر کیا ایک ایک دو دو مسئلے لکھکر خلاف ابی حنیفہ کا اصول شرع سے مسئلہ بکیر بن بتایا پھر عمارہ بن یزید سے چوٹ کر تا محمد بن حسن کا شافعی پر دربار ہارون رشید میں بابت تاویل خلاف نقل کیا جب رشید کی گفتگو شافعی سے ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ سب افترا تھا شافعی کا کمال علم قرآن وغیرہ علم طب و شعر و انساب مین ثابت ہوا ہارون نے کہا کچھ حاجت ہو تو کہو فرمایا اقامر فی من بعد مکس ن العصبۃ وتقدیم الموعظۃ ان اسود وجبی بالمسئلۃ پھر محمد بن حسن نے کہا یہ مسئلہ کسطرح ہی کہ ایک مرد کی چار عورتین ہون اور پہلی جورو کو دوسری جورو کی عمہ پایا تیسری جورو کو چوتھی جورو کی خالہ معلوم کیا انھون نے کہا پہلی تیسری کو چھوڑ دے کہا کس حجت سے کہا ابی ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی لایجمع بین المرأۃ وعمتھا ولا بین المرأۃ وخالتھا پھر کہا تم تو بتاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین کسطرح داخل ہوتے کس رب سے آتے کہ مجھے مین اور تمہارے پہلے پہل کیا بات کی اوسوقت کا بیان کیا تھا ناقہ پر سوار تھے یا گھوڑے پر محمد بن حسن متحیر ہوکر رہ گئے کچھ جواب نہ بنا انھون نے کہا ای امیر المومنین انھون نے مجھسے ایک مسئلہ حرمت کا پوچھا مین نے بتا دیا مین نے انسے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوچھا اٹکنے لگے ہارون نے شافعی رح کو بہت سا مال دیکر رخصت کیا انھون نے مجھ سے اوٹھ کر سب مال در بانون وغیرہ کو بانٹ دیا خالی ہاتھ چلے آئے انتہی حاصلا یعنی علماء حنفیہ کسی صوفی عالم حق پسند کے طریقے مین مرید ہوتے ہین خدمت مین پیر کے نہایت عقیدت رکھتے ہین مگر عقیدے مین خلاف اوسکے عمل کرتے ہین جیسے علامہ محمد امین رح کہ حنفی ہوکر معتقد شیخ ابن عربی صاحب فتوحات کے ہین مگر یہ مقلد ہین شیخ اکبر مقلد نہ تھے بلکہ متبع سنت تھے اونکی کتاب فتوحات مین جابجا ترغیب اتباع سنت کی ہے

اور جیسے شیخ عبد الحق دہلوی کہ بڑے حنفی عالم ہین طریقت مین قادری مشرب رکھتے ہین
حالانکہ شیخ جیلی منبلی المذہب غیر مقلد تھے غرضکہ مذہب تو اور کچھ ہی اوسمین پیر کی تحقیقات
مریدون کو منظور نہین مشرب مین پیر کی راہ پر ہین اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی امام صاحب
کے زہد و عبادت و کثرت فقہ کا معتقد ہو مگر اونکے مذہب پر نچلے بلکہ حدیث پر عمل کرے
تو اسمین کچھ امام کی منقصت نہین ہی نہ اس شخص پر کوئی اعتراض آتا ہی محققین اہل علم
ہمیشہ سے سلفاً عن خلف جرح و تعدیل رواۃ و علماء اسلام کے اپنی کتابون مین نقل
کرتے آئے ہین اس سے یہ لازم نہین آتا کہ اوسکو محقر سمجھکر یہ کام کیا ہی بلکہ بیان کرنا امر
حق کا واسطے ذب کے شرع مطہر سے اظہار کرنا صواب کا واسطے تمیز کے خطا سے ہر عالم
کتاب و سنت پر واجب ہی علماء سے عہد لیا گیا ہی کہ وہ حق کا بیان لوگونمین کرین بلکہ
مخفی رکھنا ایسے امور کا سخت بد دینی ہی بیوقوف جاہل لوگ اپنی کم عقلی و حماقت سے اسکو
موجب حقارت امام صاحب تصور کرتے ہین حالانکہ امام صاحب بے عیب محض تھے نہ اونکے
علم مین کوئی قصور تھا نہ اونکی فضیلت مین کسیطرح کا فتور اس سے کچھ وہ مفترض الطاعت
واجب التقلید نہین ٹھہرتے اونکے مطاع ہونے کی کوئی دلیل صحیح اگر موجود ہی تو پھر
اس سے کیا بہتر جسطرح شیعہ قائل عصمت ائمہ اثنا عشر ہین بوہرے اپنے پیر کو نائب
صاحب الزمان امام معصوم اعتقاد کرتے ہین اسی طرح حنفیہ بھی سمجھے جاوینگے انکے نزدیک
اگر عصمت ساتھ انبیاء کے مخصوص نہین ہی تو نسہی ہمین کیا وہ جانین اونکا کام جانے
ہمین اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اسی اتباع سنت پر جلاوے مارے فتن مذاہب
شرور مشارب آفات عصبیت مصائب حمیت جاہلیت سے اپنے نبی کریم رسول رحیم کے
طفیل مین بچاوے اللھم آمین اصول فقہ مقلدین مین یہ بات لکھی ہی کہ مجتہد مخطی و مصیب ہوتا ہی
مگر جب خطا کسی امام کی بیان کرو تو نہین مانتے اوسکی تصحیح مین جان مارتے ہین ابن ہمام نے
شرح ہدایہ مین کیا کچھ کوشش و کشش تائید مذہب حنفی مین نہین کی صحیحین کو برابر سنن کے

ٹھہرادیا اسمین کو خرق اجماع جمہور ہوا مگر تب بھی اثبات جملہ فروع مذاہب جیسا چاہیے تھا
نکر سکے جابجا تہافت مین گرفتار ہوئے جہان کہین صحیحین کی حدیث مطابق مذہب کے
ملی وہان خلاف قاعدۂ معترفہ خود حدیث کو بوجہ روایت بخاری ومسلم ترجیح دی جہان ملی
وہان بات بنائی غرضکہ کوئی نفع اس ضابطۂ اصولی کا معلوم نہوا یقولون مالا یفعلون
جب کسی امام کی نسبت یہ بات قرار پاویگی کہ اوسکا کوئی مسئلہ خطا نہین گو خلاف قرآن بلکہ حدیث
صحیح کیون نہو تو درحقیقت یہ اعتقاد اوسکے عصمت کا ہی گومونہ سے کوئی اوسکو معصوم نکہے
عصمت مین اور کیا ہوتا ہی یہی ہوتا ہی کہ معصوم خطات سے پاک ہی سبحان اللہ انبیا علیہم السلام سے تو صدور
صغائر جائز ہو اونکی بھول چوک پر تنبیہ کیجاوے مگر امام صاحب سے کبھی کوئی بھول چوک
نہین ہوئی یہ پیمبرون سے بھی زیادہ ٹھہرے رسولون سے بھی بڑھ گئے انا للہ وانا الیہ
راجعون **ف** آدم علیہ السلام سے اس دم تک جتنے بنی آدم گذرے ہین خواہ وہ ملوک
تھے یا سوقہ ہر ایک کا کچھ نہ کچھ مذہب تھا خواہ وہ مذہب بذریعۂ وحی آلہی ہو یا بواسطۂ وحی
شیطانی کوئی آدمی دنیا مین لامذہب نہ تھا حتی کہ جو لوگ قائل کسی مذہب یا ملت یا نحلت کے
نہ تھے بلکہ نرے طبایعی یا دہری آزاد منش تھے یا اونکا کچھ مذہب مسمی ظاہر مین نہ تھا جیسے دہری
سو وہ بھی خالی کسی ایک خیال سے نہ تھے۔ برہت جسکے معنی لامذہب ہونا ہی یہ خود درحقیقت ایک مذہب
ہی گو سلسلۂ محض کیون نہو تو ہیں جب تمذہب ایک امر شائع ٹھہرا تو ہر مذہب مین التزام اوس
مذہب کے راہ ورسم کا بھی ہمیشہ پایا گیا ہی نوع انسان کے لیے جمود مذہبی یا تعصب بشری
ایک ایسی چیز ہی جس سے کسی فرد بشر کو نجات حاصل نہیں ہی گو کوئی شخص یہ دعوی کیون
نکرے کہ ہم متعصب نہین ہین مگر ممکن نہین کہ یہ دعوی اوسکا صحیح ہوسکے دنیا مین ہزارون فتنے
ہوئے اون سب فتن مین فتنۂ مذہب سے بڑھ کر کوئی فتنہ موجب تفرق کلمہ وخرابی ملک
وملت کا نہوا اسلام سے پہلے جو حکومتین اس جہان فانی مین تھین اونمین بھی تعصب مذہبی
موجود تھا باوجودکہ بواح ونزدقت خالص کے تھے اسلام کے بعد جتنے فرقے اس ملت حقہ مین

نکلے یا امت دعوت مین اہل کفر باقی رہے انمین بھی ہمیشہ فتنۂ مذہبی پایا گیا کتب تاریخ اسلام وغیرہ اسکے گواہ عادل ہین مثلاً بعد وفات نبوی کئی گروہ زکوۃ دینے سے رک گئے اسلام سے پھر گئے انسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا سنہ ۱۱ ہجری مین لڑائی ہوئی یہ ارتداد بھی ایک مذہبی فتنہ تھا پھر اوسدن سے جو لڑائیان زمانۂ خلفاء راشدین مین ملوک بنی امیہ مین سلاطین عباسیہ مین حکام ارض سے بابت فتوح ممالک ہوئین وہ سب مذہبی لڑائی تھی حدیث مین آیا ہی امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا قالوھا عصموا منی دماءھم واموالھم الحدیث وقائع زمان ہر خلیفہ وامام وملک وسلطان اسلام کو مورخین اسلام نے بقید سنوات ضبط کیا ہی جو لڑائے فقط ملک گیری کے لیے قبل اسلام یا بعد اسلام ہوئے وہ بھی ایک طرح کے تعصب وفتنہ مذہبی سے خالی نہ تھے بادشاہ کا جو مذہب ہوتا تھا وہ اوسکے جاری کرنیمین آپنے خلاف مذہب کے رسوم مٹانے مین کچھ نہ کچھ ضرور تعصب ظاہر کرتا تھا یہ فتنہ ہمیشہ دنیا مین رہا اور رہے گا کسی ملت ونحلت کو اس بلا سے نجات نہین ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک جب دنیا مین ملت اسلام آئی تو صدر اول مین سب لوگ ایک ہی طریقے پر تھے یعنی سب کے سب تابع کتاب وسنت رہی اتفاقاً اگر کوئی شخص دین اسلام مین کوئی نئی بات کہتا تو سب اہل دین مل جل کر اوس قول کے فساد کو ظاہر کر دیتے جسطرح مذہب قدر وجبر زمانۂ صحابہ مین نکلا تو سپر اوخون نے بہت شد ومد سے انکار کیا تین سو برس تک تو یہی حال رہا کہ کلمۂ اسلام متفق تھا پھر چوتھی صدی سے کچھ کچھ تقلید مذاہب جاری ہونے لگے بہتر فرقے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوئے انمین ہمیشہ باہم فساد وعناد وقتال وجدال رہا اسکی بڑی کہانی ہی ان فرقون کو جانے دو اہل سنت مین چار مذہب نکلے چار مصلے ٹھہرے چار اصول مقرر ہوئے کتاب وسنت واجماع وقیاس باہم انکے بھی لڑائی رہی کبھی بابت اصول عقائد کے کبھی بابت فروع مسائل کے پھر جو بادشاہ جس مذہب کا ان مذاہب مین سے

مستولی ممالک مستوفی مسالک ہوا اور سنے اپنے مذہب کے اجرا مین کوشش کی جیسا کہ عباسی
بادشاہ کے مذہب کے موافق تھا وہ برومند رہے دوسرے مذہب والے مستمند ہوئے
سنہ دو سو چھ ہجری مین بزمانۂ مامون فتنۂ عظیم باعث اعتقاد مسئلۂ خلق قرآن قائم ہوا
واثق باللہ کے زمانے مین بھی یہ فتنہ رہا مذہب اعتزال سربلند تھا مذہب اہل سنت معطل تھا
متوکل کے زمانے مین محدثین کا نہایت اکرام ہوا معتزلہ خوار ہو گئے معتضد نے اپنے زمانے
مین کتب فلاسفہ و جدل و نجوم کا رواج بند کر دیا سنہ ۲۸۱ھ مین فتنۂ قرامطہ ہوا یہ سب رافضی تھے
بغداد مین باہم حنابلہ وغیرہ کے اس مسئلے پر مقاتلہ ہو گیا کہ مقام محمود سے کیا مراد ہے سنہ ۳۵۱ھ
مین حکومت رافضہ بغداد مین ہو گئے مغرب مصر عراق مین یہ مذہب پھیل گیا سنہ ۴۴۸ھ مین
شیعہ سنی باہم بغداد مین لڑے تحت مقاتلہ ہوا سنہ ۴۰۸ھ مین قادر باللہ نے ایک کتاب
رد معتزلہ و رافضہ مین بنائی وہ مجمع علماء مین پڑھی جاتی تھی سنہ ۴۵۸ھ مین ابی حنیفہ رح کی قبر
پر ایک قبہ بنایا گیا سنہ ۴۶۹ھ مین شیخ ابو القاسم قشیری بغداد مین آئے موافق اشعری کے
کلام کیا حنابلہ سے اور رافضے مقاتلہ ہو کر سخت فتنہ برپا ہوا ایک جماعت ماری گئی کسی نے کہا
یہ فتنہ درمیان شیعہ سنی کے ہوا تھا سنہ ۵۱۲ھ مین دعوت باطنیہ اصبہان مین جاری ہوئی
یہ سب ملحد تھے سنہ ۵۵۲ھ مین ایک آدمی نہاوند سے نکلا وہ مدعی نبوت تھا آخر مارا گیا سنہ ۵۵۵ھ
مین شافعیہ و حنفیہ نیشاپور مین لڑے یہ فتنہ اتنا بلند ہوا کہ مدرسۂ حنفیہ جلا دیا گیا یا فتی کتبے مین
انها من معصیة حطمت فی الاسلام وهي التفرق بالحنفية والشافعية ونحوهما
وتعصب كل فرقة لمذهب الذي تمذهب به بحيث يصير كل فساق مذهبه على
صلحاء غير مذهبه ويرون ذلك نصرة الحق وهو خلاف اوامر الشرع ونواهيه
قال تعالى واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا وقال عز من قائل ان الذين فرقوا
دينهم وكانوا شيعا لست منهم في شيء ولقد عمت هذه البلوى وطمت في بلاد
كثيرة بل اكثر البلدان قال الله عز وجل بالشكوى انتهى سنہ ۶۰۲ھ مین ایک فتنہ ہوا اصبہان مین

تعصب مذاہب کی بنا پر واقع ہوا جسمین ایک خلق کثیر ماری گئی گھر کے گھر جلا دئے گئے
سنہ ۶۳۱ مین بغداد کے اندر مدرسہ مستنصریہ بنایا گیا اوسمین چارون مذہب کے علما مدرس
مقرر کیے گئے زمانہ برقوق چرکسی سے حرم شریف مین چار مصلے الگ الگ قائم کئے گئے
ورنہ پہلے ایک ہی مصلا تھا نصاری مین تثلیث ہی مقلدین مین تربیع ہی شیعہ مین تخمیس ہے
کہ وہ پنجتن کے قائل ہین اہل حدیث مین توحید ہی اصل اصول شریعت قرآن پاک ہی حدیث
محکم قرآن مین ہی ان ھو الا وحی یوحی متبعین سنت کا انھین دونو پر عقیدہ وعمل ہی پس بس ہے

میرے یار دو ہی پیالون پہ قناعت کیجی　　خانۂ چشم ہی یہ خانۂ خمار نہین

تیرہ صدی سے پہلے اگرچہ علما دین حنفی یا شافعی کہلاتے تھے تصنیف مذہبی کرتے تھے
لکن یہ جمود جو آخر اس صدی مین تقلید کذائی پر ہوا ہرگز نتھا اگر تھا بھی تو یہ طریقہ رفض کہ
مناظرے مین وسب وشتم ہو کتابون مین گالیان دی جاوین کسی کا حفظ مرتبہ نہو مفقود تھا
یہ فتنہ آخر زمان اسی صدی مین ایجاد ہوا ہی یہ تباہی دین کی اسی وقت مین پائی گئی ہی
جمود تقلید اسکا منبع ہی ترک توحید اسکا منشا ہی ؎ تو فتنۂ زمانہ شدی ورنہ روزگار
بود دست پیش ازین قدری آرمیدہ تر + غرضکہ کوئی زمانہ آدم سے لیکر اب تک فتنۂ مذہبی سے
نہ بچا اہل باطل نے ہمیشہ اہل حق پر انکار کیا اہل حق نے بھی ہمیشہ حق کا اظہار کیا ان چارون
مذہب مین مذہب حنفیہ کی بنیاد رائی وقیاس پر تھی اسلیے ان سے زیادہ بکھیڑا رہا کیا
اس مذہب نے اور مذہب مالکی نے جو رواج پایا ہی وہ ذریعۂ سلطنت پایا ہی مذہب
شافعی وحنبلی کا رواج محض بتائید الٰہی ہوا ہی ملا حبیب اللہ قندہاری نے ابجد التاریخ مین لکھا
ہی ان الصغدي قيد فقه ابي حنيفة بالرأي والقياس وكانه هو مراد الذهبي ولهذا
اضاف فقه الشافعي الى الحديث تمييزا ويوافق هذا ما اشتهر من ان ابا حنيفة من
اصحاب الرأي والشافعي من اصحاب الظواهر انتہی اصحاب ظواہر کہتے ہین اہل حدیث کو
ظاہریہ کہتے ہین مقلدین داؤد ظاہری کو یہ تفرقہ ملا محمد معین نے ذکر کیا ہی جسکی نے طبقات

کبری مین شافعی رحسے نقل کیاہی وجدت کتاب ابی حنیفة انما یقولون کتاب اللہ
وسنة رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانما ہم مخالفون لہ انتہی پھر ایک مناظرہ لنباچہ
محمد بن حسن کا ساتھہ شافعی کے ذکر کیا جسمین اعلم ہونا شافعی کا نسبت شاگرد اسکے ثابت ہوا اس
مناظرے کو یاقوت حموی نے بھی معجم الادبا مین ذکر کیاہی اوسمین یہ بھی لکھاہی کہ شافعی نے
محمد بن حسن سے کہا اما کتابک الذی ذکرت انک وضعتہ علی اہل المدینة فکتابک
من بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم خطأ الی آخرہ الی قولہ فاصفر محمد بن الحسن ولم یحر جوابا
اس مناظرے کا حال رازی نے بھی رسالہ ترجیح مذہب شافعی مین لکھاہی شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی نے بھی انصاف مین طرف اوسکے اشارہ کیاہی اس مناظرے کے سوا رازی نے
اور بہت سے مناظرے بھی ذکر کیے ہین جس سے بطلان و رکاکت مسائل وضعف دلائل حنیفہ کا
ثابت ہی جسطرح شافعی نے انکو ہرایا اسیطرح کئی مناظرون مین ابو یوسف کو بھی الزام دیا
کتاب الرد علی محمد بن الحسن تالیف شافعی ہی یاقوت حموی وغیرہ نے ذکر اوسکا معجم الادبا
وغیرہ مین کیاہی غزالی نے منخول مین لکھاہی اما ابو حنیفة فلم یکن مجتہدا لانہ کان لا یعرف
اللغة وعلیہ یدل قولہ رماہ ابو قبیس فکان لا یعرف الاحادیث ولہذا عزم
یقبل الاحادیث الضعیفة ورجح الصحیح منہا ولم یکن قفیہ النفس بل کان یقایس
لا فی محلہ علی مناقضة ماخذ الاصول انتہی اسی کتاب مین قاضی ابو بکر باقلانی سے
تنقیہ ابی حنیفہ نقل کی ہی یہ بھی لکھاہی ولا التراث بمخالفة ابی حنیفة فانی اقطع بخطأہ
فی تسعة اعشار مذاہبہ الی قولہ ان ابا حنیفة نزق حسام ذہنہ فی تصویر المسائل
وتقریر المذاہب فکثر خبطہ لذلک ولہذا استمکف ابو یوسف ومحمد عن اتباعہ
فی ثلثی مذہبہ لما رأیا فیہ من کثرة الخبط والخلط والتورط فی المتناقضات الی قولہ
واما ابو حنیفة فقد قل الشریعة ظہر البطن وتوش مسلکہا وغیر نظامہا الی قولہ
ولکاشدة الغباوة وقلة الدرایة وتدرب القلوب علی اتباع التقلید والمیل الی

لما اتبع مثل هذا التصرف في الشرع من سلم حسه فضلا عن يشتد نظره وهذا
امتد المطعن عن سلف الامة فيه انتهى ابن خلكان نے وفيات الاعيان مين يافعي نے
اپني تاريخ مين جسكا نام مرآة الجنان هي ملا علي قاري نے رسالہ ۔ وامام الحرمين مين تزين الدين
عراقي نے فتح المغيث شرح الفية الحديث مين بهير كتاب التقييد والايضاح مين ابن جماعه نے
طبقات شافعيه مين حافظ وسياطي نے اپنے طبقات مين سيوطي نے رسالہ الرد على من اخلد
الى الارض مين تاج الدين كي حنفي نے كتاب كفاية المتطلع مين منخول كو تاليف غزالي لكها هے
اسيطرح شيخ حسن عجيمي شيخ احمد قشاشي شيخ شهاب غفاجي شمس الدين رملي شيخ عبدالحق سنباطي
وغيره ايك جمع جم نے اس كتاب كو تاليف غزالي كها هي انمين بعض نے روايت اس كتاب
كي بسند متصل تا مؤلف بهي كي هي غرضكه علما حنفيه شافعيه قريب بيس شخص كے متفق هين
اسپر كه يه كتاب غزالي صاحب احياء العلوم كي هي اس كتاب مين غزالي نے مسائل فروع حنفيه
پر بهي خوب هي رد كيا هي جسطرح معتزله پر بهي انكار فرمايا هي خطيب بغدادي نے تاريخ بغداد
مين بهت كچهه نسبت ابي حنيفه لكها هي ابن خلكان نے بهي طرف اوسكے اشاره كيا پهر كها
فراعقب ذلك بذكر ما كان الاليق تركه والاعراض عنه اس تاريخ كے مختصر كا نام
مختار هي تاليف يحيى بن عيسى بغدادي اوسمين لكها هي والمحفوظ عند نقلة الحديث من
الائمة المتقدمين وهؤلاء المذكورين منهم في ابي حنيفة خلاف ذلك وكلامهم
فيه كثير لا من رشنعة حفظت عليه يتعلق بعضها باصول الديانات وبعضها
بالفروع الخ اس جگهه اكسٹهه اشخاص اعلام وعلماء كبار اسلام اهل سنت كا نام ليا هي جنهون نے
امام ابوحنيفه پر جرح كي رد كيا خطيب نے كها انه اي ابا حنيفة كان مذهبه مذهب جهم ابو علي
يحيى سے خطيب سے يه بهي نقل كيا هي كه ابوحنيفه قائل خلق قرآن تهے يعني جسطرح مذهب اهل اعتزال
كا هي ابو قتيبه دينوري نے كتاب المعارف مين امام صاحب كو مع دو تو شاگرد كے مرجي
لكها هي حافظ سليماني نے بهي ابوحنيفه كو مرجيون مين گنا هي چنانچه ذهبي نے ميزان مين بعقول

کو نقل کیا ہی بلکہ مختار مختصر تاریخ خطیب بغدادی مین یہ بھی ذکر کیا ہی کہ ابو اسحق فزاری نے
کہا کنت اتی ابا حنیفة واسأله عن الشئ من امر الحرب فسألته عن مسئلة فاجاب
فیها فقلت له یروی عن النبی کذا وکذا فقال دعنا من هذا اشاید یہ اسلیے ہوگا کہ آپ
صراحت حنفیہ امام صاحب کے نزدیک قبول روایت مین تشدد عظیم تھا اور یہ گفتگو یعنی خطیب نے
کتابا ولدنی الاسلام مولوجا ضرمنه عرصکہ خطیب نے جو کچھ حق مین امام صاحب اور قاضی
ابو یوسف صاحب کے لکھا ہی اگرچہ اوسکے جواب مین یارون نے بہت کچھ باتین بنائین ہین
لکن صاحب علم و انصاف پر مخفی نہین ہی کہ خطیب نے اپنی طرف سے کچھ نہین لکھا ائمہ ثقات
سے جراحات مذکورہ نقل کیے ہین شیخ عبد الحق دہلوی کا تحصیل الکمال مین یہ کہنا کہ خطیب اس
تحریر مین متعصب تھے مکابرہ تھے ٹھیک نہین اسلیے کہ تنہا خطیب نے جرح نہین کی ہی بلکہ ایک جمع
جم نے جو حال امام صاحب کی قلت عربیت و قلت علم حدیث و قلت علم لغت وغیرہ کا تھا وہ
صاف صاف کہدیا ہی بچارے خطیب کا اسمین کیا قصور ہی ہر حال نے تراجم اہل علم مین یہی
کیا ہی کہ مدح و قدح دونو کو لکھا ہی ہان جسکے حق مین کوئی جرح معلوم و ماثور نہین ہوئی وہان
تحریر جرح سے سکوت کیا بخاری نے بسند خود فزاری سے روایت کیا ہی کنت عند
سفیان معی نعمان فقال الحمد لله کان ینقص الاسلام عروة عروة ما ولدنی الاسلام
استام منه لکن سبکی نے طبقات کبری مین یہ لکھدیا ہی فایاک ثم ایاک ان تصغی الی ما
اتفق بین ابی حنیفة وسفیان الثوری او بین مالك وابن ابی ذئب او بین احمد بن
صالح والنسائی او بین احمد بن حنبل والحارث المحاسبی وهلم جرا الی زمان الشیخ
عز الدین بن عبد السلام والشیخ تقی الدین بن الصلاح فانك ان اشتغلت بذلك
حشیت علیك الهلاك اس عبارت کو شعرانی نے بھی میزان مین نقل کیا ہی انصاف
کی بات بھی یہی ہی کہ آخر امت کو اول امت پر لعن و طعن کرنا ہرگز لائق نہین کیونکہ یہ لوگ
کچھ معصوم تھے مگر افسوس ہی ایسے امور کی حکایت خود یہی مقلد لوگ ہمسے کرواتے ہین

اہل حق کو مجبور کرتے ہین بیان واقع پر انا اللہ رازی نے رسالۂ ترجیح شافعی مین لکھا ہے
کہ بخاری نے ذکر شافعی کا اپنے تاریخ کبیر مین کیا ہی پھر کہا ولو کان من الضعفاء في هذا
الباب اي في علم الحديث لذكره كما ذكر ابا حنيفة في هذا الباب یعنی ابو حنیفہ کو
علم حدیث مین ضعیف کہا ہی یحیی بن معین نے کہا ابو حنیفہ رح سے حدیث نکرو انکی حدیث لائق
اعتماد نہین علی بن عبداللہ مدینی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے پچاس حدیثین روایت کی ہین سب مین خطا
و غلط و لغزش و سقط ہی اسی طرح ابو حفص فلاس و ابو زرعہ نے انکی تضعیف کی ہی چنانچہ انساب
سمعانی و تراجم الحفاظ بدخشانی سے ظاہر ہی انکو مضطرب الحدیث و واہی الحدیث لکھا ہی ابو بکر
بن ابی داود نے کہا کل ڈیڑھ سو حدیث کو امام اعظم نے روایت کیا ہی نصف مین خطا و غلط
واقع ہوا ابن الجوزی نے کتاب المنتظم مین ان سب اقوال کو ذکر کیا ہی نسائی و ابن عدی نے
بھی انمین جرح و قدح کی ہی میزان الاعتدال مین لکھا ہی النعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفة
الكوفي امام اهل الرأي ضعفه النسائي من جملة حفاظه وابن عدي واخرون وترجم
له الخطيب في فصلين واستنوع كلام الفريقين معدليه ومضعفيه عبدالرؤف
مناوی نے فتح القدیر شرح جامع صغیر مین لکھا ہی قال ابو داود اخاف الله في الرواية عنه
اي عن شعيب بن ايوب والنعمان بن ثابت الامام اورده الذهبي في الضعفاء وقال ابن حزم
عامة ما يرويه غلط وتصحيف وزيادات وله احاديث صالحة امام احمد نے بھی
مالک و اوزاعی سے انکا ضعیف الرای ہونا نقل کیا ہی اسیطرح بیہقی نے بھی کہا ہی رازی نے
کہا وانما قال في ابي فلان ذلك لانه كان يقبل المجاهيل والمقاطيع والمراسيل وما وقع
اليه من حديث بلده وان كان ضعيفا يترك القياس لاجله وما رفع اليه من احاديث
سائر البلاد وان كان صحيحا لم يقبله بل عدل الى الاستحسان والقياس انتہی مختصر تاریخ
خطیب سے یہ بات بھی ثابت ہی کہ خود امام صاحب نے ذکر اپنی عدم توجہ کا طرف علوم حدیث
و قرآن کے ابتدای طلب علم مین فرمایا ہی ولیس بعد عبادان قریة صاحب قاموس نے

بھی علت امام صاحب کی علم لغت مین بیان کی جسپر علی قاری نے برا مانا غرضکہ جسقدر جرح
انپر ائمہ جرح و تعدیل نے کی ہی اوتنی کسی دوسرے امام کے حق مین نہین کی شیعہ نے رد حنفیہ مین
زمین آسمان کے قلابے ملائے ہین کتب اہل سنت سے جرح انکے امام کی نقل کی ہی یہ لوگ
اونکا جواب نہین سکتے انکی فرصت کا زمانہ اسی ۔ داہل سنت مین بسر ہوتا ہی سچ ہی کل
میسلم الحلق لہ یہ سارے ٹھکرلے بکھیڑے اسی مذہب قیاس ورای مین ہین ولو کان ہذا
عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا اہل حدیث کے آپسمین کوئی بیگانہ ہی کوئی کچھ
ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست
سے اپنا بھی اس کتاب وسنت مین مارا وہ ساری بلاؤن سے بچ گیا اللھم ارزقنا

ف حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا آیا ہی لو کان الایمان بالثریا لنالہ رجال من ہؤلاء
رواہ الشیخان ایمان اگر ثریا پر ہوتو بھی اوسکو کچھ لوگ فارس کے پالیوینگے اس حدیث مین
منقبت ہی مومنین فرس کی امت فرس وسط معمور مین رہتے ہی جسکو ارض فارس کہتے ہین
کرمان اہواز وغیرہ بہت اقالیم اسی زمین مین ہین جیحون کی وری جو ملک ہی اوسکا نام ایران
ہی یہ داخل ارض فارس ہی اسیکو عراق عجم بولتے ہین جو ملک پرے جیحون کی ہی وہ ارض
ترک ہی اوسکو توران کہتے ہین فرس اولاد فارس بن ارم بن سام ہین یا ولد یافث بن نوح
علیہ السلام یہ کہتے ہین ہم ولد کومرث ہین نسل بنی آدم اونھین سے ہی یہ بہت فرقے ہین
دیلم سکان جبال ہین جیل ساحل بحر طبرستان پر بستے ہین گرد شہر زور کی جبال پر رہتے ہیں
منجملہ بلاد فارس کے چند شہرون کے نام لکھے جاتے ہین جنمین بڑے بڑے محدث پیدا
ہوئے سب مین نہین تو اکثر مین تو ضرور اس علم مبارک کے علماء اوسکے کتب طبقات
سے ان بلاد کے علما کا حال بخوبی معلوم ہوسکتا ہی ابرقوہ ارض فارس کا مشہور شہر ہی
فارسی مین اسکا نام برکوہ ہی یعنی فوق الجبل آبہ ری وہمدان کے بیچ مین ہی قریب ساوہ
کے آبہ کے لوگ شیعہ ہین ساوہ کے لوگ سنی ہین اصفہان مین ایک گانون کا نام بھی آبہ ہی

آذربیجان ایک ملک ہی اسمین بہت شہر ہین آمل اس نام کا ایک شہر طبرستان مین
ہی جہان سے ابن جریر طبری ہین دوسرا عزنی جیحون مین بخارا کی سمت پر ہی ابھر ایک شہر
اس نام کا ارض جبال مین ہی دوسرا نواحی اصبہان مین ابیورد خراسان کا شہر ہے
اردبیل آذربیجان کا شہر ہی اسفرائن خراسان کا شہر ہی اصبہان مشہور شہر ہے
فارس کا آمل اس شہر کے چارون طرف دجلہ ہی انبار ایک فرات کے کنارے پر
ہی پہلا شہر عراق کا یہی ہی دوسرا ایک گانون ہی بلخ کا تیسرا مرو مین ہی ارجان فارس کا
شہر ہی اصطخر پرانا شہر فرس کا ہی ایلاق ایک نیسابور مین دوسرا نواح بخارا مین تیسرا
بلاد شاش مین قریب فرغانہ ہی استرآباد تین شہرون کا نام ہی ایک درمیان ساریہ و
جرجان کے دوسرا کرخ بیسان مین تیسرا نواح نسا مین اعمال خراسان سے بیضا ارض فارس
کا شہر ہی بیضاوی صاحب تفسیر یہین کی تھی بابل ارض عراق کا شہر ہی بغداد
پہلے ایک قریہ تھا فرس کا پھر وہان شہر آباد ہو گیا بدخشان یہ اعلای طخارستان مین
آباد ہی بست سجستان کا ایک شہر ہی بلخ خراسان کا ایک عمدہ شہر ہی بادغیس خراسان
کا شہر ہی بغشور ہرات و مرو کے بیچ مین ہی بغوی یہین کے تھے باب بخارا کا ایک
گانون ہی بلاد دیلم یہ قزوین کے پاس ہین سب جبال ہین بخارا عمدہ شہر خراسان
فرس کا ہی امام بخاری یہین کے باشندے تھے ترمذ ارض اہواز کا شہر ہی تبریز
آذربیجان کا بلدہ ہی تزمذ ایک قریہ ہی بخارا کا جبال ایک مشہور ناحیہ ہی فارسی مین
اوسکو کوہستان کہتے ہین اسکے جانب شرق مین خراسان فارس غرب مین آذربیجان ہے
معظم بلاد اسکے اصفہان ری ہمدان قزوین ہین جرباذقان چھوٹا سا شہر ہے
کوہستان کا اصفہان و ہمدان کے بیچ مین جرجان قریب طبرستان ہی جوزستان
ہمدان کا ایک گانون ہی جوین ایک ناحیہ ہی درمیان خراسان و کوہستان کے امام الحرمین
جوینی اسی کی طرف منسوب ہین جیلان درمیان قزوین و بحر خزر کے ہی صاحب غنیۃ الطالبین

سیمین کے تھے جو بیرا ایک قریہ ہی نیسابور کا حلوان ہمدان و بغداد کے بیچ مین ہی ایک
نیسابور کے پاس ہی دوسرا کوہستان مین آخر مدن عراق ہی شہر ہی خراسان شہور شہر
ہین ماوراء النہر کے خوارف خاوران خراسان کے شہر ہین خوارزم یہان شہر
جیحون ہی بلاد بدخشان سے نکلکر آئی ہی دامغان رہی و نیسابور کے بیچ مین ہی روزنامہ
ارض جبال کے شہر ہین دی مشہور شہر ہی سمرقند ماوراء النہر کا شہر ہی عمارت و حسن
مین مثل بخارا کے ہے سناباذ طوس کا گانون ہی ہارون رشید کی قبر تین ہی سرخس
مرو و نیسابور کے بیچ مین ہی سیص و سرد ارض جبال کا شہر ہی قریب زنجان سجستان
ایک بڑا ناحیہ ہی سجستان بن فارس کا بسایا ہوا سوس پرانا شہر خوزستان کا ہی سامرا
عکبریت و بغداد کے بیچ مین ہی سنہ ۲۲۱ مین معتصم باللہ نے بسایا سند ہند و کرمان کے بیچ مین
ہی شعب بوان ایک زمین ہی بلاد فارس مین منجملہ اجا یعنت کے شیراز اسکو
احسن بلاد فارس کہا ہی شاذیاخ خراسان کا شہر ہی قریب نیسابور شاہل سرو اربل و
ہمدان کے بیچ مین ہی شہرستان نیسابور و خوارزم کے درمیان ہی صاحب ملل و نحل
اسی جگہہ کے تھے دوسرا قصبہ کورہ نیسابور ہی ارض فارس سے تیسرے اصفہان کا نام بھی ہے
نشروان نوشروان کا آباد کیا ہوا ہی صنعا قصبہ بلاد یمن ہی ارض حجاز سے دنیا کی
چار جنتون مین ایک جنت یہ بھی ہی یہان صدہا محدث عامل بحدیث پیدا ہوئے جو مجتہد
مطلق تھے طبرستان یہ ناحیہ درمیان عراق و خراسان کے ہی طوس خراسان کا
شہر ہی عسکر مکرم اہواز کا شہر ہی عراق موصل سے عبادان تک طول مین قادسیہ سے
حلوان تک عرض مین ہی اسکو اسدل ارض اسد اصح تربت کہا ہی فارس مشہور ناحیہ ہی
اسمین پانچ کورہ ہین ایک ارجان جسکو کورہ سابور کہتے ہین دوم اصطخر اسمین بہت شہر ہین
سوم کورہ سابور شاپور جہارم شاذروان جسکا دارالملک شیراز ہی پنجم سوس فاراب
ماوراء النہر کا شہر ہی فہرذاباد ایک شیراز مین ہی دوسرا مرو سے تین کوس پر تیسرا

آذربیجان مین چوتھا ہرات کے پاس قنوج کسی وقت مین اعظم مدن ہند تھا یہان بڑے بڑے عالم صوفی حکیم شاعر محدث ہوئے چار سو برس سے یہ شہر میرے آبا کرام کا مسکن اجداد عظام کا موطن ہی قندھار بلاد ہند سے ہی مثل کابل کے قزوین یہ دو شہر ہین چھوٹے شہر کو شہرستان کہتے ہین سابور نے اسکو بنایا اسکے فضائل ہین جو احادیث سنن ابن ماجہ مین آئے ہین موضوع ہین قم ارض جبال کا ایک بلدہ ہی اصفہان کے پاس اکو فہ اسکو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے شہر بنایا فرات کے کنارے پر آباد ہی ابو حنیفہ اسی کی طرف منسوب ہین کابل فرماتی نے کہا مدینۃ مشہورۃ بارض الہند بالنخیل واھلھا مسلمون وکفار انتہی کازرون فارس کا شہر ہی کرمان فارس و خراسان کے بیچ مین ہے کش قریب سمرقند کے ہی مکران ارض سند مین ہی ماوراء النہر سے مراد نہر جیحون ہی یہان بہت سے مدائن و قری و مزارع عامرہ و غامرہ ہین مرو اشہر مدن خراسان سے ہی مدائن بناء اکاسرہ سے ہی ساحل دجلہ پر جانب شرقی بغداد کے نیچے نسا خراسان کا ایک شہر ہی قریب سرخس فیروزبن یزدجرد کا بسایا ہوا تمام نسائی یہین کے تھے نصر اباذ خراسان کا قریہ ہی نھاوند ہمدان کے پاس ہے نیسابور خراسان کا شہر ہی مسلم صاحب صحیح یہین کے تھے ھرات بلاد فارس کا بہت عمدہ شہر ہی ھمدان مدن جبال سے ہی اھواز ایک قطر کبیر قاعدہ مملکت فارس ہی یمن عمان سے نجران تک لنبا ہی فرماتی نے کہا اھلھا ارق الناس نفوسا واعزھم للحق سماھم اللہ تعالیٰ الناس حیث قال ثم افیضوا من حیث افاض الناس اشارۃ الیھم سے نکلتا ہی کہ علماء یمن کی پیروی کرنا چاہیے کہ آدمی یہین ہین ؎ نہ اوٹھا فرقہ زہاد سے کامل کوئی ؎ کچھ ہوے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے ؎ ابتداء اسلام سے ہمیشہ یہان کی حکومت بنی حسن مین رہی علم حدیث کا یہ ملک منبع ہی یہان کے علماء ہمیشہ مجتہد مطلق ہوا کئے متبع سنت صحیحہ رہے انمین تقلید کا مرض پیدا نہوا اس بیماری سے خدا نے انکو تندرست رکھا فتعالیٰ

ملک کا دارالملک رہا ہجرو شوکان اسی شہر کا ایک محلہ قریہ ہی امام شوکانی یہین کے تھے قضا
کے قاضی القضاۃ تھے امام منصور باللہ نے انکو اس عہدۂ جلیلہ پر مقرر کیا تھا انھون نے بدعت
زیدیہ کا کما حقہ قلع قمع کیا ہمیشہ قضا مطابق کتاب وسنت کے فرمائی غرض حال جتنے محدثین بلاد
وممالک فارس کے ہین وہ سب بمصداق حدیث مذکور کے ہین حدیث مذکور کو ایک شخص
مین حصر کرنا وہ بھی اوس شخص مین جو کابل کا تھا نہ فارس کا انصاف کا خون کرنا ہی فارس ہی کا کوئی
سہی لکن لفظ حدیث جمع ہی نہ مفرد اہل فارس نے کیا گناہ کیا ہی کہ باوجود مزید علم وفضل کے وہ مصداق
حدیث کے نہوئے تاسے فارس کے ملک مین باوجود اس طول وعرض بلاد وبدائن وقری کے
صرف ایک امام صاحب ہی اوسکے محل وموقع غفر اللہ وا الیہ راجعون

تنبیہ

امام ابوحنیفہ رح کے باپ ثابت دادا زوطی تھے ابن خلکان نے کہا زوطی نبطی نام ہی نہ وطی
کابل کے تھے کابل ناحیہ معروف ہی بلاد ہند سے ۸۰ھ مین انکی قبر پر ایک مدرسہ بنایا گیا ۸۰ھ
مین پیدا ہوئے ۹۳ھ مین مرگئے انتہی اُنکے وقت مین انس بن مالک عبداللہ بن ابی اوفی
کوفے مین سہل بن سعد مدینے مین ابوالطفیل عامر بن واثلہ مکے مین تھے مگر نہ کسی کو دیکھا نہ
کسی سے کچھ سیکھا یہ شاگرد تابعین ہین اس لیے تبع تابعین ہوئے مگر ابن حجر نے کہا ابن ابی اوفی
سے ایک حدیث روایت کی ہی خطیب نے کہا انس کو دیکھا ہی ذہبی نے کہا یعنی صغر سن مین
کسی نے کہا تین حدیثین انسے روایت کی ہین عینی نے کہا انکو ایک جماعت صحابہ سے سماع ہی
شیخ قاسم حنفی نے عینی پر اس نقل کا رد کیا علی قاری حنفی نے کہا سخاوی کہتے ہین معتمد عدم
روایت ہی صحابہ سے غرضکہ اگر یہ بات بھی مان لیجاوے کہ انکے طفولیت مین بعض صحابہ بعض
بلاد دور دست یا انس کوفے مین موجود تھے تو بھی رویت وروایت انکی اونسے صحیح طور پر ثابت
نہین ہوتی فجرد معاصرت سے کوئی شخص تابعی نہین ہوسکتا ہی اس باب مین اعتبار قول محدثین
کا ہی نہ فقہاء مقلدین کا انکا تو یہ حال ہی کہ درمختار مین لکھا ہی عیسی علیہ السلام جب آوینگے

انھین کے مذہب کے موافق حکم کرینگے علی قاری نے انکار کیا ہی بعض حنفیہ نے کہا مہدی موعود انکے مقلد ہونگے خضر نے ایک عمر دراز اسے علم سیکھا ہی علی قاری نے انکار بھی کیا ہی ابن عربی نے کہا مقلد مہدی کے دشمن ہونگے شعرانی نے کہا انکا مذہب آخر مذاہب ہی انقطاع مین یہ کشف اگر صحیح ہی تو وہ زمانہ اب آگیا کہ مذہب حنفیہ منقطع ہوجاوے اسلیے کہ مہدی موعود کے ظہور کا وقت بھی بحسب مکشوفات و قرائن آثار نزدیک آگیا ہی مہدی کے وقت مین کوئی مذہب نہوگا نہ حنفی نہ مالکی نہ شافعی فقط اتباع کتاب و سنت ہوگا اسیطرح عیسی علیہ السلام تابع احکام اسلام ہونگے موسی علیہ السلام اگر زندہ ہوتے تو اونکو بھی کچھ چارہ سوای اتباع کے نہوتا عقود الجمان مین کہا ہی کہ آخر ۹۰۰ھ مین ایک کتاب شائع ہوئی جسمین نکمی باتین بحق امام ابو حنیفہ لکھی تھین اسلیے یہ کتاب مین نے اونکے مناقب مین لکھی انتہی اس سے معلوم ہوا کہ تین سو برس پہلے بھی کچھ لوگ حقیقت حال اس مذہب سے متنبہ ہوگئے تھے آخر اصحاب روی زمین موت مین ابو الطفیل صحابی ہین انکا انتقال سنہ ۱۰۰ یا سنہ ۱۱۰ یا کچھ کم و بیش مین ہوا انس بن مالک انسے بھی پہلے تھے امام صاحب کی عمر اوسوقت بہت کم ہوگی پھر روایت اونسے کسطرح ہوسکتی ہے بخاری بخارا کے مسلم نیشاپور کے ابو داود سجستان کے ترمذی ترمذ کے نسائی نسا کے ابن ماجہ قزوین کے تھے یہ سب ملک فارس کے رجال و ابطال و فحول ہین حدیث ابی ہریرہ جو صحیحین مین ہی لنالہ رجال من ھؤلاء انھین پر صادق آتی ہی انکے بعد اونپر جو انکے تلامذہ تھے مملکت فارس سے اوٹھے ایک عالم اہل حدیث کا فارس سے نکلا یہ خبر گویا معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک علم ہی اعلام نبوت سے انکا علم امام ابی حنیفہ سے سو چند ہزار چند بلکہ لاکھہ چند زیادہ تھا و للہ الحمد یہ بات سارے کتب طبقات و تراجم سے بلا خلاف ثابت ہی امام صاحب کو بعض اہل علم نے زیدی جہمی معتزلی مرجئی کہا ہی قیاس و رای کا امام بتایا ہی سبکو انکا عیال ٹھہرایا ہی اصحاب امہات ستہ مین کسیکی نسبت یہ جروح نہین کیے گئے مجرد تقدم زمان موجب فضیلت و تقلید امام نہین ہوسکتا ہی امام صاحب اگر تابعی ہین تو ہون عدول ما شاء چشم ما روشن

افضل تابعین سعید بن المسیب کو عالم مین اویس قرنی کو زاہد مین بتایا ہی پھر اونھین کی تقلید کرنا اچھا ہوگا کہ الامثل فالامثل تاج سبکی و ابن عبد البر نے کہا ہی انکو بدعتی سے یاد کرو یہ افضل و اورع تھے امت اہل حدیث تو کسیکو بھی بدعتی سے یاد نہین کرتے سب کے لیے دعا کرتے ہین جرح و تعدیل جو ایک عمدہ فن علم حدیث کا ہی وہ اس بدعتی مین داخل نہین ہی خود سبکی و ابن عبد البر نے برتا و اس علم کا کیا ہی مقلدین جب کسیکو دیکھتے ہین کہ تقلید ناس سے مانع ہی تو اس منع کو امام صاحب کی بدعتی سمجھتے ہین یہ انکے عقل کا قصور ہی امام صاحب نے تو یہی فرمایا ہی کہ اتباع کتاب و سنت کرو تقلید نکرو وہ تو یہ فرما کر چھوٹ گئے اہل اتباع اونکی کہنے پر چلے حنفیہ نے یہ کہنا اونکا بالکل نہ سنا ایک نیا مذہب اونکا بجای خود پنچایت سے مقرر کیا اوس مذہب کی تقلید کو واجب بتایا یہ لاکھون تغریبات جو اس مذہب مین نکلے ہین چھ طبقات والون نے نکالے ہین خدا جانتا ہی امام صاحب کے فرشتون کو بھی اوسکی خبر نہین تھی امام صاحب اگر آج زندہ ہوتے تو بیزاری اونکی ان مقلدون سے نسبت اوس بیزاری کے جو اہل اتباع کو مقلدون سے ہی زیادہ تر ہوتی خیر اب حشر و نشر بھی قریب ہی وہان یہ سب جھگڑا چک جاویگا یہ فوائد جو اس جگہ لکھے گئے گو خاطر عاطر اہل زمان پر ناگوار ہونگے لیکن خدا گواہ ہی دل دردمند آگاہ ہی کہ مقصود اس بیان سے رد کرنا بدعات مقلدین کا ہی نہ توہین ائمہ مجتہدین اعاذنا اللہ منہ یہ سب ہمارے ائمہ تھے سلف صلحا تھے اس امت کے امام و ملت کو جو حق پسندی حق گوئی پیروی حق چاہیے ویسی ہی انسے ثابت ہوئی ہی انھون نے تبلیغ حق مین کوتاہی نہین فرمائی عوام جو اتباع ہر ناحق اقتاب ہر ناحق ہوا کرتے ہین وہ انکی ارشاد کے موافق اگر نچلے تو اسمین انکا کیا قصور ہی بسطرح صلحا و امت اولیا ملت تابع حق تھے اونھون نے کسیکو نہین کہا کہ تم ہماری گور پر گنبد بناؤ نذر نیاز لاؤ ہمسے حاجت مانگو مگر اونکے مریدون نے بنا لیا اسمین اونپر کوئی الزام عائد نہین ہوتا مولوی اسمعیل شہید کی قبر پر بعض نادان جو جاتے ہین اپنا ایمان سستا ناس کرتے ہین بعضی لوگ سید احمد بریلوی کو

مہدی وسط ٹھہراکر غائب بتاتے ہین مثل روافض کے اونکے ظہور کا اعتقاد رکھتے ہین بھلا کہو اسمین انکا کیا جرم ہی یہ تو سرخیل اہل رد شرک و بدعت تھے مگر جہل کا برا ہو ہمیشہ اہل علم کو ان جاہلون سے حیات و ممات مین ایذا پہونچی سوای اہل حدیث و متبعین سنت کے کوئی گروہ ایسا نہ دیکھا جسنے خلاف اپنے امام یا پیر کا نکیا ہو ایک یہی گروہ تو اس آفت سے بچگیا باقی سب کے سب بدعت کے جال یا شرک کی دلدل مین پھنس کر رہگئے کانون مین سیسا ڈال کر بیٹھ رہے کتنا ہی اونکو سمجھاؤ سو آیتین حدیثین سناؤ کب سنتے ہین کسکی بات مانتے ہین پشت ا پشت سے مرض تقلید سقیم قیاس علت رای دار جہل بیماری شرک و رد بدعت مین گرفتار چلے آتے ہین اہل کتاب کے قدم بقدم چلتے ہین حدیث رسالت کو بنظر حقارت دیکھتے ہین علماء حدیث کی توہین کرتے ہین مسائل منصوصہ کے منکر ہین فروع مدسوسہ کے مقر ہین قرآن و حدیث گویا انکے نزدیک منسوخ ہوگیا ہی یہی رای و قیاس محکم ہی کہتے ہین دین یہی ہی جو وقایہ کنز قدوری درمختار وغیرہ مین لکھا ہی جو صحاح و سنن مین ہی وہ لائق عمل نہین سے

کوچۂ عشق کی راہین کوئی ہمسے پوچھے ۔ خضر کیا جانین غریب اگلے زمانے والے

یہ شکوہ کچھ خاص نسبت حنفیہ کے نہین ہی سارے مقلدین مذاہب مخترعہ اصحاب مشارب مبتدعہ کا یہی شیوہ ہی ظلمت کو نور سمجھ لیا ہی نور کو دل سے دور کر دیا ہی اسلام خالص کے بعد پھر کفر شرک بدع مین گرتے ہین خدا و رسول سے زیادہ محبت مجتہدین کی رکھتے ہین حالانکہ حدیث شریف مین آیا ہی ثلاث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان من کان اللہ و رسولہ احب الیہ مما سواھما و من احب عبدا لا یحبہ الا للہ و من یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار رواہ البخاری عن انس دیکھو مصداق اس حدیث کے اہل حدیث ہین یا ارباب رای رثیث الانصاف احسن

الاوصاف وباللہ التوفیق

بیان فروق فرقان مجیب۔

قرآن شریف مین کئی جگہہ کئی چیزون کے حق مین یون فرمایا ہی کہ یہ چیز اور وہ چیز برابر نہین
ازانجملہ سورۂ آل عمران پارۂ چہارم لن تنالوا مین فرمایا ہی افمن اتبع رضوان اللہ کمن با
بسخط من اللہ ومادٰہ جہنم ہم درجات عند اللہ کیا ایک شخص جو تابع ہی اللہ کے
مرضی کا برابر ہی اوسکے جو کمایا غصہ اللہ کا اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہی کیا بری جگہہ پہونچا لوگ
کئی درجہ ہین اللہ کے ہان معلوم ہے متبع و مبتدع برابر نہین ہیں سطرح نہی اور سب خلق برابر نہین
مراتب لوگون کے جدا جدا ہین سورۂ نساء پارۂ پنجم محصنات مین ارشاد کیا ہی لا یستوی
القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاہدون فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم
برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن کا نقصان نہین اور لڑنے والے اللہ کی راہ مین اپنے
مال وجان سے فضل اللہ المجاہدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ
بڑائی دی اللہ نے لڑنے والون کو اپنے مال وجان سے اوپر جو بیٹھے ہین درجے مین اس
آیت مین یہ فرمایا کہ مجاہد غیر مجاہد برابر نہین ہین گو خوبی اسلام مین برابر ہین لیکن درجہ مجاہد کا
بڑہا ہوا ہی مراد بیان جہاد فی سبیل اللہ ہی اگرچہ آیت ہر قسم کی جہاد کو جسمین مال وجان مومن
صرف ہو شامل ہی سورۂ مائدہ پارۂ ہفتم اذا سمعوا مین فرمایا ہی قل لا یستوی الخبیث
والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون تو کہہ
برابر نہین گندا اور پاک اگرچہ تمکو خوش لگے کثرت گندی کی سو ڈرتے رہو اللہ سے اے عقل والو
شاید تمہارا بھلا ہو یعنی موافق حکم شرع جو ہاتھہ لگے وہ پاک ہی تھوڑا بھی بہتر خلاف شرع
جو ہاتھہ لگے وہ ناپاک ہی اوسکی زیادتی پر نظر نکرے بکری کا گوشت سیر بھر سور کے من بھر
گوشت سے بہتر ہی یہان حلال حرام رزق کا فرق بتایا حلال رزق وہ ہی جو ہاتھہ کی محنت سے
پیدا ہو یا ترکے مین یا ہبہ مین یا عطیۂ سلطنت مین ہاتھہ لگے یا مثل اسکے حرام رزق کی بہت
شکلین ہین چوری خیانت رشوت غصب وغیرہ سورۂ انعام پارۂ مذکور مین ہی قل ہل
یستوی الاعمی والبصیر افلا تتفکرون تو کہہ کب برابر ہوسکے اندہا اور دیکھتا کیا تم اوسکا

نہین کرتے یعنی پیغمبر لوگ آدمی کے سوا کچھ اور نہین ہو جاتے کہ اونسے محال باتین طلب کیجئی ایک اندھے دیکھتے کا فرق ہی تم سب اندھے ہو وہ دیکھتا ہی اسیطرح جو وارث انبیا رہین یعنی علما قرآن و حدیث وہ دیکھتے ہین مقلد جو خلاف قرآن و حدیث لوگون کی رای پر چلتے ہین اندھے ہین اسلیے فرمایا کہ ذرا دھیان تو کرو دین مین تقلید کا فتنہ کچھ کم نہین ہی قیامت کی نشانی ہی ؎ آلہی دیدۂ تحقیق دہ ہر یک مقلد را + چو سینا تا بکے ہر سو بچشم دیگران بیند + سورۂ انعام پارۂ ہشتم ولو اننا نزلنا الیہم الملئکۃ وکلمہم الموتی وحشرنا علیہم کل شیء قبلا ما کانوا لیؤمنوا الا ان یشاء اللہ ولکن اکثرہم یجہلون بھلا ایک شخص کہ مردہ تھا پھر ہمنے اوسکو زندہ کیا دی اوسکو روشنی کہ لیے پھرتا ہے لوگونمین برابر ہی اوسکے کہ جسکا حال یہ ہی کہ اندھیرے مین پڑا ہی وہان سے نکل نہین سکتا اسیطرح بھلا دکھایا ہے کافرون کو جو کام کر رہے ہین یہ مثال فرمائی مومن و کافر کی کہ مومن زندہ و با نور ہی کافر مردہ ہی اندھیرے مین پڑا ہوا دونو برابر نہین سورۂ توبہ پارۂ دہم واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل ان کنتم اٰمنتم باللہ وما انزلنا علی عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان واللہ علی کل شیء قدیر

ذکر کیا ہی پھر یہ تفرقہ بیان فرمایا معلوم ہوا سو نہ مشرک کسیطرح برابر نہین ہوسکتا توحید عبادت دنیا پر شرک کی دنیا کی ہی اسی سورہ و پارہ مین کہا ہی افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ھو اعمی انما یتذکر اولوا الالباب بھلا جو شخص جانتا ہی کہ جو کچھ اوترا تجکو تیرے رب سے تحقیق ہی برابر ہوگا اوسکے جو اندھا ہی وہ سمجھتے ہین جسکو عقل ہی یہ مثال ہی مومن و کافر کی متبع جو قرآن و حدیث کو مانتا ہی مومن ہی مبتدع جو ان دونو کا انکار کرتا ہی گمراہ ہی سے نکے اندھا ہی سورہ نحل پارہ ۱۴ ربما یود الذین مین کہا ضرب اللہ مثلا عبدا مملوکا لا یقدر علی شیء ومن رزقناہ منا رزقا حسنا فھو ینفق منہ سرا وجھرا ھل یستوون الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون اللہ نے بتائی ایک کہاوت ایک بندہ پرایا مال نہین مقدور رکھتا کسی چیز پر اور ایک جسکو ہمنے روزی اپنی طرف سے خاصی روزی سو وہ خرچ کرتا ہی اوسمین سے چھپے کھلے کیا یہ برابر ہوتے ہین یعنی دونو مرتبہ نہین اللہ کو ہی پر بہت لوگ نہین جانتے یعنی اللہ ہر چیز کا مالک ہی جسکو جو چاہے دے بت کسی چیز کے مالک نہین ہین بلکہ آپ پرایا مال ہین یہان فرق بتایا معبود برحق رب برحق کا رب باطل معبود باطل سے اسکے بعد اسی سورہ اسی پارے مین اسی آیت کے بعد یہ فرمایا وضرب اللہ مثلا رجلین احدھما ابکم لا یقدر علی شیء وھو کل علی مولاہ اینما یوجھہ لا یات بخیر ھل یستوی ھو ومن یامر بالعدل وھو علی صراط مستقیم بتائی اللہ نے ایک مثال دو مرد ہین ایک گونگا کچھ کام نہین کرسکتا وہ بوجھ ہی اپنے صاحب پر جسطرف اوسکو بھیجے کچھ بھلا نکرلاوے کہین برابر ہی وہ اور ایک شخص جو حکم کرتا ہی انصاف پر ہی سیدھی راہ پر یعنی خدا کے دو بندے ایک بت نکما نہ چل سکے نہ چل سکے جیسے گونگا غلام دوسرا رسول جو اللہ کی راہ بتاوے ہزارون کو آپ بندگی پر قائم ہی اوسکے تابع بہتیرا اسکے اسی سورہ اسی پارے مین فرمایا ہی افمن یخلق کمن لا یخلق افلا تذکرون بھلا جو پیدا کرے برابر ہی اوسکے جو پیدا نکرے کیا تم سوچ نہین کرتے یعنی خالق و عاجز برابر نہین اسمین انکار ہی مشرکون پر جو مخلوقات کو برابر خالق کے اعتقاد کرتے ہین کہان وہ جسکو ہر چیز کے پیدا کرنے پر قدرت حاصل ہی ہر خیر و شر اوسکے خلق سے ہوتا ہی کہان وہ جو کچھ پیدا نکرسکے بلکہ خود مخلوق ہو جیسے انداد و اصنام و انبیاء و اولیاء و شیاطین و جن و خیر

کہ یہ سب مخلوق ہین خالق نہین سورۂ ۱۴ قصص پارۂ بستم امن خلق السموات مین ہی افمن وعدناہ وعدا حسنا فھو لاقیہ کمن متعناہ متاع الحیاۃ الدنیا ثم ھو یوم القیامۃ من المحضرین بھلا ایک شخص جو ہمنے وعدہ دیا ہی اوسکو اچھا وعدہ سو اوسکو پانے والا ہی برابر ہی اوسکے جسکو ہمنے برتوالیا برتنا دنیا کے جیتے پھر وہ قیامت کے دن پکڑا آیا اس آیت مین فرق بتایا مومن د کافر کا مومن سے وعدہ جنت کا ہی کافر کے لیے یہی متاع دنیا ہی فقط یہ دونو برابر نہین ہوسکتے ایک کا چھٹکارا ہوگا دوسرا پکڑا جاویگا سورۂ ۳۵ احزاب پارۂ ۲۱ اتل ما اوحی مین ہے افمن کان مؤمنا کمن کان فاسقا لا یستوون بھلا ایک جو ہی ایمان پر برابر اوسکے ہی جو بیحکم ہی نہین برابر ہوتے یعنی یہ دونو اسکے بعد فرمایا ہی جو لوگ ایمان لائے کئے کام بھلے اونکو باغ ہین رہنے کے مہمانی اوسپر جو کرتے تھے اور جو فاسق ہوئے اونکا گھر ہی آگ جب چاہین کہ نکل پڑین اوسمین سے اولٹے جاوین پھر اوسی مین اور کہا جاوے اونسے چکھو آگ کی مار جسکو تھے تم جھٹلاتے معلوم ہوا فسق کا اطلاق کافر پر بھی آتا ہی جسطرح مسلمان بحکم پر یہ لفظ بولا جاتا ہی سورۂ ۳۵ فاطر پارۂ ۲۲ ومن یقنت مین فرمایا وما یستوی البحران ھذا عذب فرات سائغ شرابہ وھذا ملح اجاج برابر نہین دو دریا یہ میٹھا ہی پیاس بجھاتا ہی پینے مین چتا ہی اور یہ کھاری کڑوا یعنی کفر و اسلام برابر نہین خدا کفر کو مغلوب ہی کریگا اگرچہ تمکو دونو سے فائدہ ملیگا مسلمانون سے قوت دین کے کافرون سے جزیہ خراج جیسے گوشت کہ میٹھے کھاری دونو سے نکلتا ہی یعنی مچھلی گھنا اسی سورے مین اسی پارے مین کئی آیت کے بعد فرمایا ہی وما یستوی الاعمی والبصیر ولا الظلمات ولا النور ولا الظل ولا الحرور وما یستوی الاحیاء ولا الاموات برابر نہین اندھا دیکھتا نہ اندھیرا نہ اوجالا نہ سایہ نہ لو نہین برابر جیتے نہ مردے یہ الفاظ عامہ شامل ہین ہر خیر و شر ہر زشت و خوب ہر راحت و زحمت ہر حق و باطل ہر صواب و خطا کو سورۂ ۳۸ ص پارۂ ۲۳ مین ہی ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار کیا ہم کرینگے ایمان والونکو

جو کرتے ہین نیکیان برابر اونکے جو خرابی ڈالین ملک مین کیا ہم کرینگے ڈر والون کو برابر ڈبھ
لوگون کے آسمین سے فرمایا کہ نیک رہ متقی و فاجر برابر نہین یعنی مومن اچھے ہین کافر فسادی بیا
متقی اچھے ہین فاسق فاجر اونکی برابر نہین سورہ ۳۲ زمر پارہ ۲۳ و عالی مین فرمایا ہی قل ھل
یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب ترجمہ کہو کوئی برابر ہوتے
ہین سمجھ والے اور بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی یہان صراحت ہی اس بات کی کہ عالم
جاہل برابر نہین عالم کو عقلمند بتایا اس سے معلوم ہوا کہ جاہل عقلمند ہی نہ عقلمند اس آیت سے
پہلے یہ کہا تھا جب لگی آدمی کو سختی کیہ سے اپنے رب کو رجوع ہو کر اوسکی طرف پھر بھیجتے اوسکو
نعمت اپنی طرف سے جو اول جاوے جو پکارتا تھا اوس کام کو پہلے سے اور ٹھہرا وے اللہ کی برابر
اوتا کہ بہکا دے اوسکی راہ سے تو کہہ برت لے ساتھہ اپنے منکری کے تھوڑے دن تو ہے
آگ والون مین بھلا جو ایک بندگی مین لگا ہی گھڑیون رات کو سجدہ کرتا کھڑا ہوا خطرہ رکھتا ہی
آخرت کا امید رکھتا ہی اپنے رب کے مہر کی یہ فرق بیان کیا مشرک و موحد عابد کا اور اشارہ کیا
کہ ایمان درمیان خوف و رجا کے ہی یہ دونو آدمی برابر نہین ہین اس جگہہ اہل شرک سے نفی علم
کی معلوم ہوا کہ مشرک کتنا ہی پڑہا وے کیسی ہی حکمت نکالے کسی درجے کی اوسکو عقل کیونکر ہو
وہ درحقیقت جاہل ہی موحد عابد گو فن حکمت نجانے فن معقول نہ سیکھے پر عالم ہی اسی طرح حال
مقلد و محقق کا ہی کہ یہلا جاہل ہے پچھلا عالم ہی سورہ ۱۹ زمر پارہ مذکور مین دوسری جگہہ فرمایا ہی
ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ شرکاء متشاکسون و رجلا سلما لرجل ھل یستویان مثلا
الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون اللہ نے بنائی ایک کہاوت ایک مرد ہی اوسمین کئی شریک
ضدی ایک مرد ہی پورا ایک تنخہ کا کوئی برابر ہوتی ہی انکی کہاوت سب خوبی اللہ کو ہی پر وہ
بہت لوگ سمجھہ نہین رکھتے یعنی ایک غلام جو کئی کا ہو کوئی اوسکو اپنا سمجھے تو اوسکی پوری خبر
نہ لی ایک غلام جو سارا ایک ہی کا ہو وہ اوسکو اپنا سمجھے پوری خبر لی یہ مثال ہی اونکی جو ایک
رب کے بندے ہین اور جو کئی رب کے بندے انتہی مطلب یہ کہ موحد مشرک برابر نہین

یہ مثال مقلدین پر بھی صادق آتی ہی دیکھو متبع ایک ہی رسول کے تابع ہین اہل تقلید نے کتنے مولوی درویش ٹھہرا لیے ہین اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ
۲۰
سورۂ مؤمن پارہ ۲۴ فس اظلم ہین ہی وما یستوی الاعمی والبصیر والذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ولا المسیٔ قلیلاً ما تتذکرون برابر نہین اندھا دیکھتا نہ ایمان دار جو بھلے کام کرتے ہین نہ بدکار تم تھوڑا سوچ کرتے ہو یعنی ایکدن چاہیے کہ انکا فرق کھلے اسکے بعد فرمایا تحقیق وہ گھڑی آنی ہی اوسمین دھوکا نہین لیکن بہت لوگ نہین مانتے یعنی قیامت کا انکار کرتے ہین حالانکہ قیامت بے شک آئیگی بے آئے نہ رہیگی آبتو سوا اسلام کے جتنے فرقے دنیا مین ہین سبکو قیامت کا انکار ہی گو اونکے کتب قدیم یا مذہب سابق مین ذکر قیامت کا موجود ہو جیسے توریت انجیل وغیرہ مین یہ لوگ اہل کتاب کہلاتے ہین مگر مضمون کتاب کے منکر ہین ان دونو کتابون سے معاد جسمانی ثابت ہی یہ کہتے ہین نہین اگر ہی تو فقط روحانی ہی اب اوس روحانی کا بھی اتا پتا انمین نہین چلتا صاف صاف انکار ہی جو کچھ ہی یہی دنیا کا جینا مرنا ہی مرے پیچھے کسی نے دیکھا کہ کیا ہوگا جو بات عقل مین نہ آوے جو چیز آنکھ سے نظر نہ پڑے بھلا اوسکی توقع پر نقد چھوڑنا اودھار کے پیچھے لگنا بے عقلی نہین تو پھر کیا ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ اس آیت مین یہ فرق بتایا کہ صالح وفاسق برابر نہین وہ دیکھتا ہی قیامت پر یقین لاتا ہی یہ اندھا ہی اسکو قیامت کا آنا نہین سوجھتا اگر سوجھتا ہوتا تو یہ جرأت فسق وفجور واسارت عمل پر نہوتی
۲۱
سورۂ حم سجدہ پارہ ۲۴ مین ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن برابر نہین نیکی نہ بدی جواب مین تو کہہ اوس سے بہتر اسمین فرق بتایا نیکی بدی کا اور یہ سکھلایا کہ بدی کا جواب نیکی سے دینا اچھا ہی گو دل مین دوست نہو ظاہر مین اس برتاؤ سے دشمن دوست ہو جاتا ہی اسکے بعد یہ کہا ہی کہ یہ بات ملتی ہی اونھین کو جو سہار رکھتے ہین جسکی بڑی قسمت ہی دیکھو متعین سنت مقابلۂ اہل بدعت مین کیا کچھ صبر نہین کرتے اونکے دشنام کے جواب مین اپنی تہذیب نہین چھوڑتے
۲۲
سورۂ جاثیہ پارہ ۲۵ الیہ ردمین فرمایا ہی ام حسب الذین اجترحوا

السیئات ان عملہم کالذین اسوا وعملوا الصالحات سواء محیاہم ومماتہم ساء ما یحکمون کیا خیال رکھتے ہین جنھون نے کمائی ہین برائیان کہ ہم کر دینگے اونکو برابر اونکے جو یقین لائے اور کئی کام نیکے ایک سا ہی اونکا جینا مرنا برابر دعوے ہین جو کرتے ہین معلوم ہوا کہ بڑون کا جینا مرنا نیکون کے جینے مرنے کی برابر نہین نیکون کے دو نو حال اچھے بڑون کے دو نو حال بڑے حدیث مین آیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے کو دیکھکر فرمایا کہ یہ مستریح ہی یا مستراح منہ صحابہ نے کہا مستریح کون مستراح منہ کون فرمایا مستریح وہ ہی جو مرکر دنیا کے آفات سے چھوٹ گیا یہان کی تکلیف سے نکل کر آرام مین ہو گیا مستراح منہ وہی جسکے مرنے سے لوگون نے جیں پایا اوسکے ظلم وایذا رسانی سے خلق کو نجات ملی اوکما قال

تو چناں زی کہ چو میری برہے ۔ نچنان گریند کہ تو ہیرے بزہے

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پارۂ ۲۶ رکوع مین ارشاد کیا ہی افمن کان علی بینۃ من ربہ کمن زین لہ سوء عملہ واتبعوا اھواءھم بھلا ایک جو چلتا ہی سو تھے راہ پر اپنے رب کی برابر ہی اوسکے جسکو بھلا کر دکھایا اوسکا کام چلتے ہین یہی خواہشون پر اسمین فرق بتایا درمیان متبع و مبتدع کے متبع دلیل پر چلتا ہی مبتدع تابع ہوا ہی سورۂ حدید پارۂ ۲۷ قال فاضطکم مین فرمایا لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا وعد اللہ الحسنی برابر نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑا اون لوگون کا درجہ بڑا ہی اونسے جو خرچ کرین اوس سے پیچھے اور لڑین سبکو وعدہ دیا ہی اللہ نے خوبی کا یہ آیت اگرچہ حق مین صحابہ کے اوتری ہی لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سب کا مطلب یہ ہی کہ حاجت وضرورت کیوقت جو کام اللہ پاک کے لیے کیا جاوے اوسکا اجر اوس کرنے والے کا درجہ بڑا ہی اون سے جو وقت فراغت کے کام کرے اسی لیے حدیث مین آیا ہی کہ زمانہ فتنے مین عبادت کرنا ایسا ہی جیسے میری طرف ہجرت کرنا فساد کے وقت سنت پر چلنا برابر سو شہید کے ثواب لیتا ہی جب وقت ہاتھ سے نکل گیا تو جیہ کیا ہی تم کیا

بہت ہوا تو اوس کام کی مزدوری مل گئی یہ تو نہوا کہ خلعت ملتے عہدہ ملتا منصب بڑھتا
درجہ بلند ہوتا قرآن شریف مین جتنے فرق بیان کیے ہین اونکا ظہور اگرچہ وقت نزول
قرآن موجود تھا لکن اس زمانۂ آخر مین پورا پورا ڈول اوسکا نظر آتا ہی لوگ یہ سمجھتے ہین
کہ جنکے حق مین یہ آیتین اوترین وہ گذر گئے ہو چکے یہ نہین سمجھتے کہ مصداق اونکا قیامت تک
پایا جاویگا کوئی بلا آفت خرابی ایسی نہین ہی کہ جو اوسوقت تھی اب نہوا اتنی بات ہی کہ اہل ایمان
کو جو متبع کتاب وسنت ہین یہ مصداق ہر زمانے مین معلوم ہوتا رہتا ہی جو مبتدع پابند
رای وقیاس ہین اونکو نہین سوجھتا سورۂ حشر پارۂ ۲۸ قد سمع اللہ مین فرمایا ہی لا یستوی
اصحاب النار واصحاب الجنۃ اصحاب الجنۃ ہم الفائزون برابر نہین لوگ دوزخ
کے اور لوگ بہشت کے بہشت کے لوگ وہی ہین مراد کو پہونچے یہان ذکر دوزخیونکا شائد
اسلیے پہلے کیا گیا ہی کہ دوزخ والے بہت ہین بہشت والے کم ہین دیکھو آدم سے لیکر اسدم
تک جتنی امتین گذرین جنمین پیغمبر آئے اونمین ایمان لانے والے کم تھے مٹھی بھر باقی سب کے
سب کافر رہے خواہ دنیا مین اونپر عذاب آیا یا نہ آیا یہ سب دوزخی ہین بے گنتی بے شمار ہین
بہشت والے اونمین بہت کم ہوئے سب سے زیادہ بہشتی یہی مسلمان ہین لکن جبکہ شرک و
بدعت وکفر سے جلی ہو یا خفی بچتے رہین نہین تو پھر وہی بات ہی جو قرآن مین فرمایا ہی وما
یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون معلوم ہوا کہ ایمان زبانی کے ساتھ کفر و شرک بھی
جمع ہوتا ہی یہ بات نہین ہی کہ جسنے مونہ سے اقرار ایمان کا کیا کلمہ پڑہا اوسکو شرک نقصان
نہ پہونچاوے جو لوگ ایمان لاکر مسلمان بنکر اعمال شرکیہ وکفریہ افعال فسقیہ وبدعیہ کرتے ہین
جیسے گور پرستی پیر پرستی امام پرستی مجتہد پرستی تقلید پرستی آنداد پرستی بت پرستی تعزیہ پرستی
بدعت پرستی دولت پرستی شہوت پرستی حکومت پرستی زر پرستی زن پرستی وغیرہ یہ درحقیقت
ایمان کو بھول گئے ہین نام کے مسلمان ہین کام کے مشرک ہین اسی لیے اس آیت شریف کے اول
مین یہ فرمایا تھا ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے چاہیئے دیکھے کوئی جی کیا بھیجتا ہی کل کے لیے

ڈرتے ہوا اللہ سے بیشک اللہ کو جبر ہی جو کرتے ہو مت ہو ویسے جنھون نے بھلا دیا اللہ کو پھر
اوسنے بھلا دئے اونکو اونکے جی وہی لوگ ہین بیحکم پھر اس آیت کے آخر مین یہ کہا اگر ہم
اوتارتے یہ قرآن ایک پہاڑ پر تو تو دیکھتا وہ دب جاتا پھٹ جاتا اللہ کے ڈر سے یہ کہا وتین
ہم سناتے ہین لوگون کو شاید وہ دہیان کرین یعنی کافرون کے دل بڑے سخت ہین کہ
یہ کلام سنکر ایمان نہین لاتے اگر پہاڑ سمجھے تو وہ بھی دب جاوے انتہی سورۂ نون پارہ
۲۹ تبارک الذی مین ہی افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون کیا ہم
کرینگے حکم برداروں کو برابر گنہگارون کے کیا ہوا تمکو کیسی بات ٹھہراتے ہو معلوم ہوا کہ
مسلمان و نافرمان برابر نہین اسکے بعد یون فرمایا ہی ام لکم کتاب فیہ تدرسون
کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہی جسمین تم پڑھ لیتے ہو ان لکم فیہ لما تخیرون اوسمین
ملتا ہے تمکو جو پسند کرو

بیان علم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ اللہ تعالی بھلائی کیا چاہتا ہی اوسکو
دین مین سمجھ دیتا ہی لوگ ایسے ہین جیسے سونے چاندی کی کان جو جاہلیت مین بھلا تھا وہ
اسلام مین بھی بھلا ہی جب علم سیکھ لے آدمی جب مرتا ہی عمل کرنا اوس کا موقوف ہو جاتا ہی
مگر تین چیزین باقی رہتی ہین ایک صدقہ جاریہ دوسرے علم جس سے کسی کو نفع ہو تیسرے
ولد صالح جو اوسکے لیے دعا کرے صدقہ جاریہ جیسے مسجد پل سرای نہر بنانا درخت میوہ دار
سایہ دار لگانا علم جیسے دین کی کتابین مطابق قرآن و حدیث تالیف تصنیف کرنا اس مین
علما کی بڑی فضیلت ہی جنکی تالیف سے ایک عالم کو نفع ہی علم سے مراد اس جگہہ دین کا علم
ہی نہ علم کلام و علوم فلاسفہ وغیرہ دین کا علم وہی ہی جو قرآن و حدیث مین ہی نہ وہ جو
کتب رای و قیاس مین ہی اولاد صالح خدا کے فضل سے نصیب ہوتی ہی جو کوئی چلتا ہی
طلب علم کے رستے مین آسان کر دیتا ہی اللہ اوسکو رستہ جنت کا اسمین فضیلت ہے

طالب العلم کی علم ایکبارگی چھینا نہین جاتا لکن اسطرح سے لیا جاتا ہی کہ اہل علم مرجاوین
کوئی عالم نرہے لوگ جاہلون کو رئیس بناوین اونسے پوچھا جاوے وہ بغیر علم کے فتوی
دین دوسرون کو گمراہ کرین آپ گمراہ ہون جسنے نکالی اسلام مین راہ اچھی اوسکو اجر ہی
اپنا اور اوسکا جو اوسپر چلا بے نقصان کے جسنے نکالی بُری راہ اوسپر وبال ہی اپنا اور
اوسکا جسنے اوسپر عمل کیا بلا نقصان ر آہ نیک کا نکالنا یہ ہی کہ سنت مردہ کو زندہ کرے
بدعت تازہ کو مارے منکر کو دور کرے بری راہ کا نکالنا یہ ہی کہ دین مین سنت کو چھوڑے
بدعت نکالے یا بدعت کی طرف بلاوے طالب علم کے لیے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہین
عالم کے لیے سب آسمان زمین کی چیزین مغفرت مانگتے ہین یہانتک کہ مچھلی پانی مین عالم کی بزرگی
عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھوین رات کے چاند کی بزرگی سب تارون پر علما وارث ہین
پیغمبرون کے پیغمبرون نے نہ دینار چھوڑا نہ درہم یہی علم چھوڑ گئے جسنے اوسکو لیا وہ بڑا
نصیب والا ہی آدریس کو علم تھا وہ آسمان پر پہونچے قارون کے پاس مال تھا وہ تحت الثری
مین گیا عالم کو عابد پر ویسی ہی فضیلت ہی جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادنے
امتی پر اللہ و فرشتے و سارے آسمان زمین والے چونٹی اپنے بل مین مچھلی تک سب دعای خیر
کرتے ہین اوسپر جو لوگون کو اچھی بات سکھاتا ہی اچھی بات قرآن ہی اچھی چال حدیث ہی
بندون مین اللہ سے وہی ڈرتے ہین جو عالم ہین یعنے جاہل کو خوف خدا نہین ہوتا جنت ڈرنے
والون ہی کے لیے ہی جب لوگ جابجا سے دین سیکھنے کو آوین تو اونسے بھلائی کرے حکمت
کی بات حکیم کا مطلب ہی جہان کہین اوسے پاوے وہی اوسکا زیادہ مستحق ہی قرآن و حدیث
مین مراد لفظ حکمت سے علم سنت ہی نہ حکمت یونان ایک عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ
بھاری ہی علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہی نا اہل کو علم سکھانا ایسا ہی جیسے کوئی سور کو
جواہر موتی سونا پہناوے نا اہل وہ ہی جو علم دنیا کمانے کو لوگون سے مجادلہ مکابرہ کرنے کو
سیکھتا ہی نہ آخرت درست کرنے کو منافق مین حسن خلق و علم دین جمع نہین ہوتا جو علم کو حاصل

کرنے کے لیے نکلتا ہی وہ اس کی راہ میں بیٹھا ہی جب تک پھر کر آوے علم کا طلب کرنا کفارہ ہی گناہ کا
قوم کے میت علم نہیں ہر تیسرا تک کہ انجام اوسکا بہت ہی جس سے کوئی بات علم کی پوچھیں یا وہ
چھپاوے قیامت کے دن اوسکو آگ کی لگام لگاویں حدیث میں ہی کہ علم اس لیے سیکھا کہ مولویوں سے مقابلہ کرے یا قوم
سے لڑے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اوسکو خدا آگ میں داخل کریگا جسنے وہ علم سیکھا جس سے خدا کی
مگر اسلیے کہ یہ سامان دنیا ہی وہ قیامت کے دن بہشت کی بو بھی نہ پاویگا جسنے حدیث سنی اور سکو یاد رکھا اور
اوسکو سرسبز رکھیگا جسنے حدیث سنکر دوسرے کو پہونچائی جیسی سنی تھی وہ ہرا بھرا رہیگا اس لیے کہ کبھی
وہ اس سننے والے سے زیادہ اوسکو یاد رکھتا ہی حضرت پر جھوٹی حدیث بنانا وہ نزع میں ابا
ٹھکانا مقرر کرنا ہی جسنے قرآن میں اپنی رائی سے کچھ کہا وہ جہنم میں بیٹھے گا جسطرح اہل
بدعت وہوا قرآن کی تفسیر بدون علم کے اپنی رائی سے لکھتے رہتے ہیں قرآن میں اگر رائی
سے کہا اور ٹھیک بھی کہا تو بھی چوک گیا قرآن میں لڑنا بھڑنا کفر ہی کہنا لوگ قرآن میں
اختلاف کرتے تھے حضرت نے فرمایا اگلے لوگ یوں ہی تباہ ہوئے خدا کی کتاب میں بعض
آیات کو بعض سے لڑایا کتاب تو اسلیے اوتری ہی کہ بعض اوسکا بعض کی تصدیق کرے
تم بعض کی بعض سے تکذیب نکرو جو جانو وہ کہو جو نجانو اوسکو عالم کے سپرد کرو علم یہی محکم
قرآن ہی یا سنت قائم یا فریضہ عادلہ اسکے سوا جو ہی وہ قول ہی جس بے علم سے فتوے
لیا جاوے اوسکا گناہ فتوی لینے والے پر ہی جاہل لوگ ہمیشہ یا اکثر اہل رائی سے فتوی
لیتے ہیں گناہگار ہوتے ہیں اہل سنت سے فتوی لیں تو دو تو اچھے رہیں تعلیم کے
سوال کرنا منع ہی احمق اسکو قابلیت جانتے ہیں حیرت الفقہ بنائی ہی قریب ہی لوگ
اونٹوں پر چڑھ کر علم سیکھنے کو جاوینگے مدینے کے عالم سے زیادہ کسکو علم نہیں اور یہ
نے کہا امام مالک ہیں آسمان تلے نہیں کہ موطا کتاب قدیم اور نہایت مبارک ہی صحت
میں بے مثل ہی لیکن اخبار و آثار اوسکے بخاری وغیرہ میں آگئے ہیں بخاری میں سارا علم
مدینے ہی کا علم ہی یعنی سنت صحیحہ رسول خدا اور سپر جو عمل کرے جو کوئی اوسکے خلاف

بخشا وہی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص اس امت کے لیے بھیجتا ہے
جو دین کو تازہ کر دیتا ہی سو برس مین غالباً راہ و رسم دین کو تغیر ہو جاتا ہی اسلیے ایک
بندۂ خدا شروع صدی پر آکر معروف کو ہاتھ یا زبان سے تازگی بخشتا ہی بدعات و محدثات
کو مٹاتا ہی ہر صدی کے سر پر ابتک یہی ہوا ان مجددین کے نام حجج الکرامۃ مین لکھے ہین
تجدید کے یہی معنی ہین پرانی بات کو نیا کرنا نہ یہ کہ نئی بات نکالے پرانی بات کو مٹا دے
ایسا آدمی مجدد نہین ہی مخرب دین ہی جو بدعتی مقلد ہو کر دعوی تجدید کا کرے رای و
قیاس کو زندہ کرے اوسکی ایسی مثال ہی کہ چھوٹا مونہ بڑی بات اس علم کے اوٹھانے
والے ہر پچھلے زمانے مین وہ ہین جو عادل ہین بڑھ بڑھ کر باتین کرنے والون کی تحریف کو
دور کرتے ہین اہل باطل کی چھین جھپٹ کو جاہلون کی بات بنانے کو مٹاتے ہین یہ کام
اس امت مین خاص محدثین نے کیا انکو رسول خدا نے عدول فرمایا اور ون کو ہمنے تمنے
عادل ٹھہرایا دیکھو دونو امر مین کتنا فرق ہی جسکو موت آجاوے اور وہ طالب علم ہین ہو
اسلیے کہ اسلام کو زندہ کرے تو اوسمین اور نبیون کے بیچ مین فقط ایک درجے کا فرق
ہی محدثین مرتے دم تک طلب حدیث مین رہے ایک ایک حدیث کے لیے مہینون
کے رستے کا سفر کیا امت کو زبان سے تالیف سنن سے ایک ایک حدیث پہونچائی
اللہ تعالیٰ ہمکو بھی اسی طلب و اشاعت مین مارے دین کا عالم کیا اچھا آدمی ہی اگر اوسکی
طرف حاجت ہو تو نفع دے اگر نہو تو خود بے نیاز ہی طالب علم کو اگر علم حاصل ہوا تو دہرا
اجر ہی نہ ملا تو اکہرا اجر ہی مرنے کے بعد یہی علم جسکو پھیلایا ہی کام آتا ہی اسی لیے
اہل علم مرتے دم تک پڑھتے پڑھاتے رہتے ہین جو طالب علم کے رستے مین چلا اوسپر جنت
کا رستہ آسان ہوا علم کا زیادہ حاصل کرنا زیادہ عبادت کرنے سے بڑھ کر ہی ابن عباس نے
کہا ایک ساعت درس علم کرنا ساری رات کے جگنے سے یعنی عبادت سے بہتر ہی تفسیر الدہلوی
دہلوی نے کہا ایک مسئلہ معلوم کرنا ہزار رکعت نفل سے افضل ہے حضرت کا گذر مسجد پر

اور وہان دو طرح کے لوگ تھے فرمایا تھے تو دو نو ہین لکن ایک دوسرے سے بہتر ہی یہ تو دعا کرتے ہین اور ہمین مشغول ہین خدا تعالی انکو چاہے دے چاہے نہ دے اور یہ لوگون کو علم سکھاتے ہین جاہلون کو راہ بتاتے ہین تو یہ افضل ہین وانما بعثت معلما ہین تو علم سکھانے ہی کو بھیجا گیا ہون یہ انھین مین بیٹھ گئے کسیے پوچھا علم کی حد کیا ہی کہ جب اوتنا علم حاصل ہو تو آدمی عالم ٹھہرے فرمایا سنے چالیس حدیثین ہین کے مقدمے مین میری امت کے لیے یاد کرلین وہ قیامت مین شافع و شہید اوٹھے گا خیال کرو چالیس حدیث کی یاد کرنے کا اسقدر ثواب ہی تو جسکو ہزارہا حدیث یاد ہو بلکہ لاکھون اور اوسنے اون حدیثون کو جابجا امت مین پہونچایا اور قیامت تک اس علم کو چھوڑ گیا اوسکے اجر کا کیا حساب ہی علم حدیث ایسی چیز ہی جسکا قصوٹا اور علم کے بہت سے کہین زیادہ اجر و ثواب رکھتا ہی اسی لیے ہزارون لوگ اس امت مین علم حدیث حاصل کرتے تھے ایک ایک مجلس مین ستر ستر ہزار آدمی حدیث سننے کو جمع ہوتے تھے کسی نے نہ سنا ہوگا کہ کسی کتاب رای و فقہ کے سننے کے لیے اتنی بھیڑ لگی ہو جب تک خلافت اسلام عباسیہ مین رہی علم حدیث کا بہت چرچا تھا خود بھی سماع حدیث کرتے دوسرے اوسے روایت کرتے یہ زور شور غل غپاڑا تقلید کا اوسوقت تک تھا ہلاکو خان کا جب سے غلبہ ہوا تبرع کی جگہ تو رہی نکلا اوسی وقت سے عوام مسلمین نے تقلید کی جالی ہلاک ہونے لگے خواص مین کسی جگہ زیادہ کسی جگہ کم درس حدیث و سماع سنت جاری رہا اونکے طفیل مین ہم غربا تک بھی پہونچا حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو بڑا سخی کون ہی اللہ سب سے زیادہ سخی ہی پھر مجھ ہون میرے بعد دو آدمی ہی جسنے علم سیکھا اوسکو پھیلایا وہ قیامت کے دن اکیلا ایک امیر جگر آدمی کا ایک امت کی جگہ ہوگا یہ بڑی بشارت ہی محدثین کے لیے کہ ہر محدث حکم مین ایک امت یا ایک امیر کے اوسدن ہوگا علم اسی گروہ سے پھیلا بخاری کہا اونکے عہد مین باستثنا الاحادیث الحمادیہ لقب تھا اسی طرح ہر محدث نے علم کو پھیلایا اب بھی جسکا ہاتھ توفیق الہی پکڑتی تھی اوس سے کام نشر و اشاعت سنت و فقہ الحدیث کا لیا جاتا ہی دو حرفین

ہین جسکا پیٹ نہین بھرتا ایک علم ہین گھسا ہوا دوسرا دنیا مین تو یہ دونو برابر نہین علم والا
خدا کی رضامندی مین بڑھتا جاتا ہی دنیادار اپنی سرکشی مین زیادہ ہوتا جاتا ہی اس سے
فضیلت علم کی مال و دولت پر ثابت ہوئی عالم سے خدا ہردم راضی ہی دولتمند سے ہر لحظہ
ناراض ہی علم ایسی دولت ہی جتنا صرف کرو بڑھے مال جتنا اوٹھاؤ کم ہو مال کو چور لیجاتے
ہین علم کو کوئی چرا نہین سکتا مال کی حفاظت کرنا پڑتا ہی علم خود حافظ عالم کا ہوتا ہی آدم
علیہ السلام کو فقط علم لغت یعنی اسماء اشیاء دیا گیا تھا مسجود ملائک ہوئے جسکو علم قرآن
و حدیث دیا گیا ہی وہ دیکھئے وہان کس مرتبۂ عالی کو پہونچیگا شکاری کتے کو علم شکار سکھایا
جاتا ہی اسلیے اوسکا شکار حلال ہی یہ شرف اوسکو بطفیل علم کے حاصل ہوا علم کی فضیلت
لکھنے کو ایک دفتر چاہیے سمجھدار کو ایک حرف بہت ہی

ذم علماء دنیادار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ اس امت کے دین مین فقیہ بنتے ہین قرآن
پڑھتے ہین پھر کہتے ہین امیرون کے پاس چلین کچھ دنیا حاصل کرین دین مین اونسے جدا ہین
مگر یہ کہان ہوسکتا ہی کانٹے کے درخت سے کانٹا ہی ہاتھ آتا ہی اسیطرح امیرون کے قرب سے
خطائین حاصل ہوتی ہین محدثین ہمیشہ امراء سے الگ رہے اور نرہے تو اونکی اینچ کھینچ سے
فقیہ لوگون نے بڑے بڑے عہدے حاصل کیے پھر اوس آگ سے یا اوسکے دھوئین سے بچ نسکے
اگر علم کو بچاتے اور جو اوسکا اہل تھا اوسکو سکھاتے تو اہل زمانے کے سردار ہوجاتے لیکن انھون نے
اہل دنیا کو سکھایا تاکہ دنیا ملے اسلیے اونکے نزدیک بھی حقیر ہوگئے علم کی آفت یہی ہی کہ اوسکو
بھول جاوے یا نااہل کو سکھاوے کعب احبار سے کسی نے پوچھا ارباب علم کون ہین کہا جو عمل کرتے
ہین علم پر کہا کون چیز علم کو علماء کے دلون سے نکالتی ہے کہا لالچ دنیا کا کسی آدمی نے حضرت سے
حال شر کا پوچھا کہا تم مجھسے شر کو کیون پوچھتے ہو خیر کا حال پوچھا کرو پھر فرمایا شر الشرار
العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء سب شرون لعین بدتر شر شریر علماء ہین سب

خیر دن مین بہتر خیار علماء مین سب سے بہتر درجہ مین دن قیامت کے وہ عالم ہی فقط
اپنے علم سے نفع نہ لیا تعریف قصاب نے کہا تم جانتے ہو کون پیر اسلام کو ڈہاتی ہی کہا نہین
فرمایا الغزش سالم کی جدل منافق کہ قرآن سے حکم گمراہ اما مونکا یہ تینون چیزین مرتے ہی
سے اس امت مین موجود ہین دن بدن اسکے ترقی ہی جو علم لسان مین ہی وہ نافع ہی جو قلب
زبان پر ہی وہ اللہ کی حجت ہی بنی آدم پر ابن مسعود نے کہا اس لوگو جسکو کوئی چیز معلوم
ہو وہ اوسکو کہے جسکو معلوم نہو وہ اللہ اعلم کہے یہ بھی ایک علم ہی کہ نا معلوم مین اللہ
اعلم کہے خدا نے اپنے نبی کو فرمایا ہی وما انا من المتکلفین یہ علم دین ہی ذرا دیکھو کس سے
اس دین کو تم حاصل کرتے ہو جو عالم متقی خوش عقیدہ نہو اوسکا ہرگز شاگرد نہ بنے ورنہ
شاگرد کو گمراہ کردیگا پناہ مانگو جب الحزن سے کہا جب الحزن کیا ہی فرمایا ایک نہر ہے
جہنم مین جس سے خود جہنم پناہ مانگتی ہی ہر دن مین چار سو بار کہا اوسمین کون جاویگا فرمایا
قاری ریاکار بڑے مبغوض نزدیک خدا کے وہ قاری ہین جو امیرون کے پاس جایا کرتے ہین
زمانہ نبوت مین جسکو قرآن یاد ہوتا قرآن کے احکام معلوم ہوتے اونکو قرا کہتے تھے
جسکو حدیث یاد ہوتی وہ حفاظ کہلاتے تھے جو زاہد و صالح ہوتے اونکا نام فقہا تھا اب
فقیہ اوسکو کہتے ہین جسکو نہ قرآن آوے نہ حدیث کسی مجتہد کی رای و قیاس کا مسئلہ ہے
جس علم سے نفع نہین وہ جیسے ایک خزانہ جسمین سے کچھ بھی راہ خدا مین صرف نہو فرمایا
سیکھو علم سکھاؤ لوگون کو فرائض سیکھو سکھاؤ قرآن پڑھو پڑھاؤ مین مرنے والا ہون اور علم
بھی جلدی سے جاویگا فتنے ظاہر ہونگے دو آدمی ایک فریضے مین اختلاف کرینگے کسی کو
نہ پاوینگے جو اونکے بیچ مین فیصلہ کرے اس زمانے مین جسمین علم فرائض بالکل کم ہوگیا ابوبکر
کرے دل لگے گریہ ہوگئے حضرت کا فرمانا درست ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
بات کا ذکر کیا کہ یہ جب ہوگی کہ علم جاتا رہیگا زیاد بن لبید نے کہا علم کیونکر جاویگا ہم تو
قرآن پڑھتے اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہین اور وہ اپنے بچون کو سکھاتے ہین قیامت تک

فرمایا تیری مان تجکو روتی ہین تو سمجھتا تھا کہ تو مدینے کے لوگونمین سب سے زیادہ سمجھدار فقیہ ہی کیا یہود و نصاری توریت انجیل نہین پڑھتے ہین کسی چیز پر جو اونمین سے عمل نہین کرتے اس سے معلوم ہوا کہ بقا علم بقا عمل پر موقوف ہی جب عمل نہوا تو علم فرمایا یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل کتاب نے اپنی کتاب پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہی آج کل جتنے نصارے دیکھے سب برای نام نصرانی ہین اور درحقیقت دہری انجیل سے بھی انکو کچھہ کام نہین اسلام سے تو پہلے ہی الگ ہو چکے ہین افسوس تو یہ ہی کہ علمار اسلام نے بھی عمل چھوڑ دیا جاہل لوگ اگر نہ بہکین تو کیا ہو حضرت کا معجزہ سنو فرمایا ہی قریب ہی کہ آویگا لوگون پر ایسا زمانہ کہ نرہیگا اسلام سے مگر نام اور نہ قرآن سے مگر نشان مسجدین آباد ہونگی مگر ہدایت سے ویران علماء بدتر ہونگے اونکے جو آسمان کے نیچے ہین انھین کے پاس سے فتنہ نکلے گا انھین مین لوٹ کر جاویگا اس حدیث کا مصداق اس زمانے مین خوب پورا پورا موجود ہی مسجدین بہت بنتی ہین مگر ہدایت کا نام نہین عبادت کا کام نہین قرآن راتون لاکھون چھپتے ہین ایک ایک گھر مین چند مطبع کے قرآن مع ترجمۂ متعدد کے موجود ہین لکن نہ سمجھنے عمل کرنیکو بلکہ طاق مین رکھنے چومنے چاٹنے کو مولویون کو دیکھو تو راتون طرح طرح کے فساد فتنے برپا کرتے ہین حکام کے مصاحب بنکر اسلام مٹاتے ہین جھوٹے جھوٹے مسئلے خوشامد کے لیے فقہ کی کتابون سے جسکے مقلد ہین نکالکر بتاتے ہین جاہلون نے جسکو دیکھا کہ وعظ کہتا ہی فتوی لکھتا ہی مولوی ملا کہلاتا ہی کتاب بغل مین دابے پھرتا ہی ہر مسئلے مین بولتا ہی شاگردون کو کچھہ پڑھاتا ہی اوسکو عالم سمجھہ لیتے ہین حالانکہ عربی فارسی سیکھنے لکھنے سے کوئی عالم نہین ہوتا جب تک کہ اوصاف علم دین کے اوسمین موجود نہون شفاء العلیل ترجمۂ قول جمیل مین بہت اچھا فرق درمیان عالم برحق اور مولوی ناحق کے لکھا ہی اوسکو دیکھو

فرق درمیان ایمان و اسلام و احسان رزقنا اللہ جمیع ذلک

اس باب مین حدیث جبریل علیہ السلام جو بروایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ صحیحین مین

آئی ہی قول فیصل ہے جو تفرقہ درمیان اسلام وایمان واحسان کے حدیث مذکور مین آیا ہی
وہی ٹھیک ہی خلاصہ یہ کہ اسلام احکام ہی کہ گواہی دے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کی نماز پڑہے زکوۃ دے روزہ رمضان کا رکھے مقدور ہو تو حج کرے پس جسمین یہ پانچون باتین
ہون وہ مسلمان ہی جو باتین جسمین کم ہونگی اوسیقدر اوسکے اسلام مین نقصان ہی بلکہ نماز
ایسی چیز ہی کہ عمدا اوسکے ترک کرنے سے کفر لازم آتا ہی نام کے مسلمان نماز نہین پڑہتے
بعضے پڑہنے والے کسی وقت کی نماز عمدا ترک کردیتے ہین وقت نکل جاتا ہی بیٹھے رہتے ہین
ایسے لوگ بے شبہہ بموجب احادیث صحیحہ وتحقیق علماء راسخین حکم مین کفار کے ہین جسطرح
ابن القیم نے کتاب الصلوۃ مین لکھا ہی حدیث متفق علیہ ابن عمر مین مرفوعا یہ بھی آیا ہی کہ
اسلام کی بنیاد یہی پانچ چیزین ہین ایمان یہ ہی کہ اللہ تعالی اور اوسکے فرشتے وکتابون
ورسولون پر ایمان لاوے پچھلے دن کو ملنے تقدیر کی برائی بھلائی کا یقین کرے یہ چھہ چیزین
ہین جنپر ایمان لانے سے مومن ہوتا ہی جس بات پر انمین سے ایمان نہ لاویگا مومن نہوگا
آج کل ایک گروہ نے وجود ملائکہ کا انکار کیا ہی معاد کو روحانی بتایا ہی تقدیر کا انکار کیا ہے
تدبیر پر دارمدار رکھا ہی یہ لوگ ہرگز مومن نہین آسکے سوا حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا یہ ہے
آیا ہی کہ ایمان کے کچھ اوپر ستر شعبے ہین افضل اونمین کہنا لا الہ الا اللہ کا ہی ادنی یہ ہی کہ
ایذا کی چیز راہ سے دور کرے حیا ایک شاخ ہی ایمان کی یعنی جسمین حیا نہین اوسکے ایمان مین
قصور ہی اسوقت مین اکثر مقلدون نے حیا کو جواب صاف دیدیا ہی احسان یہ ہی کہ جب
خدا کو پوجے یہ سمجھے کہ مین خدا کو دیکھتا ہون مراد اس سے حاضر ہونا دل کا ہی وقت عبادت
کے ورنہ خدا تو ہر دم حاضر ناظر ہی ہی یہ سمجھے تو اتنا تو ضرور ہی خیال کرلے بلکہ یقین جانے
کہ خدا مجکو دیکھ رہا ہی اسصورت مین بھی کوئی حرکت بے ادبی کی اس سے وقت عبادت کے
صادر نہوگی یہ مرتبہ بعد اسلام وایمان کے بمنزلہ نتیجے کے ہی تصوف یہ صافیہ امت قدس اللہ
سرہم نے اسکو خوب برتا استقرا سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ عالمین وعاملین اس امت مین

دو بھی گروہ خاصہ ملت ہین ایک جماعۂ اہل حدیث جنکی صورت و سیرت مثل سلف کے
ہی دوسرے صوفیہ جنکا اخلاص عبادت طیبت سریرت سب سے بڑھا ہوا ہی مراد صوفیہ سے
وہ لوگ ہین جو سلف مین سے تھے جیسے حضرت جنید خواجہ نقشبند قائلین وحدت شہود نہ وہ
لوگ جو گرفتار رسوم بدعت و عقائد فاسدہ ہین مثل قائلین وحدت وجود قرین مین جو بلا
آئی ہے وہ ہاتھ سے انھین کٹ ملون دنیادار فقیون بدکردار کے آئی ہی اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ

بیان اسلام

اسلام یہ ہی کہ مسلمان لوگ اسکے زبان و ہاتھ سے سلامت رہین اس زمانۂ آخر مین یہ
سلامتی اوٹھ گئی مقلدون کے زبان و ہاتھ سے سخت ایذا مسلمانون کو پہونچتی ہی کتابون
ہجو و ذم و سب و شتم کی دھوم دھام ہی افترا کا بانا ہی لکن اپنی مسلمانی مین کچھ فرق نہین
جسطرح مسلمان کی آبرو کا وہی حکم ہی جو اوسکی جان و مال کا ہی غیبت زنا سے بدتر ہی بڑی
ربا مسلمان کی آبرو وہی مگر بے تکلف یہ مبتدعین اوسکو استعمال کرتے ہین سود کھانیوالے کا
گناہ متعرض عرض مسلم کا گناہ شرعاً برابر ہی بلکہ پچھلے کا اگلے سے زیادہ گناہ ہی تصویر کھچوانا
بے شبہ حرام ہی لکن تصور شیخ اوس سے بھی بدتر ہی کیونکہ یہ تو فقط کبیرہ ہی استعمال اسکا
بطریق مذلت نزدیک فقہاء کے بھی جائز ہی چنانچہ آج کل کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین ہی
جسمین تصویر کا لگاؤ نہو طعام لباس مسکن مرکب فرش کرسی چاقو قلم کاغذ چوبدستی وغیرہ
تصور شیخ تو شرک جلی ہی غرضکہ وہ مثل اس جگہ صحیح ہی کہ مسلمانان درگور مسلمانی در کتاب

بیان ایمان

ایمان کامل کا یہ نشان ہی کہ دوستی دشمنی دینا اللہ ہی کے لیے ہی اسکو ابوداؤد و ترمذی
نے ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی اہل حق کو جو بغض اہل باطل سے ہی وہ اسی لیے ہی
کہ یہ لوگ کتاب و سنت پر عمل نہین کرتے علما و فقرا کے قول کو سند پکڑتے ہین تو یہ دشمنی
خدا کے لیے ہوئی مبتدعین کو جو بغض اہل حق سے ہی وہ ہوای نفس کے لیے ہی نہ واسطے

خدا کے جو کوئی دشمن ہی خدا کے دوست کا وہ گویا خدا سے لڑائی کرتا ہی اہل علم دین کا ہی
دنیا مین جو بدتر ہی وہ بدتر دشمن ہی اہل حدیث کا عمرو بن عبسہ کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہی اسلام کا نشان طیب کلام و اطعام الطعام ہی ایمان کا نشان صبر و سماحت ہی الخ
اسجاد بکھو یہ وصف اہل حدیث مین موجود ہی مقلدین مستدعین مین مفقود ؛ ؛

بیان احسان

اس شعبے کا حال و آل کتاب ریاض المرتاض مین لکھا گیا ہی حسن احسان کو بدعات صوفیہ
زمان سے بخوبی علحدہ کرکے بیان کیا گیا ہی جسکو منظور ہو کہ طریقہ تصوف و سلوک و فقر
کو مطابق سنت صحیحہ کے بجا لائے جسکا نام شرع مین احسان ہی اوسکو چاہیے کہ اول علم حدیث
و قرآن حاصل کرے پھر صوفی و متصوف کا فرق سمجھے پھر بدعت کو سنت سے جدا کرے
جسطرح علم حدیث مین سلسلہ روایت کا مسلسل چلا آتا ہی اسیطرح صوفیہ مین بھی سلسلہ باطن کا
جاری ہی ان دونو کا سلسلہ وار علی وجہ الصواب حاصل کرنا موجب قوت اسلام و صحت
ایمان ہی ایک بزرگ نے کیا خوب فیصلہ کردیا ہی کہ نسبت صوفیہ فنیمت کبریٰ ہی ست و رسوم
ایشان ہیچ نی ارزد اس فن کی عمدہ کتابین عوارف المعارف تعرف فی التصوف رسالہ
امام قشیری منیۃ السالکین وغیرہ ہین معہذا یہ کتابین ہون یا اور کوئی کتاب قاعدہ شرعیہ
ماصفا دع ما کدر کا نچھوڑنا چاہیے علوم امت فنون ملت کو کسی وقت مین حرص مجتہدات
علماء و مکشوفات اولیاء سے کتاب و سنت پر استغنا حاصل نہین ہے ؛

بیان کبائر ذنوب

بڑا گناہ یہ ہی کہ خدا کا کسی کو شریک ٹھہرادے اولاد کو جان سے مارے زن ہمسایہ سے
زنا کرے کبائر یہ ہین کہ شرک کرے نافرمانی کرے کسیکو قتل کرے جھوٹی قسم
کھادے جھوٹی گواہی دے سات چیزون کو ہلاک کرنے والا فرمایا ہی ایک شرک دوسرے
جادو کرنا تیسرے قتل کرنا اوسکا جسکا جان سے مارنا حرام ہی چوتھے سود کھانا پانچوین

یتیم کا مال کھانا چھٹے معرکہ جہاد سے بھاگنا ساتوین بیاہی بیبیون ایمان والیون غافل مزاجون کو تہمت زنا کی لگانا آزناچوری شراب خواری غارتگری خیانت کرنے کے وقت ایمان انسان سے جدا ہوجاتا ہی پھر توبہ کرنے سے ایمان اوسکا پھرتا ہی بخاری نے کہا ایسا آدمی پورا مومن نہین ہی اوسکے پاس نور ایمان نہین ہوتا ابن حجر مکی نے کتاب زواجر مین چار سو سے زیادہ کبیرہ گنکر لکہے ہین جنکا خلاصہ دلیل الطالب مین بیان کیا گیا ہی اصل بات یہ ہی کہ آدمی سے اگر زیادہ عبادت نہوسکے فقط فرائض ادا ہون لیکن گناہ سے بچتا ہو تو وہ اوس شخص سے بہتر ہی جو باوجود کثرت عبادت کے کبائر مین مبتلا رہتا ہے مثلاً ایک شخص غیبت نہین کرتا گالی نہین بکتا کسی کو نہین ستاتا کسی کا مال نہین چھینتا حق بات مین بھی کسی سے جدل نہین کرتا مگر عبادت اسکی تھوڑی ہی تو یہ شخص اوس مولوی واعظ فقیہ سے بہتر ہی جو راتدن رد اہل حق مین مبتلا ہی غیبت وافترا وایذارسانی اسلام مین راتدن اوسکا گذرتا ہی صغائر تو راتدن ہر کسی سے ہوتے ہین نماز روزہ وضو صدقہ خیرات وغیرہ حسنات سے خود بخود مٹتے رہتے ہین صغیرہ پر اصرار کرنا بھی صغیرہ ہی کبائر توبہ سے بخشے جاتے ہین بے توبہ بھی جسکو خدا چاہے معاف کردے مگر حدود بے توبہ سے معاف نہین ہوتے ہان جس نے ایسا گناہ کیا جسپر حد شرعی واجب ہی مگر وہ حاکم پر ظاہر نہوا مستور رہا تو خدا سے امید ہی کہ وہان بھی اوسکو مستور رکھکر عفو فرماوے رسوا نکرے ایسے گناہ کا عفو حق تعالی کی مشیت پر موقوف ہی

بیان نفاق

منافق کی تین نشانیان ہین کہ نماز پڑھے روزہ رکھے دعوی مسلمان ہونے کا کرے ایک یہ کہ جب بات کہے جھوٹ کہے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب امانت کسی کی رکھے خیانت کرے دوسری روایت مین چوتھی بات یہ آئی ہی کہ جب جھگڑے گالی بکے یہ مضمون حدیث متفق علیہ مین بروایت ابوہریرہ مرفوعاً آیا ہی گالی بکنا فقط اسی کا نام نہین ہی کہ فحش بات کہے مان بہن کی گالیان کسیکو دے بلکہ جو بات منقصت کے

حق مین کسی عالم دیندار کی زبان سے نکالے یا کوئی حرف خلاف واقع خفت اہل دین کا
کسی رسالے کتاب مین لکھے یہ سب داخل شتم و فجور ہی گناہ اوسکا بادی پر ہی ہے بلکہ
گالی کسائی وہ بری ہی جسنے گالی کے عوض گالی دی وہ معذور ہی جسنے گالی گلوچ کا طریقہ ایجاد
کیا ہی مین نکالا وہ منافق ہی من سن سنۃ سیئۃ کا مصداق ہی بلکہ بخاری نے حذیفہ
سے روایت کیا ہی کہ نفاق عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا آج تو یہی کفر ہی یا ایمان
ہر چند اوسوقت نفاق کامل تھا اسوقت مین نفاق مثل ہی لیکن سچ پوچھو تو آج کل نفاق ایسا ہی
ہی جیسا حذیفہ نے کہا کیا تمنے نہین دیکھا کہ متدعین اسلام و مقلدین مذاہب ذرات مسئلے
مین اپنے مخالف کی تکفیر کرنے لگتے ہین یہ مسئلہ بھی کون جسمین خدا و رسول ایکطرف ستلہ ای
و قیاس ایکطرف افسوس ہی انکے نزدیک متبع سنت کا ایمان کچے تاگے سے بھی کمزور ٹھہرا
انکی بدعت مین دین ٹھہرے کفر و کافری کا فتوی گویا بچون کا کھیل ہی جسکو چاہا انکار محفل
مولد پر کافر بنا دیا جسکو چاہا آمین بالجہر رفع یدین پر مسجد سے نکلوا دیا جسکو چاہا انکا تقلید
شخصی پر اسلام سے خارج کہدیا سبحان اللہ و بحمدہ بہت اچھا اسلام و ایمان ہے ؟

بیان ایمان بالقدر

حدیث شریف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہر شی خدا کی تقدیر سے ہی
یہانتک کہ عاجزی و دانائی اسکو مسلم نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہی جب موسی نے
آدم علیہما السلام پر طعنہ کیا کہ تمنے ہمین جنت سے نکالکر زمین پر پھینکا تو آدم نے اونکو جواب دیا
یہ کہکے کہ جو بات چالیس برس پہلے میرے پیدا ہونے سے خدا نے مجھپر لکھی تھی اوسپر کیا
اولنا ہی آدم جیت گئے یہ قصہ مسلم مین مفصل مرفوعاً بروایت ابی ہریرہ آیا ہی ماں کے
پیٹ مین فرشتہ چار باتین لکھ جاتا ہی عمل اجل رزق اور یہ کہ بدبخت ہی یا نیکبخت پھر
پیچھے مین روح پھونکتا ہی اعتبار اعمال کا خاتمے پر ہے کوئی عمر بھر برے کام کرتا ہی دوزخ
ایک ہاتھ رہجاتی تھی لیکن مرتے وقت ایمان پر مرتا ہی تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے

اسی طرح کوئی شخص برا اچھے عمل کرتا ہی بہشت ہاتھ بھر پہ رہ جاتی ہی مرتے وقت کوئی کام
بد کرتا ہی جس سے دوزخی ہوجاتا ہی ایک بندہ آدمی کسی بزرگ کے پاس توبہ کرنیکو آیا اونسے
کہا بڑی دیر مین آئے اوسنے کہا جو مرنے سے پہلے آیا اوسکو کچھ دیر مین نہین آیا جلدی آیا
اون بزرگ نے فرمایا تو نے سچ کہا پھر اوس سے توبہ لی بہشت دوزخ کے لیے پہلے سے لوگ
مقرر ہوچکے ہین پیدا ہونے سے قبل لکن توفیق خیر کا دنیا مین ہونا دلیل سعادت ہی
بدبختی کے کام کرنا دلیل شقاوت ہی اسلیے عمل کرنا ضرور ہوا ہر آدمی پر حصہ زنا کا لکھا گیا
ہی وہ زنا اوس سے ضرور ہوتا ہی آنکھ کا زنا دیکھنا کان کا زنا سننا زبان کا زنا بات کرنا
پھر جی کسی بات کو چاہتا ہی شرمگاہ اوسکو سچا کرے یا جھوٹا ہاتھ کا زنا پکڑنا ہی پاؤن کا
زنا اوسطرف چلنا ہی قرآن شریف مین فرمایا ہی ونفس وما سواھا فالھمھا فجورھا
وتقوٰھا قلم سوکھ گئے لکھ کر اوس کام کو جو آدمی کریگا اب چاہے خصی ہو یا نہو تبھی آدم کے
دل رحمن کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے ایکدل جسطرح چاہے اوسکو ایرے پھیرے
بچا جب پیدا ہوتا ہی اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہی پھر ماں باپ اوسکو یہودی یا نصرانی
یا مجوسی بنا لیتے ہین اسیطرح بتدریج مقلد بھی کر لیتے ہین کسیکو زیادہ رزق دیتا ہی کسیکو
کم رات کا کام دن سے پہلے دن کا رات سے پہلے اوسکے پاس جاتا ہی وہ نور کے پردے
مین ہی اگر پردہ اوٹھادے تو انوار اوسکے مونہ کے خلق کو جلا دین جہانتک نظر پہونچے
کہہ سکے کون کہ یہ جلوہ گری کسکی ہی پردہ چھوڑا ہی وہ اوسنے کہ اوٹھائی نہ بنے
اوسکا ہاتھ بھرا ہوا ہی کوئی چیز رات دن مین اوسکو کم نہین کرتی اوسکے ہاتھ مین ترازو
ہی اوسکو اوٹھا تا رکھتا ہی خیال کرو جب سے آسمان زمین بنائے کتنا خرچ کیا ہوگا مگر کچھ
کمی نہین ہوئی سب سے پہلے قلم بنائے کہا لکھ کہا کیا لکھون فرمایا تقدیر کو اور جو کچھ تا ابد
ہونیوالا ہی جب آدم کو پیدا کیا اونکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا ذریت نکالی فرمایا انکو جنت کے
لیے بنایا ہی یہ کام بھی جنت والون کے کرینگے پھر ہاتھ پھیرا اور ذریت نکالکر فرمایا انکو

دوزخ کے لیے بنایا ہی یہ دوزخ والون کے کام کرینگے ایکبار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہر آئے تو دو ہاتھ مین دو کتاب تھین تو کتاب سیدہ ہاتھ مین تھی اوسکو کہا یہ کتاب
ہی طرف سے رب العالمین کے اسمین جنت والون کے نام مع اوسکے باپ قبیلے کے
لکھے ہین اجمالی کچھ کم وبیشی نہوگی پھر جو کتاب بائین ہاتھ مین تھی اوسکو فرمایا کہ یہ کتاب
طرف سے پروردگار عالم کے اسمین نام دوزخ والون کے لکھے ہین مع نام اونکے باپ
قبیلے کے اسمین کچھ کم وبیشی نہوگی پھر اون دونو کتابون کو ہاتھ سے چھوڑ دیا اور فرمایا
خسارا رب فارغ ہوا بندون کے درمیان سے فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر اسکو
ترمذی نے مرفوعاً ابن عمرو سے روایت کیا ہی منکر کرنا دوا کرنا کسی چیز سے بیجنا یہ سب تقدیر
کے کھیل ہین وہ منتر جائز ہی جو کسی آیت یا حدیث سے ہو معنی اوسکے سمجھ مین آوین جو
ایسی زبان مین ہو کہ معنی اوسکے معلوم نہین یا معلوم ہین مگر اوسمین کوئی کلمہ شرک یا کفر
کا ہی یا نام ہین ملائکہ یا فرعون یا کسی اور مخلوق کے تو وہ جائز نہین تھا یہ تقدیر مین گفتگو
کرتے تھے حضرت کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا گویا گال مین انار توڑ دیا ہو فرمایا کیا تمکو یہی
حکم ہوا کیا مین یہی لیکر تمھاری طرف بھیجا گیا ہون اگلے یون ہی تباہ ہوئے جب اس امر مین
جھگڑنے لگے تمکو قسم ہی کہ کبھی اس امر مین پھر آپسمین جھگڑا کرو فرمایا دو گروہ ہین میری
امت مین ہونگے جسمے اسلام مین نہین ایک مرجیہ دوسرے قدریہ اسکو ترمذی نے ابن عباس
سے روایت کیا ہی اور غریب کہا غریب ایک قسم ہی حدیث صحیح کی مرجیہ وہ ہین جو سب کامونکو
بتقدیر خدا کہتے ہیں آدمی کا کچھ اختیار اوسمین نہین بتاتے انکے نزدیک ایمان کے ساتھ
کوئی معصیت نقصان نہین پہونچاتے انکے خیال مین عمل مفہوم ایمان سے خارج ہی مگر
پچھلے حنفیہ جیسے قاضی ثناء اللہ مرحوم وغیرہ قائل ہین اعتبار عمل کے ہمراہ ایمان کے
فی الجملہ قدریہ وہ ہین جو تقدیر کا انکار کرتے ہین جیسے بعض یہود واکثر نصاری اور سارے
دہریہ نیچریہ آج کل اس الحاد کا بڑا زور ہی بہت جاہل مسلمان بھی تدبیر پر قائل ہین تقدیر

نکے مانع حق نہ بیان ان دونوکے ہی یعنی انسان نہ مختار مطلق ہی نہ مجبور محض فرمایا
اس امت مین مسخ وخسف ہوگا لکن اوس قوم مین جو تقدیر کے مکذب ہی پھر فرمایا قدریہ
مجوس ہین اس امت کے انکے بیمار کی عیادت نکرے مُردے کے جنازے پر نجاوے
ابن عمر نے کہا قدریہ کے پاس نہ بیٹھو انسے ابتداء سلام وکلام نکرو مکذب قدر پر لعنت ہی
آئی ہی تمارے نصاری وغیرہ یہ آجکل مذہب قدریہ رکھتے ہین اکثر حنفیہ مرجئہ ہین جب
کسی بندے کے لیے یہ حکم ہوتا ہی کہ فلانی زمین مین مرے اوسکو کوئی حاجت وہان لیجاتی
ہی بچون کے حق مین فرمایا ہی خدا ہی جانے جیتے تو کیا کام کرتے یعنی مومن ہوتے یا
مشرک لکن دوسری حدیث مین آیا ہی کہ مسلمان اور اونکے بچے بہشت مین ہین مشرک اور
اونکی اولاد دوزخ مین جاوینگی جسنے معاملہ تقدیر مین کچھ گفتگو کی ہی اوس سے قیامت کے
دن پوچھہ پانچھہ ہوگی جسنے نہین کی اوس سے سوال نہوگا آدم علیہ السلام نے عالم ذر مین چالیس
برس اپنی عمر سے داؤد علیہ السلام کو بخشدیے جب جانا کہ انکی عمر ساٹھہ برس کی ہی پھر مرتے
وقت ملک الموت سے کہا ابھی تو میری عمر کے چالیس سال باقی ہین غرضکہ یہ مکر گئے اسلیے
انکی ذریت نے بھی مکرنا سیکھا بھولے سے درخت کھالیا اولاد بھی بھول گئی آنسے خطا ہوئی
ذریت نے بھی خطا کی اوس عالم مین ذریت آدم سے عہد توحید لیا گیا تھا ساتون آسمان ساتون
زمین خود آدم کو گواہ ٹھہرایا تھا لکن دنیا مین آکر منکر ہوگئے الا ماشاء اللہ تعالی پہاڑ تو اپنی
جگہہ سے سرک بھی جاوے لکن آدمی اپنی جبلت وعادت سے نہین پھرتا

ثواب امت اسلام

یہ امت دو طرح کی ہی ایک عرب ایک عجم عرب کے فضائل بہت ہین اونسے محبت رکھنے مین
ترغیب فرمائی ہی قرآن عربی ہی سنت عربی ہی زبان اہل جنت عربی ہی رسول خدا
خاتم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عربی ہین یہی فضیلت کیا کم ہی چہ جای اسکے کہ مناقب صحابہ
مین ہوگا وخصوصاً قبائل عرب خصوص یمن کے مدائح مین بہت اخبار وآثار وارد ہوئے مراد

عرب سے وہ لوگ ہین جنکا نسب عربی ہی جزیرۂ عرب کے رہنے والے ہین نہ وہ لوگ جو
عربی زبان بولتے ہین نہ وہ عجم جو عربت سے حرمین شریفین زادہا اللہ تشرفا مین جا بسے ہین
سادات و شیوخ عجم سب عربی الاصل ہین اسلئے عربی ہی سے رہنا بہتر ہی اور عجم کی فضیلت
مین ایک تو حدیث ابی ہریرہ قصہ سلمان فارسی مین نزدیک ترمذی کے ہی لو کان الایمان
عند الثریا لتناولہ رجال من الفرس دوسری حدیث یہ ہی کہ حضرت کے سامنے ذکر
اعاجم کا ہوا اور یا لانا بہم او معصومہم اوتی مبی بکمر او بعضکمر اسکو بھی ترمذی نے
ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ان دونو حدیث کا مصداق صحیح تمام اصحاب بعلی درجہ اتقا
سائر محدثین بالعموم ہین کو مورد حدیث کا خاص ہوا اسلیے کہ استثنا موصول سبب کا نہین ہوتا
اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ اسے اس حدیث کو کسی شخص خاص پر قصر کیا اور سکے ہی حدیث ذکر کی جاتی
اسلیے کہ اسمین لفظ رجال کا آیا ہی نہ جل کا کسی روایت مین اگر رجل بھی آیا ہو تو روایت رجال
زیادت ثقہ ہی ایسی زیادت بمنزلہ مقبول ہوتی ہی بخاری و مسلم و ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ
و نسائی سب عجمی ہین نہ عجم مین پیدا ہوئے عجم مین رہے عجم مین مرے اسی طرح مالک اہل حدیث
عجم سے اوٹھے ہین تمام کوفہ مین رہے نعمان رح وہان پیدا ہوئے ایک حدیث مین و
اہل حدیث کی یون تعدیل فرمائی تھی کہ لیطلبن ھذا العلم من کل حلف عدولہ من
حدیث مین اکی توثیق بھی کی تیسری حدیث مین دعا سرسری دی اللہ تعالی نے ان سب
دعاؤن وعدہ کو قبول فرمایا ابن عمر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ
تمہاری مدت اگلی امتون کی مدت مین اتنی ہی جتنی مدت درمیان نماز عصر کے ہی تا غروب
آفتاب تمہاری مثال اور یہود و نصاری کی مثال ایسی ہی جیسے ایک آدمی نے کچھ مزدور مقرر
کیے اور کہا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کون کام کریگا یہود نے کام کیا پھر اوسنے کہا آدھی
رات تک کی نماز عصر کون کام کریگا ایک ایک قیراط پر نصاری نے یہ کام کیا پھر کہا کون کام کریگا
عصر سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط پر تم ہو وہ ہمنے جو کام کیے تھے سب سے تا غروب

شمس بیان کرتے تھے کہ تمکو دو ہی مزدوری ملیگی تیسری نہیں اسلیے ہی شفا ہوسکے کہ کام بہت زیادہ کیا ہمکو
مزدوری کم ملی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارے حق میں ناانصافی ہوئی کہا نہیں فرمایا تو پھر یہ
میرا فضل ہے جسکو چاہوں دوں یعنی تم امین ہونے والے کون ہو اس حدیث کو بخاری نے
روایت کیا ہی فرمایا امت تو میری محبت میں وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آوینگے ہر کوئی آرزو میں
پایا ہیگا کہ ایکبار ہمکو دیکھے یہ مسلم میں ہی بروایت ابی ہریرہ یہ محبت سوای اہل سنت
کے کسی فرقہ اسلام میں پائی نہیں گئی جنکو بقابلہ رای وقیاس سنت پر عمل کرنے سے عار
ہی اونکا دعویٰ بابت محبت صاحب سنت کے محض کذب و بی اعتبار ہی جو کوئی جسکو چاہتا
اوسکی مرضی کا کام کرتا ہی اسی سے محبت ثابت ہوتی ہی یہ نہی محبت ہی کہ محبوب کے خلاف
مرضی کام کرے تمہیں دوستی جتلاوے قرآن میں تو یہ فرمایا ہی ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ آج کل ہمارے محبوں کا بھی بڑا زور شور ہی انکی محبت انعقاد محفل مولد تالیف
قرلیات و قصائد نعت میں تم نصر ہی کون محفل ہی جسمیں سو منکر نہیں کون قصیدہ ہی جسمیں ہزار
کلمہ کفر نہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین معاویہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ قائم رہیگا حکم خدا پر ضرر نہ پہونچاویگا
اوسکو جو اوسکی مدد نکریگا اور نہ وہ جو اوسکے خلاف کریگا یہانتک کہ قیامت آوے اور وہ
اسی حال پر ہوگا یہ حدیث متفق علیہ ہی اور ایک معجزہ ہی معجزات جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے صدر اول سے لیکر اس صدی تک ہر صدی ہر قطر میں غالباً ایسا ایک گروہ
پایا گیا ہی جنسے اعدار اسلام کا قافیہ تنگ کیا اشاعت سنت کی بدعت کے مٹانے میں سخت
کوشش فرمائی اہل بدعت نے بہت چاہا کہ اپنے افترا و بہتان سے حکام و ملوک و امرا کو
اغوا کرکے اونکو نقصان پہونچاوین لیکن ہمیشہ خدا نے ابتک اونھین کو غالب و ظاہر رکھا
الا ان حزب اللہ ھم الغالبون اسکے نظائر علاوہ اقالیم دیگر کے اقلیم ہند میں بھی بہت موجود
ہین سید احمد بریلوی کے زمانے سے ابتک مقلدین و متبعین نے کیا کچھ سعی اطفاء نور اسلام

ہیں نہیں کی صدہا رسائل و مسائل رد تقویۃ الایمان وغیرہ کتب اہل توحید وسنت ہیں
لکھ ڈالے مگر شان الٰہی وصدۂ رسالت پناہی کو دیکھو کہ راتدن گروہ اہل حدیث بڑھتا جاتا ہے
خدا کے فضل وکرم سے مقصد اہل بدعت کا حاصل نہوا اہل حق سے جس مسئلے میں بحث میں
ہوئی دانت کھٹے کردئے جو غریب خدا اور رسول کا نام لینے والے تھے اونکی تالیف دور
دور پہونچی مقبول عالم ہوئی عرب وعجم کا تعصب کسیقدر دور ہوگیا ہدایت کا شیوع ہوگیا
توحید کا ڈنکا بجا تقلید شوم کا گھر ویران ہوگیا ہٹ دھرمی سے کوئی انکار کرے تو خدا منتقم
حقیقی موجود ہی جسطرح اول امت بہتر تھی اسیطرح آخر امت کو بھی بہتر ٹھہرایا ہی بیچ میں
ایک فوج کجرو کا پتا دیا ہی جسکا مصداق سوای مقلدین واصحاب رای کے اور کوئی ڈھونڈے
نہیں ملتا اسلیے کہ صدر اول میں جو زمانہ صحابہ وتابعین وغیرہم کا تھا اوسمیں عمل کتاب وسنت
پر تھا بیچ میں قیاس ورای نے اپنی ٹانگ اڑائی پچھلی امت میں جو متبع سنت ہیں وہ اوسی
اگلی راہ پر ہیں یہ بیچ کے فقرے ادھر ہیں نہ اودھر زبردستی دین کے دشمن ہوگئے ہیں مگر
کیا ہوا اور کیا ہوگا اللہ ناصر ہی وکان حقا علینا نصر المؤمنین رسول خدا نے فرمایا ہی قریب ہی کہ
آخر اس امت میں ایک قوم ہوگی کہ اونکو برابر اول امت کے اجر ملیگا یہ قوم حکم کریگی نیکی کا
منع کریگی منکر سے لڑیگی اہل فتن سے اخرجہ البیہقی فی دلائل النبوۃ عن عبد الرحمن
المحصری بھلا بتلاؤ تو سوائی اہل حدیث کے کوئی فرقہ بھی مصداق اس حدیث کا ہوسکتا ہے
چار ناچار اسکو مقلدین مبتدعین سے لڑنا پڑتا ہی تقلید کا فتنہ سب سے زیادہ ہی اسلیے کہ اسمیں
اسلام کی بالکل بربادی وتحریف ہی رسول معصوم کا کلام تو طاق نسیان پر چھوڑا جاوے
امام غیر معصوم کا قول دین ٹھہرے معاویہ کی دوسری حدیث میں مرفوعاً آیا ہی جب شام
والے بگڑ جاوین تو پھر کچھ خیر تمھارے اندر نہیں لکن ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا منصور
رہیگا جو اونکی مدد نکریگا وہ اونکو نقصان نہیں پہونچا سکتا یہانتک کہ قیامت کی گھڑی
قائم ہو اسکو ترمذی نے حسن صحیح کہا ہی علی بن المدینی بخاری کے شیخ ہیں انھوں نے کہا

مراد اس گروہ سے اہل حدیث ہین یہ بزرگوار متصل زمانۂ مشہود لہا بالخیر کے تھے سو یہ شرح یا تفسیر اس حدیث کی اوسوقت مین بیان کی گئی جسکو بارہ سو برس سے زیادہ کا زمانہ گذرا کسی نے آج کل مین یہ معنی حدیث موصوف کے نہین کہے ہین کہ اوسکو بیوقوف بی علم ٹھہرایا جاوے وللہ الحمد

اعتصام بکتاب وسنت

حدیث صحیح مین بروایت جابر نزد یک مسلم کے آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا اما بعد بہت بہتر بات خدا کی کتاب ہی بہت بہتر خصلت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصلت ہی بہت بدتر کام وہ ہین جو دین مین نئی نکالے گئے ہین ہر بدعت گمراہی ہی حدیث متفق علیہ مین بروایت عائشہ وارد ہی جسنے نکالا ہمارے اس کام مین یعنی دین مین ایسی چیز کو جو دین مین سے نہ تھی تو وہ چیز یافوہ شخص مردود ہی آئمہ حدیث نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی ہر بدعت کی ضلالت ہونے پر انکار کیا ہی اوسکی تقسیم کا طرف حسنہ سیئہ کے بلکہ تقسیم بدعت کی ہوا بھی کسی حدیث مین نہین آئی یارون نے اپنے جی سے جسطرح چاہا قسمت کرلیا قسمت کا لکھا آگے آیا عرباض بن ساریہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہی تم مین جو کوئی بعد میرے جیئے گا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا تمپر واجب ہی کہ میری سنت خلفاء راشدین مہدیین کی سنت پر چلو اوسی کے ساتھ متمسک کرو اوسکو دانتون سے پکڑو لازم ہی کہ بچو نئے نئے کامون سے اسلیے کہ ہر نیا کام دین مین بدعت ہی ہر بدعت گمراہی ہی اسکو احمد وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا ہی یہ حدیث معجزہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جسطرح فرمایا ویسا ہی ہوا بال برابر کا فرق اوسمین نہ پڑا ابن مسعود نے کہا رسول خدا نے ایک خط کھینچا پھر فرمایا یہ راہ ہی اللہ کی پھر اور کئی خط داہنے بائین طرف کھینچے فرمایا یہ راہین ہین ہر راہ پر ایک شیطان ہی جو اوسطرف بلاتا ہی پھر یہ آیت پڑھی ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اس حدیث کو احمد ونسائی ودارمی

نے روایت کیا ہی خیال کرو کہ ایک راہ جسکا نام اتباع کتاب وسنت ہی اسی راہ پہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے صحابہ وسلف تھے باقی سب راہین گمراہ
کرنے والی ہین جتنے مذاہب اسلام مین نکلے ہین وہ انھین راہون کے بتے ہین کتاب
اللہ ایک ہی رسول اللہ ایک ہین دین اسلام ایک ہی اس دین کے اصول یہی اللہ و
رسول و قرآن و حدیث ہین پھر چار مذہب یا پانچ مذہب یا بہتر مذہب کیسے کہان سے آئے
اگر یہ چار مذہب علحدہ علحدہ اور یہ چار مسئلے ٹھیک ہین تو باقی فرق اسلام نے کیا قصور کیا
ہی کہ اونکے مذہب باطل سمجھے جاتے ہین شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی مین شیخ کاشی
رح سے ارشاد السائل مین اسیطرح دیگر اہل علم نے اپنے مؤلفات مین تصریح کی ہی کہ یہ چار
مسئلے بدعت ہین سنہ ہجری سے صدہا سال کے بعد آخر صدی تین مسئلے حرمین شریفین مین نکلے پہلے
انکا کہین پتہ پتا نہ تھا اب جو اس تفرقہ جماعت سے منع کرتا ہی اولسا ہی لامذہب گمراہ
ٹھہرایا جاتا ہی (انا للہ) شروع کتاب سے یہانتک جو کچھ لکھا گیا یہ سب داخل فتن ہی اسلیے کہ
ان فتن کی وجہ سے سارے حقائق اسلام مبدل ہو گئے منکر معروف معروف منکر ٹھہرا
الحمد للہ کہ اللہ و رسول ہماری طرف مین انھون نے پہلے سے ہمین حال ان نئی نئی راہون
اور محدثات کا بتا دیا اب کوئی ہزار بار ہمین بُرا کہے کچھ پروا انھین ہے ؎

گر دوست موافق ست سعدی　　سہل ست بجای ہر دو عالم

حدیث مین یہ بھی ہمکو سنا دیا ہی کہ کوئی نبی مجھسے پہلے خدا نے کسی امت مین نہین بھیجا لیکن
اوسکی امت مین حواری اور ایسے اصحاب تھے جنھون نے اوس نبی کی سنت کو لیا اوسکے
حکم کی پیروی کی پھر بعد اونکے ایسے خلف ناخلف آئے جنھون نے وہ کہا جو نکیا وہ کیا جسکا
حکم اونکو تھا جو کوئی ایسون سے لڑا ہاتھ سے وہ ایمان ہی جسنے زبان سے جہاد کیا وہ بھی
مومن ہی جسنے دل سے جہاد کیا وہ بھی مومن ہی اس سے سوا رائی کے دانے کے برابر بھی
پھر ایمان نہین یہ حدیث مسلم مین ہی بروایت ابن مسعود ہاتھ سے لڑنا مکروہ دل سے

ملک کا ہی لیکن اب ایسے حاکم وامیر دنیا مین باقی نہین رہے جب تک سلطنت بغداد قائم تھی یہ طریقہ بھی ہماری تھا زبان سے لڑنا کام علما، دین کا ہی الحمد للہ کہ محدثین ملت نے ہر عصر مین خوب ہی قلع وقمع شرک وبدعت کا کیا تقلید کی حرمت اتباع کی فضیلت جیسا حق تھا ثابت کر دی، فقہ سنت کو بمقابلہ فقہ رای وقیاس تدوین کیا اپنا ذمہ خدا ورسول کے نزدیک بری کیا اس نے مالہ آخر مین بھی ایک جماعت نے یمن وہند وغیرہ مین جہاد لسانی کما حقہ کیا وللہ الحمد دل سے جہاد کرنا عوام اسلام کا کام ہی جنکو نہ ہاتھ کی طاقت ہی نہ زبان کی قدرت سو اس قسم کے غربا، اب بھی ہند وغیرہ مین صدہا بلکہ ہزارہا موجود ہین جنکو صورت اہل بدعت کی بری لگتی ہی تقلید سے نفرت ہی اتباع کا بانا رکھتے ہین جو کوئی ان تینون قسم جہاد سے علحدہ ہی اوسکو ذرہ برابر بھی ایمان نہین وہ ناحق آپکو مومن سمجھتا ہی خصوصاً وہ علما وسوء ای پرست قیاس دوست جو راتون اولٹا جہاد زبانی اہل حق سے کرتے ہین اونکے پاس تو کوئی بھی دلیل صحت ایمان کی موجود نہین ہی بلکہ وہ پورے مصداق ہین اون حدیثون کے جو مذمت فقہا وعلما مین آئی ہین

فضل احیای سنت مردہ وذم ایجاد بدعت

بلال بن حارث مزنی نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے زندہ کی کوئی سنت میری سنتون مین سے جو مر گئے تھے بعد میرے اوسکو اجر ہی مثل اجر اون لوگون کے جنھون نے عمل کیا اوسپر بدون اسکے کہ اونکے ثواب مین کچھ کمی ہو جسنے نکالی کوئی بدعت گمراہی جسے اللہ ورسول پسند نہین کرتے اوسکو گناہ ہی مثل گناہ اون لوگون کے جنھون نے اوسپر عمل کیا نہین کچھ کمی اونکے گناہون مین روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اسکو عمرو بن عوف سے روایت کیا ہی عمرو بن عوف نے یہ بھی روایت کیا ہی مرفوعاً دین شروع ہوا غربت کے ساتھ قریب ہی کہ پھر غریب ہو جاوے سو خوشی ہو غریبون کو جو درست وٹھیک کرتے ہین میری سنت کو جو بعد میرے لوگون نے بگاڑ دی ہی آخر جہ

الترمذی یہ بیکھد انصاف کی ہی کہ زندہ کرنے والے اس سنت مردہ کے جسکو غریب فرمایا ہی
یہی اہل حدیث ہین جو عالم سنن ہین یا اہل رای وقیاس واجتہاد ہین یہی لوگ غریب ہین جو
ہمیشہ بدعت کو سنت سے جدا کرکے بتاتے رہتے ہین یا وہ لوگ جو علوم معارف فقہ مصطلح کے
موافق راتدن فتوی دیا کرتے ہین اونکا بھی سنن ہونا اوسوقت ثابت ہوگا جب وہ یہ
بات ثابت کردینگے کہ رای وقیاس ہین سنت ہی حالانکہ یہ دعوی خلاف تصریح مذہب حنفیہ
ہی کہ انھون نے خود قیاس کو مرتبہ چہارم مین بعد اجماع کے رکھا ہی اصل اول ودوم قرآن
وسنت کو قرار دیا ہی پس قیاس داخل سنت نہوا اگر قیاس لائق اعتبار بھی ٹھہریگا تو اوس
جگہ جہان سنت موجود نہین ہی سنت کے ہوتے حمایت قیاس کی کرنا پھر آپکو مومن سمجھنا
ایسا ہی جیسے اندھے کو بصیر کہتے ہین یا مجلا ہے کو مومن لاحول ولاقوۃ الا باللہ
حضرت کے وقت مین ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی ایمان لائے بڑا گروہ عمدہ اسلام کا یہی
لوگ تھے اسلیے فرمایا تم اتباع کرو سواد اعظم کا جو اسسے جدا ہوا وہ جدا ہوکر دوزخ مین گیا
اسکو ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی ترمذی کی روایت مین ابن عمر سے
مرفوعا یہ خوشخبری آئی ہی کہ اللہ اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نکریگا اللہ کا ہاتھ ہی جماعت پر ہے
اس جماعت سے اہل سنت ہین یعنی محدثین امت اسلیے کہ سنت حدیث کو کہتے ہین نہ رای
وقیاس وبدعت کو یہ حدیث معجزہ ہی رسول خدا کا کہ باوجود تفرق امت کے بہتر فرقون مین
ایک جماعت امت کی گمراہی سے جدا ہی جسپر خدا کا ہاتھ ہی دیکھو جو اختلاف مذاہب واقوال
کتب فروع مین ہی وہ اس جماعت کی کتابون مین نہین سب اہل حدیث موافق حدیث کے
کہتے کرتے ہین ساری دنیا مین اس عصابہ مبارکہ سے بڑھکر عدم اختلاف مین کوئی طائفہ
نہین ستاد گنتی کے بعض مسائل ہونگے جنمین محدثین کا باہم کچھ ذرا سا خلاف ہوگا سو اوسکا
سبب بھی یہ ہی کہ کسی نے کسی حدیث کے موافق کہا اوسکو دوسری حدیث نملی کردہ بعد
دفع کرنے تعارض اور ایتلاع توفیق یا جمع کے ایک قول کہا یا کسی نے اسناد پر نظر کی

دوسرے نے اوسمین تساہل کیا سو یہ اختلاف یسیر کچھ چیز نہین متاخرین اہل حدیث
نے جنکو علم کامل حدیث حاصل ہے اون سب مسائل مختلفہ کو فروع متوافقہ کردیا
نسخ یا تطبیق وغیرہ سے آپسکا خلاف مٹا دیا ولله الحمد بخلاف کتب فقہ اہل رای کے
کہ ہزارون کتابین آجتک بنین سبکو جمع کرکے دیکھو تو ہزارون قول ایک سے دوسرا
علیحدہ ازنکہا ہوا یہ اختلاف تو کچھ بھی نہین ہی کہ ایک چیز کو مثلاً کسی نے واجب کہدیا
جائز کسی نے مستحب کہا ہو اوس اختلاف کو دیکھو جہان ایک نے ایک چیز کو حلال جائز
دوسرے نے مکروہ یا حرام کہا ہی انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے دوست رکھا میری
سنت کو اوسنے مجھے دوست رکھا جسنے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتھ ہی جنت
مین اسکو ترمذی نے روایت کیا ہی اس سے معلوم ہوا کہ دعوی دوستی رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدون دوست رکھنے آپ کے سنت کی جھوٹا دعوی ہی طالبین
رای وقیاس ہرگز دوستدار سنت نہین ہوسکتے بلکہ دشمن سنت ہین تیرہ ہزار محفل مولود
کرین رسول خدا اون سے راضی نہین محفل مولد خود ایک بدعت منکرہ ہی جسکو اول بعض
مالکیہ نے نکالا تھا پھر شافعیہ اوسپر چلے امام اعظم اور اونکے تلامذہ نے یہ محفل کبھی نہین کی
مگر حنفیہ نے اس جگہہ اپنا مذہب چھوڑکر تقلید مالکیہ یا شافعیہ اختیار کی ہی سماعت موتی مین
بھی بعض محققین حنفیہ نے مذہب شافعیہ کا اختیار کیا ہی معہذا حنفی ہین پھر اگر کسی شخص نے
آمین بالجہر یا رفع یدین مین مطابق مذہب شافعی کے عمل کیا تو اوس بیچارے پر کیون
ملامت ہی وہ بھی باوجود اس عمل کے حنفی رہ سکتا ہی کسی کتاب حنفی مین تعداد مسائل
کی نہین لکھی کہ جب اتنے مسئلہ نہین حنفی غیر کے مذہب پر عمل کریگا تو حنفی نہ رہیگا اسیوجہ سے
یہ بات کتب طبقات حنفیہ وغیرہ مقلدین سے ثابت ہی کہ بہت علما نے ہر عصر و ہر قطر مین
تفرد کیا ہی ساتھہ بعض ایسے مسائل کے جو اونکے مذہب مشہور مفتی بہ کے خلاف تھی
لکن اونکو کسی نے زمرۂ حنفیہ وغیرہ سے خارج نہین کیا نہ دوسرے مذہب مین داخل

اسیطرح جو شخص خالص قرآن وحدیث کا عامل ہے اوسکے مذہب کے سارے مسئلے فقہاء اربعہ کے مذاہب مین موجود ہین بلکہ خاص مذہب حنفی مین مگر اسطرح پر کہ کوئی مسئلہ موافق ابو یوسف کے ہی تو کوئی موافق امام محمد کوئی مطابق امام صاحب ہی لیکن حنفیہ نے تائید مذہب اور تمسک بقیاس کے لیے غالبًا اون مسائل موافقۂ حدیث کو اپنے مذہب مین غیر مبتی بہ یا قول مرجوح یا مرجوع عنہ ٹھہرا دیا ہی سنت صحیحہ کو چھوڑ کر افتاء و قضا موافق اقیسہ و آراء جاری رکھا ہی سو اسمین اگر کچھ قصور ہی تو ان مقلدون کا ہی حدیثون کا کچھ قصور نہین یہ بھی ایک امر اتفاقی ہی کہ مختارات محدثین دائرۂ مذاہب فقہاء اربعہ سے خارج نہین ہین ورنہ سچی بات یہ ہی کہ اگر وجود ایک حدیث صحیح کا ثابت ہو اور معلوم ہو کہ ساری امت اسلام سے عمل اوس حدیث پر فوت ہو گیا خواہ اونکی عذر پر ہمکو اطلاع ہو یا نہو تو اس شخص کو جسکو یہ حدیث پہونچی ہی عدم عمل امت ہرگز مانع عمل کا اوس حدیث پر نہین ہی اسلیے کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام امت سے نازل نہین ہو سکتا حدیث مذکور خود ایک حجت صحیحہ ہی مثل قرآن کے کسکا مجال ہے کہ بعد اوسکی صحت کے اوسپر عمل کرنے سے مانع ہی یا مانع ہو اگر مانع ہو تو ایمان سے ہاتھ دھو ڈالے یہ منع اوسکا اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ کے بالکل خلاف ہی

عمل بسنت نزد فساد امت

ابو ہریرہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تمسک کیا میری سنت سے وقت فساد امت کے اوسکو سو شہید کا ثواب ہی اسکو بیہقی نے کتاب الزہد مین ابن عباس سے بھی روایت کیا ہی جابر کہتے ہین عمر نزدیک رسول خدا کے آئے کہا ہم یہود سے کچھ حدیثین سنتے ہین جو ہمکو پسند آتی ہین اگر ارشاد ہو تو ہم بعض احادیث اونکے لکھ لیا کرین فرمایا کیا تم حیران ہو جیسے یہود و نصاری حیران ہوئے مین تو لایا ہون تمہارے پاس شریعت سہلہ بیضاء اگر موسی بھی جیتے ہوتے نہ بنتا اونکو مگر اتباع میرا اسکو احمد نے مسند مین بیہقی نے

شعب الایمان مین روایت کیا ہی سبحان اللہ عمر کو احادیث یہود کے لکھنے سے منع کیا جاوے
موسی علیہ السلام سے نبی اولوالعزم کو اپنا متبع بصورت اونکے موجود ہونے کے قرار دیا جاوے
اپنی شریعت کو پاک وصاف کہا جاوے لکن امت کے لوگ خلاف اس ارشاد کے یہ کام کرین
کہ احادیث فلاسفہ واقوال حکماء یونان وغیرہ کو جو اہل کتاب بھی نہین ترجمہ کرکے اپنے کتب
مذہبی مین شامل کرین وقت مناظرہ وتحریر فتاوی کے اونھین قواعد کا استعمال فرماوین
کمال مہارت کو ان کفار کے اقوال مین سرمایۂ فضیلت ٹھہراوین بمقابلہ اس جہل کے جسکا
نام حکمت وعلم رکھا ہی علماء قرآن وحدیث کو جاہل سمجھین وہان تو موسی علیہ السلام کو چارہ کار
بجز اتباع کتاب وسنت نہوا تاجسطرح عیسی علیہ السلام وقت نزول کے تابع احکام اس
ملت حقہ کے ہونگے یہان یارون نے اتباع سے مونہ پھیر کر تقلید ائمہ وفقہاء اختیار کی ہی
جو منجملہ افراد اس امت کے تھے اور غیر معصوم تھے مہدی وعیسی کو جو امام ہین معصوم ہین
مقلد امام اعظم کا اپنے کتب دین ومذہب مین لکھدیا ہی سچ ہی بین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا + مانا کہ محققین حنفیہ نے اسپر انکار کیا ہی لکن وہ بھی تو حنفی ہین جو اسکے قائل ہین درمختار
مین رد قول امام پر لعنت کی ہی گو شامی نے اوسکو نمانا حالانکہ دراسات مین بعض حنفیہ سے
مسائل متعددہ مین یہ لفظ نقل کیا ہی فبطل قول ابی حنیفۃ دیکھیے یہ لعنت کس پر جاتی ہی
حدیث مین آیا ہی لعون اگر مستحق لعنت نہین ہوتا ہی تو وہ لعنت لاعن پر واپس کیجاتی ہی
کالای بدبریشں خاوند اسیطرح تکفیر وتضلیل مبتدعین کی اہل حدیث کو دیکھیے کسکے سر
پڑتی ہی جو کوئی کسیکو کافر کہتا ہی اگر اوسمین وہ وصف کفر کا نہین ہوتا ہی تو قائل کافر ہوجاتا ہی
محدثین کے نزدیک تکفیر اہل قبلہ ممنوع ہی مگر مقلدین کے نزدیک ایک سہل بات ہی فقط انکار
تقلید ہی پر کافر ہوجاتا ہی کیونکہ منکر تقلید کا گویا منکر امام ہی امام کی اطاعت کا انکار گویا کفر ہی
گو رسول کی اطاعت کا انکار کفر نہو بلکہ بمقابلہ امام قول نبی ماؤل ہی خلاصہ یہ کہ جسکے

مخالفت یہ ہی کہ امام اعظم بھی تو ہر طبقہ زمین کے امد ہوسکے بلکہ تعجب نہیں کہ شیخ تقی
وسجد وزمانہ حال کے بھی وہان موجود ہوں تو سیرت کی تالیف رقوا اہل حق مین وہان
جاری ہو کیا کہین اگر فقفانی الارض او سلمان السماء کا کبھی موقع ان صاحبون کے آگے
لگتا تو یہ اونسے ملاقات بھی کر آتے اور نئے تالیف اونکے لکھنؤ دہلی وغیرہ مین طبع کرا کر اودو
حیدرآباد مین شائع کر دیتے آسمان پر چہ کر طرف سے امام صاحب کے سارے حوالہ بھی
کو باعث عدم وجوب تقلید امام صاحب قائل کر آتے بلکہ اونسے اقرار نامہ لکھا کر اور ایسا
امامت امام صاحب کا بطور محضر لکھوا کر لے آتے تیتک مرا مارسول شد اصلی اللہ علیہ وسلم
کا سچ ہی کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہی جیسے بکریون کا گرگ ہوتا ہی شاذہ وقاصیہ وناحیہ
کو اوٹھا لیجاتا ہی سو تم ان پک ڈنڈیون سے بچو جماعت کو پکڑو رواہ احمد عن معاذ
بس حسب حدیث مین لفظ جماعت سے مراد جماعت اہل سنت ہونی ہی اسلیے کہ یہ سب کچھ
مجتمع ہین انمین اختلاف نہین یا اتنا کم ہی کہ حکم عدم مین ہی نہ گروہ اہل مذاہب اوسکے
کل نفس وحدیثھا ہی انمین جہان دیکھو افتراق ہی اجتماع کا پتا نہین حتی کہ ہر مسجد مین
بھی چار مصلے بنائے ہین چھ بندون کو اتفاق کیا امید ہوگی جب کوئی بدعت کلتی ہی تو ایک
سنت مثل اوسکے دنیا سے اوٹھ جاتی ہی بلکہ تا قیامت پھر کر نہین آتی اسوقت مین یہی
حال ہی بڑا بختا رہی وہ آدمی جسنے بدعت کو چھوڑ کر سنت کو پکڑا ہی سب نسبی جنتا کل
جس سنت پر بن جاوے غنیمت ہی اسلیے کہ یہ وقت نہایت نازک ہی مسلمان گنتی مین تو
بہت ہین مگر کیا سچا ایک بھی نہین الا ماشاء اللہ سارے امم درپئے ازالہ اسلام ہین ایسی
حالت پر ملالت مین اگر دس مین ایک حصے پر بھی توفیق عمل میسر ہو تو زہی سعادت
وحسن نصیب آبو ہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم ایسے زمانے مین ہو کہ اگر دسوان
حصہ بھی اوس چیز کا تم مین سے کوئی چھوڑ دے جسکا اوسکو حکم ہی تو ہلاک ہو جاوے پھر ایک
ایسا زمانہ آویگا کہ جو کوئی عمل کریگا اوسمین دسوین حصے امر ماموربہ پر تو نجات پاوے گا

رواہ اللہ تعالیٰ اس اشارت پر بشارت کو سنو ہماری بدنصیبی کو دیکھو کہ تقلید کی زنجیر
مین گرفتار مین قیاس کے امام مین پھنسے ہوئے ہین دس حدیثون مین سے ایک حدیث پر
دس آیتون مین سے ایک آیت پر بھی عمل نہین کرتے اگر بڑی توفیق ہوئی تو ایک دو رسالے
رد حدیث مین لکھدیئے محدثین کو گالی گفتہ کرکے چپ کردیا حوض مناظرے کے جدل کا
بانا لیا روایت کے بدلے رای کا تانا تنا مالک نے موطا مین مالک بن انس سے روایت
کیا ہی کہ حضرت نے فرمایا مینے تم مین دو چیز کو چھوڑا ہی تم گمراہ نہوگے جب تک اون دونو کو
پکڑے رہوگے ایک اللہ کی کتاب دوسرے سنت اوسکی رسول کی یہ نہین فرمایا کہ اجماع و قیاس
یا اجتہاد و رای کو چھوڑا ہی ابن عمر کی روایت مین مرفوعاً یون آیا ہی کہ علم تین ہین ایک
آیت محکمہ یعنی غیر منسوخ دوسرے سنت قائمہ یعنی ثابت صحیح تیسرے فریضۂ عادلہ یعنی علم
میراث اسکے سوا جو کچھ ہی وہ فضول ہی رواہ ابی داود و ابن ماجۃ علم میراث وہی علم
جو کتاب و سنت مین وارد ہی علحدہ ذکر اوسکا اسلیے کیا کہ لوگ اوسمین زیادہ تر متساہل ہین
اس علم پر عمل کرنے کو اکثر امت نے چھوڑ دیا چنانچہ حدیث اسکی مؤید ہی ابن مسعود نے کہا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا سیکھو علم فرائض کا سکھاؤ اوسے لوگون کو سیکھو
قرآن سکھاؤ لوگون کو اسلیے کہ مین مرنے والا ہون علم بھی جلدی جاتا رہیگا رواہ الدارمی
والدارقطنی اشارۂ نص سے معلوم ہوتا ہی کہ قرآن کے سیکھنے سکھانے سے علم فرائض کا
سیکھنا سکھانا ہوتا ہی یہ علم جلد مٹ جاویگا غرضکہ اصل علم تعلم کتاب و سنت ہی جس نے
فریضۂ عادلہ کے یہ معنی کیے ہین کہ مراد اوس سے احکام مستنبطہ باجتہاد ہین اور وہ مساوی
قرآن و حدیث ہین وجوب عمل مین اوسنے اس حدیث کی تحریف کی حدیث مین خود لفظ فریضہ
موجود ہی جو بحسب عرف شرع میراث ہی پر بولا جاتا ہی اطلاق فریضہ کا اجتہاد پر احداث ہے
کسی جگہ یہ محاورہ زبان شارع پر جاری نہین ہوا نہ لغت عرب مین فریضہ بمعنی اجتہاد یا حکم
مستنبط باجتہاد آیا ہی یارون نے اکثر احادیث و آیات کو اسی طرح بگاڑا ہی اسیواسطے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشتر سے ان لوگون کے حال پر اطلاع دی ہی فرمایا ہی
لتتبعن سنن من قبلکم شبرا شبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب
تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاریٰ قال فمن صحیح علیہ من حدیث
ابی سعید تحریف وتبدیل معنوی پیشہ اہل کتاب کا ہی تقلید احبار ورہبان ہی انھین کا
شیوہ ہی اہل دعت ان دونو امرین انکے خلیفہ برحق وجانشین مطلق ہین جو لوگون کو اس تحریف
سے بچاتے ہین اونکی مدح فرمائی ابراہیم عذری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ اس علم دین کو ہر خلف کے عادل لوگ
اوٹھاوینگے ہر خلف سے مراد ہر اوسر اطبقہ بعد طبقۂ اولی کی ہے سو بحمدہ تعالی ہر قرن مین
جُٹ کے جُٹ محدثین کے گذرے ہین کتب طبقات مین خصوصا تاریخ الاسلام ذہبی مین
نام بنام بقید قرن مذکور ہین یبعد عنہ تحریف الغالین انکا کام ہی کہ غالین کی تحریف
کو مٹاتے ہین دین حق سے اوسکو دور کرتے ہین وابطال المبطلین یہ مبطل وہی ہین جنھون نے
علم حکماء وفلاسفہ کو علوم شریعت مین نقل کیا ہی اوسکی بنا پر طرح طرح کے شکوک اس ملت مین
پیدا کیے انھین کا ایک شعبہ فرقہ تقلید بھی ہی وتاویل الجاھلین کا مع سعدانکے دو
گروہ اس ملت کے ہین ایک جملہ صوفیہ جو اپنے عقائد فاسدہ کو بتاویل فاسد کتاب وسنت سے
ثابت کرتے ہین دوسرے اہل رای مقلد اُنکے مذاہب جو آیت وحدیث مخالف مذہب امام کو
تاویل کرکے اپنے مذہب کی تائید کرتے ہین یہانتک کہ بعض نے انھین سے اس مطلب کے
لیے خلاف جمہور یکہ خلاف اجماع قالب امت صحیحین وسنن وغیرہ کتب سنت کو ایک ہی
مرتبہ مین رکھدیا ہی تاکہ مذہب حنفی حدیث سے ثابت ہوجاوے مگر نہوا بلکہ خود بعض جگہ
خلاف اس اپنے قاعدہ مستمرہ کے صحیحین کو ترجیح دی ہی ہم نہین سمجھتے کہ یہ کس التضیہ
کسطرح داخل علم ودین ہی کتاب وسنت کا باقی رکھنا قیامت تک اگر وعدہ علی کیا
کے سہین ہی اور ایسے کہ ہر مائے مین امت اجتہاد استدلال [illegible]

[illegible]

معنی فتنہ

اہل علم نے کہا ہی فتنہ کہتے ہین محنت وعذاب وسختی وہر ناپسند چیز کو اور اوسکو جو طرف کفر وشرک کے راجع ہو جیسے کفر وگناہ ورسوائی وفجور ومصیبت وغیرہ مکروہ بات پس اگر یہ فتنہ اللہ کیطرف سے ہو تو حکمت ہی اگر بندے کیطرف سے ہی بغیر حکم خدا کے تو مذموم ہی

قرآن شریف مین فتنے کو بڑا کہا ہی الفتنة اشد من القتل و قولہ ان الذین فتنوا المؤمنین والمؤمنات اصل معنی فتنے کے لغت میں پگھلنا سونے کا ہی آگ مین کہ کھرا ہی یا کھوٹا اسی طرح وقت فتنے کے آدمی پرکھا جاتا ہی اگر ایمان پر قائم رہکر ابتلا فتنے سے بچگیا تو کھرا ہی اور جو اوسمین بھسکا ایمان کھو بیٹھا تو کھوٹا ہی بچنے سے یہ مراد ہی کہ جہان تک ہوسکے آپکو اوس سے بچاوے کھونے سے یہ مراد ہی کہ خود فتنہ کھڑا کرے یا دوسرے کے فتنے مین شریک ہو ایمان رہے یا جائے فتح الباری مین کہا ہی عذاب کو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالی ذوقوا فتنتکم جس سے عذاب مین پڑے اوسکو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالی بالای الفتنة سقطوا آزمایش کو بھی فتنہ بولتے ہین قال تعالی وفتناک فتونا جس سختی رمی مین آدمی پھینکا جاوے اوسکو بھی فتنہ کہتے ہین قال تعالی بلوکم بالشر والخیر فتنة وقولہ وان کادوا لیفتنونک یعنی لگتا ہی کہ تجکو کام سے پھیر کر کسی بلا و سختی مین ڈالدین قرآن مین فرمایا واتقوا فتنة لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة یعنے بچو فتنے سے ایسا نہین ہی کہ خاص ظالمون ہی کو پہونچے بلکہ بچو گناہ سے جسکا اثر تم سب مین ہو جیسے منکر امر کا اپنے درمیان مین قائم رکھنا امر معروف مین سستی و مروت کرنا مسلمانون کے جہاد مین فرق ڈالنا بدعتون کا ظاہر کرنا جہاد مین کاہلی کرنا قرطبی نے کہا اسمین بہت بڑا ڈر بتایا ہی سخت تنبیہ کی ہی بچنے پر فتنون سے بہرحال اطلاق فتنے کا ہر بلا و آفت دینی دنیاوی پر ہوسکتا ہی اس زمانہ آخر مین وہ کثرت فتنون کی ہی کہ مومن کو ایمان کا تھامنا مشکل پڑگیا ہی اگر ایک بلا سے بچا تو دوسری آفت لگی دوسری بلا سے بچگیا تو تیسری مصیبت سے نجات کہان تک فتنے ہین سب دراصل ایک ہین ؎ یہ فتنے ایک ہین باہم کہ زلف یار نے رات + جو دل پسند کیا خود تو جان قضا کے لیے ۔ ہم ہزار چاہین کہ ایمان بچائین لیکن لاکھون جال پھیلے بچھائے گئے ہین کس کس دام سے بھاگین اون جالون کا ذکر نہین جنکو ہمنے جال سمجھ لیا ہی اونسے تو جون توں بچا رہو بھی سکتا ہی اون جالون کو کہ جو ہر رنگ زمین ہین باغ

سبز کی سیر کراتے ہین دنیا کو دین کے لباس مین دکھاتے ہین دوزخ کو بہشت بناتے ہین
بہشت کو دوزخ کا جامہ پہناتے ہین سنی کو بدعتی بدعتی کو دہریہ کر دیتے ہین ایسے فتنون سے
بچنے کی کیا صورت ہی آجکل دنیا دجال کی بہشت و نار ہو رہی ہی جو مسلمان کامل ہی وہ
اوس سے کونے کونے چھپتا پھرتا ہی جسکا ایمان مکڑی کا گھر ہی وہ مگس کی طرح دوڑ دوڑ کر
اوس بہشت کے مزے جو دراصل نار ہی لوٹتا ہی حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار
بالشہوات دنیا مومن کا قید خانہ کافر کی بہشت ہی عقائد اسلام مین سخت تزلزل آگیا ہی
کوئی ملائکہ و جن کا انکار کرتا ہی کوئی معاد کا منکر ہی کوئی منکر تقدیر ہی کوئی قائل تدبیر ہے
کوئی زمانے کو قدیم کہتا ہی کوئی آخرت کو معاد روحانی سمجھ بیٹھا ہی طرح طرح کے کذاب اہل
وضاع دجال نکلے ہین جو دین کے پردے مین سبکو بے دین کرنا چاہتے ہین ہر چند زمان
آدم علیہ السلام سے اسدم تک کوئی زمانہ فتنے سے خالی نرہا اگر رہتا تو امم عالم پر عذاب ظاہری
کیون آتا لکن اس زمانے مین ہر قسم کے فتنے آسمانی و زمینی روز افزون ہین عذاب ظاہری تو
اس امت پر آویگا نہین مگر تباہی آخرت کے لیے بہت سا سامان ہر طرف سے ہر جگہہ طیار
ہی فساق اہل تقوی پر ہنستے ہین اہل بدعت اہل سنت پر طعن کرتے ہین کفار اہل اسلام کو
احمق کہتے ہین مقلد اہل اتباع کے درپے ہین سو طرح کے بہتان باندہ کر نظر عوام و حکام
مین بے اعتبار کرنا چاہتے ہین علما گفتگو مین ہین صوفیہ جستجو مین عوام بیچارے مارے مارے
پھرتے ہین چرب زبانون کے دام مین آجاتے ہین اور کیون نہ آوین کہ اسلام کامل تو منافی
طلب دنیا ہی اس طریقے مین جو گہرو ترسا و نیچر و ہنود سے نکالا ہی دنیا بھی کسیقدر ہاتھہ
آتی ہی عوام مین تشہیر بھی ہو جاتی ہی اس ٹوٹے پھوٹے ناو کا ناخدا خدا ہی جسکو دیکھو جلد سے
ایمان سے جدا ہی ہزار مین اگر ایک بھی مسلمان پکا کسی جگہہ ہی جو خوف خدا اور فرزخ سے
ڈر کر ایمان اپنا لیے ہوے بیٹھا ہی تو سمجھو کہ اندھے کے ہاتھہ بٹیر لگی خلیل خان نے فاختہ ماری
نہین تو شش جہت سے فتنون کی گولہ باری تاریکی اور باریکی کے بھرمارے سے ساری

ہمت مجاہدے سلمانوں کی ہاری باقی ہے

اللہ ہی طبیب ہی مجھ درد مند کا — عاشق ہوا ہی ہر درد مرے مدعا کا

قرب قیامت کا بیان

قرآن شریف میں فرمایا ہی قیامت قریب ہو گئی چاند پھٹ گیا کیا وہ راہ دیکھتے ہیں قیامت کی کہ ناگہاں آجاوے سو اسکی علامتیں آگئیں تجھے کیا خبر ہی شاید قیامت قریب ہی ہو لوگون سے حساب اور بکار دیک آگا اللہ کا حکم آگیا جلدی کیوں کرتے ہو ان آیتون سے دیکھا قیامت کی معلوم ہوتی ہی ما قیامت کا تو بہت جگہہ قرآن سی ثابت ہی حدیث میں آیا ہی تمھاری مدت اگلی امتون مین عصر سے مغرب تک ہی دوسری حدیث میں یہ لفظ ہی کہ بقا تمھارا نسبت اگلون کے عصر سے مغرب تک ہی یہ بھی فرمایا کہ مین اور قیامت ساتھہ آئے ہین جیسے یہ دو انگلی یہ سب احادیث صحیحین مین ہین ستور دونے یون روایت کیا ہی کہ مین بھیجا گیا ہون نفس ساعت میں لیکن آگے ہو گیا اوسکے جیسے یہ انگلی اسپر بڑھہ گئی ہی تھیرا اشارہ فرمایا طرف سبابہ و وسطی کے اخرجہ الترمذی مطلب یہ کہ اب قیامت آنے کو کچھہ زیادہ مدت باقی نہین رہی قرآن مین کہا ہیں معاملہ قیامت کا مگر جیسے یک کا مار ما بلکہ اس سے بھی زیادہ نزدیک یہ بھی فرمایا یہ لوگ تو اوسکو دور دیکھتے ہین ہم قریب دیکھہ رہے ہیں سو جب آما قیامت کا قریب ٹھہرا تو ضرور ہوا کہ اوسکی نشانیان کہا یان تا دیجاوین تاکہ محبت خدا کی نوع انسان پر تمام ہو جاوے اسلیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی بڑی سب نشانیان بیان کر دین کسیکو وقت اوسکا نہیں بتایا اسلیے کہ یہ علم خدا ہی کو ہی سو علامات صغری تو سب کے سب ظاہر ہو چکے دنیا مین بھرپور ہر جگہہ موجود ہین ایک کی جگہہ ہزار لگی ہوتی جاتی ہین بڑی علامتون کا ہونا کلنا مہدی کا اور ترا مسیح کا ہی اسکا وقت ہی معلوم نہیں لیکن جو نشانیان متصل اس زمانہ ظہور و نزول کے ہو چکے ہین اوسکا لگنا تو لگ چلا اس سے یقین ہوتا ہی کہ یہ دولوا صاحب جلد رونق بخش ہونگے

اس جگہ ہم ذکر فتن مذکورہ کا علحدہ علحدہ لکھتے ہین ؛

فتنۂ بدعت وخلاف سنت

سنت کے معنی لغت مین راہ کے ہین ابن الجوزی نے تلبیس ابلیس مین لکھا ہی کہ اسمین شک نہین کہ اہل نقل واثر جو متبع آثار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآثار صحابہ ہین یہی اہل سنت ہین اسلیے کہ یہ لوگ اوسی راہ پر ہین جسمین کوئی نئی بات نہین نکلی یہ حوادث وبدع بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اونکے اصحاب کے واقع ہوے ہین بدعت وہ کام ہی جو منتہا پھر نکلا غالب بدعات مین یہ ہی کہ وہ مصادم سنت ہین موجب بری برتاو کے ہین بیشی وکمی کے ساتھہ پھر اگر ایسی چیز نکلی ہی جو مخالف شریعت نہین ہی نہ موجب بری برتاو کے ہی تو سلف اوسکو بھی مکروہ جانتے تھے اوس سے نفرت کرتے تھے ہر بدعتی سے بھاگتے تھے گو وہ کام جائز کیون نہو یہ اسلیے کرتے کہ اصل کار جو اتباع سنت ہی وہ محفوظ رہی شیخین نے جب زید بن ثابت سے کہا قرآن جمع کردو زید نے کہا جو کام رسول خدا نے نہین کیا وہ کام تم دونو کس طرح کرتے ہو سعد بن مالک نے ایک آدمی کو سنا کہتا ہی لبیک یا ذا المعارج کہا ہم اسکو نہین کہتے تھے عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص نے ابن مسعود سے کہا کچھہ لوگ مسجد مین بعد مغرب کے بیٹھتے ہین اونمین ایک آدمی کہتا ہی تکبیر کہو اسطرح تسبیح کرو اسطرح حمد کرو اسطرح کہا جب وہ یہ کرتے ہون مجکو خبر دو پھر ابن مسعود آئے اور بیٹھے جب اونکا کہنا سنا کھڑے ہو گئے اور تھے آدمی تیز مزاج کہا مین عبداللہ بن مسعود ہون قسم ہی خدا کی جسکے سوا کوئی خدا نہین تمنے یہ سیاہ بدعت نکالی ہی تم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی علم مین بڑہ گئے عمر بن عتبہ نے کہا لازم کرو اپنے اوپر طریق سنت کو اگر لوگے تم دائین بائین رستے کو گمراہ ہوجاؤگے سخت گمراہ بعض اہل حدیث نے ذوالنون سے حال خطرات ووساوس کا پوچھا کہا مین ان باتون مین گفتگو نہین کرتا کہ یہ محدث ہین مجھسے کوئی بات نماز یا حدیث کی پوچھو انھون نے اپنے بیٹے کو دیکھا لال موزہ پہنے ہوئے کہا

اسکو نکال ڈالی کہ یہ لباس شہرت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کبھی نہین پہنا
سیاہ سادے موزے پہنے ہین ابن الجوزی کہتے ہین سلف ہر بدعت سے بچتے تھے گو کسیطرح اوسمین
محدث نہون اوس چیز کے جو دین مین نتھے حسن نے کہا قصص بدعت ہین جب بدعت کو تم سمجھا تو گویا
شریعت کو ناقص جانا جب بدعت مضاد ہوئی تو بڑی خرابی ہی اس سے ظاہر ہوا کہ اہل سنت ہی متبع لوگ
ہین بدعتی اوس چیز کی ظاہر کرنیوالے ہین جو نتھی اسی لیے اپنی بدعت کے پردہ مین چھپتے ہین ولہ کلہم اھل
السنۃ مذاھبھم وکلمتھم طاھرۃ وملاھبھم متباینۃ والعاقبۃ لھم انتہی اسکے بعد ابن جوزی نے حدیث
لایزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الناس کو ذکر کرکے کہا ہی کہ مراد اوس سے اہل حدیث ہین حسبانت
علی بن المدینی نے کہا پھر اہل بدعت کی تقسیم حدیث سے تہتر فرقون پر ثابت کی پھر کہا ہم جانتے ہین افتراق
واصول فرق کو یہ چھ فرقے ہین خوارج یہ قدریہ مرجئہ رافضہ جبریہ مشبہہ بعض اہل علم نے کہا ہی اہل بدعت
یہی چھ فرقے ہین ہر فرقے مین بارہ فرقے ہین یہ سب بہتر ہوئے پھر ہر فرقے کا انقسام
بارہ فرقون پر نام بنام ذکر کیا پھر کہا کہ سب سے پہلے اشتباہ امر حق مین ابلیس کو ہوا
جس نے نص صحیح سجود سے مونہ پھیرا اپنی اصل پر تناسل کرنے لگا کہ مین آگ سے پیدا
ہوا ہون یہ مٹی سے پھر مالک پر اعتراض کیا کہ اسکو مجھپر کسطرح بزرگی دیگئی پھر تکبر
کیا اور کہا مین آدم سے بہتر ہون اپنی جان کی تعظیم چاہی تھی اوسپر لعنت وعقاب کے لائق
ٹھہرا اسیطرح ہر آدمی کو چاہیے کہ جب دلمین کوئی بات ٹھانی تو اوس سے نہایت درجہ بچے
شیطان اپنی سوڈ لیکر ابن آدم کے لگائے رہتا ہی اگر اوسنے خدا کو یاد کیا تو شک گیا
نہین تو دل کو لقمہ کرگیا شیطان آدمی سے کہتا ہی کفر کر جب وہ کفر کرلیتا ہی تو کہتا ہی مین تجھسے بری ہون
مین رب العالمین سے ڈرتا ہون اسے انبیاء کو دھوکا دینا چاہا اور لیاؤن کو بہکا دیا عالمون کو
گمراہ کردیا اگر کوئی تو کس قطار شمار مین ہی خون کیطرح آدمی کی رگون مین دوڑتا پھرتا ہی اسلیے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم سکھایا گیا ہی معوذات نازل ہوئے اسکے فتنے سے بچنا
بہت مشکل ہی جو بچگیا بازی اوسکے ہاتھ رہی جو خدا کے خالص بندے ہین متبع کتاب

وسنت اونپر البتہ اس لعین کا زور نہین چلتا جو اس سیدہی راہ سے بہکا وہ گڑھے مین
گرا اسکی تلبیسات اتنی ہین کہ اونکی گنتی نہین ہوسکتی تلبیس کہتے ہین اس باتکو کہ باطل کو
حق کی صورت مین ظاہر کرے تفرقہ ایک جہل ہی جس سے آدمی اعتقاد فاسد کو صحیح ردی کو
جید سمجھ لیتا ہی سبب اس فرقت کا شبہہ ڈالنا ہی ابلیس کا امر حق مین جس کسی پر جتنا قابو
پاتا ہی اوتنا اوسکو شبہے مین ڈالتا ہی جنکو خدا نے فطرت صحیحہ عقل سلیم علم نافع بخشا ہی اونکو
شبہہ کم ہوتا ہی انسان کا دل ایک قلعہ ہی اس قلعہ کی فصیل ہی فصیل کے دروازے ہین
دروازون مین رخنے ہین اس قلعے مین عقل رہتی ہی فرشتے گرداگرد اس قلعے کے پھرا کرتے
ہین ایک طرف اس قلعے کے بعض ہی اوسمین ہوی کا گھر ہی اوسکے گرد شیاطین چکر مارا کرتے
ہین کچھہ روک ٹوک نہین ہمیشہ درمیان اہل حصن اور ان اہل بعض کی لڑائی بھڑائی ہوا کرتی
ہی شیطان لگاتار آس پاس اس قلعے کے پھرتے ہین نگہبانون کی غفلت تاکتے ہین چاہتے
ہین کہ رخنہ باب سے اندر فصیل کے گھس جاوین اسلیے نگہبان کو چاہیے کہ سب دروازونکو
پہچانے جگہا بجگہا حارس ہی سب سوراخون کو دیکھہ لے تاکہ کسیوقت حراست مین سستی نہو
اسلیے کہ دشمن سست نہین ہی حسن بصری سے کسی نے پوچھا شیطان سوتا بھی ہی کہا اگر سوتا
تو ہمکو کچھہ چین ملتا اس حصن کا اوجالا ذکر ہی چمک ایمان ہی اوسکے اندر ایک شیشہ صیقل
کیا ہوا ہی جسمین سارے گذرنے والون کی صورتین نظر آتی ہین ذرا سا کام شیطان کا اس
بعض مین یہ ہی کہ بہت سا دھوان کرتا ہی جس سے دیوارین حصن کی کالی ہوجاوین آیینے مین
زنگ آجاوے سو فکر سے دھوان دور ہوتا ہی ذکر سے آیینے کو صیقل ہوتی ہی دشمن کے
حملے ہمیشہ ہوا کرتے ہین کبھی اندر قلعے کے گھس جاتا ہی حارس اوسکو روکتا ہی تو نکل بھاگتا ہی
کبھی گھس کر چھپ رہتا ہی کبھی غفلت نگہبان سے وہان ٹھہر رہتا ہی کبھی وہ ہوا جو دھوین
کو اوڑا لیجاوے نہین چلتے تو دیوارین قلعے کی کالی ہوجاتی ہین شیشے کو زنگ لگ جاتا ہی
پھر جو شیطان کا وہان گذر ہوتا ہی تو معلوم نہین ہوتا کبھی حارس کو اوسکی غفلت کے سبب سے

حالدیتا ہی یا قید کرلیتا ہی یا اپنا حلقہ بگوش بنالیتا ہی خود وہان رہ کر طرح طرح کے حیلے حوالے کرتا ہی
کے کہاں تک کبھی شیطان پاس مرد ذکی ہوشیار کے آتا ہی اوسکے ہمراہ ہوتی کی دلہن آتی ہی
اوسکا جلوہ دکھا کر اوس ہوتمند کو متوسل اوسکے دیکھنے مین کردیتا ہی جب اوسنے اوسکو دیکھا
شروع کیا اوسنے جھٹ اوسکو اسیر کیا ۔ آج یار و نظر اک جا دسی صورت آئی ۔ لو سارکن
تمھین میری جی تمامت آئی ۔ قوی تر دشمن جہل ہی اوسطہ درجہ قوت مین ہوتی ہی اوسکو
غفلت ہی مگر جب تک مومن پر رہ ایمان کی ہی بمن کا داو نہین چلتا حسن بن صباح نے
کہا شیطان سانوے دروازے خیر کے آدمی کے لیے کھولتا ہی اس ارادے سے کہ ایک ہی
دروازہ شر مین کہین پھنس جاوے آمش نے کہا ایک آدمی کی باتین جن لیجی شیطانون سے
ہوتی تھین اوسنے کہا جن کہتے ہین ہمپر کوئی چیز زیادہ تر سخت تخص متبع سنت سے نہین
ڈرتے اصحاب اہوا، انکے ساتھہ تو ہم ہمیشہ لعب ولہو کیا کرتے ہین بعضہا اہل حلم نے کہا ہے
دنیا مین جو بہ عتی ہی اوسکو اہل حدیث سے بغض ہی

ذکر فتنۂ عقائد و دیانات خلق

ایک آدمی کا نام سوفسطا تھا فرقہ سوفسطائیہ اوسیکی طرف منسوب ہی اسکو شیطان نے
یہ سمجھا دیا کہ اشیا کے لیے کوئی حقیقت نہین اسکا جواب علما سنت نے یہ دیا کہ تمہارے اپنا
قول کی بھی کہ حقیقت ہی یا نہین اگر نہین ہی تو یہ دعوی تمھارا ٹھیک نہوا جسکی حقیقت نہین
اوسکا ادعا کیا اور اگر ہے تو تونے اپنا مذہب خود جھوٹ دیا ۞

ذکر فرقۂ دہریہ

اس قوم کو شیطان نے یہ سمجھا دیا کہ نہ کوئی معبود ہی نہ کوئی صانع یہ سب اشیاء بلا مکون ہین
انھون نے صانع کو حس سے نہین پایا عقل کو اوسکے پہچاننے مین صرف نہین کیا نقل کو نہین
مانا وجود آلہ کا انکار کرتے ورنہ کسی عقلمند کے نزدیک وجود صانع مین کچھہ اشکال نہین اگر
کسی آدمی کا ایک دشت مین گذر ہو جہان بنیاد کا نام نہین پھر دوبارہ وہان دیوار

درکو دیکھے تو ضرور جان لیگا کہ کسی بانی نے اسکو بنایا ہی پھر جلا یہ فرش بچھا ہوا یہ چھت
اونچی یہ بنائین عجیب یہ قوانین جو قاعدہ حکمت پر جاری ہین کیا صانع کے وجود پر دلالت
نکریگے ایک گنوار نے کیا اچھی بات کہی ہی البعرۃ تدل علی البعیر واثر المشی یدل
علی مر العیر فھیکل علوی بھذہ اللطافۃ وھرکن سفلی بھذہ الکثافۃ امایدل کان
علی اللطیف الخبیر ان سب صنائع بدائع کو جانے دو آدمی اپنے نفس مین اگر غور کرے
تو یہی غور کافی ہی کہ اس جسد مین کیا کیا حکمتین رکھی گئی ہین اسکی مثال واضح تلبیس ابلیس
مین ابن جوزی نے خوب لکھی ہی حظیرۃ القدس مین دوسری مثال بیان کی گئی ہی وفی
انفسکم افلا تبصرون یہ سب چیزین بآواز بلند کہہ رہی ہین انی اللہ شک اسکے لیے
کیفیت وماہیت نہو اوسکے حق مین یہ کہنا کیف ھو وما ھو محض جہل ہی سورۂ اخلاص سے
دریافت وصف صانع کے کافی ہی صفات جو کتاب وسنت مین آئے ہین جنکی تفصیل
کتاب الجوائز والصلات مین ہمین ہی ایمان درست کرنے کو وافی وشافی ہین اس زمانے مین
نام دہریہ کا نیچریہ ہی انکو جسطرح وجود صانع اور ملائکہ اور نبوت اور معجزات وایام اللہ کے
انکار ہی اسیطرح معاد جسمانی کا بھی انکار ہی عالم کو حادث نہین کہتے قدیم جانتے ہین وما
یھلکنا الا الدھر حالانکہ حدوث عالم کے لیے یہی دلیل کافی ہی کہ عالم کبھی حوادث سے خالی
نہین کون و فساد کا ہمیشہ محل رہتا ہی سو جس سے حوادث جدا نہون وہ حادث نہوگا تو پھر
کیا ہوگا اس حادث کے لیے کوئی سبب چاہیے وہ سبب خالق سبحانہ ہے وللہ الحمد

ذکر ابلیس لعین

شیطان نے جب دیکھا کہ انکار صانع مین تھوڑے آدمی اوسکے موافق ہین اسلیے کہ عقلا اسکا
ہین اس امر پر کہ مصنوع کے لیے صانع کا ہونا ضرور ہی تو ایک قوم کے گمراہ کرنے کی تدبیر
مخلوقات فعل طبیعت ہی جو چیز پیدا ہوتی ہی انھین چار طبائع سے ملکر بنتی ہی سو یہی طبیعت
فاعل ٹھہرے یہ کائنات کے آلو اتنا نہ سمجھے کہ اجتماع طبائع تو خود دلیل ہے وجود صانع پر نہ فعل

طبیعت پر اس لیے کہ طبائع کچھ نہین کر سکتے جب تک مجتمع نہون اور یہ خلاف انکی طبیعت کے ہی اسلیے کہ ہر طبع مقتضی ہی ہر ترکیب و فرقت کی طبع دیگر سے پس ضرور ہی کہ ہمان ان طبائع کا کوئی اور ہی ہو جسکے سامنے یہ سب طبائع مقہور ہین وہ ہمین مگر واحد احد فرد صمد جل اسمہ

ذکر ثنویہ

انھون نے کہا۔ صانع عالم دو ہین ایک فاعل خیر ایک فاعل شر اول نور ہی دوسرا ظلمت یہ دونو قدیم ہین نور کا جوہر روشن صاف ستھرا پاک خوشبودار خوش صورت کریم حکیم عالم ہی خیر ولذت وسرور وصلاح سب اوسی سے ہی ظلمت کا جوہر خبیث اسکے ہی انکے مذہب سفینہ کا جواب علماء اسلام نے خوب خوب دیا ہی یہ کتاب کچھ علم کلام و مناظرہ کی کتاب نہین ہی کہ وہ سب سوال وجواب اسمجھہ لکھے جاوین مقصود فقط اشارہ ہی طرف تلاعب ابلیس کے ساتھ ہر فرقے کے ہین تو یہی آیت کافی وافی شافی ہی کہ لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا اس دلیل کو اقناعی کہنا جہل ہی یا کفر ؂

ذکر فلاسفہ

انپر شیطان نے یون قابو پایا کہ انھون نے اپنے آراء وعقول پر ناز کیا اور موافق اپنے اوہام وظنون کے تکلم کیا انبیاء کیطرف التفات نہ کیا انمین کوئی دہری ہی ارسطو اور اوسکے یارون نے یہ گپ لگائی کہ زمین ایک کوکب ہی اندر اس فلک کے اسیطرح ہر کوکب مین جہان کے جہان ہین جیسے اس زمین مین اور شہرین اور درخت بھی ہین صانع کا انکار کیا سالہای گذشتہ مین جب کلکتہ جلے کا اتفاق ہوا تھا تو ایک مجلس مین ایک صاحب نے ہر کسکل دلون کے نقشے چاند کے دکھلائے بیان کیا کہ اس چاند مین بھی پہلے آبادی تھی اب تک وہ گھر باقی ہین ستر کین بنی ہین شہرین موجود ہین گو اب وہ آبادی ویران ہو گئی ہی ہندکے بعض جہلا نے دعوی کیا زمین کے سات طبقے ہین ہر طبقے مین یہی رنگ وروپ ہی جو

اس طبقے مین ہے عہدي بلك سفيها فمتى صرت فقيها بعض فلاسفہ نے ایک علت
قدیم ثابت کی ہی قدم عالم کے قائل ہوئے ہین کہتے ہین اللہ کے ساتھہ یہ عالم ہمیشہ رہیگا جسطرح
معلول علت سے جدا نہین ہوتا بلاسے یہی کہا ہوتا کہ یہ عالم حادث ہی بارادۂ قدیم جسوقت
اوس آرادے نے اقتضا اس عالم کی وجود کا کیا وہ اوسوقت مین موجود ہوا جالینوس نے
کہا سو بیج اگر ایسا ہوتا کہ منعدم ہوسکتا تو ضرور اوسمین دُبلا پن اس مدت دراز مین ظاہر ہوتا
یہ نہ سمجھا کہ بعضی چیز ناگہان بگڑ جاتی ہی اوسمین ذبول نہین ہوتا ایک قوم نے کہا کہ ہمنے
عالم کو دیکھا اسمین اجتماع افتراق حرکت سکون کو پایا اس سے جانا کہ یہ حادث ہی حادث کے
لیے محدث کا ہونا ضرور ہی پھر ہمنے دیکھا کہ ایک آدمی پانی مین گر جاتا ہی اوسکو تیرنا نہین آتا
وہ صانع کی دُہائی دیتا ہی مگر صانع اوسکی فریاد کو نہین پہونچتا یا آگ مین گر جاتا ہی چلاتا ہی
اوسکو صانع نہین بچاتا اس سے ہمنے جانا کہ صانع معدوم ہی پھر اس قوم مین تین فرقے
ہوگئے جو منکر صانع ہین یہ احمق اتنا نسمجھے کہ کشتی نوح کو کسنے طوفان سے بچایا ابراہیم
علیہ السلام کو آگ سے کسنے نجات دی آخر یہ دونو واقعے تو اسی دنیا مین ظاہر ظہور کھلم کھلا
ہزارون کے سامنے ہوئے ہین کچھہ خواب و خیال کی کہانی نہین ہی اکثر فلاسفہ نے
کہا ہی کہ اللہ اپنی جان کو تو جانتا ہی اور کچھ نہین جانتا حالانکہ یہ بات بخوبی ثابت ہی کہ مخلوق
کو اپنی جان کا بھی علم ہی خالق کا بھی علم ہی اس سے مرتبہ مخلوق کا خالق سے زیادہ ٹھہرا
ابو علی بن سینا نے کہا خدا کو علم اشیا کلیہ کا ہی جزئیات کا علم نہین اس مذہب کو معتزلہ نے
ابن سینا سے حاصل کیا ہی الحمد للہ کہ اہل سنت نے اللہ پاک سے جہل و نقص کو دور کیا
اس قول پر ایمان لائے الا یعلم من خلق و یعلم ما فی البر و البحر ابن الجوزی نے کہا فلاسفہ
نے انکار کیا بعث اجساد و رد ارواح کا طرف ابدان کے اور وجود جنت و نار کا اور یہ زعم
کیا کہ یہ امثلہ عوام کے لیے بیان کیے گئے ہین نفس بعد موت کے ہمیشہ باقی رہتا ہی لذت
مین اور یہ نفس کامل ہے یا الم مین اور یہ نفس متلوثہ ہی کبھی مراتب الم کے بحسب مقادیر ناس

متفاوت ہوتے ہین کبھی بعض نفوس سے الم محو ہوجاتا ہے یہی مذہب بعینہ فی الحال غیر ہم ہے ہان وجود نفس کا بعد موت کے مسلمان بھی انکار نہین کرتے اسی لیے عود نفس کرا نا کہتے ہین نعیم و شقا کے قائل ہین لیکن حشر اجساد سے کوئی مانع نہین لذات جسمانیہ جنت و نار کا ذکر شریعت اسلام مین آیا ہی اسلیے اہل اسلام اوسکے قائل ہین جو اعادۂ نفس بلا موت کرسکتا ہی اوسپر اعادۂ جسد کیا دشوار ہی رہی یہ بات کہ تمنے حقائق کو بجای اشیا قائم کیا یہ محض تمہارا تحکم ہی اسپر کوئی دلیل نہین ہی ابن جوزی نے کہا شیطان نے اس گروہ مین دخل کیا تو ذکاء و فطنت کے دروازے سے سقراط بقراط افلاطون ارسطو جالینوس بوعلی سینا علوم ہندسہ و فنون منطقیہ و طبیعیہ کے عالم تھے لیکن جب آیات مین بولے تو اپنے گمان مین ہوگئے یہ لوگ منکر صانع و دافع شرائع تھے اعتقاد نہین رکھتے تھے حدود شرع کو نہیں مانتے اسلام کی رسی اپنے گلے سے انھون نے نکالڈالی یہود و نصاری نسبت انکے معتدل ہین اس لیے کہ متمسک ہین ساتھ شرائع کے جنپر معجزات دال ہین اسسے زیادہ اہل بدعت ہین ہیں اسلیے کہ اونکو دعوی بطرکا دلیل مین ہے انکو مستند سوای کفر کے اور کچھ نہین ہوا تو حکیم بھی تھے حکیمون سے زیادہ علم رکھتے تھے مثلاً اس امت کے متاسفہ کو دیکھا سوای تحیر کے اور کچھ اونکو اس تفلسف سے حاصل نہین ہوا نہ تو وہ مقتضای فلسفہ پر عمل کرتے ہین نہ مقتضای اسلام پر دونون سے گئے پانڈے نہ حلوا ملا نہ مانڈے انمین ایسی بھی ایک جماعت دیکھی جو نماز روزہ کرتے ہین لیکن خالق و نبوت سے مونہ پھیرے ہوے ہین بعث اجساد مین کلام کرتے ہین یہانتک کہ بعض نے نبی سے کہا انا لا نشاهم الا من قبل الملك وكان يقول في ذلك استعدادا كثيرة حوکہ فلاسفہ ہمارے شریعت کے زمانے سے کسیقدر قریب تھے اسیطرح رہبان بعض اہل ملت اسلام نے فلاسفہ کی، ہین کچھ ابتدا نے رہبان کا ہاتھ تھا ماپنا پنچہ بہت سے احمق اعتقاد مین فلسفی ہوگئے رہ مین رہبان بن گئے

یہ ایک قوم ہی جسکا مقولہ یہ ہی کہ ہر روح علوی کا ایک جرم سماوی ہی جو اوسکی ہیکل ہے اور روح کو نسبت اوس جرم سے ایسی ہی ہے جیسے ہماری ارواح کو ہماری ابدان سے نسبت ہے انھین ہیاکل مین سے یہ سیارات و ثوابت ہین روح کی طرف ہمکو کوئی راہ نہین اس لیے عبادت و قربان ہیکل کرتے ہین بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ ہر ہیکل سماوی کے لیے ایک شخص سفلی ہمصورت و ہمجوہر اوسکا ہوتا ہی اسلیے انھون نے ورتین صورتین بنائین اونکے گھر ٹھہرائے بعض نے سبع سیارہ کو مدبر اس عالم کا ٹھہرایا ہی اونکی صورت کے بت بناتے ہین مشتری کے لیے ایک لڑکی لیکر خدام اصنام کو حوالہ کرتے ہین جو اونکے ولی مین رہتے تھے مریخ کے لیے ایک بوڑھا مرد مریخ سفید لیکر تیل کے حوض مین کھڑا کرتے ہین متوج کے لیے اوسی مریخ کے جاریہ کو لیکر گرد آفتاب کے پھیرتے ہین زہرہ پر ایک بڑھیا نکی چڑھاتے ہین عطارد کے نذر مین ایک جوان گندم گون کاتب ادیب تجویز ہوتا ہی چاند کے لیے ایک بڈھے مونہ کا آدمی تجویز کرتے ہین جو جو الفاظ دعا وقت اس نذر کے کہتے ہین جو انجام ان نذور کا ہوتا ہی اوسکو ابن جوزی نے تلبیس ابلیس مین مفصل لکھا ہے

ذکر بت پرستان و عابدان اصنام

سب سے پہلے بت پرستی یون نکلی کہ جب آدم مرے اولاد شیث نے اونکو پہاڑ سے ایک گڑھے مین رکھا یہ پہاڑ وہی ہی جسپر اونکا ہبوط زمین ہند مین ہوا تھا اس پہاڑ کا نام نود ہی سارے پہاڑون سے زیادہ سرسبز تھا یہ لوگ وہان آتے اونکی تعظیم کرتے ایک آدمی نے اولاد قابیل سے یہ کہا کہ اولاد شیث کے لیے تو ایک دوار ہی جسکے گرد پھرتے ہین اوسکی بڑی آؤ بھگت کرتے ہین تمھارے پاس خاک بھی نہین اسلیے اوس نے بت تراشا اوسکی پوجا ہونے لگی ودو سواع یغوث یعوق نسر نیک لوگ تھے ایک ہی مہینے مین سب مرے سب مرنے کے بعد کعبے والون نے بہت رنج کیا ایک شخص نے اولاد قابیل سے کہا کہو تو پانچ مورتین اونکی سی تمھارے لیے بنا دون اتنی بات ہی کہ وہان اونھین نہین ڈال سکتا ہون پھر پانچ بت اونکی صورت کے بنا کے کھڑے کر دیئے ہر آدمی

اپنے بھائی چچا وغیرہ کے پاس آتا اوسکی تعظیم کرتا اوسکے آس پاس روتا یہانتک کہ دو
قرن گذر گیا دوسرا قرن آیا اس قرن والون نے اور بھی زیادہ اوکی تعظیم کی تیسرے قرن
والون نے کہا ہمارے اگلون نے انکی تعظیم اسی لیے کی ہی کہ وہ انکی شفاعت کے ہمارے
نزدیک خدا کے تھے پس خوب ہمکو چاہیے بڑی تعظیم کی کمر مین ہمت تہ ہو گئی اللہ نے اوپر
علیہ السلام کو رسول بناکر بھیجا قوم نے انکو جھٹلایا اللہ نے انکو اوٹھالیا قوم کا کفر بڑھتا گیا
یہانتک کہ زمانہ نوح علیہ السلام کا آیا خدا نے اونکو نہی کیا وہ اوسوقت چار سو اسی برس کے
تھے اکسو بیس برس تک اونھون نے دعوت الی اللہ کی کسی نے نمانہ سنا آخر اونکو حکم ہوا
کہ ناؤ بناؤ جب بناکر اوسپر سوار ہوے چھ سو برس کے تھے ڈوبنے والے ڈوب گئے تین سو
پچاس برس تک بعد طوفان کے زندہ رہے آدم اور انکے بیچ مین دو ہزار دو برس گذرے تھے
پانی نے بتون کو ایک زمین سے بہاکر دوسری زمین پر پہونچا دیا کچھ بت جدے مین اڈاسے
جب پانی سوکھا ہوا چلی بت مٹی مین دب گئے عمرو بن لحی ایک کاہن تھا جن سے میل رکھتا تھا
جن نے اوس سے کہا جدے مین بت ہین اونکو تہامہ لیجا عرب لوگون سے اوسکے پوجا کروا
اوسنے ایسا ہی کیا اتفاق سے بیمار ہو گیا کسی نے کہا بلقار شام مین ایک چشمہ ہی وہان جاؤ
تو اچھے ہو جاؤگے وہ گیا اچھا ہو گیا اوسنے دیکھا وہان کے لوگ بت پوجتے ہین پوچھا یہ کیا ہی
کہا ہم انسے پانی مانگتے ہین دشمن پر مدد چاہتے ہین کہا ایک ہمکو بھی دو جب دیا تو اوسکو لیکر
کے آیا کعبے کے گرد کھڑا کیا پھر عرب نے اور بت بنائے یہ اون سب مین مقدم تھے مناۃ ہذیل
وخزاعہ کا بت تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو بھیجکر سال فتح مین اوسکو ڈہا دیا لات
طائف مین تھا ایک مربع پتھر اوسکے پوجارہی ثقیف تھی اوسپر ایک گھر بنایا تھا سارے عرب
وقریش ان بتون کی تعظیم کرتے اونپر اپنے نام رکھتے زید لات تیم لات آج جہان مسجد طائف
کا منارہ ہی یہان وہ بت تھا جب ثقیف مسلمان ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
مغیرہ بن شعبہ کو بھیجکر اوس بتخانے کو ڈہا دیا آگ سے جلا دیا پھر لات کو ظالم بن سعد جو نخلہ کا

مین رہتا تھا لے بھاگا اوسپر گھر بنایا لات سے آواز سنتے تھے مسلمانون نے مناۃ کی ایک زمانی
لات پر لات ماری عزّی ایک شیطانی تھی تین درختون پر آتی بعد فتح مکے کے حضرت نے خالد
بن الولید کو بھیجکر اون درختون کو کٹوا ڈالا جب تیسرا درخت کاٹا اوسکے نیچے ایک حبشیہ دیکھی
پریشان موئی کندھے پر ہاتھ رکھی ہوئے دانت کالے ہوئے خالد نے کہا کفرانک لا سبحانک
انی رایت اللہ قد اھانک پھر ایک ہاتھ ایسا مارا کہ سر اوسکا اوڑا دیا جب حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو خبر ہوئی فرمایا تلک العزی ولا عزی بعدھا للعرب الحمد للہ کہ خدا نے اس عزی
کی عزت مٹا دی خوب ہی ذلیل کیا انکے سوا اور بہت بت قریش مین تھے اندر و باہر کعبے کے
سب مین بڑا ہبل تھا آدمی کی صورت سیدھا ہاتھ ٹوٹا ہوا اوسکی جگہ سونے کا ہاتھ لگا دیا تھا
یہ کعبے کے اندر تھا خزیمہ بن مدرکہ نے سب سے پہلے اوسکو وہان کھڑا کیا تھا ابن جوزی نے بہت سے
بتون اور بت پرستون کا نام بنام ذکر کیا ہی لوگ خیال کرتے ہین کہ پتھر ہی کی پوجنے کا نام بت
پرستی ہی حالانکہ جسکے دلمین غیر خدا کی تعظیم ہی خلاف شریعت اسلام وہ بھی اصل بت پرست
ہی اکثر مولوی لوگ بھی معنی توحید کے نہین سمجھے جب تو افعال شرکیہ کو جائز بتاتے ہین طرح
طرح کی باتین بناتے ہین بچارے عوام کیا کرین خلل توحید سے ایک جہان مشرک ہو گیا قصور
علم سنت سے ایک عالم بدعتی بنگیا دین خالص ایک کتاب ہی اوسمین کلمہ طیبہ کے معنی خوب
لکھے گئے ہین ہان جو آدمی قرآن و حدیث کے معنی سمجھتا ہی اپنی رای و ہوا و قیاس کو اوسمین
دخل نہین دیتا وہ البتہ شرک سے بچ سکتا ہی ورنہ یہ شرک وہ بری بلا ہی کہ توحید کے پردے مین
اسنے بہت لوگون کی راہ ماری ہی چونٹی کی چال سے بھی زیادہ چھپا ہوا ہی اسیطرح بدعت ایک
بڑی آفت ہی جس نے سنت کے دھوکے مین ایک جہان کو گمراہ کر کہا ہی الا للہ الدین الخالص
سوا اوس راہ کے جسپر رسول خدا اور اونکے اصحاب تھے کوئی راہ نجات کی نہین جو برخلاف
اوس طریقے کے ہی وہ لاکھ دفعہ آپکو مسلمان کہے یا ہزارون لوگ اوسکو مسلمان سمجھین در اصل
وہ اسلام سے بہت دور ہی خلف کی راہ سلف کے شرع سے اتنی دور ہی جتنی دور زمین سے

آسان ہی افسوس یہ ہی کہ جسکے سامنے سچی بات کہو وہ خفا ہوتا ہی بلکہ جان کا دشمن آبرو کا خواہان بنجاتا ہی اب وہ زمانہ آیا ہی جسمین بجز سکوت اور لزوم بیوت کے مجال امر بمعروف ونہی عن المنکر باقی نہین رہا صدہا برس سے شرک وبدعت نے ایسا رواج پایا ہی کہ لوگ اوسکو اسلام سمجھتے ہین مسنن اسلام کو منکر و بدعت جانتے ہین سچ ہی ع ہر کفر کہ کہنہ شد مسلمانی شد

ذکر آتش پرستان

شیطان نے اتنے کان مین یہ پھونکا ہی کہ آگ ایک ایسا جوہر روشن ہی جسکے بغیر کام جہان کا نہین چلتا سورج اسی کی شکل ہی اسلیے دونو نے عبادت مین پہنچایا ابن جریر طبری نے کہا ہی جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اپنی باپ آدم سے بھاگکر یمن کیطرف آیا تو ابلیس نے اوس سے ملاقات کرکے کہا ہابیل کی نذر قبول ہوئی اوسکو آگ آکر کھا گئی اسلیے کہ وہ خادم نار تھا عابد اتش تم آگ کو رکھو کہ تمہارے اور تمھاری اولاد کے کام آوے قابیل نے ایک آتشخانہ بنایا جسمین پہلے آگ کو اسی نے پوجا جاحظ نے کہا بلخ سے زردشت آیا اوسنے کہا کوہ سیلان مین جہپر قرا اوتری ہی اوس نواحی باردہ کے لوگون کو جو سوای برد کے کچھ نجانتے تھے اپنی طرف بولا وحید کو دوچند کیا یہ کہا میں ہمنہین پہاڑوالون کیطرف بھیجا گیا ہون اپنے یارون کے لیے دھونا پیشاب سے صحبت کرنا ماؤن سے تعلیم کرنا آگ کی دین ٹھہرایا کہا اللہ اکیلا تھا جب تنہائی لبنی ہوئی تو فکر کی اوس سے ابلیس پیدا ہوا جب سامنے آیا چاہا کہ اوسکو قتل کرے اوس نے نمانا جب دیکھا کہ نہین مانتا تو ایک مدت کے لیے اوسکو چھوڑ دیا آگ کے بہت سے گھر بنائے گئے سب سے پہلے افریدون نے طرطوس مین بنایا پھر بخارا مین پھر بہمن نے سجستان مین بوتیاد نے بخارا کیطرف زردشت نے جو آگ رکھی تھی اوسکو یہ زعم تھا کہ یہ آگ آسمان سے اوتری ہے پھر کسی نے انہین چاند کو پوجا کسی نے تارون کو کسی نے افلاک کو کسی نے بتون کو ایک تھا کوہ اصفہان کی چوٹی پر تھا اوسمین بہت بت تھے جب بشتاسف مجوسی ہوگیا اوس نے بتخانے کو آتشخانہ کردیا دوسرا تیسرا گھر آگ کا زمین ہند مین تھا چوتھا بلخ مین اوسکو بوشہر

نے بنایا تھا جب اسلام آیا اہل بلخ نے اوسکو ویران کردیا پانچوان گھر صنعا مین تھا جسکو
منحاک نے طیار کیا تھا زہرہ کے نام پر اوسکو حضرت عثمان بن عفان نے ویران کردیا چھٹا
گھر قابوس پادشاہ نے سورج کے نام پر فرغانہ مین بنایا تھا اوسکو معتصم باللہ نے برباد کردیا
یحیی نماوندی نے کہا ہی شریعت ہند کا واضع ایک شخص برہمن نام تھا اوسنے بت بنائے
سب سے بڑا گھر ان بتون کا ملتان نام شہر مین تھا جو ملک سندھ مین سے ہی اس بت کلان کو
صورت ہیولای اکبر پر بنایا تھا زمانہ حجاج مین جب یہ شہر فتح ہوا اوس بت کا توڑنا چاہا
شہر والون نے کل مال کا ثلث دینے کہا عبدالملک بن مروان نے کہا بت کو دیدو مال لیلو
دو دو ہزار کوس سے ہند وا وسکی پوجا کو آتے تھے روپیہ اوسپر چڑہاتے تھے سو روپیہ سے
لیکر دس ہزار روپیہ تک جو مال نہ چڑہاتا تھا اوسکا حج نہوتا ابن جوزی کہتے ہین انظر کیف
تلاعب الشیطان بھؤلاء وذھب بعقولھم فحقت ابابلیھم ما عبدوہ اسیطرح ہر قوم
ہر گھر مین عرب کے بت پوجے جاتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے پر غالب
ہوے مسجد الحرام مین آئے دیکھا کعبے کے گرد کھڑے ہین ۳۶۰ بت ہین کمان تھی اوس سے اونکی
آنکھون اور مونہ کو مارنے لگے فرمایا جاء الحق وذھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
وہ سب بت اوندھے مونہ گر پڑے مسجد سے نکالکر اونکو جلادیا

ذکر جاہلیت

بت پرستی کا حال تو معلوم ہوچکا سب سے بدتر ہوگا شیطان کا اہل جاہلیت پر یہ تھا کہ وہ تقلید
کرتے تھے اپنے آبا کی بدون نظر کرنے کے دلیل مین جسطرح اللہ تعالی نے فرمایا ہی واذا قیل
لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اٰباءنا اولو کان اٰباؤھم لا یعقلون
شیئا ولا یھتدون پھر انمین بعضے دہریہ مذہب تھے خالق وبعث کا انکار کرتے انہین کے
حق مین خدا نے یہ فرمایا ہی ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یھلکنا الا الدھر
بعضے جو مقر خالق تھے وہ جاحد رسل منکر بعث تھے بعضے فرشتون کو دختران خدا کہتے

بعضی مائل بمذہب یہود تھے بعضے مائل بمذہب مجوس جیسے بنی تمیم بعضے مقر تھے خالق اور
ابتدا اعادہ و ثواب وعقاب کے جیسے عبد المطلب بن ہاشم و زید بن عمرو بن نفیل و قس
بن ساعدہ و سامر بن الطرب غرضکہ مشرک بہت موحد کم تھے ہمیشہ اہل جاہلیت طرح طرح کی
بدعات نکالا کرتے جیسے نسی بحیرہ وصیلہ حام وغیرہ ابن جوزی نے کہا ومدار اھل الجاھلیۃ
الی ابتدعوھا کثیرۃ لا نصلح لتصنیع الزمان ذکرھا ولا الی ما یحتاج الی تکلف بعدھا
انتہی حاصل یہ کہ تقلید و دہریت عادات جاہلیت سے ہی اس زمانے میں ان دونوں کا
بڑا زور شور ہی بلکہ یہ زمانہ عہد فترت و عصر جاہلیت سے بھی بڑھ گیا ہی جیسے سلطنت میں طوائف
الملوک ہوتے ہین اسیطرح دین مین طوائف المذہب ہوگئے ہین مسلمان عیسائی مجوسی ہندو
یہود وغیرہ مین زعما قوم پیدا ہوے ہین جو نئے نئے مذہب کیطرف بلاتے ہین نئی نئی تحقیق
تقلید سے بھی بدتر ہی عوام کو سنا کر اپنی پتھر مین ملاتے ہین انمین سے بعض کا ذکر خدا نے چاہا
تو آیندہ آوے گا

ذکر منکرین نبوات و رسالات

براہمہ ہند منکر ہین نبوت و نبی کے بعض انمین دہری ہین بعض تنوی بعض ایسے بھی ہین کہ
وقتا آدم و ابراہیم کے نبوت کے معتقد ہین ایک قوم کہتی ہی خالق و رسول و جنت و نار ہی
لکن رسول انکا فرشتہ تھا جو بشر کی صورت مین آیا کتاب نہ لایا چار ہاتھ بارہ سر تھے ایک
سر تو آدمی کا کوئی سر شیر کا کوئی گھوڑیکا کوئی ہاتھی کا کوئی سور کا اوس نے انکو حکم دیا کہ آگ کی
تعظیم کرو قتل سے منع کیا کذب و شرب خمر سے بھی روکا مگر زنا کو مباح کر دیا گاؤ کی پوجا سکھائی
جو اوس دین سے پھرے اوسکی داڑھی سر بھون پاک سنڈوا کر گاؤ کا سجدہ کرایا جاوی ابلیس نے
چھ شخصے براہمہ کے دلمین ڈالے تلبیس ابلیس مین ان شجات کا ذکر ہی پھر انکے ریاضات
شاقہ کا ذکر کیا ہی بیان کرنے مین اوس ہذیان کے بجز اضاعت زمان اور کچھ حاصل نہین
فسبحان من یحیط ھذہ الملۃ ویلی بکلمتہا حتے ان کل الطوائف الباطلۃ تحت

قہرہا اقبالا من اللہ تعالیٰ علی حراسات الذبوات وقسما لاہل الحال امنین بعض ایسے
بھی ہین جو جنت و نار کے قائل نہین کہتے ہین جنت کے بتیس ۳۲ درجے ہین جنکی ادنی مرتبہ مین
چار لاکھ تینتیس ۳۳ ہزار پہنچ سو بیس برس رہیگا ہر مرتبہ ادنی مرتبے سے دوچند مدت کا ہی اسیطرح
درجے دوزخ کے بتاتے ہین سوا لہ درجونمین زمہریر ہی تسولہ مین حریق عذاب طرح طرح کا ہے
فسبحان من اعمی قلوبھم حتے قادھم ابلیس الی مذا المفاد

ذکر یہود

انکو شیطان نے بہت دھوکے دیئے از انجملہ ایک تشبیہ خالق ہی ساتھ خلق کے دوسرے عزیر
کو خدا کا بیٹا کہا تیسرے گوسالے کو پوجا چوتھے قائل ہوے عدم نسخ شریعت کے حالانکہ جانتے تھے
کہ شریعت آدم مین بہن بھائی کا نکاح درست تھا سیچر کو کام کرنا بھی جائز تھا لکن موسی کی شریعت
مین منسوخ ہوگیا پانچوین یہ کہا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات مراد ایام سے وہ دن ہین
جنمین عجل کو پوجا تھا اسطرحکے اور بہت فضائح ہین منجملہ اوسکے ایک عناد خاص ہی خاتم رسل سے
اونکی صفت کو جو توریت مین تھی چھپا ڈالا بدل ڈالا

ذکر نصاری

یہ اس دھوکے مین آگئے کہ تین خدا کا ایک خدا ہی اب وابن وروح القدس پھر ہمارے پیغمبر کا
انکار کیا حالانکہ انجیل مین اونکا ذکر موجود ہی انمین سے بعض نے یہ بھی کہا ہی کہ وہ نبی تھے مگر خاص
عرب کے یہ نسمجھے کہ جو نبی ہوگا وہ جھوٹ کا ہے کو بولیگا رسول خدا نے تو یہ فرمایا ہی بعثت الی
الناس کافۃ کسری وقیصر و سائر ملوک عجم کیطرف پیغام دعوت بھیجا ایک یہ بھی دھوکا ہی کہ بسبب
مسیح علیہ السلام انکو عذاب نہوگا نحن ابناء اللہ واحباؤہ یہ نسمجھے کہ جب خدا تعالی کا کوئے
شخص ماخوذ ٹھہرا تو کسی کی قرابت و دوستی کام نہین آتی حضرت نے فاطمہ رض سے فرمایا لا اغنی عنک
من اللہ شیئا جب سید رسل اپنے پارہ گوشت کو نجات نہ دلا سکین تو پھر وہ دوسرا رسول کونسا
ہی جو اپنی امت کو جو چاہے وہ کرے بخشوا دیگا

ذکر صابئین

علما کے دس قول ہین انکے مذاہب مین سے ایک یہ کہ بین النصاریٰ والمجوس ہین دوسرے بین الیہود والمجوس ہین تیسرے بین الیہود والنصاریٰ ہین چوتھے یہ کہ ایک شاخ ہین نصاریٰ کے مگر نصاریٰ سے زیادہ نرم ہین پانچوین یہ کہ مشرکین مین سے ہین لیکن کتاب رکھتے ہین چھٹے یہ کہ مجوس ہین ساتوین یہ کہ اہل کتاب سے ہین زبور پڑھتے ہین آٹھوین یہ کہ نماز قبلہ کی طرف کرتے ہین فرشتون کو پوجتے ہین نوین یہ کہ انکی کتاب جداگانہ ہی دسوین یہ کہ لا الہ الا اللہ کہتے ہین مگر عمل و کتاب نہین رکھتے یہ اقوال تو اہل تفسیر کے ہین حنفیون کہتے ہین انکے مذہب مختلف ہین کوئی ہیولی کا قائل ہے کوئی قدم عالم کا کوئی کواکب کو مانکہ کتا ہی کوئی اونکو واجب الوجود جانتا ہے زحل وغیرہ کے نام پر گھر بناتے ہین کوئی ہر روز مین تین نماز بتلاتا ہی ہر نماز آٹھ رکعت ہر رکعت مین تین سجدے کوئی انمین تناسخ کا قائل ہے کوئی متوسل روحانیات ہی غرضکہ یہ سب منکر بعث اجساد ہین ومثل ہذا المذہب لا تحتاج الی الکلف بردہا اذ ہی دعاوی بلا دلیل انتہی اس زمانے مین ایک مذہب ہین مین نکالا ہی یہ مذہب شیخ ہی صابئہ کی نسبت انکا فرمانا ہی ہو النتعس سنن من قبلکم الحدیث

ذکر مجوس

یحییٰ سماوندی نے کہا پہلا پادشاہ انمین کیومرث ہوا وہ دین لایا اوسکا مجوس نے نبی سمجھا پھر زرادشت ظاہر ہوا اوسنے کہا اللہ ایک روحانی شخص ہی یہ سب روحانی اشیا اوسکے ساتھ ظاہر ہوئے ہین سورج کیطرف نماز کرنا آگ کا پوجنا اسی نے نکالا ہی قرین امہات کو حلال کردیا کہا بیٹا لائق تر ہی واسطے تسکین شہوت مادر کے جب شوہر مرجاوے تو اوسکا بیٹا احق ہی ساتھ اوسکی جورو کے اگر بیٹا نہو تو مال میت سے کسی شخص کو کرایہ کرلے جب عورت حیض سے نہاوے ایک دینا آتشخانے پر چڑہاوے مزدک مجوسی نے ایام قباد مین یہ دین نکالا عورتون کو ہر کسی کے لیے مباح کردیا پھر نوشیروان نے اس رسم کو اوٹھایا مجوس کے نزدیک نیچے سے زمین کی

قلعہ نمین آسمان شیاطینون کی کمال ہے اور ذیقعدہ ہی ساتھون کا جو آسمانون مین قید
ہین پہاڑ اونکی ہڈیان ہین دریا اونکا مفوت ہے قلعہ چہارم خداہی قاعس شر ابلیس ہی اول
نور ہی دوم ظلمت ہی تخت کا نام یزدان ہی بیت کا نام اہرمن ہی جب سلطنت بنی امیہ سے
بگڑکر عباسیہ مین گئے اوسوقت ایک آدمی نبی ہوگیا ایک خلق کو اوسنے گمراہ کردیا اوسکا
قصہ بہت لمبا چوڑا ہی اسکے بعد بیچ میں کوئی ظاہر نہین ہوا

ذکر متجلمین و اصحاب ندا کا

ایک قوم نے کہا فلک قدیم ہی کوئی اوسکا صانع نہین دوسری قوم نے کہا فلک کی طبیعت
پانچوین طبیعت ہی اوسمین نہ خشکی نہ تری نہ گرمی نہ سردی نہ بلکا ہی نہ بھاری ہی بعض کے
نزدیک فلک جوہر ناری ہی قوت دوران کے سبب سے زمین کو اچک لیا ہی کسی نے کہا فلک
پانی ہوا آگ سے بنا ہی کرہ کی صورت ہو حرکت کرتا ہی ایک مشرق سے مغرب کیطرف دوسرے
مغرب سے مشرق کیطرف زحل تیس برس مین مشتری بارہ برس مین مریخ ساٹھ برس مین
سورج زہرہ عطارد ایکسال مین چاند تیس دن مین دورہ فلک کا کرتے ہین سورج سب مین
بڑا ہی زمین سے ایکسو چھیاسٹھ بار کی برابر ہی غرضکہ انکا ہذیان سب سے زیادہ ہی ؎

تو کار زمین را نکو ساختی کہ با آسمان نیز پرداختی

ذکر جاحدین بعثت

ایک خلق کی خلق کو شیطان نے دہوکا دیکر بعث کا انکار کرادیا بعد بوسیدگی کے اعادے کو
مشکل سمجھا دیا قرآن مقدس مین انکے حال کی حکایت جابجا کی ہی ایعدکم انکم اذا متم
وکنتم ترابا وعظاما انکم مخرجون ھیہات ھیہات لما توعدون جاہلیت والے
بھی یہی کہتے تھے جو یہ سنکر حشر و نشر کہتے ہین انکے شاعر نے کہا ہے ؎

حیوۃ ثم موت ثم نشر حدیث خرافۃ یا ام عمرو

جسنے انبیاء کے ہاتھ پر لاٹھی کو سانپ کردیا پتھر سے ناقہ نکالا عیسیٰ کے ہاتھ سے مردون کو

زندہ کردینا اوسکو مار کر جلا نا کیا مشکل ہے یہی دلیل بعث کے لیے کافی ہی ہر سال زمین کو زندہ کرتا ہی لاکھون بے گنتی کیڑے مکوڑے اوسمین سے نکالتا ہی وہ کیا حشر و نشر پر قادر نہین ہو سکتا اسکا انکار وہی کریگا جسکے ہوش کی چوٹ گئے ہین ؂

ذکر قائلین تناسخ

اس قوم کا یہ عقیدہ ہی کہ اچھی روح جب بدن سے نکلتی ہی اچھے بدن مین جاکر استراحت کرتی ہی بدون کی روح بد بدن مین جاکر محنت اوٹھاتی ہی اس مذہب کا ظہور زمانہ موسیٰ علیہ السلام و فرعون مین ہوا اب ہند مین بھی اسکے قائل بہت ہین زمانے شاعر کا بھی یہی مذہب ہی کہتا ہی ؂

در گنجہ زدشدم بپذیرد ؂ ازیزد برآمدم چو خورشید

لا حول ولا قوۃ الا باللہ اس تناسخ کی ترتیبات کا ذکر ابن جوزی نے کیا ہی پھر کہا انظر الی ھذہ التی دبھا الھم الملیس علی ما عن لہ لا یستند الی شیٔ

ذکر فتنۂ عقائد و دیانات امت اسلام

ابن جوزی نے کہا شیطان اس امت کے عقائد مین دو طرح سے گھسا ہی ایک تو آبا و اسلاف کے تقلید کی راہ سے دوسرے خوض کرنے کی راہ سے ایسی چیز مین جسکی تھاہ نہین ملتی یا خوض کرنے والا اوسکے گہرائے تک پہونچ نہین سکتا سو پہلی راہ کی یہ صورت ہی کہ شیطان نے مقلدین کو سجھا دیا کہ دلیلین تو مشتبہ ہوتی ہین اور صواب کبھی مخفی ہوتا ہی سو سلامتی تقلید مین ہی اس راہ مین ایک خلق گمراہ ہوگئی تمام لوگ ہلاکت مین پڑ گئے یہود و نصاریٰ بھی اپنے آبا و علما کی تقلید کرتے تھے اسیطرح اہل جاہلیت یہ احمق اتنا نہ سمجھے کہ جب دلیلین مشتبہ ٹھہرین صواب پوشیدہ رہا تو تقلید کا چھوڑنا واجب ہوگا ایسا نہو کہ یہ تقلید گمراہی مین ڈالدے صواب سے دور پھینکدے اللہ تعالیٰ نے اونکو برا کہا ہی جنھون نے آبا و اسلاف کی تقلید اختیار کی ہی قالوا انا وجدنا اٰبآءنا علی امۃ وانا علی اٰثارھم مقتدون قل

اولو جئتکم باھدی مما وجدتم علیہ اٰباءکم قال انا بما ارسلتم بہ کافرون پھر فرمایا انا وجدنا اٰباءنا علی امۃ وانا علی اٰثارھم مھتدون اسکے بعد ابن جوزی نے یہ لکھا ہی واعلم ان المقلدین علی غیر ثقۃ فیما قلدوا وفی التقلید ابطال منفعۃ العقل ۔ انما خلق للتامل والتدبر وقیل لمن اعطی شمعۃ یستضیئ بھا ان یطفھا ویمشی فی الظلمۃ پھر یہ کہا ہی کہ سارے مذہب والون کا یہ حال ہی کہ ایک شخص اونکے دلونمین معظم ہوجاتا ہی اوسکی بات بے سوچے سمجھے ماننے لگتے ہین یہ عین ضلالت ہی اسلیے کہ نظر قول کیطرف چاہیے نہ طرف قائل کے علی مرتضی نے کہا اعرف الحق تعرف اھلہ امام احمد نے فرمایا من ضیق علم الرجل ان یقلد فی اعتقادہ رجلا اسلیے خود امام احمد نے بھی بمقدمہ جد قول زید کو مانا قول ابوبکر صدیق کو چھوڑ دیا دوسری راہ جو خوض کی راہ ہی اوسکا حال یہ ہی کہ شیطان نے اغنیا رپہ قابو پاکے اونکو تو ورطۂ تقلید مین پھینکا اور جیسے دوابہ کو ہانکتے ہین اوسطرح اونکو طرف خوض کے ہانکا جنمین کچھ تیزی و سمجھ پائی اونکو اور طرح پر گمراہ کیا کسی کی نظر مین جمود کو تقلید سے قبیح کرکے دکھایا حکم نظر کرنے کا دیا پھر ہر کسیکو ایک فن سے ہانکا یا جنھون نے دیکھا کہ موقوف ساتھ ظواہر شرائع کے عجز ہی اونکو طرف مذہب باطنیہ کے ہانکا یہانتک کہ اسلام سے نکالکر باہر کردیا کسی کو یہ سمجھا دیا کہ اعتقاد اوسی چیز کا چاہیے جو حواس سے دریافت ہوسکتی ہی بعض کو تقلید سے نفرت دلاکر علم کلام مین خوض کرنے کی راہ بتائی متکلمین کا حال طرح طرح پر ہی کسیکو اس علم کلام نے شکوک مین ڈالا کسیکو اباطیل مین پھانسا قدما و اس امت نے جو اس علم سے سکوت کیا تو کچھ عجز کے سبب سے نہین کیا بلکہ یہ دیکھا کہ نہ علیل کو شفا دیتا ہے نہ پیاس کو بجھاتا ہی بلکہ صحیح کو بیمار کرتا ہی اسلیے خود بھی اوس سے باز رہے دوسرون کو بھی اوسمین خوض کرنے سے منع کیا امام شافعی نے کہا ہی جس چیز سے خدا نے منع کیا ہی اگر آدمی اون سب منہیات مین مبتلا ہو سوا ی شرک کے تو وہ ابتلا بہتر ہی اس سے کہ علم کلام مین نظر کرے اسی علم کا اصل ہے کہ معتزلہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالی کو علم اشیا کا بالاجمال ہی تفصیل

اونکی معلوم نہین ابن جوزی نے اس جگہ بہت اقوال ذم کلام مین نقل کیے ہین مذاہب متکلمین کو حق مین باستعمال کے ذکر کیا ہی جو سراسر کفر ہین پھر کہا جب طریق مقلدین طریق متکلمین عیب دار ہوا تو سلامت کا رستہ تسلیم البتہ ہی سے کیا ہی اسکا جواب یہ ہے انہ ما کان علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ وتابعوہم باحسان من اثبات الخالق واثبات صفاتہ علی ما وردت بہ الآیات والاخبار من غیر تعطیل ولا تعرض لما لیس فی وسع البشر ادراکہ

ذکر خوارج

سب سے پہلے جو مذہبی خارجی مذہب اس امت مین ظاہر ہوا وہ سب سے بدتر خارجی تھا واسکا نام حرقوص تھا جسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا تھا کہ ذرا خدا سے ڈر و آنحضرت نے فرمایا اسکی نسل سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑہیگی قرآن اونکے گلے سے نیچے نہ اوترےگا دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے تیہ ہر خارجی ایک گھر مین جمع ہوئے علی مرتضی پر خروج کرنا چاہا جب اونکو خبر دی تو فرمایا مین اسنے نہین لڑتا جب تک یہ نہ لڑین لکن عنقریب ایسا کرینگے انکے قصے و مذہب نہایت طویل و عجیب ہین بعض کا ذکر تلبیس ابلیس مین ہوا کیا ہی یہ قوم علی مرتضی کو خطا پر جانتی ہی خون اطفال انکے نزدیک حلال ہی اگرچہ ایک کھجور بے قیمت کا لینا حرام کہتے ہین عبادت مین بہت مشقت کرتے ہین راتون کو جگتے ہین صحیحین مین مرفوعاً آیا ہی ایک قوم تم مین نکلے گی جسکے نماز روزے کے سامنے تم اپنے نماز روزے کو حقیر جانوگے الحدیث ابن ابی اوفی نے کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے المسوامح کلاب اھل النار انکے مذہب مین علم و زہد سے لیاقت امامت کی حاصل ہوجاتی ہے اگرچہ وہ شخص نبطی ہو حسن بصری معتزلی نے انھین سے لیا ہی ماضی ضد سے اہل سنت کو خارجی کہتے ہین حالانکہ سنی خوارج کی تکفیر کرتے ہین باعث اس ضد کا جہل و نفسانیت وہوا ہی شہر مستطاب مین اب بھی خارجی بستے ہین جسطرح بعض بلاد ہند جیسے لکھنو وحیدآباد

وغیرہ مین رافضی بستے ہین سلطنت ایران بھی رافضی ہی سنیون کو رافضیون کا خارجی ناصبی کہنا ناؤمین دھول اوڑانا ہی

ذکر قدریہ و مرجیہ

انکا مذہب عہد صحابہ مین نکلا معبد جہنی غیلان دمشقی جعد بن درہم قائل قدر تھے انہین کی چال پر واصل بن عطا معتزلی وغیرہ چلے اسی زمانے مین مرجیہ بھی ظاہر ہوئے پھر معتزلہ نے مطالعہ کتب فلاسفہ کا زمان مامون عباسی مین کیا خلاف نظام جاحظ نے استخراج کرکے فلسفت کو اوضاع شریعت مین ملایا جیسے لفظ جوہر و عرض و زمان و مکان و کون و حیز وغیرہا خلق قرآن کا مسئلہ بھی انہین نے نکالا ہی اوسی وقت سے اس کام کا نام علم کلام ہوا اس مسئلے کی بدولت مسائل صفات سب بے اعتبار ٹھہرے جیسے علم و قدرت و حیات و سمع و بصر ایک قوم نے کہا یہ معانی ذات پر زائد ہین معتزلہ نے اوسکی نفی کی کہا عالم لذاتہ قادر لذاتہ ابو الحسن اشعری پہلے مذہب جبائی پر تھے پھر اثبات صفات کے قائل ہوکر اوس سے الگ ہوگئے

ذکر رافضہ

جسطرح خارجی دشمنی علی بن ابیطالب مین رہ گئے اسیطرح رافضی اونکی دوستی مین ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے کسی نے اونکو خدا ٹھہرایا کسی نے انبیا سے بہتر بتایا کسی نے دشنام دہی ابو بکر و عمر کو عبادت سمجھا بعضون نے انکو کافر کہا ابن جوزی کے وقت مین ایک شخص اسحق معروف باحمر تھا اوسنے کہا علی اللہ ہین ہر وقت مین ظاہر ہوتے ہین کسی وقت مین حسن تھے کبھی حسین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اونھین نے بھیجا تھا بعض نے کہا سوائے علی کے سب سے تبرا کرنا چاہیے شیعہ نے زید بن علی سے تبرا کرنا چاہا اونھون نے نہ مانا شیعہ نے اونکو چھوڑ دیا اوسدن سے رافضی کہلائے انمین بہت فرقے ہین ایک سے ایک کفر و ضلالت مین زیادہ ہی ابن جوزی کہتے ہین رافضیون کو غلو نے حب علی مین اس امر پر آمادہ کیا

کہ بہت سے احادیث اونکے فضائل مین بناڈالے جنکا سیقدر ذکر ہمنے کتاب وخصومات مین کیا ہی تحفۂ اثنا عشریہ ردشیعہ مین نہایت اچھی کتاب ہی اگرچہ اوسکا جواب بعض شیعہ نے لکھا ہی لیکن نظر انصاف مین وہ جواب نہین ہے خواب وسراب ہے

ذکر باطنیہ

اس قوم نے پردۂ اسلام مین آکر چھپایا دہ مسائل ہین طرف عقائد واعمال روافض کے حاصل انکے قول کا تعطیل صانع وابطال نبوت وعبادات وانکار بعث ہی لیکن اول الامر اسکو ظاہر نہین کرتے بلکہ یہ زعم کرتے ہین کہ اللہ حق ہی محمد رسول خدا ہین دین صحیح ہی مگر کی بات لطور راز کہتے ہین انکے آٹھ نام ہین ایک باطنیہ اسلیے کہ قرآن واحادیث کے لیے ایک باطن خلاف ظاہر ثابت کرتے ہین باطن کو لب ظاہر کو قشر بتاتے ہین دوسرے اسمعیلیہ اسلیے کہ امامت کو محمد بن اسمعیل بن جعفر تک بتاتے ہین کہتے ہین آسمان سات ہین زمین سات ہین ہفتے کے دن سات ہین اسیطرح دورۂ امامت بھی سات ہین امام پر تمام ہی قوم ہوئی جنکے پیر دستگیر ہند رسورت مین رہتے ہین اور یہ خود گجرات ودکن ومالوہ مین تجارت کرتے ہین بلکہ حجاز ویمن وعراق وغیرہ مین بھی پھیلے ہوئے ہین یہ سب اصل مین اسمعیلیہ ہین انکا اتفاق باہمی لائق دید ہی انمین ایک گروہ سنی بھی ہی جنکا نام جماعت کلان ہین علحدہ ہی تیسرے سلیمانیہ چوتھے بابلیہ بابل نام ایک شخص باطنیہ مین تھا ولد الزنا آذربیجان کے پہاڑون مین نکلا سنہ دوسو ایک ہجری مین ایک خلق اوسکے تابع ہوگئی تستر مے اوسکو لڑکر ہرایا اب بھی ایک جماعت بابلیہ موجود ہی پانچوین محمرہ یہ لال کپڑے پہنتے ہین چھٹے قرامطہ اس تسمیہ کے کئی وجہ بیان کیے ہین حمدان نام ایک آدمی کوفے سے نکلا وہ دعوت باطنیہ مین پھنس گیا اوسنے اورون کو بھی ایسا ہی بنایا اونکا نام قرامطہ ہوا انمین بڑا نامی ابوسعید تھا سنہ دوسو چھیاسی مین ظاہر ہوا بے حساب آدمی اوسنے قتل کیے مساجد کو ویران کردیا مصاحف کو جلادیا حاجیون کی خونریزی کی اسکے یار اسپر درود بھیجتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہین بھیجتے اسکا بیٹا ابوطاہر تھا وہ بھی باپ کی راہ پر تھا حجر اسود کو مکہ معظمہ سے اوکھاڑ کر اپنے گھر لیگیا لوگون کے وہم مین یہ ڈالا کہ خدا یہی ہے ساتوین صدی ہجری میں آٹھوین تعلیمیہ وجہ حدوث اس مذہب کی یہ ہوئی کہ بعض اقوام نے دین سے نکلنا چاہا ایک جماعت مجوس مزدکیہ ثنویہ ملاحدہ فلاسفہ سے مشورہ کیا کہ کیا تدبیر کرین جس سے استیلاء اہل اسلام کا جاتا رہے یہ لوگ ہمارے عقائد کی رد سے خاموش ہوجائین اوسوقت یہ صلاح ٹھہری کہ ایک گروہ اسلام کا عقیدہ اختیار کرین جنکی عقل بہت کم ہے محالات کو قبول کرتے ہین انکا ذہب کی تصدیق کرتے ہین ایسا گروہ انکو فرقہ روافض ملگیا جھٹ پٹ اوسطرف منسوب ہوگئے غم اہل بیت ظاہر کرکے اونکے دوست بنے اس پردے مین دین سے نکل گئے اس قوم کو لوگون کے لغزش دینے مین بہت حیل آتے ہین استدراج مین بڑی دستگاہ رکھتے ہین یہ بھی دو الٰہ قدیم کے قائل ہین جنکے وجود کا سرا نہین ہی مگر ایک کو علت وجود ثانی کہتے ہین باطنیہ کی چنگاری سنہ چار سو چورانوے مین خوب بھڑکی تھی سلطان برکیارق نے اونکا استیصال کیا سیکڑون مارے سارا مال لیلیا بعض حالات حربہ وضرب وذکر عقائد باطنیہ تلبیس ابلیس مین ذکر کیے پھر یہ کہا کہ من زندیق فی قلبہ حقد علی الاسلام خرج فبالغ واجتھد ونزخرف دعاوی یلقی بھا من یصحبہ فکان غرضہ مقصورہ فی الاعتقاد الانسلال من ربقۃ الدین وفی العمل نیل اللذات فی استباحۃ المحظورات الخ اس زمانے کے نیچر بھی اسی سوال پر ہین ابو العلاء معری شاعر وابن راوندی بڑے ملحد اسی طریقہ باطنیہ کے تھے

ذکر قراء

یہان سے بیان تلبیس ابلیس کا علماء است کو فنون علم مین شروع ہوتا ہی قاریون مین یہ آفت گھسی کہ قرآت شاذہ کی تحصیل مین ساری عمر ضائع کردی تجوید کے قواعد مین رہے فرائض وواجبات قرآن سے آگاہ نہوے کسی مسجد کے امام ہوے مگر مقدمات نماز نہین جانتے

ماں کہ مقصد وحصل قرآن سے سیکھا کر الفاظ کا ہی پھیرا و کہنا سمجھنا پھیرا و نیز سمجھ کر کیا ہی اصلاح
نفس کمیرف متوسہ ہو ا پھیرا مورہم سمع میں مشغول ہونا دمن العبث الفاسش تقدیر
الیان دیماعیہ حسن بصری نے کہا ہی انزل القرآن لیعمل بہ فاتخذ الناس تلاوتہ
علما ابن جوزی کہتے ہیں ایک جماعت قراء کی اعمال نکالے ہیں حد قریب تک آتا ہم احمد نے
اوسکو مکروہ کہا ہی شافعی نے لاماس یہ کہا ہی اسلیے کہ اونکے رطنے میں بحر کسیر تھا یہ قول
قانون اعالی چلتا ہی وکلما ورد ذلک من متابعۃ العباد ات کراھتہ وان اصل
القرآن عن حد وصعہ حرام آج کل جسنے سریلوں کا قرآن کو پڑہا کہ معظم مغیر ہیں
سنا ہوگا اسیلیے قرار کیے کا ۱۰ ان بات کی تصدیق کر سکتا ہی کہ محض بحر غنائی ہی نہ قرآن
سمجھ میں آتا ہی نہ اوسکے معنی معلوم ہوتے ہیں آنکھ ناک کان موہ کا ٹیڑہا کرنا حلق کا پھاڑ
یہی تلاوت کتاب اللہ رہ گئی ہے

ذکر اصحاب حدیث

انمیں ایک گروہ ایسا ہی جسنے اپنی عمر سعد عالی کی حاصل کرنیمین گذادی رحلت کی طرف کثیر
کو جمع کیا متون غریبہ کو بہم پہونچایا یہ دو قسم ہین ایک وہ جنکا مقصد واس کا ہے حفظ متون
بعرفت صحیح وضعیف حدیث تھا وہ تو مشکور و ممدوح ہین جنکو دریافت فرض عین و رتبہ
فی الحدیث سے محروم نرہے آداولارم ہین جو بہ کوشش کی جیسے بخاری و مسلم و یحیی بن معین
واس المدینی وغیرہ ائمہ حدیث اسلیے کہ انھون نے علم و عمل کو جمع کیا دوسرے وہ جنھون نے
صرف جمع پر اکتفا کیا پچاس برس تک لکھا سالکن کچھ سمجھا نا کہ اسمین کیا ہی اگر ایک حدیث
مین سہو تو کسی فقیہ رائی سے مسئلہ پوچھتے پھرتے ہیں خود تاک بھی نہین جانتے پوچھتے
وجہ سے تو یاردن کو گمراہیں طعن کی کہتے ہیں رواحل اسفارہا ۱۰ ۱۲
کسی سے اگر اتفاقا کبھی توجہ طرف معنی کی توجہ حدیث مسوخ پر متلاً عمل کر بیٹھے کبھی جا
وہی مطلب سمجھا جو عامی جاہل یا اہل رای سمجھتے ہیں یا صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے

حدیث سے تمسک کیا جسطرح اصحاب رای یا ارباب باطن کرتے ہین اسی لیے احادیث
فقہا و صوفیہ لائق اعتماد نہین بلکہ انمین بعضے ایسے ہین جو موضوعات کو بمقابلہ صحیحات
پیش کرتے ہین کہتے ہین ائمہ حدیث نے گو ان احادیث کو موضوع یا منکر کہا ہی لیکن فقہا و
صوفیہ کے نزدیک ثابت ہین انکے جمہور کا یہی مذہب ہی یہ نہین سمجھتے کہ ہر علم و فن مین
اوس علم و فن کے ائمہ اعلام کا اعتبار ہوتا ہی نہ ہر خاص و عام کا نحو مین نحوی کی بات
معتبر ہے یا منطقی کی ادب مین محاورۂ علماء عربیت کا معتبر ہوگا یا ہندی مولویون کا
حدیث مین اصحاب صحاح ستہ وغیرہم کا قول صحیح ہوگا یا فرید الدین گنج شکر قطب الدین کاکی
رحمہم اللہ تعالی کا ابلیس پر تلبیس نے انکی عقل بالکل سلب کر لی ہی سطح مستوی سا فرج بنا کر
چھوڑ دیا ہی رای و قیاس مین جو رتبہ امام اعظم رح کے قول کا ہوگا بھلا وہ دوسرے کسی
محدث کا کب ہو سکتا ہی اللہ تعالی نے ہر کام کے لیے آدمی بنائے ہین وہ کام اونھین سے
خوب بنتا ہی ایک کا کام دوسرے سے نہین ہو سکتا لکل فن رجال ولکل عمل مقال ؎

خلق اللہ للحروب رجالا ورجالا لقصعۃ وثرید

ابن صاعد ایک بڑے محدث تھے لکن جواب فتوی مشکل سے سمجھتے ایک بی بی نے اونسے
پوچھا مرغی کوئین مین گر گئی ہی پانی پاک ہی یا نجس کہا کیونکر گر گئی اونسے کہا ہو نہ کوئین کا چھپا
نہ تھا کہا کیون نہین چھپا یا کہ مرغی نہ گرتی آبی بکرا بھری وہان موجود تھے اونھون نے کہا سنو
بی بی اگر پانی متغیر ہو گیا ہی تو نجس ہے نہین تو پاک ہی ایک شخص اس حدیث کا نفی سر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یسقی الرجل ماءہ زرع غیرہ یہ مطلب سمجھے کہ باغ کا
پانی مراد ہی دوسرے باغ مین اوس پانی کو نجانے دے یہ نہ سمجھے کہ مراد وطی زنان حاملہ ہی
جو قید ہو کر آئے ہین دوسرے صاحب نے یہ حدیث سنی نھی عن الخلق قبل الصلوۃ یوم
الجمعۃ چالیس برس تک نماز سے پہلے سر نہ منڈایا یہ نہ بوجھے کہ خلق جمع حلقہ ہی یہی حال
اون مولویون کا ہی جو اکثر کتب رای کے متداول ہین یہ جسب کسی غرض کے لیے بجوع

طرف حدیث کے کرتے ہین اوسکے معنی اوسکے سمجھتے ہین اور سپر طرہ یہ ہی کہ اگر کوئی سید سے معنی بتاوے تو ہرگز نہین مانتے حدیث کے معنی سمجھنے ہین اونہین محدثین کا اعتبار ہے جو اس علم کے امام باعمل تھے نہ اہل رای وقیاس کا یہ لوگ اگر معنی حدیث سمجھتے تو کبھی ایسی جرات نکرتے کہ غیر کے قول کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر ترجیح دیتے یا بطلان اوس قول کی باتین بنا کر حدیث کو پھیر دیتے ابن الجوزی نے کہا انظر الی ما تین الصحیحتین فضیحۃ الجھل وفضیحۃ الاقدام علی الفتوی بمثل ھذا التخلیط مین کہتا ہون اسوقت کے بعض جاہل عامل بالحدیث بھی اسطرح کے ہین کہ مسائل فقہ وسنت کو تو نہین سمجھتے فقط آمین بالجہر ورفع الیدین پر قناعت کرتے ہین گویا سارا عمل بالحدیث یہی ہی انکے مقابلہ مین بعض جملہ حنفی بھی ایسے ہی ہین کہ انھین دو چار کام پر لاٹھی پونگا لیے پھرتے ہین اور باون اونکو بھی کچھ غرض نہین غرضکہ جہل ہر جگہ آفت ہی ایک بلا یہ ہی کہ بعض قدح کرتے ہین بعض مین تسفی خاطر کے لیے اور اسکو جرح وتعدیل سمجھتے ہین حالانکہ سلف یہ کام واسطے ذب کے شرع سے کرتے تھے نہ واسطے نفسانیت وبارجیت کے علی بن المدینی اپنے باپ سے راوی تھے اونکے باپ ضعیف تھے کہدیتے تھے وفی حدیث الشیخ مافیہ اضعاف اسکا نام ہی ابن جوزی نے کہا واما عیبۃ العلماء فنصبھا من خدعۃ النفس علی الناس النصیحۃ وتاویل ما لا یصح ولو صح ما کان عیبا علی النصیحۃ ایک بلا یہ ہی کہ بعض تو روایت حدیث موضوع کرتے ہین بدون بیان وضع کے جب وہ حدیث شیعہ یا فقہا کے ہاتھ لگتی ہے تو واسطے تائید مذہب کے بمقابلہ حدیث صحیح پیش کرتے ہین کہتے ہین کہ اس حدیث پر تکلم نہین ہوا کوئی روایت مین تدلیس کرجاتا ہی کوئی کسی وضاع کذاب سے راوی ہی حالانکہ روایت موضوع حرام ہی خصوصا بعد علم وضع کے مگر ہمراہ بیان وضع

ذکر فقہاء

ابن جوزی نے کہا قدیم زمانے مین اہل قرآن وحدیث کو فقہا کہتے تھے پھر رواج اوسکا

کم ہو چلا متاخرین نے کہا اتنا ہمکو کافی ہے کہ آیات احکام قرآن سے جان لین کتب مشہورہ پر جیسے سنن ابی داؤد وغیرہ بھی اعتماد کرین پھر اس کام مین بھی سستی ہونے لگی یہانتک کہ آیت سے احتجاج کرنے لگے جسکے معنی نہین جانتے حدیث سے سند لانے لگے جسکی صحت معلوم نہین بلکہ اکثر قیاس پر معتمد ہوے جو معارض حدیث صحیح ہی حالانکہ استخراج حکم کا کتاب وسنت سے چاہیے تھا مگر جسے نہین جانتے اوس سے کیا نکالین گے اوسپر یہ حاشیہ ہی کہ تعلیق حکم کی ایسی حدیث پر کرتے ہین جسکی صحت وعدم صحت معلوم نہین حال آنکہ معرفت نوع حدیث ایسی مشکل چیز تھی جسکے لیے لنبا سفر کرتے سخت تکلیف اوٹھاتے پھر اس فن مین کتب لکھے سنن جمع ہو گئے حدیث صحیح سقیم سے جدا کر دیگئے لکن متاخرین پر ایسا کسل غالب ہوا کہ اونھون نے مطالعہ علم حدیث کا بالکل چھوڑ دیا یہانتک کہ مین نے بعض اکابر کو دیکھا کہ اپنی تصنیف مین ایسے الفاظ صحاح کا ذکر کیا ہی جنکا کہنا ہرگز رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جائز نہین ہی انتہی جسکو اتفاق ملاحظہ کتب فقہ حنفی کتب صوفیہ کا ہوا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ غالب احادیث ان کتب کے اسی جنس کے ہین جو ابن جوزی نے فرمایا بعد اسکے یہ کہا ہی کہ ایک تلبیس ابلیس کے فقہا پر یہ ہی کہ بڑا اعتماد انکا تحصیل علم جدل پر ہے اپنے زعم مین تصحیح دلیل حکم کی استنباط کرنا دقائق شرع وعلل مذاہب کا چاہتے ہین اگر یہ دعوی سچا ہوتا تو جملہ مسائل مین مشغول ہوتے مسائل کبار مین دخل ہی کرکے اتساع کلام چاہتے ہین مناظر صاحب لوگون مین بڑھ بڑھ کر وقت خصام باتین بناتے ہین مطلب اس ترتیب مجادلہ سے یہی طلب مفاخرت ومباہات ہے یعنی اپنا جیتنا دوسرے کا ہارنا اکثر ایسا ہوتا ہی کہ چھوٹا مسئلہ جو عام البلوی ہی وہ حضرت کو معلوم نہین ہی مگر بڑے مسئلے مین بحث کرنے کو طیار ہین ایک تلبیس یہ بھی ہی کہ کلام فلاسفہ کو جدل مین داخل کرتے ہین اونھین کے اوضاع پر معتمد ہوتے ہین اسی وادی سے یہ بات بھی ہی کہ قیاس کو مسئلے مین حدیث مسئلہ پر مقدم کرتے ہین تاکہ مجال نظر مین گنجایش حاصل رہے اگر کوئی اتفاقاً حدیث سے دلیل

لاتا ہین تو اوسکو ناپسند کرتے ہین ومن الادب تقدیم الاستدلال علی الحدیث و مسائل الخلاف وان کانت من علوم الشرع الا انها لاتتعرض لکل مطلوب ومن لم یطلع علی اسرار سیر السلف وحال الذی تمذهب له لم یمکنه سلوک طریقهم وینبغی ان یعلم ان الطبع لص فاذا ترک مع اهل هذا الزمان سرق من طباعهم فصار مثلهم واذا نظر فی سیر القدماء زاحمهم وتادب باخلاقهم منجملہ تمہید کے ان مذکورہ کے ایک یہ بات ہی کہ ان لوگون نے اقتصار کیا ہی مناظرے پر باقی علوم شریعت سے مونہ پھیر لیا ہی کسی فقیہ مفتی سے اگر کوئی شخص کوئی آیت یا حدیث پوچھے نہین جانتا یہ صحیح نہین ہی علاوہ اسکے مناظرہ اسلیے ہوتا ہی کہ ٹھیک بات معلوم ہوجاوے سلف کا مقصود مناظرے سے نصیحت تھی واسطے اظہار حق کے اسی لیے ایک لیل سے دوسری دلیل کیطرف نقل کرتے تھے جب ایک شخص پر وہ دلیل خفی رہتی تو دوسرا اوسکو خبردار کردیتا تھا اب تو اگر ہزار بار آگاہ کرو ایک ہی ٹانگ کی مرغی کے جاوینگے یہ مناظرہ کا ہیکو ہوا ہے ہٹ دھرمی بے شرمی ہوئی لاحول ولاقوۃ الا باللہ ابن الجوزی کہتے ہین ان احدهم یتبین له الصواب مع خصمه ولا یرجع ویضیق صدره کیف یظهر الحق مع خصمه وربما اجتهد فی رده مع علمه انه الحق وهذا من اقبح العیب لان المناظرة انما وضعت لبیان الحق ای لاثبات الباطل پھر کہا کہ مناظرہ کرنے سے مطلب ریاست وجاہ کا حاصل کرنا ہی جب اپنے کلام مین ضعف دیکھا مکابرہ کرنے لگے خصم نے اگر کوئی لفظ قصور کا بولا گالی گلوچ سے مقابلے کو کھڑے ہوگئے انتہی یہ حال زمانہ ابن الجوزی کا ہی ہیکو صدہا برس گذر گئے اس زمانے کا حال لائق لکھنے کہنے کے نہین رہا وہ بڑا بختیار نیکبخت ہی جو اس شغل مین نہین ہے اللهم وفقنا پھر یہ کہا ہی کہ فتوے پر تو اقدام کرتے ہین حالانکہ ابھی اس رتبے کو نہین پہونچے بلکہ بعضا فتوی برخلاف منصوص دیتے ہین ابن ابی لیلی نے کہا ایکسو بیس صحابی کو مین نے پایا کوئی اونسے مسئلہ پوچھتا تو وہ دوسرے پر حوالہ کرتے وہ وہ دوسرا

تیسرے کو یہانتک کہ چوتھے سے پاس آتے ابراہیم نخعی سے کسی نے ایک مسئلہ
پوچھا کہا کیا تجھمین میرے سوا اور کوئی نہین ملتا ہی وانما کانت هذه سجية السلف يختبرهم
الله عز وجل ويخرجهم منه ومن نظر في سيرهم تادب آج کل تو ہر طفل کو یہ حوصلہ ہی
کہ مین اگلون پر معترض ہون معاصر بیچارے کس قطار شمار مین ہین تسلف اگر انکے اعتراض سے
بچ جاوین تو غنیمت ہی پھر ابن جوزی نے یہ کہا کہ ایک تلبیس ابلیس یہ ہی کہ فقہا مدرسہ وقفی
سے کہاتے ہین خیرات کے ٹکرے بازار مین ڈھونڈتے پھرتے ہین تو کچھ نہ کرین وقف کا مال اوڑھاوین
بعضے سونے کی انگوٹھی ریشم کا کپڑا پہنتے ہین اصل مین تو بدعقیدہ ہین لیکن وقف کہانے کو
مناظرہ کرنے کو ستر نفس کرتے ہین بعض جنکا عقیدہ درست ہی وہ سب شہوات مین گرفتار
ہین کوئی صارف اونکے نزدیک نہین اسلیے کہ نفس جدل ومناظرہ محرک کبر وعجب ہی بعض کو
شیطان نے یہ دھوکا دیا ہی کہ ہم عالم فقیہ مفتی واعظ حافظ محرر مذہب ہین علم خود علم کا حافظ
ہی حالانکہ فقیہ وہ ہی جو خدا سے ڈرے دنیا مین زاہد آخرت مین راغب غیبت سے جدا جدل
سے علحدہ ہو غزالی نے لفظ فقہ کو بھی منجملہ اون الفاظ کے شمار کیا ہی جنکے معنی سلف کے نزدیک
اور کچھ تھے یارون نے اور کچھ کر چھوڑے ہین یہ فقہ اس زمانے کے عہد نبوت مین کہان تھے
جو احادیث مدح فقہا وسپر صادق آوین اوسوقت کی فقہ تو یہی فہم کتاب وسنت تھی اسلیے
وہ حدیثین حق ہین اہل حدیث وقرآن کے سمجھی گئی ہین اسکے بعد ابن الجوزی نے حال تلبیس
ابلیس کا ہمراہ ہر فرقے کے بیان کیا ہی جیسے وعاظ وقصاص جیسے اہل لغت وادب جیسے شعراء
وعلما کاملین جیسے ولاۃ وسلاطین جیسے عباد وزہاد پھر انکے ہر کام مین جو تلبیس ہوئی ہی اوسکا
ذکر کیا ہے کہانا پینا نماز وروزہ لباس وضو پھر غزاۃ کا ذکر کیا پھر آمرین بالمعروف وناہین عن المنکر
کا پھر صوفیہ کا ذکر کیا انکے بیان مین بہت طول دیا طہارت ونماز ومسکن واموال وکیاس ومطعم
وسماع ورقص وصحبت احداث واوعاد توکل وتقطع اسباب وترک تداوی وتخشع وسرنگونی
واقامت ناموس وترک نکاح وسیاحت وعدم زاد وقدوم وطن وترک تشاغل بعلم وعرس

سیت تو انکار پر مشتمل اہلیس و شیطان تو وہی تو ذکر بلاستیہ و اہل اباحت و دیگر ابناء زمان پیش
و شرح لکھا ہی تیسرہ ذیل تلبیس عوام یہ بات لکھی ہی کہ قوت ابلیس کی تلبیس ہین بلکہ قوت عمل
پر فرشتے کے ہی تقدا عوام اس کثرت سے ہین کہ اونکا ذکر کرنا مشکل ہے پھر بعض فرقہ کا ذکر کرکے
یہ لکھا ہی کہ تلبیس ابلیس کے حق مین عورتون کی سب سے زیادہ ہی وقد افردت کتابا للنساء وذکر
فیہ ما یحملن ھن من جمیع العادات وغیرھا پھر تو کہ تلبیس کے حق مین سب لوگون سے زیادہ
طول اس نے کیا اسی تلبیس کے ذکر پر کتاب مذکور ختم ہی ولہ الحمد یہ کتاب جسکا نام تلبیس ابلیس ہے
تالیف ہی شیخ عبد الرحمن بن علی معروف بابن الجوزی ہر کی کشف الظنون مین اسکا ذکر کیا ہے
اور یہ کہا قال ان الانبیاء جاؤا بالبیان الکافی وقابلوا الامراض بالدواء الشافی ولم یعرا
علی منہاج لم یختلف واتبل الشیطان الیس یخلط بالبیان شبہا وبالدواء سمّا
وبالسبیل الواضح جرجارا مضلۃ وما زال یلعب بالعقول الی ان فرق الجاھلیۃ فی
مذاھب سخیفۃ وبدع قبیحۃ واصحابہ عبدوا الاصنام فی البیت الحرام الی قولہ فمنّ
سبحانہ بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرفع المنابر وشرح المصابیح فسار اصحابہ منہ
بعدہ فی ضوء نور ساطعین من العدد وعرد رہ والی السلم بادروجمعہم الشمل الشامل
الظلمات فعادت الاھواء قتلی بدا وتفتق سبلا ما زالت متسعۃ فمزق الکثرۃ
دینہم وکانوا شیعا وفض بالیس یلتبس ویحرف ویفرق وانما نصرلہ التلعثم
لیلۃ الحمل ولو قد طلع علیہ سہل العلم الصحیح فرأیت ان احذر من مکائدہ وادل علی
مصائدہ فان فی تعریف الشر تحذیرا من الوقوع فیہ الی قولہ وقد قسمتہ ثلثۃ عشر بابا
یکشف بعضہا تلبیسہ انتہی اس عبارت کو کشف الظنون مین مختصر کرکے ذکر کیا ہی تیسرا
یہ کتاب مستطاب ایک بڑی نعمت ہی اوسکے لیے جو مخلص اسلام ہی جسکو لدت ایمانی و حلاوت
احسان حاصل ہے اسکا نسخہ قلمی ۱۲۴۳ ہجری کا میرے پاس ہے بقدر ضرورت اوس نسخہ سے
اس جگہ جستہ جستہ لے لیا گیا جاہل فقیرون کاہل مولویون نے جو پیٹ کے بندے ایمان کے

کیسے بیٹے ہو کہ تمھین نہین معلوم یہ میرے نائب جو فقہاء زمانہ ہین انھون نے میرا کام اپنے
اوپر اوٹھا لیا ہی انھین کا ایک تن ہزار کے بھکانے کے لیے کافی ہی اب مجھے تخلیق کرنے کی کیا
حاجت رہی سبحان اللہ وبحمدہ واقعی یہ ایسون کا ایسا ہی قدرداں چاہیے جہان مین ہمارا کرانی
مرید کوٹ سے کیسا مولویان حنفیہ کو جتایا یہ کام جہل کہین بے تانیہ علم الملکوت ہو سکتا ہے
سوای شیخ ابی مروک کے کسکو ایسی کامل دستگاہ حاصل ہے کہ خیر کے پردے مین شر پر بندوبست
مال وقف زر خیرات کہلاوے مشروع کے عوض میں پر پہنا وے

ذکر اون فتن کا جو عبادات اسلام مین واقع ہوئے ہین

کتاب الطہارۃ

لوگون کی راہ مین گہنا یا اونکے سایہ اور اوترنے کی جگہہ مین گہنا یا پانی و غسل کی جگہہ اور سونے
مین موتنا یا گہنے مین باتین کرنا منع ہی اکثر لوگ مرد و عورت اسکا خیال نہین رکھتے حالانکہ ان
کامون پر صحیح حدیثون مین لعنت آئی ہی پیشاب سے کپڑے کا نہ بچانا موجب عذاب قبر ہے
بخاری نے اسکو کبیرہ ٹھہرایا ہی ننگے بدن حمام مین جانا منع ہی مرد و عورت دونو کو بلکہ ایک
حدیث مین آیا ہی کہ حمام حرام ہی اس امت کی عورتون پر یعنی جب وہان جمع ہو اسیطرح وضو سے
پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے جو عمداً نکہے اوسکا وضو نہین وقنوت مین یعنی وسوا سہ بہت پانی بہاتے ہین
یہ فتنہ و وسوسہ شیطانی ہی بڑے بڑے ملا سہین گرفتار ہو چکے

کتاب الصلوۃ

قبلے کیطرف مسجد مین تھوکنا یا کچھ چیز وہان ڈہونڈنا منع ہی اب مسجدونمین ادہر ادہر کی باتین
دنیا کی ہر جگہہ کے اخبارون کا ذکر ہوتا ہی یہ فتنہ علامات قیامت سے ہی مسجد مین پیاز لہسن
گندنا وغیرہ بدبودار چیز کہا کر آنا منع ہی لیکن نام کے مسلمان جو حقہ بہت پیتے ہین اونکا مونہ گویا
سنڈاس ہو جاتا ہی وہ مسجد مین آکر اپنی بدبو سے پاس کہڑے ہونے والون کو سخت ایذا پہونچاتے
ہین بعضے ترائی گنجیری بھی نماز پڑہتے ہین جسکی نماز لیسے کامون سے اوکو نہین روکتی

اونکی نماز کیا قبول ہوگی صحیح حدیثون مین پنج وقتی نماز کی تاکید اول وقت مین آئی ہی بہت
نمازی ایسے ہین جو عمدًا وقت اخیر مین نماز پڑھتے ہین یعنے نماز کی محافظت نہین کرتے سارے
دن رات مین کوئی دو نماز کوئی تین نماز پڑھتا ہی یہ نماز نہوئی دین کے ساتھہ استہزا ہوا
پھر جو پنج وقتی نماز ادا کرتے ہین وہ قیام و رکوع و سجدہ پورا پورا بجا نہین لاتے انکی نماز بموجب
حدیث صحیح کے ادا نہین ہوئی یعنے فقط رمضان و عید کی نماز پڑھتے ہین ایسے لوگ شرعًا
مسلمان نہین ہین ایک نماز کا عمدًا ترک کرنا کفر ہی فی الفور لائق قتل ہو جاتا ہی اگر توبہ نکرے
مرجاوے تو مقابر اسلام مین دفن نکیا جاوے جو مسلمان شرک و بدعت مین گرفتار ہین جیسے
گور پرست پیر پرست تعزیہ دار مولود ساز وہ کتنی ہی نماز پڑہین یہ نماز ادنکے لیے وبال ہے
محنت کرتے ہین تھکتے ہین نماز اول تو جماعت سے چاہیے کہ سنت مؤکدہ ہی پھر اوسطرح
چاہیے جسطرح حضرت سے ثابت ہوئی ہی صلوا کما رأیتمونی اصلی حضرت کے نماز کا حال
حدیثون مین لکھا ہی نماز مین دل سے باتین کرنا لذت عبادت کو کھوتا ہی حضور قلب اگر کامل
طور پر نہو سکے تو اوسقدر تو ہو جیسا رسالہ حقیقۃ الصلوۃ مین لکھا ہی یہ اردو رسالہ ہر جگہ میسر
آتا ہی مسک الختام و حظیرۃ القدس مین بھی ہیئت نماز سنی کر بیان کیا گیا ہی ہر نماز کے حق مین
وقت پر پڑہنے کی تاکید و فضیلت آئی ہی لکن جو علم حدیث پڑھے یا پڑھوا کر سنے وہ اوسکو
جانتا ہی شرح وقایہ و ہدایہ سے یہ بات ہاتھہ نہین لگی جنگل مین جو نماز پڑھتا ہی وہ نماز پچاس
نماز کی برابر ہی افسوس ہی کہ دہاتی لوگ باوجود قدرت کے اس فضیلت سے محروم ہین نماز کو
تاخیر کے ساتھہ پڑھنا بیقدری نماز کی کرنا ہی ایسی نماز کو منافق کی نماز کہا ہی کہ جب وقت
جانے لگا اوٹھہ کر دو چار ٹکرین لگائین فرض کے سوا سارے نفل نماز گھر مین پڑھنا بہت بہتر
ہی جو مسجد مین انتظار نماز بیٹھا ہی وہ گویا نماز ہی مین ہی صبح کی نماز پڑھکر مصلے پر بیٹھکر سورج
نکلنے تک ذکر اللہ کرنا ثواب مین برابر پورے حج و عمرہ کے ہی اسیطرح عصر سے سورج ڈوبنے
تک کا حکم ہی صبح و شام کے وظیفے حصن حصین و عدۃ و فرند و ابن السنی و نزل الابرار وغیرہ

کتب اذکار مین لکھے ہین سب وظیفے نہ پڑھ سکے تو ایک سو دفعہ ہی درود کا فی ہی جو سب سے زیادہ تھوڑا ہو اوسکو اختیار کرے حدیث مین ہی جسکی نماز عصر گئی اوسکے عمل اکارت گئے صف اول کا بڑا ثواب ہی جو پیچھے پڑا اور پیچھے رہا صف کو کندھے سے کندھا ملا کر قائم کرے درمیان مین شیطان اوسی درمیان گھستا ہی امام کے پیچھے الحمد پڑھے آمین کہے جہر سے آمین کہنا رفع یدین کرنا سنت صحیح ہی جو چھپکے سے کہے یا رفع نکرے اوسکی نماز ہوگئی مگر فضیلت سے محروم رہا تو جہاں اس سنت کا اوسکو نہ ملا ہان اگر فاتحہ ہی نہ پڑھے امام کے نہ پڑھے تو نزدیک اہل حدیث کے جو پیشوای امت ہین نماز نہوئی مقتدی کو کوئی کام امام سے پہلے کرنا نچاہیے نہ رکوع نہ سجدہ نہ غیرہ سب کام بعد اوسکے رکوع وسجود کی کرے نماز مین آسمان کیطرف نہ دیکھے آنکھین بند کرکے نماز نہ پڑھے آدہر اودہر نہ جھانکے تاکے تجدے کی جگہہ سے مٹی کنکر کو نہ ہٹاوے نمازی کے سامنے سے نہ نکلے نماز سے پہلے جو سنتین مقرر ہین اونکو نہ چھوڑے جو اوپر محافظت کریگا بہشت مین جاویگا جو پاک صاف سوتا ہی فرشتے اوسکے لیے دعای مغفرت کرتے ہین بعد نماز فرض کے کوئی نماز تہجد سے زیادہ اجر وثواب مین نہین لکن اوسکے پڑہنے والے ہزار مین شاذ ایک دو آدمی ہون جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہوتی ہی کہ اوسمین جو دعا کرو قبول ہی وہ گھڑی امام کے منبر پر کھڑے ہونے سے تا شروع نماز یا سورج ڈوبنے سے ذرا پہلے ہوتی ہی الحمد للہ تعالی مجکو تجربہ اس گھڑی کا بارہا ہوا اسی لیے فرمایا ہی ویسا ہی اوسکو پایا جمعہ کی نماز زوال سے پہلے بھی درست ہی غسل جمعہ واجب ہی بے عذر جمعہ کی نماز ترک کرنے سے دل پر مہر لگ جاتی ہی تعوذ کے جو تین جمعے برابر ترک کرے یہ نماز بھی فرض ہی جیسے پنجگانہ نماز فرض ہی دار الحرب مین بھی جمعہ ہوتا ہی جمعہ وظہر کو جمع نکرے دو آدمی سے بھی جماعت جمعہ ہوسکتی ہی

کتاب الزکوۃ

جس مال کی زکوۃ نہین دیجاتی اوسکو آگ کی تختی بنا کر اوس سے پہلو ماتھا پیٹھہ کو داغ دینگے زکوۃ فرض ہی مثل نماز کے اون چیزون مین جنکا ذکر حدیث مین آیا ہی مال یتیم و تجارت پر زکوۃ

ثابت نہین تو زیور کی زکوۃ مین اختلاف ہی کمان دینا نہ دینے سے اچھا ہی تجارت کی زکوۃ فرض سمجھکر نہ دے نفل کے طور پر دے کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ ان فی المال حقا سوی الزکوۃ مسلمانون مین زکوۃ دینے والے بہت کم ہین نماز تو پڑھ بھی لین لیکن زکوۃ نہ دین یہ بڑا فتنہ ہے پانچ چیزون پر بنیاد اسلام کی بتائی ہے اونمین ایک زکوۃ بھی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تارک زکوۃ ناقص مسلمان ہی اوسکی بنیاد مین خلل ہی جس گھر مین ایک طرف دو طرف سے رسو اوس گھر کا خدا حافظ ہی ہر دم چور کا ڈر لگا ہوا ہی حدیث مین ہی کہ کنگن چھلے گوشوارے پانون کے زیور کا آیا ہی ناک کا زیور نہین آیا چوڑی کا ذکر بھی نہین ہوا جسقدر زیور طرح طرح کا ہندو ستانین ہی وہ اور ولایتو نہین نہین ہے

کشف المسئلۃ

بھیک مانگنا بی آبرو کرتا ہی سوال کرنے سے فاقہ گھر مین ہو جو رہتا ہی یہ اوسکے لیے ہی جو محتاج ہو جسکے پاس ایک دن کی خوراک ہی اوسکو تو سوال بالکل حرام ہی جو مانگ کے لیا وہ بھی حرام ہی جسکے پاس چالیس پچاس درہم ہین وہ غنی ہی جتنا مال ذریعہ سوال حاصل کیا وہ آگ کی چنگاری ہی نا مانگنے کے لیے ہزارون تکلیفین یارون سے نکالی ہین کوئی زبردستی دعوت طعام کرتا ہی کوئی نذر لاتا ہی کوئی تحفہ دیتا ہی کوئی ہدیہ بھیجتا ہی مطلب یہ کہ عوض مین زیادہ ملے قرآن شریف مین فرمایا ہی ولا تمنن تستکثر ایک وہ لوگ تھے جو اپنی چیز کے اوٹھانے دھرنے کا سوال بھی دوسرون سے نکرتے تھے ابوبکر صدیق کا کوڑا ہاتھ سے گر گیا گھوڑے سے اوتر کر اوٹھایا دوسرے سے سوال نکیا کہ اوٹھا دو آج کل سوال کرنمین کسی ادنی اعلی کو شرم باقی نہین رہی چندے کے نام سے شادی بیاہ کے حیلے سے قرض ادا کرنے کے دھوکے سے سوال کرتے ہین حالانکہ حدیث مین آیا ہی کہ مال کسی مسلمان کا بے اوسکی خوشی سے لینا درست نہین دینے والے شرما کر دیتے ہین اسکے حرام ہونے مین بھلا کچھ بھی شک ہی سوال کسی چیز کا ہو حرام تو بان نے کہا رسول خدا نے فرمایا کون ذمہ دار ہوتا ہی میرے لیے اس بات کا کہ سوال نکرے لو کون سی کسی چیز کا مین ذمہ دار ہون اوسکے لیے جنت کا مین نے کہا مین سو وہ کسی سے کچھ نہ مانگے اسکو

احمد نسائی ابن ماجہ ابو داؤد نے باسناد صحیح روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی اگر ایک آدمی لکڑی کا گٹھہ پیٹھہ پر لادکے لاوے اس سے بہتر ہی کہ کسی سے کچھہ مانگے وہ اوسکو دے یا نہ دے اسکو مالک وتخیص وترمذی ونسائی نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ہان سلطان وغیرہ وامیر سے مانگنا درست ہی لکن حاجت وضرورت کیوقت نہ مال بڑہانی دولت وسامان وزیور جمع کرنے کے لیے آجکل بیضرورت بی حاجت مانگنے والے امراء اور دولتمند بی کمتی ہیں حرام حلال رزق کا امتیاز دنیا سے اوٹھہ گیا اور سپر اسلام کا دعوی ہی جنت کو گویا کنکہ پڑہ کر مول لیلیا ہی آجی کیسی جنت ودوزخ جو کچھہ ہی یہی دنیا ہی تہین کا جنیا مرنا ہے جسطرح سے مال ہاتھہ آوے لیلو ایمان رہے یا جاوے البتہ جو چیز بے مانگے ملے اوسکا لینا بالکل ہی بہتر ہی اوسکا لیا بالکل ہی بہتر ہی بچا ہے اپنے کام مین لاوے نہین تو لیکر دوسرے کو دیدے فتنہ سوال سب فتنون سے بدتر ہی آخرت تو الگ بگڑجاتی ہی دنیا مین بھی سب کی نظر مین سائل ذلیل وحقیر ہوتا ہی تو مگر ہی دلکی معتبر ہی نہ ہاتھہ کی کفاف پر قناعت کرنا بڑے نصیب والون کا کام ہی

کتاب الصدقۃ

جو محتاج ہو کر صدقہ دے حلال مال سے اوسکا ایک دانہ برابر پہاڑ کے ہوگا اسکو جہد مقل کہتے ہین صدقہ آگ دوزخ سے بچاتا ہی گو آدہے کہجور کی برابر کیون نہو خدا کے غصے کو بجھاتا ہے مرتے وقت ایمان نصیب کرتا ہی سوء عاقبت سے بچاتا ہی چھپا کر دینے کا اور زیادہ اجر ہی قرابت والون کے دینے کا زیادہ ثواب ہی جبکہ وہ محتاج ہون اوسکو پہلے دے پھر اور لوگون کو اول خویش بعدہ درویش لکن یہ دنیا مواقع تبرع کے ہو نہ اپنی خوشی کا کھانا پہلے ماں کو دے پھر باپ کو پھر جو زیادہ قریب ہو وہ بکر احسان مرکے ایذا نہ دے

کتاب القرض

قرض دینے کا بھی بہت ثواب ہی اللہ کے نزدیک دوگنا تگنا اوسکا اجر ہی قرضدار کو مہلت

دینا چاہیے کچھ قرض چھوڑ دینا اچھا ہی ایسے آدمی کو اللہ بخشدیتا ہی قیامت مین اوسکو
سایہ ملتا ہی دوزخ کی نیت اوسکو نہین ملتی لیکن قرض لینے والے اکثر مال دابے رکھتے ہین
کیسکی توبہ پہلے ہی سے نیت دینے کی نہین ہوتی کوئی لیکر ٹال ٹول لگاتا ہی بعض باوجود قدرت
نہین دیتے دینے والا تو اچھا رہا مگر یہ قرضدار ستیاناس ہوئے جو شخص وجوہ خیر مین صرف
کرتا ہی اوسکو اللہ زیادہ دیتا ہی جیسے بنانا مسجد پل سرای مدرسہ کوئی نہر کا طبع کرانا کتب
سنت کا غربا کے لیئے بانٹنا اوسکا طلبہ علم مین بخیل کے دونو جہانمین مٹی خراب ہی بی بی اپنے
میان کا مال صدقے مین دیسکتی ہے مگر اوسکے اذن سے میان بی بی کے مال مین تصرف نہین
کرسکتا مگر اوسکے حکم سے جو شخص احسان کرے اوسکا شکر لازم ہی خواہ بدلا دے اگر دیسکتا ہے
ہین تو دعا تو ہی ایک بدلا ہی جسنے آدمی کا شکر نکیا اوسنے خدا کا شکر نکیا اس زمانے مین ایک بلا
یہ بھی ہی کہ بجای شکر شکایت کرتے ہین حسن کشی کو فخر جانتے ہین جسنے تھوڑے احسان کا شکر
کیا وہ بہت کا بھی شکر کریگا ہمنے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ ایک رئیس نے ایک فقیر کو امیر بنا دیا
طرح کی عزت و آبرو دی وہ اوسکی رسوائی و مرنے کا منتظر ہے یہ شکر کیا اوسکے احسان کا

کتاب الصوم

روزہ رکھنے والے غریبون مین بہت امیرون مین کم ہین مسمذا امیرون سے روزے مین
ای عدل کے ظلم زیادہ ہوتا ہی انکو روزے کی ایک جو بھوک ہوتی ہی نوکرون غلامون پر غصہ
وہ ہوجاتا ہی یہ روزہ نہوا ایک بیگار رہوا پھر اوسکا رکھنا ہی کیا ضرور ہی غیبت و بھوٹ
لی گفتہ مار پیٹ سے اجر جاتا رہتا ہی کوئی عبادت ہو جب اوسمین خدا کا ڈر نہوا گنا ہون سے
نہوا تو پھر وہ عبادت کس کام کی اللہ کسی کے بھوکے پیاسے رہنے کا محتاج نہین ہی روزہ
رزق حلال پر افطار نہوا تو صفت کی فاقہ کشی ہوئی آج کل مال حلال کہان ہزار مین ایک
بھی اگر آکل حلال ہو تو گویا بڑی غنیمت ہاتھ لگی روزے کا اجر اللہ تعالی نے اپنے اوپر رکھا ہی
اوسکی تعداد نہین بتائی لیکن جبکہ سب ارکان و آداب اوسکے اچھی طرح ادا ہون رمضان کے

سوا باقی روزے نفل ہین اونکا بھی بہت ثواب ہی سوائے ایام حیض کی روزے شش عید کے روزے محرم ذی الحجہ وغیرہ کے روزے مشرکون نے جو روزے اپنی طرف سے نکالے ہین اور لوگون کے نام پر رکھتے ہین یہ روزے جہنم کا رستہ بتاتے ہین عورت کو روزہ نفل رکھنا نہ چاہیے جب تک کہ شوہر اجازت نہ دے مسافر کو سفر مین افطار عزیمت ہی یا رخصت روزے مین کھانا کھلوانا افطار کرانا بڑی فضیلت ہی

کتاب الحج

حج فرض ہین ہی ہر مقدور والے پر فی الفور یا تاخیر سے اگر ضرورت ہو مقدور سے مراد زاد و راحلہ ہی بھیک مانگتے حج کو جانا راہ مین نماز نہ پڑھنا ہمراہیون وغیرہ سے لڑنا جھگڑا کرنا بدزبانی یا کام کرنا بددینی ہی یہ حج نہوا گداائی سے پیٹ بھرنا مارے مارے پھرنا ہوا خسر الدنیا والاخرۃ بعضے آدمی سو دو سو تین سو روپیہ مانگ مونگ کر بعضے حج بدل کیلئے کو جاتے ہین یہ صورت کبھی سلف مین نتھی اگر سواری و زاد میسر نہین ہی تو حج بھی فرض نہین ہی تم کہین نماز ہی اچھی طرح پڑھو روزہ رکھو یہی کافی ہی جو حج کرکے واپس آیا اوسکا حال اگلے حال سے اچھا نہوا یہ علامت ہی حج کی قبول نہونے کی حج سبرور وہ ہی جسمین کوئی گناہ نہو ضعیف و عورت کا جہاد یہی حج و عمرہ ہی تعجب ہی عورتین اسلیے حج کرتی ہین کہ یہان تو نکاح ثانی وغیرہ ہو نہین سکتا وہان جاکر خوب کھل کھیلین گے دین سے کچھ مطلب نہین اس پردے مین قضا و شہوت مکر ہی اجی تم جسطرح بنے یہین دوسرا نکاح کرلو ایسے بھائی بندون کو جو تمھین شرعی کام سے روکین دھتا بتاؤ پھر حج کرو دیکھو دونو جگہہ کے مزے ملینگے جو حج مال حرام سے ہوا وہ وبال آخرت ہی اسنے حج نہین کیا اسکی سواری نے حج کیا

کتاب الجہاد

بیشک جہاد کبھی فرض کفایہ ہی کبھی فرض عین خواہ بادشاہ جائر ہو یا عادل قیامت تک اوسکے ہمراہ اسکی فرضیت باقی ہی جب سترائنا جہاد موافق حدیث کے موجود ہو ان تیسرا شرط

فتح المغیث وغیرہ الاوطار وغیرہ مین لکھے ہین ان شرائط کا وجود ایک زمانہ سے پایا نہین جاتا لیکن تو ملک لینے کے لیے ہین حکومت کرنے کے لیے دولت سمیٹنے کے لیے بدمعاش اوباش بدمعاش لشکر مین جمع ہوتے ہین مفت مین گھر بار شہر لوٹتے پھرتے ہین بچون کو عورتون کو بڈھون کو قتل کرتے ہین اسلام کی ایک بات بھی انمین نہین ہوتی مگر نام جہاد کا ہی جھنڈا اسلام کا کھڑا کیا جاتا ہی نہ خدا سے غرض ہی نہ رسول سے نہ اسلام سے نہ ایمان سے اپنے مزے و مال سے کام ہی واہ رے جہاد کیا عمدہ مجاہد ہین کیا اچھا جہاد ہی آدھے پڑھے یہ ہی کہ مولویون سے مار مار کر جہاد کے فتوون پر مہر کرائی جاتی ہی جو نکرے وہ جان سے مارا جاوے یہ بھی ہوتا ہی کہ بعضی کٹھ ملا جنکے دلمین فساد بھرا ہوا ہی وہ خوشی سے ایسا فتوی دیتے ہین ارے بھائی تم کیسے مسلمان ہو جو ہزارون کی جان و مال کو بلا وجہ شرعی و صورت اسلامی ایسے جاہلانہ فتوی دیکر برباد کرتے ہو کل کو خدا کو کیا جواب دوگے تمکین اگر ایسا ہی شوق جہاد کا ہی خالص بندے خدا کے ہو اس لڑائی بھڑائی سے تمکو کچھ مطلب دنیا کا نہین ہی فقط اعلاء کلمۃ اللہ ہی مراد ہی تو شرائط جہاد کو اول معلوم کرلو ہم پہونچا لو پھر دیکھو کہ کس ملک مین وہ شرائط موجود ہین جہان ہون اوس اقلیم مین جاؤ وہان پہونچکر جہاد کرو ہمارا شاد چشم ہارون جس جگہ وہ شرائط موجود نہین امام متصف بوصف امامت میسر نہین ہر بد دین امام بنجاتا ہی ہر ٹھاکر راجہ ہوا چاہتا ہی وہان جہاد کیا جو فضائل جہاد کتاب و سنت مین آئے ہین وہ کیا ایسے مفت کے ہین کہ جب تم چاہو فساد و بغاوت کا نام جہاد رکھ لو تم اوسکے مستحق ہوجاؤگے اجی حضرت جہاد پر کیا احکام ہی دین پر چلنا اور حق کو بخوبی سمجھکر اوسپر عمل کرنا نہایت مشکل کام ہی

تب کیا اسکو کوئی ہنسی ٹھٹھا سمجھا ہی؟

چلا ہی روز قیامت برابری کرنے تو کوئی کھیل تماشا ہوئی ہماری راہ

ان جاہلون نے سچے مسلمانون کا بھی اعتبار اوٹھا دیا نام مسلمانی کا لیکر کام شیطانی کرتے ہین یہ نہین جانتے کہ قرآن شریف مین کیا فرمایا ہی ذالک الذی یدع الیتیم و لا یحض علی طعام المسکین

لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین ہان اگر اسباب جہاد سب مراد تابع ہوں اہل جہاد اور اوصاف سے متصف ہوں جو شرع مین معتبر ہین دار الاسلام سے دار الحرب پر چڑہائی ہو تو کس کمبخت کو اوسمین انکار و عار ہی ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست مدار یا مین نسبت خشکی کے جہاد کرنے کا دس گنا اجر ہی جسکے دلمین خوف جہاد نہ گذرے وہ منافق ہی غزوے سے پہلے دعوت ہی طرف اسلام کے یہ طلب جزیہ پھر یہ

کتاب الخیل

ابو ہریرہ سے کہا حضرت نے فرمایا گھوڑے تین طرح پر ہین ایک وہ زرہ ایک ستر ایک اجر ہے والے کے واسطے گھوڑا پالا مسلمانون کی دشمنی کے واسطے اسپ پالا وہ تو وزر ہی گناہ ہی جسکے واسطے باندہا کہ اللہ کا حق اوسکی پیٹھ و گردن مین نہ بھولے وہ ستر ہی یعنی پردہ پوشی جسے راہ خدا مین باندہا اوسکو اجر ہی اوسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہی آمین یہ بھی آیا ہی کہ لید و موت دینے اونچے پر چڑہنے نہر سے پانی پینے وغیرہ کا اجر بھی اوسکو ملتا ہے وکیوں نہ سیکڑون اسپ کو تل وغیرہ جو امیر لوگ اپنے احتشام کے لیے زائد از ضرورت رکھتے ہین غریب رعایا پر اپنی شان و شوکت ظاہر کرتے ہین یہ سب داخل وزر ہی ایک ایک اسپ دس دس ہزار کو مول لیتے ہیں یہ فخر و ریا ہوا تو یہ کیا ہوا سارا موت ولید دہ اوا اس گھوڑے کی انکی پیٹھ پر حشر کے دن لادا جاویگا تب سمجھین گے کہ ہمنے تو یہ گھوڑا ہی اچھا رہا دنیا مین تو

ہم اسپ سوار تھے آخرت مین وہ ہمپر سوار ہوا

کتاب الطاعون

جہان وبا ہو وہان نجاو ویان ہو تو نہ بھاگے اصل مسئلہ تو اتنا ہی تھا کہ اس زمانے مین وبا ایک مرض متعدی ٹھہرایا گیا ہی تو وہم و خیال کا قلع قمع کرنا ہی لیے ہوتا ہی سنا ہی زمانہ وبا مین کاغذ کپڑا چیز بست کسیکو ہاتھ نہین لگاتے کہ کہین وبا نہ لگ جاوے وبا کو فساد ہوا سمجھا ہی یہ محض غلط ہی ہوا کا فساد ہوتا تو ہوا سبکو لگتی ہی کسی گھر مین ایک دو مرتے ہین باقی سب

اچھے کسی گھر مین ایک بھی نہین مرتا کبھی خاص ذیل کی گھوڑے اونٹ مین وبا ہوتی ہی آدمی کو اثر نہین پہونچتا یہ کیسی ہوا ہی حدیث مین آیا ہی کبھی جنات منتشر ہوکر آدمیون کو بسبب دشمنی کے کونچ دیتے ہین جسکو نیزہ لگا وہ مرا جسکو نہ لگا رہ بچگیا جسکا زخم کاری ہی وہ غالباً مرجاتا ہی جسکا زخم اچھا ہی وہ بچ جاتا ہی جب شہر و نہین صفائی گلی کوچون کی نہ تھی وبا باوجود کثافت نہین آتی تھی یا پچاس پچاس برس مین اتفاقاً آگئی تو آگئی جب سے اہتمام درستی راہ و صفائی محلات و اخلاص ہوا کا ہوا ہی رات دن وبا ہاتھ باندھے ہر گھر کے دروازے پر کھڑی رہتی ہی ہر سال نیا علاج مجرب تجویز ہوتا ہی مگر تقدیر الٰہی سے کون بچا سکتا ہی ؟

کتاب القرآن

جو کتاب نبی آخر الزمان پر اوتری ہی اوسکا یہ نام ہی اسکے سوا اور بھی بہت نام مین جنکا ذکر اکسیر مین کیا گیا ہی ہر نام سے بزرگی کتاب کی ظاہر ہی جیسے ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے تھے موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ اوتری عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل آئی داؤد علیہ السلام پر زبور نازل ہوئی اسیطرح یہ کتاب مقدس بھی بواسطہ جبریل علیہ السلام خاتم رسل پر تیئیس برس کی مدت مین نازل ہوئی وہ سب تو محفوظ نہ رہین اونمین تحریف ہوگئی اسکی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لیا ہی اسلیے محفوظ ہی جسطرح اس امت اسلام کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب پیغمبرون کے سردار ہین اسیطرح یہ کتاب بھی سب کتب کی سرتاج ہی اسکو قیامت تک مع سنت کے اسی لیے باقی رکھا ہی کہ لوگ اوسپر عمل کرین گمراہ نہون لیکن اب قرآن اسلیے رہ گیا ہی کہ اوسکو لڑکے پڑہین سنے بیان یاد کرین مرد حافظ ہوکر کسی مسجد کے امام مؤذن بنجاوین رمضان مین محراب سناکر دس پانچ روپیہ پیدا کرلین اسلیے نہین ہی کہ کوئی اوسکا ترجمہ سیکھکر مطلب بوجھے اوسپر عمل کرے یا مولوی لوگ اوسکے موافق حکم کرین فتوی دین بلکہ اوسکے حکم کا رواج دینا یا حدیث پر عمل کرنا جاہلون کا کام سمجھتے ہین فتوے کیواسطے کیا شرح وقایہ ہدایہ درمختار شامی فتاوی ہندیہ وغیرہ نہین ہین جو حاجت قرآن و حدیث کی

پڑھے مجتہد لوگوں نے اوسکو دیکھ لیا سمجھ لیا سمجھا گئے اب مقلد اوسکو کیا جانے سمجھنے کے اوپر
عمل کرنے مین گمراہ ہو جاوے گا یقین کامل ہی گو کوئی محض عربی ترجمہ لیتا ہو اس سے کیا ہوتا ہے
وقایہ ہدایہ درمختار کو مشکل ہو مشکوۃ و بلوغ المرام ہر چند آسان ہو لیکن بزرگوں نے اونمیں
کتابون پر دار مدار دین کی رکھا ہی نہ قرآن و حدیث پر اسوقت مین کوئی قرآن شریف کی
تفسیر لکھے بھلا یہ ہو سکتا ہی آجی بنے تو متن وقایہ پر کوئی شرح حاشیہ کھواس مین زیادہ نام نے
یا اوس کام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ فتنہ وہ فتنہ ہی جسکے سبب سے اب قیامت
لگ بھگ آگئی اسلام غریب ہو گیا مسلمان مر گئے خدا کے ملنے والے مٹ گئے اونکی جگہ جاہل
مفتی بے بدین اصحاب مہر ٹھہرے ایمان جاتے لگا دہریت ہر طرف سے قدم اپنا جمانے لگی

انا للہ وانا الیہ راجعون

کتاب الذکر والدعا

اللہ کی یاد سے بڑھ کر کوئی چیز نجات دینے والی عذاب آخرت سے نہین ہی عمدہ ذکر تلاوت
قرآن ہی معنی سمجھ سمجھ کر پھیر تسبیح تحمید تکبیر تہلیل وغیرہ جو ذکر حدیث مین آئے ہین وہ کتاب
حزل الابرار مین لکھے گئے ہین سلاح المومن حزب مقبول جنہ عمدہ وغیرہ مین درج ہین پھیر کثرت
درود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمدہ ذکر ہی پھیر جو ذکر و دعا جس جگہ پر آیا ہی اوسکو
اوسیطرح ادا کرے بالکل دیش صحیح سے صحیح ذکر و دعا کو اختیار کرے لیکن اب اس ذکر و فکر کی
جگہ جس نام کے مسلمان کو دیکھو وہ حفظ قانون کرتا ہی دستور العمل کو ازبر کرتا ہی وکالت کا
امتحان دیتا ہی نماز روزے کے ضروری اذکار بھی نہین پڑھ سکتا بہت ہوا تو گنج العرش و
سیفی وغیرہ کا وظیفہ مقرر کر لیا وہ بھی اسلیے کہ دنیا ہاتھ لگے یا پیرون کے نام کا ورد اختیار
کیا کیشر مین سفارش کرکے بچا لینگے سبحان اللہ وبحمدہ استغفار کی جگہ کسی پر جادو
کرایا توبہ کی جگہ کوئی نیا ٹوٹکا جمایا درود کی جگہ کسی اہل حدیث کے اوپر رد لکھا

کتاب الاکتساب

سب سے بہتر کمانا اپنے ہاتھ کے کام سے ہی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے ابراہیم علیہ السلام بزازی کرتے زکریا علیہ السلام نجار تھے پیشہ کرنا سنت ہی انبیاء کی اب بھی ہر ولایت مین پیشے کا رواج ہی حرفے کی بہت بڑی عزت ہی پیشے سے کسی کے نسب مین خلل نہین آتا پیشہ والا محتاج نہین رہتا جسکو پیشے سے عار ہی وہ ہمیشہ افلاس مین گرفتار ہی نوکری چاکری کرنا بھی درحقیقت ایک پیشہ ہی ملک گیری کرنا بھی ایک پیشہ ہی کم عمری سے کسی کے گھر رہکر روٹی کپڑے پر بسر کرنا یہ بھی ایک پیشہ ہی راجگان ہند وہ الیان ملک اکثر حقیر پیشہ لوگ تھے سلاطین و ملوک زمانہ بھی غالبا اسی قسم کے لوگ تھے ہان قریش کے ملوک نسب و حسب و حرفے مین سب سے بہتر گذرے ہین شرفاء ہند جنکے گھر مین دولت آبائی نہین رہی اب اونکو پیشہ کرنے سے عار ہی یہی اونکے لیے سبب ادبار ہی ہان جسکو بقدر کفاف میسر ہی یا خاندان توکل و قناعت سے ہی وہ باوجود حاجت کے اگر پیشہ نہین کرتا تو اوسکو کچھ ضرورت حرفے کی نہین ہی لکن مسلمانکو عار ہی نچاہیے وہ کون شریف ہی جسکو مفلسی نہین لگی وہ کون قوم ہی جسمین سلطنت نہین ہوئی پھر کس بات پر کوئی فخر کرے کس بات سے عار رکھے یہ سب دنیا کے اضافات ہین

کتاب الانساب

دولت و سلطنت و حکومت داخل حسب ہی نہ داخل نسب حسب کا اعتبار چار پشت تک ہی بلکہ نسب کا بھی حدیث مین کرامت و بزرگی حضرت یوسف علیہ السلام کی چار پشت تک فرمائی ہی پھر فرمایا جو جاہلیت مین اچھا تھا یعنی حسب و نسب و حرفے و صنعت وغیرہ مین وہ اسلام مین اچھا ہی جبکہ عالم ہو اس سے معلوم ہوا کہ جاہلیت کی عزت اسلام مین بھی باقی رہتی ہی مگر علم حاصل کرنے سے پس مسلمان راجہ جبکہ وہ فضیلت علم و عمل کی حاصل کرے بہتر ہی اوس جولاہے سے جو نرا مسلمان ہی حسب و نسب مین ہر آدمی کی اصل آدم و حوا ہین آدم مٹی سے پیدا ہوے سب بنی آدم مٹی کے پتلے ہین مٹی ہی مین آخر کو جا ملینگے نہ عرب کو کچھ فخر عجم پر ہے نہ عجم کو عرب پر ساری بزرگی علم و عمل کی ہی اشتلاف حرفون قوسون کا فقط واسطے مصالح

دنیا کے ہی تاکہ لوگ آپسمین صلہ رحم کرین ایک دوسرے کے اچھے کاموں مین معاون ہون نہ
اسلیے کہ کوئی کسیکو حقیر سمجھے ہان اللہ نے مسلمانون کو عزت دی ہی کافرون کو ذلیل کیا ہی
اسلام کے ساتھ جب نکاح صحیح شرعی ہو خلق اچھا ہو تو اسلے کفاءت کے کافی ہی کفو کا اعتبار
اوسیوقت تک ہی کہ میسر آوے جب میسر نہو تو مسلمان عورت کا نکاح مسلمان غیر کفو سے بھی
جائز ہی سب سے زیادہ شرافت علم و سیادت کی ہی اس سے بہتر کوئی کفو نہین باقی امور کا اعتبار
جیسے حرفہ حریت ہم نسبی وغیرہ وہ حالت عدم ضرورت کے لیے ہی نسب شریف مین باپ کا ہی
نہ مان کا اتنا چاہیے کہ سفاح یعنی زنا نہو حضرت نے فرمایا میری پشت مین ہمیشہ نکاح رہا
یعنے زمانہ جاہلیت مین بھی کبھی سفاح نہین ہوا اولاد زنا کا نسب مان کا ہی نہ باپ کا اسلیے
وہ اپنی مان کی وارث ہوتی ہی نہ باپ کی یہ بات غلط مشہور ہی کہ ولد الزنا بہشت مین نجاویگا
بہشت مین جانے کے لیے ایمان صحیح عمل صواب درکار ہی نہ اور کچھ قومیت و نسب کو اسمین
کچھ دخل نہین ہے ؎

حسن بصرہ بلال از حبش صہیب از روم ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی ست

علماء اسلام مین بیشمار ایسے تھے نسب مین کم و کچھ لیکن دین مین ہزارون بادشاہون
سے اچھے و بڑے تھے

کتاب البیوع

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افضل کسب بیع مبرور ہی اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا
اللہ دوست رکھتا ہی مومن محترف کو یعنی حرفہ کرنیوالے کو سچے تاجر امانت دار کا حشر
نبیون و صدیقون کے ہوگا حدیث مین بہت چیزون کی بیع سے منع کیا ہی بہت صورتیں بیع کی
ناجائز فرمایا ہی اون مصلحتون صورتون اور بیوع کا رواج آجکل بہت ہی یہ بھی ایک فتنہ ہی
اسلام مین جب لین دین موافق شرع کے نہو اجو رزق اس حیلے سے ہاتھ آویگا وہ حرام ہی
نہ حلال پھر جب حرام سے پرورش بدن کی ہوئی تو یہ بدن لائق دوزخ کے ہوا نہ لائق جنت

اس فتنے مین پڑے ہین ان پڑھ سب گرفتار ہین کسی طرحکی پروا حلت رزق مین نہین
یہی وجہ ہی کہ انکی عبادت مین اثر قبولیت نہین انکے کامونمین کوئی برکت نہین اسلام کا
نور چہرے پر نہین نماز روزہ حج زکوۃ صدقہ خیرات سب کچھ کرتے ہین لیکن مال حرام پر پلتا
ہی حرام مال کو صدقے مین دینا اجر کی امید رکھنا قریب کفر ہی اسوقت مین کونسا مال استباہ
سے خالی نہین مقلدون نے لیا سود کا دارالحرب مین جائز کردیا ہی سیکڑون مولوی سود
لیتے ہین سود ہندوستان انکے نزدیک ابتک بھی دارالاسلام ہی ذرا اس تہافت کو دیکھو
قرآن و حدیث مین کسی جگہ سود کو حلال نہین کہا بلکہ سود خواری کو خدا سے لڑائی کرنا فرمایا
ہی سیکڑون رقوم خلاف شرع کی آمدنی ہوتی ہی وہ سب مال بلاشک حرام ہی یہ ایسا
فتنہ عام ہی جس سے بچنا مشکل ہے وہان تو اسکا ضرور ہی ہر شخص کو لگجاتا ہی عبادات مین
تو مقلد لڑتے ہین کہ رفع یدین آمین بالجہر نماز مین نکرو لیکن کسی تاجر واہل مطبع سے ہرگز نہین
کہتے کہ تم رزق حرام کھاتے ہو یہ نزدیک امام صاحب کے بھی ناجائز ہی ایک بیع اخبار کی نکلی ہے
جسکی آمدنی حرام ہی اوسکو شیر مادر کیطرح حلال سمجھکر نوش جان کرتے ہین خود مولوی صاحب
مال سود کھاتے ہین ہاتھ پاؤن سب تندرست ہین لیکن محنت مزدوری پیشہ نوکری چاکری
کچھ نہین ہوتا مال زکوۃ و خیرات و سوال وغیرہ پر قانع ہین مسئلہ مال مکتسب بالاجارہ کا
کتاب دلیل الطالب مین مفصل لکھا گیا ہی اب تو عبادات و معاملات سب کے سب خراب
ہین نام کی مسلمانی رہ گئی ہی سارا اسلام آپسکے رد و قدح مین منحصر سمجھا گیا ہی قیامت جلد تر
نہ آوے تو پھر کیا ہو آخر شرار امت ہی پر قائم ہوگی حلال کا طلب کرنا ہر مسلمان پر واجب
ہی اللہ تعالی سوا حلال کے کسی حرام کو قبول نہین کرتا بحوث فریب غیبت خوشامد چاپلوسی سے
جو رزق حاصل ہوتا ہی وہ آخر کو دوزخ کا کندہ بناتا ہی حدیث مین آیا ہی کوئی آدمی لمبا
سفر کرتا ہی پریشان حال پریشان حال ہوتا ہی آسمان کیطرف ہاتھ پھیلا کر رب رب کرتا ہی
اوسکا کھانا حرام پینا حرام پہنا حرام غذا حرام پھر کسطرح اوسکی دعا قبول ہو اسکو مسلم و ترمذی

نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی دوسری حدیث مین ہی ایک زمانہ ایسا آویگا کہ آدمی پروا
نکریگا کہ حلال مال لیا یا حرام یہ بخاری مین ابو ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہی تیسری حدیث مین فرمایا ہے
اکثر لوگون کو دوزخ مین ہونا اور فرج لیجاویگی یعنی حرام خواری زناکاری سبب ہی دخول
نار کا اس حدیث کو ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کرکے صحیح کہا ہی رزق حلال کی تاکید
مین رزق حرام سے بچنے مین بہت احادیث آئے ہین مگر کون سنتا سمجھتا ہی اب تو جو کہیے
مال ہی مال ہی ایمان رہے یا جائے مالدارون کی قدر ہی اور غیر حد ہی ایک شعبہ بےشکی کا کمی کرنا
ہی ناپ تول مین غلے وغیرہ کے اسکا بھی خوب رواج ہی دوسرا شعبہ غش ہی ہر چیز
مین چلتا ہی مصنوعی ادویہ مسموی روغن وزعفران وغیرہ اشیاء کا لین دین بے تکلف
جاری ہی حالانکہ حدیث مین آیا ہی لیس منا من غشنا جعلی روپئے اشرفی نوٹ بھی بننے
لگے موتی جواہر ڈھلنے لگے تقوے سے تا عروس کوئی ایسی چیز معلوم نہین ہوتی جسمین جعل کا
دخل نہو کوئی معاملہ بیع کا نظر نہین آتا جسمین کوئی منکر شرعی موجود نہو کوئی عبادت ایسی نہیں
جسمین فساد مذہبی قائم نہو دعوی اسلام کا تو ہم سبکو خوب دھوم دھام سے ہی لیکن جو اپنے کلے
کے مغز کا کہین اتا پتا نہین مفاسد میوع ومنکرات دادوستد اسقدر ہین کہ ایک کتاب
علحدہ چاہیے واسطے بیان جزئیات مذکورہ کے جسکو علم قرآن وحدیث ہی وہ بہت جانتا ہے

درمیان حلال وحرام کے تمیز کرسکتا ہی

کتاب النکاح

سلف مین شرعاً نکاح کرنے سے حفظ نفس کا گناہ سے طلب کرنا اولاد کا تکثیر امت کے لیے
مقصود تھا اب فقط لذت اوٹھانا رہ گیا ہی جب لذت پر توڑ ہوا تو پھر حلال حرام سے کچھ
غرض نہ ٹھہری اسکا تو کچھ ذکر ہی نہین ہی کہ لوگ دلبران بازاری کو آشنا بناتے ہین یا جاکے گھر
گھر مین بلاتے ہین یا کسبیون کے گھر پہونچتے ہین یا چکلون مین سیر کرتے پھرتے ہین یہ تو دیکھو
کہ بعضی ساس کے آشنا ہین کوئی بہو سے پھنسا ہوا ہی کوئی مدخولہ پدر کا ہم بستر ہی بلکہ بعض

امراء و رؤساء کے یہان نکاح ہی سرے سے عیب ہی ساری اولاد زنا کی ہوتی ہی بیبیون کی
گنتی نہین پھر حرمونکا کیا شمار ہو سکتا ہی وہی موسمات صاحبات محل ہین وہی نسل بجائی
پہ رامیر ورئیس ٹھہرتی ہی نہ نسب کا ٹھکانا نہ حسب کا پتا نہ اصل کی طہارت نہ فرع کی سیادت
اوسپر طرہ یہ ہی کہ وہی نسل و بطن حلال زادون سے زیادہ سمجھی جاتی ہی برادری سلطنت و
ریاست ٹھہرتی ہی اونھین سے برتاؤ صلۂ رحم کا ہوتا ہی وہان رحم کہان ہی جسکا یہ صلہ ہے
یہ رحم ظلم سے بڑہ کر گناہ رکھتا ہی جس جگہہ رسم ظاہری نکاح کی ہو وہان وہ رسوم منکر ہوتے
ہین کہ نکاح کی صحت بھی باقی نہین رہتی اگر ہزار پانسو مین ایک دو نکاح مطابق صورت شرعی
کے ہوئے تو پھر بعد نکاح ایسا برتاؤ ہوتا ہی جس سے بقاء نکاح مین اندیشہ بلکہ فتور ہی کوئی
غصے مین طلاق دیدیتا ہی کوئی کلمۂ کفر بکدیتا ہی کوئی جورو کو مان بہن بناتا ہی پھر بدون توبہ
و کفارے کے میل جول کر لیتا ہی کوئی بعد تین طلاق کے بدون حلالہ رجوع کرتا ہی کوئی
بعد لعان کے پھر صلح کر لیتا ہی کسیکو معلوم ہی کہ فلان حرامزادہ ہی مگر اسکو ظاہر نہین کرتا
کوئی دیدہ و دانستہ دوسرے کے حرام کرنے پر خاموش ہی غرضکہ ضدہا آفات ہین جن کا
بیان نہین ہو سکتا ایسے لوگونمین اگر فسق و فجور نہو جہل نہ پھیلے تو کیا ہو لاکھہ تعلیم کرو انکو لطف
کہان جاویگا اسلام کیطرف دل کیونکر رجوع ہوگا سنا ہی بلدۂ مدراس مین ایک آسودہ حال کا
نکاح ٹھہرا سال بھر تک روزانہ ایک رسم شادی کی ادا ہوا کی آیسا ہنگامہ رہا کہ سال گذر گیا
سب رسمین تو ادا ہوئین نکاح پڑہانا بھول گئے بی بی سے بچہ بھی ہو گیا سبحان اللہ وبحمدہ
امراء و رؤساء کے گھر جب نکاح ہوتا ہی تو سوای رسوم بدعت محرمہ کے عمداً یا رسماً کچھہ نہ کچھہ
شرک و کفر کے کام بھی ضرور ہی ہو جاتے ہین جس سے وہ نکاح عین سفاح ہو جاتا ہی تمام عمر اولاد
حرام پیدا ہوتی ہی الا ماشاء اللہ تعالیٰ مسائل اربعین مین کچھہ رسوم منکر نکاح کے لکھے ہین
اسیطرح کتاب تہذیب النسوان مین بعض بدعات نکاح کا ذکر کیا ہی سارے رسوم کے ذکر
کرنے کو ایک دفتر چاہیے بھلا سوچو تو جب نکاح اس ٹھاٹھہ بکھیڑے سے ہو سارے منکرات

اوسکے ہمراہ ہوئے تو ایمان کہان سے آئے اِنکو بطرح مسلمان کہا جاوے بات یہ ہے
یہ بات ہین کہ مسلمانی فقط کلمہ پڑھنے سے حاصل ہوجاتی ہی یہ جو چاہو سو کرو فقط جاوے
یہ نہین چلتے کہ مسلمان ہونا آسان نہین کلمہ بیشک بہشت کی کنجی ہی لیکن کنجی سے جب تک
قفل کھلتا ہی کہ اوسمین داخل ہون سوا اس کہنے کے داخل اعمال صالحہ ہین جب عمل نہوا
راتدن فسق وفجور وخواہشون نفس مین گذرا کفر وشرک مین ابتلا رہا نکاح ولادت موت
وحیات مین منکرات ہوتی رہی اسی حال مین اگر اون ایکدن مرگئے تو یہی مسلمانی ہمیشہ وبال جان
ہی قرر دیا ہی اسفل سافلین الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات لہم اجر غیر ممنون
نکاح اگرچہ خوبصورت مالدار نامور گھرانے مین جائز ہی لیکن فضیلت دین ہی کو ہی دین والی
عورت کا ملنا ویسا ہی مشکل ہے جیسے ایمان صحیح کا حاصل ہونا اب مالدار صورت چاہیے جن مردونکو
ظاہر مین دیندار دیکھا اونکی اولاد اناث سب سے بدتر پائی پھر فاسق گھرانے کی لڑکیون کا
کیا پوچھنا ہزار مین ایک بھی ایسا نہین پایا جو حقوق زوجیت ادا کرے سارے حق اپنی ہی
بی بی پر سمجھتے ہین جو مال ذاتی اوسکا ہی زر وزیور ولباس وگھر بار وہ گویا انکے باوا نے دیا
کیا تعاقبی ہی کے آسودہ ہونے سے نان نفقہ مہر ساقط نہین ہوتا آج کل اسلیے کی بیحیائی ہیمیں
بعض مردون نے اختیار کی ہی کہ جورو کے پیچھے جو چاہو سو کھاو کھلاو جورو کے ذریعے سے
روٹی تو ملیگی میان کی عزت تو برہیگی لاحول ولا قوۃ الا باللہ شرع شریف مین دین کو
مال وجمال وحسب پر اسلیے مقدم رکھا ہی کہ دین باقی چیز ہی اسکا نفع بہت ہی مال کو جو لیکے ہم
اپنے بگاڑے اوسمین طمع کرتے ہین ہر حیلے حوالے دہر کے دہڑی سے کچھ نہ کچھ لے ہی مرتے ہین
جمال ایکدو دن کی بیماری مین جاتا رہتا ہی صورت ایک دو وقت کے تپ مین بگڑ جاتی ہی
حسب کا حال بھی مثل مال کے ہی قرض اور ہار مین مہاجن کے تقاضے سے ساری عزت
جاتی رہتی ہی کبھی قرضخواہ قرضدار کو سب کے سامنے سخت سست کہتا ہی کبھی اوسکی نالش
کرکے لوگون کی نظر مین حقیر کردیتا ہی اسلیے دین کو اچھا کہا کہ یہ ہر دم آدمی کے ہمراہ ہے

عورت جسقدر آسودہ ہوگی شوہر خلس اوسکی نظر مین حقیر ہوگا خلوت اختیار مین نہوگی
ہر دم اوس غریب کو دبنا پڑتا ہی آپکی تجربہ سے کہا ہی

مرد باید کہ بدنیا نکند میل دو چیز ۔۔۔ تا ہمہ عمر ز آفات سلامت باشد
زن نخواہد اگرش دختر قیصر بدہند ۔۔۔ دام نستاند اگر وعدہ قیامت باشد

حدیث شریف مین ہی سات گروہ کے جنکو قیامت مین عرش کے نیچے سایا ملیگا ایک وہ شخص بھی ہی جسکو کسی دولتمند عورت نے اپنی طرف بلایا وہ عورت صاحب منصب و جمال تھی اسنے مذلک ضرورت انکار کیا اپنے ایمان کو بچا لیا اوسکے پاس نہ پھٹکا اس امت کے لیے عورتین بھی ایک فتنہ ہین یہ فتنہ سب سے زیادہ ہی جوان مرد اور جوان عورت کے فتنے سے بچنا چاہیے کہ وہ بازی بیت گیا عورت کے پیچھے تلوار چلتی ہی فاسقون کی جان جاتی ہی کسبیون کے پیچھے لوگ بیبیون کو چھوڑ دیتے ہین گھر برباد رہتا ہی عیاشون کا سارا مال زناکاری مین خرچ ہوتا ہی سارے حقوق اہل حقوق ضائع ہوتے ہین اسلام مین کبھی زنا حلال نہین ہوا یہ دین کفار فجار کا تھا جنمین سب عورتین برابر تھین ماں بہن تک کا فرق نتھا جتنے لوگ جبر روا لے حرام کار ہین انکا رجم کرنا شرعاً واجب ہی اپر رحم کرنا حرام ہی کوارا مرد عورت زنا کرے تو سو درے لگین بی بی والا حرام کرے تو سنگسار کیا جاوے ایک عالم اس حالت بد مین گرفتار ہی مستحق رجم و پھانسی ہی لیکن کیا ذکر کہ کوئی حاکم درے تک بھی اوسکو مارے رجم کا تو نام بھی عالم مین باقی نہین رہا اسلام مین یہودیت آگئی زنا سے بدتر لونڈے بازی ہی ایک جہان اسی بلا مین مبتلا ہی لڑکون کے عشق مین سرگردان ہی قوم لوط علیہ السلام نے یہی فاحشہ اختیار کیا تھا آخر عذاب آیا پتھرون کی مار سے نیچنا چور کیے گئے کوئی شخص بیوانون سے جماع کرتا ہی یہ بھی ایک سخت کبیرہ ہے کوئی عورت مساحقت مین مبتلا ہی یہ ایک دوسرا گناہ ہی عزل نکاح جسکے معنی جماع کے ہین باوجود اسکے گناہ ہی اسلیے حدیث مین آیا ہی جو کوئی ذمہ دار ہو میرے لیے اوس چیز کا جو دونون جبڑون کے بیچ ہی اور دونون پاؤن کے بیچ ہی مین اوسکے لیے بہشت کا ذمہ لیتا ہون یعنی اپنی زبان درست رکھے گا ہنسی

بیجا دے زبان سے گناہ بھی مثل شہر بگاہ کے ہیں بین جیسے غیبت کذب گالی لعنت وغیرہ

ذکر ذراری یعنی اولاد

کمال الدین ملا حسین کتاب الذراری مین لکھا ہی حضرت نے فرمایا بیاہ کرو بچہ دینے والی دوست رکھنے والی عورت سے مین تمہارے سبب سے اوروں پر فخر کرونگا ابوداؤد نسائی نے معقل بن یسار سے روایت کیا ہی حدیث عائشہ مین ہی مرفوعاً تمہاری اولاد تمہارا کسب ہے رواہ اہل السنن دوسری روایت مین ہی ان ولدہ من کسبہ عمر بن خطاب نے کہا مین زبردستی کرتا ہون اپنی جان پر جماع کرنیمین ماں اسمید کہ کوئی جان پیدا ہو جو اللہ کی تسبیح و ذکر کرے یہ بھی کہا تم بہت عیال پیدا کرو تم کیا جانو کسکے سبب سے رزق پاتے ہو ابوحنیفہ رح نے کہا ہی مشغل نکاح بہتر ہی نفل عبادت سے اسلیے کہ نکاح سے اولاد ہوتی ہی جس سے جہان باقی رہتا ہی بیٹے سے باپ کو موت و حیات مین زندہ پہونچتا ہی دعا سے صدقہ سے ترحم سے قرآن شریف مین زکریا علیہ السلام سے نقل کیا ہی رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین جب حیوان کے لیے بقاء شخصی نہوا تو حداسے بقاء نوعی رکھا سعد ذابحی فرمایا ہی ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم یعنی بعضی بیبیان بعضی اولاد تمہاری دشمن ہوتی ہی انہون سے بچتے رہو امام حسن کی بی بی نے امام حسن کو زہر دیدیا پادشاہون مین کسی نے باپ کو قتل کیا کسی نے قید کیا خود پادشاہ بن بیٹھے کسی نے ماں کو زہر دلوادیا کسی بزرگ نے کہا ہی بی بچون سے زیادہ مشغل نرکھے اگر اچھے ہین تو اللہ کا والی ہی اگر بُرے ہین تو خدا کے دشمن سے کیا طلب کیا واسطہ حدیث مین آیا ہی لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ کسی دین والے کا دین سلامت نہ رہیگا وہ اپنا دین لیکر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ مین بھاگیگا جیسے لومڑی چھپتی پھرتی ہی لوگون نے کہا یہ کب ہوگا فرمایا جب روٹی ملی مگر گناہون کے واسطے سے ایسے وقت مین کوارا رہنا درست ہی کہا آپ نے تو ہمکو حکم دیا ہی بیاہ کرنے کا فرمایا سچ ہی لیکن جب وہ وقت آویگا تو اوسوقت ہلاک آدمی کا ہاتھ یہ مان باپ کے ہوگا

اگر ان باپ نہین ہین تو ان ہی کے ہاتھ سے اولاد کے ہاتھ سے ہوگا بی بی اولاد نہو گی تو قرابت والون کے ہاتھ سے ہوگا کہا کیونکر فرمایا استدراج کہ اوسکو تنگی معیشت پر مدارومکیت دینگے بسکی اوسکو طاقت نہین وہ ہلاکت مین پڑیگا اس حدیث کو صاحب درر نے اپنی سند سے مرفوعاً متصلاً روایت کیا ہی عیسی علیہ السلام سے کسی نے کہا تم کچھ اولاد مین بھی رغبت نہین فرماتے کیا کام ہی اوس سے جو جیئے تو شاد کرے مرے تو گنہگار ہاتھ ایک حکیم سے کہا تم اولاد نہین چاہتے کہا محبت کے سبب سے نہین چاہتا ایک اعرابی سے کہا تو بیاہ نہین کرتا کہا مشقت تنہائی کی بہتر ہے اس سے کہ عیال کے لیے احتیال کرنا پڑے دوسرے سے کہا بیاہ مین کیون بیاہ کیا کہا اسلیے کہ اولاد یتیم ہو پہلے عقوق سے قرآن شریف مین آیا ہی المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا روایت مین ہی اولاد جہل ہی دل کا ریحان ہی جنت کا بیٹیان تین ہین بیٹی لفتین ہین نعمتون سے سوال ہوگا بچے کی خوشبو بہشت کی خوشبو ہی کسی سے پوچھا کون میوہ اچھا ہی کہا بچا بہشت کے نخل کا ثمر ہی ایک بدو اپنے بچے کو کہلاتے تھے یہ کہتے ؎

یاحبذا ریح الولد	ریح الخزامی فی البلد
اھکذا اکل ولد	ام لریحان فی الید

حدیث مین اولاد کو سخلہ مجبنہ مجہلہ کہا ہی حزنہ بھی فرمایا ہی یعنی عیال سبب بخل و جبن و جہل و حزن ہین قرآن پاک مین آیا ہی انما اموالکم واولادکم فتنۃ بے شبہ آنکھ سے دیکھا کان سے سنا کہ مال و اولاد کا فتنہ بہت بڑا ہی ساری بلا انھین دو نو سے آتی ہی کبھی آدمی محبت مال اولاد مین پھسکر تباہ ہوتا ہی کبھی مال و اولاد ماں باپ کو فتنے مین ڈالتی ہی اولاد دیا مرتی ہے ماں باپ مرجاوین تو اونکا مال ہمارے ہاتھ آوے علامات قیامت سے ہی کہ اولاد سبب غیظ ہو جاہلیت مین کہتے تھے بیٹا جب تک چھوٹا ہی تجکو کھاتا ہی جب بڑا ہوا تیرا وارث بنتا ہے بیٹی تیرے برتن سے کھاتی ہی تیرے دشمنون کی وارث بنتی ہی بچا کا بیٹا تیرا دشمن ہے کسی سے کہا فلانی نے بیاہ کیا ہی کہا دریا مین سوار ہوا کہا اوسکے بچہ بھی پیدا ہوا ہی کہا کشتی ٹوٹ گئی

اب ڈوب جاویگا ایک آدمی اسنے بچے کو کندھے پر لادے پھرتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کیا ہی کہا میرا بیٹا ہی فرمایا چاہئے کہ تجکو لقمے مین ڈالیگا مریگا تو تجکو غم ہوگا اسکے ساتھ اللہ کو بھلا دی کرنا بہتر ہی تو دنیا مین اوسکو اہل و اولاد مین مشغول نہین کرتا اس زمانے مین بڑا فتنہ یہی اولاد ہی دنیا دین انکے سبب سے بڑا وہی بہتیرے گناہ اولاد والی سے ہوتے ہین بے اولاد نہین ہوتے دنیا مین پھر آخرت مین مؤاخذے سے بری بیبیون کو دیکھو مرد کتنا ہی گناہ سے بچایا چاہے یہ اوسکو بچنے نہین دیتین ہر بلا مین پھانستی ہین سچ کہا خدا ئیسی مایہ ہوس ہے اگر دریا کس ترا معدائی بس ست مشہور ہین لاکھ فضائل ہون عالم ہو یا عابد تارک یا صالح ولی اللہ ہو یا عارف باللہ امام عصر ہو یا شیخ وقت بی بی کے سامنے برابر ایک نتر کے ہوتا ہی جو چاہے اوسکو کہدے مسلم چاہے بے ادبی سے پیش آوے بڑی سعادت ہی اوس شخص کی جسکو ایسی بی بی ملے جو اوسکی قدردان ہو بڑا خوشنصیب ہی وہ آدمی جسکی اولاد اوسکی چال پر چلے حکما نے کہا ہی لڑکی مت پیدا ہو کاہو ڈر کے ہونے سے اچھا ہی آسلیے کہ حیا عقل کی راہ دکھاتی ہی خوف نام دیتا ہی سفیان بن عیینہ کی مجلس مین ایک لڑکا آیا لوگون نے صغر سن کے سبب سے کچھ التفات اوسکی طرف کیا سفیان نے کہا کذالک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم یعنی تم بھی تو ایسے ہی تھے اللہ نے تمپر احسان کیا تیسرا کہا لو رأیتني ولي عشر سنین طول مستشاب ووجهي کالدینار وانا کنعلة نار تیابي صغار واکمامي قصار ودلي ممدار ورجلي کاذان الفار اختلف الی علماء الامصار مثل الزهري وعمرو بن دینار اجلس بینهم کالمسمار وعبرتي کالحمرة ومقلتي کالمورة ودلي کالدلونة فاذا دخلت المجلس قالوا اوسعوا للشیخ الصغیر اوسعوا للشیخ الصغیر یہ کہکر پھر تبسم کیا تین کہتا ہون اہل حدیث مین یہ عادت تھا کہ بچون کو مجلس درس و املاء حدیث مین حاضر لاتے اونکا سماع لکھتے پانچ برس کے بلکہ تین برس کے بچے کا سماع معتبر سمجھتے سیوطی نے تدریب راوی مین حافظ ابن حجر سے ایک حدیث سنی اوسکی روایت کا اونکو بڑا فخر ہی کسائی نے کہا مین مجلس ہارون رشید مین گیا شدید

نے امین و مامون کو بلایا وہ دونو آئے بہت وقار و متانت سے باپ کو طریقۂ خلافت پر سلام کیا دعا دی ایک کو داہنی طرف دوسرے کو بائین طرف بٹھایا مجھسے کہا کچھ بات نحو کی پوچھو میںنے جو کچھ پوچھا اوسکا بہت اچھا جواب دیا رشید بہت خوش ہوئے مجھسے کہا یہ کیسے ہین میںنے کہا ابنا خلافت مین انسے بہتر زبان و بیان و ادب مین کوئی نہوگا اسأل اللہ ان یزید بھما الاسلام تائید او عزا و یدخل بھما علی اھل الشرک ذلا و قھرا رشید نے میری اس دعا پر آمین کہی اونکو گلے لگایا خوب روئے سینے پر آنسو بہے یہ ذکر تو اولاد لائق فائق کا ہی رہے حمقا و سوحماقت ایک ایسی طبیعت ہی کہ وہ کسی طرح دور نہین ہوتے رعونت عورتون مین بیٹھنے سے پیدا ہوتی ہی ؎

وعلاج الابدان ایسر خطبا حین تعتل من علاج العقول

ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے جو مکتب مین پڑھتا تھا پوچھا اب تو کیا پڑھتا ہی اوس نے کہا لا اقسم بھذا الولد و الدی بلا ولد باپ نے کہا سچ ہی جسکا بیٹا تجھسا ہو وہ والد درحقیقت بلا ولد رہی ایک شخص نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ایک رسّی بیس گز کی لینی بازار سے خرید لا وہ رسّے سے پھر آیا کہا چوڑی کتنی ہو کہا اوتنی جتنی میری مصیبت تیرے سبب سے چوڑی ہی ایک اعرابی نے اپنے بیٹے بدصورت کو دیکھکر کہا یا بنی انک لست من زینۃ الحیاۃ الدنیا ایک احمق باپ نے احمق بیٹے سے پوچھا تمنے فلانی مسجد مین کسدن جمعے کی نماز پڑھی تھی کہا یاد تو نہین مگر ایسا گمان ہی کہ منگل کے دن پڑھی تھی کہا سچ ہی یہی دن تھا ابو زید طائی نے اپنے بیٹے سے کہا واللہ لا افلحت ابدا اون سے کہا لست احتنائک واللہ یا ابت یزید بن معاویہ کا ایک باز اوڑ گیا تھا کہا دروازے دمشق کے بند کردو کہین باز نکل نجاوے حاتم بن عباس کے ایک دوست بیمار ہوئے انھون نے اپنے بیٹے کو عیادت کے لیے بھیجا یہ کہدیا کہ جب تم وہان پہونچو اونچی جگہ مین بیٹھنا جیا رہے پوچھا کیا شکوہ ہی وہ کہیگا کہ یہی تم کہنا خیریت و سلامت ہے انشاء اللہ پھر پوچھا کہ طبیب علاج کرتا ہی وہ کہیگا فلان تم کہنا مبارک میمون ہی خندا کا حال

دریافت کرنا دوسرے کا یہ غذا ہی کونسا اچھا طعام ہی مرضکہ وہ مرد یک دن بیمار رہکے گیا بیمار کے
سامنے ایک منارہ تھا اوسپر چڑھکر بیٹھا وہ منارہ سمیت بیمار پر گر پڑا بیمار نیم مردہ ہوگیا اس سے
پوچھا آپکا کیا بیمار ہی ہی اوس نے غصے سے خطاب کرکے کہا مرض الموت ہی کہا تمہیرے ہی پوچھا کونسا
علاج کرتا ہی کہا ملک الموت کہا مبارک میمون ہو پوچھا غذا کیا ہی کہا زہر موت کہا بہت اچھی
غذا ہی اہل علم نے کہا ہی باپ کو چاہیئے کہ اولاد کو علم و ادب سکھاوے ہر چیز کا حسن و قبح
بتاوے مکارم پر آمادہ کرے مساوی سے بچاوے ابن عمر و ابن عباس اپنے بچون کو غلط
بولنے پر مارتے تھے تلفظ کے لیے اچھی جگہ اختیار کرے کیونکہ رگ کا اثر ہوتا ہی ترشید نے معتصم
سے کچھ پوچھا اوسکے جواب مین نحو کی غلطی پائی کہا گانون مین جاؤ فصاحت سیکھو یہ اسلیے
کہ ہر زبان گانون مین زیادہ محفوظ رہتی ہی شہر مین ہر ملک کے آدمی جمع ہوتے ہین زبان
بگڑ جاتی ہی جسلیے آجکل حرمین شریفین کی عربی بالکل محرف ہوگئی ہی انکی نسبت زبان بادیہ
کسیقدر فصیح و درست ہی مؤدب کو چاہیے کہ پہلے بچون کو قرآن پاک سکھاوے پھر حدیث
یاد کراوے پھر شعر سکھاوے جب تک ایک علم کو بچا اچھی طرح نہ جان لے دوسرے علم مین
اوسکو نہ ڈالے تعلیم و تادیب کو اصلاح اولاد مین بڑا دخل ہی ایسے کم ہوتے ہین جنکو خداداد
ذہانت و سلیقہ ہو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جاتے تھے راہ مین لڑکے کھیل رہے تھے وہ لڑکے
ہیبت سے ڈر کر الگ ہوگئے اونمین ابن الزبیر بھی تھے وہ بدستور اپنی جگہ پر کھڑے رہے
عمر نے کہا تم کیسے کھڑے ہو کہا راہ تنگ نہین ہی کہ مین الگ ہوکر اوسکو چوڑا کرون مین کچھ
قصوردار نہین کہ تمسے ڈرون تم ظالم نہین کہ تم سے ڈر کر بھاگون ایک اعرابی نے اپنے بیٹے
سے کہا چپ لونڈی کے بچے اوسنے کہا وہ تم سے زیادہ معذور ہی اوسنے آزاد کو اختیار کیا
معتصم نے فتح بن خاقان سے کہا جبکہ وہ بچہ تھے کیون فتح تمنے اس انگوٹھی سے بہتر بھی کوئی چیز
دیکھی ہی انگوٹھی معتصم پہنے ہوئے تھے کہا ہان دیکھی ہی یہ ہاتھ کہ جسمین یہ انگوٹھی ہی اس انگوٹھی
سے بہتر ہی ایک بادشاہ اپنے وزیر کے گھر گئے تھے اوسکے لڑکے صغیر سے پوچھا ہمارا گھر اچھا ہی

یا تھا اگر کہا ہمارا گھر اچھا ہی اسلیے کہ اسوقت حضور یہان تشریف رکھتے ہین حسین بن
فضل مجلس خلیفہ مین گئے وہان بہت سے اہل علم و ادب جمع تھے چاہا کہ بات کرین خلیفہ نے
انکو روک دیا کہ ایسی مجلس مین بچے کو بات کرنا نچاہیے انھون نے کہا اگر مین صغیر ہون تو کچھ
ہدہد سے زیادہ چھوٹا تو نہین نہ تم سلیمان سے زیادہ بڑے ہو ہدہد نے سلیمان سے یہ کہا تھا
احطت بما لم تحط بہ خبرا پھر کہا اللہ تعالی نے سلیمان کو حکم سمجھا دیا اگر بڑی ہونے پر مدار
ہوتا تو داود اولی ترتھے اسی قسم کی یہ بات ہی کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نزدیک حاکم مصر کے
جایا کرتے تھے وہ ظالم فاسق تھا ایک دن اوسنے انسے کہا تم ایسے متقی عالم ہو کر مجھ دنیادار کے
گھر آتے ہو فرمایا کیا مضائقہ ہی موسی علیہ السلام بارہا فرعون کے پاس جاتے سلام کرتے
ہین موسی سے بہتر تو فرعون سے بدتر نہین ہی اسمین مجکو کیا عار ہی وہ لاجواب ہو گیا ایک شخص نے
اپنے بیٹے سے یا ابن الزانیہ کہا اوسنے جواب دیا الزانیۃ لا تلد الا زان او مشرک زمانہ
ہشام مین قحط پڑا اہل بادیہ آئے اونمین ایک لڑکا بھی تھا درواس بن حبیب نام ہشام نے دربان
سے کہا یہ کیا بات ہی ہر کوئی چلا آتا ہی لڑکے تک گھس آتے ہین اسنے سکوت کیا درواس نے کہا
یا امیر المؤمنین ان للکلام طیا ولنشرا وانہ لا یعرف ما فی طیہ الا بنشرہ فان اذنت لی
ان انشرہ نشرتہ لک خلیفہ نے اوسکی خوش بیانی و صغر سنی سے متعجب ہو کر کہا کہہ کیا کہنا ہی
اوسنے کہا اصابتنا سنون ثلاث سنۃ اذابت اللحم وسنۃ اکلت اللحم وسنۃ انقت العظم
وفی ایدیکم فضول اموال فان کانت للہ ففرقوہا علی عبادہ وان کانت لہم فعلام تحبسونہا
عنہم وان کانت لکم فتصدقوا بہا علیہم فان اللہ یجزی المتصدقین ہشام نے کہا اسکی
سنکر ان تینون امرین کونسی عذر ہمارے لیے نچھوڑا پھر لڑکے کو لاکھ درہم ہر اہیون کو لاکھ درہم
دیے یہ جو بعض لوگ بعض اولاد کو زیادہ چاہتے ہین بعض کو کم یہ بات اچھی نہین محبت
بین آیا ہی اولاد کے درمیان برابری کرنی سبکو برابر دو آدمی کبھی خود عقلمند صاحب رای
ہوتا ہی مگر بی بی احمق ملتی ہی تو اولاد احمق پیدا ہوتی ہی اس زمانے مین عقلمند بی بی کا ملنا

ایسا مشکل ہے جیسے بی بی کو عقلت ستو ہر حاصل ہونا دشوار ہی جس اقلیم مین اقوام و قبائل کا تعصب بندہا ہوا ہی وہ قوم ایک طریقہ معقل پر چلی آتی ہی وہان تو تساسل صحیح ہوتا ہی اولاد مانشہ بکلتی ہی اپنی قوم کے علوم و فنون و قوانین کی پابند ہوتی ہی ہندوستان مین کوئی قوم ہی نہ قبیلہ ہر شخص جہان چاہتا ہی بیاہ کر لیتا ہی امرا جسکو پسند کرتے ہین گھر مین ڈال لیتے ہین کسی قسم کا امتیاز کسی طرح کی احتیاط نہین پھر اولاد کسطرح اچھی ہو جس گھرانے مین حفظ انساب ماں باپ دونو خاندان علم و تقوی کے ہین وہان تو اتفاقاً اولاد صالح ذی شعور پیدا ہو بھی جاتی ہی مگر جس شہر مین طوفان بے تمیزی ہی وہان کی اولاد غالباً جاہل یا قاصل ہوتی ہی بعض لوگ اولاد کا بڑا عیب جانتے ہین یہ بات تجربے سے معلوم ہی کہ جسقدر نفرت اہل علم کو اہل جہل سے ہی اس سے زیادہ نفرت جاہلون کو عالمون سے ہوتی ہی ؎

ومرارۃ الفقیہ من السفیہ　　کمرارۃ السفیہ من الفقیر

جسطرح زمرۂ جہلا مین بعض لوگ نہایت عقلمند سمجھدار ہوتے ہین اسیطرح زمرۂ علما مین بھی اکثر لوگ سخت احمق و بیکار ہوتے ہین کتابین پڑھنے سے کوئی عالم نہین ہوتا علم ایک نور ہی جب سینے مین آیا سینہ کھل جاتا ہی جہل ایک اندھیرا ہی جب کسی کے دل کو گھیرتا ہی دل سیاہ ہو جاتا ہی دنیا مین عالم مثلی بھرے ہین ساتون کم ہوتے جانے ہین تمام راہان جاہلون سے بھرا ہی نیکی رونق انہین کے طفیل سے ہی لولا الحقاء لبھت الدنا عادت اللہ یون ہی جاری ہی کہ

میت سے حی نکلتا ہی حی سے میت ظاہر ہوتا ہی ؎

پسران وزیر ناقص عقل　　بگدائی بروستا رفتند

روستازادگان دانشمند　　بوزیرے بہ پادشا رفتند

علم دولت کے ساتھ کبھی جمع نہین ہوتا بہت ہوا تو حرف شناسی حاصل ہوئی دولت علم کے ساتھ کبھی جمع بھی ہو جاتی ہی یا دشاہون مین کسی نے کوئی عالم کامل نہ سنا ہوگا جتنے اہل علم ہوئے غربا و عزلا مین ہوئے مگر قدر علم کی ہمیشہ بلند رہی اگر یہان نہ ہی ہو تو وہان تو

بالصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وانشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب تین جلدوں تک ہوگی اور دنیا وقت سرت ہوگی

کتاب اللباس والزینۃ

سنی لباس اتنا ہو جو ستر کو ڈھانپ لے اور نہ ہو جس سے بلا کی کراہت آوے جیسا کہ ہدایۃ المسائل میں مستفاد ہوا ہے اور جو لباس کہ کافروں کا ہے اور اس کو پہننے سے کافر ہو جاتا ہے اس لباس مذکور سے بچنا ضروری ہے اور جو لباس کہ فاسقوں میں مروج ہو گیا ہے اس سے بچنا بہتر ہے اور جو لباس کہ عجم کیا کرتے ہیں اس سے بھی بچنا اگر خوب جانتا ہے بہتر ہے ہمیشہ جو نئی طرح کی بیجا لباس میں ہوتی ہے مسلمان غیر مسلمان کا لباس بھی پہننے لگے ہندو مون یا گبر یا ترسا یا اور کوئی جیسے ترک وغیرہ حالانکہ حدیث میں آیا ہے تشبہ کیا کسی قوم سے وہ اوسی قوم میں سے ہے تشبہ عام ہے لباس طعام و مرکب و مسکن وغیرہ سے جس قوم غیر اسلام کی ایک وضع خاص ہو جب اوس وضع کو کوئی مسلمان اختیار کر لیگا تو اوسکا حکم وہی ہے جو اوس قوم کا ہے آج جو لباس سلف اسلام یا خلف اسلام نے عادۃً اپنے یہاں جاری کر لیا ہے اور وہ پوری شکل کسی دوسری قوم کی نہیں ہے تو وہ جائز ہے جیسے پگڑی پاجامہ اگرچہ صدر یہ جوتا ٹوپی وغیرہ اسلیے کہ اس لباس سے وہ مشابہ غیر مسلمین کے پورے پورے نہیں ہیں آنحضرت ﷺ نے زینت کا حکم دیا ہے آخر تیرتا جامہ عہد نبوت میں بھی تھا اور اب بھی رواج اوسکا غیر اسلام میں موجود ہے تو یہ داخل مشابہت نہیں گو بعینہٖ شکل قدیم نہو غیر کی اوس وضع کو اختیار نکرے جسکا رواج اسلام میں پہلے سے نہیں ہے ایسی ٹوپی نہ لگاوے جو غیر اسلام کا وضع سے ہے ایسا جوتا نہ پہنے جو مسلمانی نہ ہوتا سمجھا جاوے اسطرح کا کپڑا نہ کماوے جیسے ہندو مہاجن کا کپڑا کرکھا نے ہیں یا اور کوئی غیر مسلم پہنتا ہے فتنہ بھی عام البلوی ہو گیا ہے ہر قوم اپنے لباس و زینت میں ایک رنگ و روپ رکھتی ہے اسکے سبب وہ غیر سے ممتاز رہتی مگر ہند کے مسلمان صدہا گفتار و صدہا دستار رکھتے ہیں یعنے ہندو صورت ہیں یعنے پارسی صورت کوئی ترکی وضع بنائے پھرتا ہے کوئی کسی لباس میں ہے جب دیکھو تب ہی دھوکا ہوتا ہے حتیٰ کہ قوم بوہرے کی بھی ایک نرالی وضع ہے اگرچہ سنیوں کی نہیں غریب کا لباس جو فی الحال ہے اگرچہ منکر شرعی ہو لیکن ایک طور کا تو ہے بگڑی جسمیں

کمر بند جو تا ایک طرح کا پہنتے ہین الگ بچھائے جاتے ہین کہ عرب ہین یہان کے حنفی جنید بدعتی مشرک مسلمان جسکو دیکھو یہی قطع ہی علاوہ اسکے ایک فتنہ عظیم یہ ہی کہ مستورات کا کپڑا اتنا باریک اوسکی ایسی قطع بریدہ جس سے ہر عضو مستور کا نقشہ کھنچ سکے چوٹی اونٹ کا کوہان کرتی ناف تک جس سے سارا شکم کھلا ہوا نظر آوے کلی دار یا جامہ ایک دوختان کا انگیا لاہی کی دوپٹہ جالی کا جو تا مردانہ غرضکہ سارا کارخانہ شیطانی اس ایک لباس زنانے مین اچھی طرح طیار ہوجاتا حالانکہ حدیث شریف مین آیا ہی عورتین ہین کپڑے پہنے ہوے ننگی یعنی آخرت مین یا اسی دنیا مین بسبب نظر آنے بدن کے جھکتی ہین اپنی طرف بھکاتی ہین اونکے سر جیسے کوہان شتر کے یہ مست ہین بجاوینگی نہ اوسکی خوشبو پاوینگی اسکو مسلم نے ابی ہریرہ سے بطول روایت کیا ہی جو عورت لباس مین مرد کی شکل بناوے یا مرد عورت کی شکل جیسے ہیجڑے مخنث اونپر لعنت آئی ہے عورت کے لیے مردانہ جوتا بھی داخل لعنت ہی اگر کسے پہننے پگڑی رومال سر پر باندھنے کا بھی یہی حکم ہی انگشت نما لباس پہننا حرام ہی لباس مین سادگی کرنا علامت ایمان ہی جو کوئی باوجود قدرت کے براہ تواضع تکلف زینت کو ترک کرے غریبانہ لباس پہنے اوسکو سارے محشر کے روبرو جنت کا حلہ پہنایا جاویگا جونسا حلہ وہ چاہے مرد کو کالا خضاب کرنا حرام ہی

اس حرام مین اکثر لوگ گرفتار ہین

کتاب الطعام

سونے چاندی کے برتن مین کھانا پینا حرام قطعی ہے لکن امرا اور رؤسا کے یہان انہین ظروف کا زیادہ تر خرچ ہی اگرچہ ایسے برتن کا بنوانا ہی سرے سے منع ہی چہ جای استعمال یہ حرمت مرد اور عورت دونو کے لیے برابر ہی اسکے سوا جو تکلفات طعام و شراب مین ہوتے ہین وہ صدا اسراف سے بھی بڑھے ہوے ہین ایک دیگچے مین جسمین سو پچاس آدمی متوسط طعام کھا سکتے تھے تو اس کھانے کو کسطرح کوئی حلال طیب کہہ سکتا ہی یہ ہیضہ آج تو نہین کل حشر مین ظاہر ہوگا الوان طعام کا کچھ شمار نہین

خوان نعمت ایک کتاب بنی ہی جسمین کئی طرح کی پلاؤ پکانے کی ترکیب لکھی ہی جو آدمی جس ضیافت و تقریب مین زیادہ تکلف کرتا ہی پہلی بھیت سے پلاؤ منگواتا ہی کابل کا دنبہ ذبح کرتا ہی اوسکی بہت تعریف ہوتی ہی ضیافت والے بھی خوب ہی ہاتھ مارتے ہین وہ اس واہ واہ پر نہال نہال ہوا جاتا ہی دوسری بار اور زیادہ تکلف کرتا ہی حالانکہ حدیث مین آیا ہی کہ سرکہ اچھا سالن ہی زیتون کا تیل کھاؤ اور لگاؤ کہ مبارک درخت سے نکلا ہی دو چار طرح کا کھانا بھی ایکوقت مین کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اصحاب حضرت نے تناول نہین فرمایا ایکدن مین دو بار کھانا کھانے کا کیا ذکر ہی یہان اکثر امراء کا یہ حال ہی کہ رات دن سر نہ چلا کرتا ہے اسکو تفکہ تنقل کہتے ہین یہ اونکے کھانے مین داخل نہین ہی بلکہ ایکوقت مین سیر دو سیر چاول یا ایک بکری کے کباب ایکوقت مین کھا جاتے ہین یہ بڑی تعریف کی بات ہی بلکہ دو چار سیر دودھ پی جاتے ہین کوئی سیر دو سیر گھی کھا جاتا ہی اسلیے کہ گشتہ کھایا تھا یا ورزش سے اتنی طاقت بہم پہونچائی تھی یہان تو اس کھانے پینے کا فخر ہی وہان حدیث مین آیا ہے کہ مومن ایک آنت سے کھاتا ہی کافر سات آنت سے ؎

خوردن برای زیستن و ذکر کردن ست ۔۔۔ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جو یہان زیادہ کھاتا ہی وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا ہوگا یہ بھی فرمایا ہی چند لقمے جو پیٹھ کو سیدھا رکھین کافی ہین ایک کا کھانا دو کو دو کا چار کو کافی ہی دنیا داروں کو جانے دو یہ تو نرے دواب ہین اونکو کہ جو پیر فقیر بنے ہین مرید کرتے پھرتے ہین اگلے اسکے اکثر روزہ رکھتے تھے اکل حلال صدق مقال مین سرگرم رہتے تھے یہ اتنا کھاتے ہین کہ مرید کے گھر فاقہ ہونے لگتا ہی ؎

ابی پیر جی پیٹ نے تمکو کھویا ۔۔۔ چکھا کر کے دعوت کے لقمے ڈبویا

کتاب القضاء والامارۃ والسلطنۃ والرعیۃ

قضا کہتے ہین حکم کو حاکم قاضی ہوتا ہی بسکا حکم چلتے وہی بادشاہ و رئیس و امیر ہی جو قاضی
بنایا گیا وہ بے پھر نی حلال ہوا شرع مین امارت کا ملامت ہی حق اوسکا خدا ہی آخرت
اوسکا عذاب قیامت ہی جسنے دس آدمی پر بھی حکمرانی کی اوسکو بھی شکین باندھکر قیامت مین
لاوینگے زیادہ کا تو کیا ذکر ہی یہ اسلیے کہ امیر ہرگز پورا انصاف نہین کرتا ہی بہتر وہی جسنے
قصور و فتور اوسکے ہاتھ سے معاملات خلق و فصل خصومات مین ہوتا ہی دیکھا اسی امارت
نے پیغمبرون کو اون پیغمبرون سے گھٹا دیا جو بادشاہ نہ تھے اغنیا و پانسو برس قبل فقرا سے
بہشت مین جاوینگے اسلام مین کوئی چیز زیادہ دہشتناک اس امارت سے نہین اگر ایک
شوق ذوق نے ایک امت عظیم کو سلف سے لیکر تا خلف اپنے جال مین پھانسا کیا ظالم
کیا جاہل کیا شریف کیا وضیع سبکو ہلاک کیا مگر جسکو خدا نے بچایا یا مجبوری سے پھسا اوسکا
خداوند گار ہی حدیث مین تو سلطان سے پاس جانے سے بھی منع کیا ہی فرمایا جتنا قرب
اوس سے ہوگا اوتنا ہی خدا سے بعد ہوگا یہان ہر حیوان کو سلطان بننے کی ہوس ہی ظلم کرنیکا
شوق ہی عاقبت بنے یا بگڑے سلطنت و ریاست بھی تو ایک مرتبہ ہی کسی ریاست مین اگر
کوئی چھوٹا موٹا عہدہ حکومت کا ملجاوے تو ابھی رشوت دیکر سو جان و دل سے اوسکے غریبا
ہین یہانتک کہ بعض بلاد مغربیہ مین قاضی مفتی بھی رشوت سے مقرر ہوتے ہین اسی بلا
مین کوئی وسیلہ ہلاکت دارین کا زیادہ تر عمدہ اس امارت و ریاست سے نہین ہی اسلیے
کہ جو جس جگہ کا امیر یا رئیس ہوا اوسنے سمجھ لیا کہ یہ آدمی اس ملک کی ساری میری ملک ہی
یہ ساری رعیت گویا میری غلام ہی یہ ریاست اسلیے ہی کہ مین دل کھولکر خوب سا عیش کرونگا
جسکو چاہون روون جسکو چاہون ہنسون جس جگہ چاہون صرف کرون جس جگہ چاہون صرف
نکرون حق ناحق جو میرے دلمین آوے ویسا حکم جاری کرون جسطرح چاہون تنعم رہونگا دون
جس قوم کو چاہون رعیت سے وصولی کرون گویا ایک شعبہ ہی دعوی خدائی کا یہ سمجھے کہ یہ
امارت ایک خدمت شبانی ہی قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہی غریب رعیت سے تو

اور سب سے بڑا ہو کہ جو اونکے ذاتی احوال ہین ان امیرون سے ایک عالم کا مواخذہ
ہو کا سو ہمارا جی چاہے کہ ہم خان گناہ کرین لیکن کبھی خوف خدا کبھی مفلسی کبھی شرم وحیا
اور فعل سے ہمکو روکدیتی ہی امیر رئیس و سلطان جو چاہین سو کرین اونکا ہاتھ پکڑنیوالا
کوئی نہین بلکہ جو سچے دل سے نصیحت کرے وہ اونکا مقہور ہوا امیر صاحب اوس کام کو
اگر نکرتے ہون تو اب بعد امر بالمعروف نہی عن المنکر کے ضرور ہی کرین گے کے آدمی کو
بھی یہ مجال ہی کہ وہ حاکم و امیر کو کسی بات سے روکے پھر کہا اللہ تعالی نے واذا اصبل
لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس المہاد جسطرح حدیثون مین یہ حکم
ہی کہ امیر کی اطاعت کرو اگرچہ نکٹا غلام ہو جب تک وہ موافق قرآن کے تمکو ہانکے اسیطرح
یہ بھی حکم ہی کہ خدا کی نافرمانی مین اوسکی اطاعت نہین ہی مثلا اگر کوئی امیر حاکم رئیس کیسکو اپنی
مجلس منکر مین بلاوے یا حکم سود لینے یا دینے کا یا شراب پینے کا یا رعیت پر ظلم کرنیکا دیوے
اور یہ اوسکا حکم ان کا مومنین نمانے تو یہ داخل عدول حکمی نہین ہی مگر اس ماننے مین ایسا شخص
قانونا مجرم ٹھہرتا ہی یہ عین ظلم ہی ظلم سے امیر معزول نہین ہوتا نہ فسق سے ہان اگر صریح کرے
نماز نہ پڑہے تو اوسپر خروج کرنا اوس سے باغی ہو جانا درست ہی حاکم کے ظلم پر صبر کرکے اوسکا
حق دے اپنا حق جو اوسنے روکا ہی وہ خدا سے مانگے حدیث عوف بن مالک لین مرفوعا آیا ہی
اچھے بادشاہ تمھارے وہ ہین جو تمکو چاہین تم اونکو چاہو تم اونکو دعا دو وہ تمکو دعا دین بری
بادشاہ وہ ہین جنکو تم دشمن رکھو وہ تمکو دشمن رکھین تم اونپر لعنت کرو وہ تمپر لعنت کرین
رواہ مسلم جو بادشاہ اپنی رعیت مسلمان کا خائن ظالم ہی اوسپر جنت حرام ہی جو امت پر
نرمی کرتا ہی اوسپر خدا نرمی کریگا جو رعیت کو ستاتا ہی اوسکو خدا ستاویگا جب اہل فارس نے
اپنے اوپر کسری کے بیٹے کو حاکم کیا حضرت نے فرمایا بھلائی نپائیگی وہ قوم جسنے اپنا کام عورت
کو سونپا رواہ البخاری عن ابی بکرۃ یہ اسلیے فرمایا کہ عورت کا کام نہین ہی کہ وہ والی ہو کیونکہ
اوسکی عقل آدہی ہی دین آدہا ہی بادشاہ کی عزت کرے جو اوسکی اہانت کریگا اللہ اوسکو خوار کریگا

کتاب سرزق الولاۃ

امیر کا حق ریاست میں اوتنا ہی ہی جتنا اور لوگون کا ہی یا کچھ اسسے زیادہ جو مال ریاست کا اسنے اوپر خرچ کیا وہ ظالم ہی قیامت کے دن اندھیرا ہوگا امیر کو انتظام کے لیے ضرورت کسیقدر اہتمام کی ہوتی ہی سو بقدر حاجت سواری شکاری خادم وغیرہ رکھے یہ کا رعایا نے تکبر و تحصیت سے جو اکثر امرا رکھتے ہین داخل ظلم و اسراف ہی تعلقہ دون کا لینا اور حکومت المال سے دینا محافظت ملک کے لیے ہی یہ حج ذاتی امیر کا نہین ہی امیر کے ذمہ پرورش رعیت ملک کی حد مناجو حرفہ و معاش سے عاجز ہین واجب ہی ہر مسلمان کو بقدر سد رمق کے دی جسکی خیر خواہی و محنت کا م ریاست مین زیادہ ہو اوسکو جاگیر دینا ریاست ہے جسکا مان نفقہ واجب ہی اوسکا لائق کے دے یہ جو امیر لوگ اندھا دھند جاگیر دیتے ہین اپنے لیے سود کر لیتے ہین یا خاص مالی بندون کو حاجت سے زیادہ دیتے ہین اور حاجتمندون کو محروم رکھتے ہین سخت ناحق تمرغا خرانہ ریاست میں ہی جیسے معذور و محتاج عالم متقی قاری حافظ وغیرہ اونکو کچھ نہین ملتا یہ سراسر ظلم ہی جسکو دیکھیے کہ یہ معاش پاکر بیٹھ و عشرت کرتا ہی عیش و خوشی مین مبتلا ہی اوسکو اتنا نہ ہے کہ وہ گناہ کرسکے در یہ سارا گناہ اسکے ذمے ہی آپ اکیلا اگر گناہ سے بچا تو کیا ہوا یہ ہزارون آدمی کے گناہ تو اسے اپنے نامۂ اعمال مین لکھوائے اسکا دین و دوسروں کے دنیا کے پیچھے بالکل برباد ہوا امیر ہو یا عزیز اولاد کا حق اونکا مان نہ ہو ماں باپ کے ذمے اوسیقدر ہی جسمین بچے بھوکے نہ مرین کچھ جوان ہوے کے بعد جب بیاہ ہوگیا یا بیاہ کر دیا وجوب نفقے کا باقی نہ رہا مگر حالت محتاجی اکثر امرا و رؤسا اپنی اولاد کی جاگیر کم عمری سے مقرر کر دیتے ہین سیکڑون عیال کا حق ضائع ہو کر ایک طفل بے شعور کو معاش کثیر مل جاتی ہی یہ بھی سراسر ظلم ہی جب یہ عیال ہوتے ہین ماں باپ سے مقابلہ کرتے ہین سارا مال بیجا صرف کرتے ہین اسکا گناہ ذمہ مال کے ہوتا ہی خود کردہ را چہ درمان عام لوگ اپنے بچون کو اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے ہین کچھ

بنا دیتے ہین اتنا ہی حق سب کی اولاد کا ہی قرآن شریف مین ہی یتیم جب بالغ عاقل سمجھدار سلیقہ شعار ہو تب لو سکا مال اوسکو دے اگر بیوقوف ہو گو جوان ہو جاوے مال نہ دے خیال کرو جب یتیم کو اوسکا مال دینا ایسی حالت مین منع ہوا تو اپنا مال کم عمر اولاد کو دینا کب درست ہو سکتا ہی خصوصا ہزارون لاکھون کی جاگیر حدیث مین آیا ہی جو لوگ خدا کے مال مین گھستے ہین بغیر حق کے اونکے لیے آگ ہی دوزخ کے دن قیامت کی اسکو بخاری نے خولہ سے مرفوعا روایت کیا ہی مراد یہی کہ بیت المال و غنیمت کے مال کو اوڑاتے ہین جیسے حال اکثر رؤسا کا ہی کہ کوئی ناچ رنگ مین کوئی گانے بجانے مین کوئی بادہ خوار مین کوئی چڑیا خانے مین کوئی عمارت بنانے مین کوئی باغ بنانے مین کوئی کھیل تماشے مین کوئی لہو و لعب شکار مین کوئی جانور خریدنے مین کوئی کسی خلاف شرع کام مین راتون صرف کرتا ہی یہ مال در اصل اللہ کا ہی بطور امانت اونکے پاس رکھا گیا ہی جو صرف اوسکا خدا نے بتایا ہی وہان صرف کرے یہ اوسجگہ تو صرف نہین کرتے ہین جہان انکا دل چاہتا ہی اپنی جان پر یا اپنی اولاد پر یا اپنی برادری پر یا اپنے مصاحبون پر صرف کرتے ہین سر سے پانون تک گناہ مین غرق رہتے ہین اوسپر یہ امید ہی کہ ہم مسلمان ہین ہماری مغفرت ضرور ہوگی بعض امیر بھائی بندون کو خوب عیش کراتے ہین بیحساب اونکو دیتے ہین اسکو صلۂ رحم سمجھتے ہین وہ لوگ اس مال کو لیکر خوب اسراف کرتے ہین یہ سارا گناہ اس امیر پر ہوتا ہی بعض کا قرض ادا کرتے ہین وہ قرض اسطرح پر ہوا ہے کہ مال اسراف مین اوڑایا گیا ہی کوئی حاجت شرعی ضروری اوس قرض کے لیے تھی یہ قرض ادا کرنا جہنم کا مول لینا ہی جو شخص کسی کے گناہ پر باوجود قدرت سکوت کرے اوسکو بھی گناہ نہ ہو سکے بلکہ اوسکو مال دیتا رہے اونکی دلشکنی روا نہ رکھے ایسا امیر شرعا خود فاعل ہی ان کاموں کا حدیث شریف مین آیا ہی جو مجلس منکر مین بیٹھا گیا ناچاری سے وہان بیٹھا ہی اوسکو گناہ نہین جو گھر مین بیٹھا ہی دل اوسکا اوس مجلس مین رکھا ہی کسی عذر و مجبوری سے شریک نہین ہوا وہ گناہ مین برابر اہل مجلس کے ہی اس امر مین سب امرا سے بڑی کوتاہی ہوتی ہی یہ چاہین

تو آپ بھی گناہ نکرین تو دوسرون کو بھی نکرنے دین تو دوسرے زمانہ مین تو اونکو اتنا نہیں کہ کہ سکے
کپڑے سے زیادہ ہو بہت گناہ آسودگی ہی کے سبب سے ہوتے ہین محتاجی کے سبب سے آدمی
بہت گناہون سے بچ جاتا ہی تو پیہ ہو تو کسطرح زنا کرے شراب کہان سے پیے سارنگی طبلہ
کہان سے مول لیکر بجاوے باوجود اسکے اگر کوئی اپنی شامت اعمال سے برا کام کرے امیر کی
طرف سے اوسکو کسیطرح کی مدد ظاہری باطنی نملے تو بیشبہہ وہ امیر اوسکے گناہون سے الگ ہے
مصارف مال ریاست کے شرع شریف مین مقرر ہین جیسے یتیمون کا پرورش کرنا لاوارثون کا
نکاح پڑہوا دینا مسلمان قرضدارون کا قرض ادا کرنا جب کہ وہ قرض مطابق شرع ہو سڑکون کا
بنانا پل طیار کرانا سرایا نا فوج کا واسطے حفاظت ملک کے طیار رکھنا پہرے چوکی مقرر کرنا دشمن
کو رعایا کے سر سے دور کرنا محتاج رعایا کو روٹی کپڑا دینا مدرسہ جاری کرنا مساجد بنوانا جمعہ
وجماعات کا قائم کرنا رعیت کے انصاف کے لیے عملہ مقرر کرنا قاضی مفتی مقرر کرنا عدل کا
ہر کام مین جاری رکھنا ظالمون و رشوت خوارون کا کالنا تجربان فوجداری کو سزا دینا
کسی کا مال ناحق کسیکو لینے نہ دینا نہ خود لینا اسطرحکے اور بہت کام ہین جنکی تفصیل کتب شرعیہ
مین مفصل لکہی ہی لکن ان سب مصارف کو یا اکثر کو انمین سے امیرون نے دہتا بنا کر سارا
روپیہ اپنے دلی خواہش اپنے گھرانے کے عیش وعشرت مین صرف کرنا عین انصاف سمجھا ہے
حشر مین کوڑی کوڑی کا حساب دینا ہوگا اُس جمع وخرچ کی جانچ جب سامنے خدا کے ہوگی
اوسوقت یہ واصل باقی بہت سی رقم فاضل انکے ذمے نکالیگی جسکے مواخذے مین لاکھون
برس دوزخ سے نجات نہوگی اگر بلا ایمان دنیا سے گئے ہین ورنہ خدا حافظ ہی یہ بھی کوئی عقل
ہی کہ آدمی دوسرون کے پیچھے آپکو ہلاک کرے مزے تو یارون نے لوٹے سزا اوسکی انکو ملے
حدیث مین آیا ہے تیرا کہانا سوای متقی کے دوسرا کہادے تو بھی سوای متقی کے دوسرا کا
کہانا نہ کہا امیرون کے بھائی بند طرح طرح کی تہمین کرتے ہین بیت مین کچہہ ہوتا ہی خوشامد
سے کچہہ ظاہر فرماتے ہین امیر کے گھر وہ کہانا آتا ہی خوب بی تکلف بے دریغ چکتے ہین

دوڑ دھوپ کرا ونکی ہر شادی وغمی میں شریک ہوتے ہیں ہمان صدہا رسوم خلاف شرع کبھی کھلا کھلا
کبھی چپ چاپ ادا کیے جاتے ہیں غریب متقی عالم کے گھر کسی موت و شادی میں نہیں جاتے
حالانکہ متقوق اسلام میں سب برابر ہیں کسیکو ترجیح نہیں ایک فتنہ حمایت و تعصب قومی کا ہے
برادری سے کوئی قصور ہو ہر حیلے سے اوسکو سزا جزا سے بچا دیں کسی طرح حکام مواخذہ نکریں بلکہ
اوسکی طرف سے لڑنے کو طیار ہو جاویں جو حق بات کہے اوسکے دشمن بنجاویں رعیت اگر مجرم
ہو فی النور کوتوالی میں جاوے میعاد سے زیادہ حبس میں رہے مدتوں تحقیقات نہو کچھ پروا
نہیں حبس حد و تعزیر کا اختیار حاصل ہے وہ بھی رعیت برادری پر جاری نہیں ہی کسی طرح
دلشکنی اونکی پسند نہیں خدا کی رضامندی پر انکی خوشی مقدم رکھی جاتی ہی حالانکہ امیر کو سب کا
انصاف برابر کرنا واجب ہی شرع شریف میں کہیں نہیں آیا کہ برادران امیر عام رعایا سے کسی
بات میں ممتاز رہیں نہ رزق میں نہ عدل میں نہ مجلس میں یہ سب ڈھکوسلے دولت کے ہیں
جب تک اسلام قوی تھا مسلمان دین پر قائم تھے تب تک یہی انتظام رہا اسلام میں بزرگی
بمقدار آدمی کے علم و تقوی کی ہی نہ اوسکے نسب و رشتہ داری کی ان اکرمکم عند اللہ
اتقاکم آن اولیاؤہ الا المتقون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اپنے قریب کو کسی عہدے
پر مامور نکیا تقسیم غنائم و اموال میں سب مسلمانوں کو برابر رکھا غیروں کو بقدر اونکی خیر خواہی
و جانفشانی کے خطاب دیے جاگیر بخشی اکرام کیا انعام دیا مقرب اپنا بنایا خلافت کو اصحاب
میں چھوڑا اہل بیت کی خصوصیت نہ کی اتفاقاً اگر کسی سائی بندے نے کوئی اچھا کام نمایاں کیا
تو اوسکے لائق اوسکو بھی خطاب دیا ثنا کی خالد بن الولید کو سیف اللہ کا لقب بخشا کسیکو
امین امت کا کسیکو اپنا ہمراز فرمایا کسیکو علم فرائض کا زیادہ عالم بتایا کسی کو حیا پر در فرمایا
کسیکو ارحم امت کہا کسیکو بڑا قاضی ٹھہرایا غرضکہ مناصب شرعی بقدر لیاقت دیے یہ نہیں
کیا کہ قریش کو بوجہ قرابت مناصب یا خطاب یا جاگیر یا انعام یا اکرام کے ساتھ مخصوص کیا ہو
حدود شرعی و تعزیرات دینے کو سب میں برابر جاری رکھا اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ بمقدمہ

سرقہ فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ چوری کرے تو میں اوسکا ہاتھ بھی کاٹ ڈالوں فاطمہ علیہا السلام نے لونڈی غلام مانگے پیکی پیستے پیستے ہاتھ بن گئے پڑ گئے تھے مشک پانی کی لاد لاد کر لاتے لاتے بدن پر بٹ ہو گئے تھے اونکو خادم نہ دیا تسبیح وغیرہ سکھا دی غیروں کو ہزاروں لونڈی غلام باٹ دیے جنھوں نے حضرت کا ساتھ دیا تھا الحاصل امارت گناہوں کا منبع ہے لاکھ میں اگر ایک امیر کی نجات بھی ہو تو غنیمت ہی جس امیر کو دیکھو ایک نہ ایک فتنے میں مبتلا ہی دنیا کا عیش کے دن کا ہی یہاں کی بیکری کیا حقیقت ہی بلکہ جو امراض امراد کو ہوتے ہیں حواسقام انکو گھیرتے ہیں جو شوق ذوق انکو نیک باتوں سے روکتا ہی وہ ہرگز غربا کو نہیں ہوتا ؎

علالست این کہ ہمہ اہل دول بی دردند ہر کرا دیدم ازین طائفہ آزار ے دشت

جس جس طرح کا مال خزانہ ریاست میں آتا ہی اکثر ناجائز ہی جس جس جگہہ صرف ہوتا ہی غالبا وہ کام گناہ کا ہی تصویر کھینچنا کھچوانا حرام ہی امیروں کا گھر دیکھو اسقدر تصاویر در و دیوار سے لگے ہوتے ہیں یا مجرو نہیں رکھتے ہیں کہ بتخانہ بھی اوس سے شرماتا ہی بھلا یوچھو کتنے اپنے زور دیا ہے کہ یہ تصویر لگا دیں تاکہ تعظیم نہیں کرتے اس سے کیا ہوا اگر تعظیم کرتے تو کافر ہی ہو جاتے اب مرتکب کبیرہ ہیں اسراف کا کچھہ ٹھکانا نہیں کوئی ایک ٹوپی میں لاکھہ روپیہ لگا دیتا ہے کوئی ایک مہری پچاس ہزار کو لیتا ہی حیدرآباد میں ایک میز طعام کی پانچ لاکھہ کو لیگئی تیرو جھاڑ ایک حویلی میں لگائے گئے یہ سارے جھاڑ فانوس ہانڈی چھت گیری دیوار گیری اگر اسراف نہیں ہی تو کیا ہی یہ چند غریب مسلمانوں کا حق تھا سو وہ تو فاقہ کشی کریں ننگے بھوکے بیٹھیں در و دیوار و قبر کو کپڑا اچھایا جاوے جسکی ممانعت ہی وہ حق اس جگہہ صرف ہوا قرآن شریف میں فرمایا ہی ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفورا یعنی یہ مسرف لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں شیطان کافر ہی سو یہ سارے سلاطین گویا شیاطین ہیں اسلئے کے سیکڑوں رسوم منکر و عادات بدعات ہیں جو شرائع کیطرح چلا رہے ہیں

یہاں مروج ہیں سکایاں کرنا ایک نئی کتاب بنانا ہے

کتاب المفاخرۃ والعصبیۃ

حدیث مین آیا ہی لوگ باز رہین اپنے باپ دادون پر فخر کرنے سے جو مرگئے وہ تو کوئلون جہنم کے یا ذلیل تر ہین نزدیک خدا کے گوبر کے کیڑے سے جو اپنے پاخانہ کو ڈھکا پھرتا ہی اللہ نے تم سے نخوت جاہلیت کو دور کیا فخر آبا دور کیا اب تو یا مومن پرہیزگار رہی یا فاجر بدبخت تم سب آدم کی اولاد ہو آدم مٹی سے بنے ہین یعنی پھر فخر کس بات کا ہی یہ حدیث سنن مین ہی واثلہ بن اسقع نے پوچھا اے رسول خدا عصبیت کیا ہی فرمایا یہ ہی کہ تو مدد کرے اپنے قوم کے ظلم پر دوسری حدیث مین ہی وہ ہم مین سے نہین جو نصرت حمایت قوم کے بلاوے یا حمایت کی راہ سے لڑے یا حمایت کرتے کرتے مرجاوے تیسری حدیث مین ہی محبت چیز کی اندھا بہرا کر دیتی ہے یہ سب وصف آجکل ہمیرہ نہین ہر بود مین دوستی دشمنی اللہ کے لیے فرض ہی یہان خلافت اوسکے خدا کے دشمن دوست ہین کیسے دوست ہین جو جان و دل فدا ہی خدا کے دوست دشمن ہین اہل ہمسلم و تقوی کی صورت بری لگتی ہی مسلمانون کی صحبت سے نفرت ہی ہندو شیعہ فاسق فاجر نیچر دہری شاعر مصاحب ہین قوم کی حمایت ہی وہ کیسا ہی برا کام کرین اچھا ہی اوسنے دل نہین پھرتا کوئی ہون ہی کوئی خالہ ہی کوئی بھائی ہی کوئی بیٹا ہی کوئی بھتیجا ہی اسلام کی اطاعت یا خدا و رسول کی محبت ہوتی تو کبھی تو ڈر آخرت کا ہوتا یہان تو بیگانے خدا و رسول سب سے زیادہ محبوب ہین کوئی ناراض ہو لیکن یہ ناراض نہون حالانکہ تجربہ والون نے کہا ہی کہ جو خرابی دین و دنیا کی انسان کو لگتی ہی وہ انھین اقربا و اخوان کے سبب سے ہوتی ہی جب یوسف علیہ السلام سے بھائی کے ساتھ بھائیون نے وہ کچھ کیا جو قرآن شریف مین مذکور ہے تو پھر اور بھائی بندون سے کیا امید خیر ہی ؎

جاگ ان بردہ فروشون سے کہا نکے بھائی
بیچ ہی ڈالین جو یوسف سا برادر ہووے

یہ رشتہ ملوسوزی بھائی بندون کی جب ہی تک ہی کہ انکو ریاست سے کچھ ملتا رہتا ہی مفلس کا کوئی رشتہ دار نہین آسودہ کے ہزارون رشتہ دار بن جاتے ہین جو عقلمند ہین سمجھکر چلتے ہین

بڑا تجربہ کار ہین وہ اونکو دیکھکر نقصان مال و مآل کرتے ہین بلکہ اونکی حمایت مین اپنا
اپنا برباد کر دیتے ہین قیامت کے دن یہ اپنے ہون یا بیگانے کچھ کام نہ آوینگے پھر انکے لیے
ایمان کھونا مال برباد کرنا کیون لوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ
لکل امرئ منہم یومئذ شان یعصمہ اللہ تعالی اگر سمجھ دے تو کسی کے لیے اپنے مال و ایمان کا
نقصان نکرے اوستاد کیر بیچھ رہے ہیتے کا حکم ہی ہیر کسی کی نہ سنے وے چاہے خدا
خدا و رسول راضی رہین سارا جہان ناراض ہو تو بلا سے ہو یہ ایک ادنی درجہ اسلام و ایمان
کا ہے بڑا درجہ تو اگلے لوگ لوٹ لے گئے یہ اولیا بھی اگر ہمین ہاتھ لگے تو وہی سعادت

کتاب فضل الفقر

حضرت نے فرمایا تمکو مدد و رزق طفیل مین ان ضعیفون کے ملتا ہی ہین جنت کے دروازے
پر کھڑا ہوا دیکھا اکثر جانیوالے اوسمین مسکین محتاج لوگ ہین آسودہ لوگ روکے گئے ہین دولت
سے نا روالے نار مین بھیجے گئے دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا زیادہ جانیوالے اوسمین
عورتین ہین دوسری حدیث مین ہی ہے بہشت کے اندر جھانکا دیکھا تو اکثر بہشت والے
فقیر لوگ ہین دوزخ مین جھانکا تو عورتون کو بہت سا پایا مراد فقرا دولت غنی مسلمان ہیں یہ
گدا جو بھیک مانگتے پھرتے ہین نہ نماز کے نہ روزے کے نہ خدا کو جانین نہ رسول کو پہچانین حضرت
ایک بوریے پر سوگئے بدن پر اوسکا نقش ہوا تو آیا عمر بن خطاب نے کہا فارس و روم برے
آرام مین ہین حالانکہ خدا کو نہین پوجتے اس امت کے لیے بھی دعا وسعت کیجئی فرمایا انکے
مزے انکو دنیا مین جلدی دیدیے گئے کیا تجھے یہ اچھا نہین لگتا کہ دنیا اونکے لیے ہو آخرت
ہمارے لیے دعا مین یہ فرمایا کرتے اے اللہ مسکین جیا مسکین مار مسکین اوٹھا اسلیے کہ یہ بہشت
مین چالیس برس پہلے جاوینگے اللہ کا ہر دن برابر ہزار برس کے ہی اس حساب سے جو جیا سو
برس یا نو سو برس پہلے گیا اوسکا کیا پوچھنا قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا فرمایا
کسی فاسق کے چین کرنے پر رشک نکر تو کیا جانے کہ وہ مرنے کے بعد کیا دیکھیگا اوسکے لیے

تو اللہ کے پاس ایک قاتل ہے جو مرنیوالا نہین یعنی آگ دوزخ دنیا مسلمان کا جیلخانہ ہی قحط سالے
ہی جب دنیا سے نکلا تو گویا قید خانے سے چھوٹا خدا جب کسی اپنے بندے کو چاہتا ہی تو دنیا سے
اوسکو ایسا بچاتا ہی جیسے کوئی تم مین کا اپنے بیمار کو پانی سے بچادے اس سے معلوم ہوا کہ
مسلمان نادارون کو اللہ دوست رکھتا ہی رہے سعادت ہم غریبون کے فقیری امیری
دل کی ہی مال کی نہین بہت امیر فقیرون مین شمار ہونگے بہت فقیر جو حرص دنیا مین مرگئے امیرون
کے ساتھ اوٹھینگے فرمایا جو مجکو چاہتا ہی محتاجی اوسکی طرف نالے ندی کے بہاؤ سے بھی جلدتر
آتی ہی ایک آدمی نے محتاجی کا شکوہ کیا ابن عمر نے کہا تیرے پاس جورو ہی کہا ہان کہا گھر
ہی کہا ہان کہا تو غنی ہی اوسنے کہا ایک خادم بھی ہی کہا پھر تو تو بادشاہونمین سے ہے
معاذ بن جبل کو جب یمن بھیجا فرمایا خبردار چین نہ اوڑانا اللہ کے بندے چین نہین کرتے
جو تھوڑے رزق پر اللہ سے خوش رہے اللہ اوسکے تھوڑے عمل پر اوس سے راضی ہو جو
مومن فقیر عیالدار ہو کر پارسائی کرے وہ اللہ کا محبوب ہی

کتاب الامل والحرص

آدمی کے پاس اگر دو جنگل ہون مال کے تو وہ تیسرا جنگل چاہیگا اسکے پیٹ کو سوا مٹی کے کون بھرے

گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور

اس امت کی عمر ساٹھ برس سے ستر تک کی ہی اس مقدار سے بڑھنیوالے کم ہین بیشتر ساٹھ برس تک جلایا اوس سے گویا عذر کرلیا یعنی اوسنے اتنا جی کر بھی توبہ نہ کی تو اب کیا
ہوتا ہی بنی آدم بڈھا ہوتا ہی لیکن حرص مال کی حرص عمر کی اوسمین جوان ہوتی جاتی ہی فرمایا
درستی اس امت کی صلاح و زہد مین ہی بگاڑ اوسکا بخل و آرزو مین ہی زہد کے معنی ہین حلال
رزق کھانا آرزو کا کم کرنا

کتاب الریاء والسمعہ

ذرا سے ریا کو شرک فرمایا ہی غریب ہو یا امیر جو کوئی جو کام دنیا مین ناموری و تعریف کے لیے

کرتا ہی اوسکا کچھ اجر نہین بلکہ اولٹا گناہ گلے بندہتا ہی اللہ تو دل کو دیکھتا ہی کاموں کو نہین
دیکھتا ایسے آدمیون کو حکم ہوگا کہ ان کاموں کا اجر اونھین سے مانگو جنکے لیے کیا ہی اتنا نماز
روزہ حج وغیرہ بھی لوگون کے دکھانے سانے کو رہ گیا ہی جس امیر رئیس کو دیکھتے ہین کہ یہ
دینداری سے خوش ہوتا ہی اوسکی خوشامد کو وہی کام کرنے لگتے ہین اگر وہ فاسق ہو جاوے
تو پھر ہرگز یہ لوگ وہ اچھے کام نکرین اسے روپ مین ظاہر ہون تعالہ کا علم قاری کی قرارت
عابد کی عبادت متقی کا تقوی جب اسلیے ہوا کہ ہم اں کاموین مشہور عالم ہون سب لوگ ہمکو
اچھا سمجھین مستحسن جانین تو یہ کیا ہوا کہ رہ گیا اصل وہی کام کو قبول کرتا ہی جو صرف
اوسکے لیے کیے دل وایمان سے بجالاوے کسی کی تعریف یا ہجو سے غرض سو یہ فتنے بھی ایسے
عام ہین کہ اوس سے بچنا سخت مشکل ہے امیرون کو تو عادت ہی کہ وہ نامور ی تعریف پر مرتے
ہین ہر امر مین اپنی شہرت طلب کرتے ہین سارے کام فخر کے لیے ہوتے ہین خوشامد کے عاشق
ہین مگر اکثر عام اہل علم مسلمان غریب بھی اس بلا مین مبتلا ہین خیال کرو جب ریا شرک اصغر
تو ریا کا مشرک ٹھہرا مشرک کی مغفرت ہرگز نہوگی عمر بھر کی محنت اعمال حسنہ کی جاکنی ہیں گئی
یہ کیا مشکل دستور ہی خدا اس سے بچاوے متولیون کا مناظرہ جا۔ لہ مکابرہ ایک دوسرے پر
ردو قدح کرنا بھی غالبا اسی لیے ہی کہ خلق جانے کہ ہم جیت گئے دوسرا ہار گیا اسلیے نہین ہے
کہ حق بات ظاہر ہو اوسکو مانین اوسپر عمل کرین بلکہ اپنی ہی بات کی جہانتک ہو سکے پرورش
کرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ مقصود ریا و سمعہ ہی نہ حق پرستی و دینداری

حکم فتنہ

فتنے کے معنی ہم پہلے ہی بتا چکے ہو کچھ ذکر کیا گیا وہ سب فتنے مین داخل ہی اب یہ بتاتے ہین
کہ جو فتنے اس امت مین ہونیوالے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سب کی خبر پہلے سے
دیدی یہ بہت بڑا سمجھو ہی فتنون کے جتنے اقسام تھے ظاہر و باطن کے وہ بھی ہمکو سکھا دیے
اس سے زیادہ اور کیا ہمپر احسان ہوگا حذیفہ نے کہا ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہوکر

جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا سب کہدیا کوئی بات نچھوڑی کسی نے اوسکو یاد رکھا کوئی بھول گیا جس دلمین فتنے کا اثر ہوتا ہی اوسکی مثال یہ فرمائی جیسے کالا اوندھا کوزا نہ اچھی جانے نہ بری اپنے دل کی کیے جاتا ہی حذیفہ نے پوچھا اس خیر کے بعد شر بھی ہوگا فرمایا ہان دہوان ہوگا یعنی خالص خیر نہوگی پوچھا وہ دہوان کیا ہی فرمایا ایک قوم ہوگی جو میری سنت پر نچلیگی میری راہ پر نہوگی کوئی کام اونکا اچھا ہوگا کوئی بُرا پوچھا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا فرمایا بلانے والے ہونگے جہنم کے دروازون پر جسنے اونکی بات مانی اوسکو جہنم مین پھینکا پوچھا وہ کون ہین فرمایا ہمارے جنس کے ہین ہماری ہی بولی بولین گے مین نے کہا پھر مین کیا کرون فرمایا جماعت اسلام کو پکڑے رہ مینے کہا اگر جماعت نہو نہ کوئی امام ہو فرمایا سب فرقون کو چھوڑ کر الگ بیٹھ رہ کسی درخت کی جڑ ہی پکڑ کر یہانتک کہ تجکو موت آوے تو اسی حال پر ہو یہ مضمون تو حدیث متفق علیہ کا ہی مسلم کا لفظ یہ ہی کہ ایسے لوگ ہونگے جنکے دل شیطانون کے سے دل بدن انسانون کیسے بدن دیکھو مصداق اس حدیث کا کیسا پورا پورا اسوقت مین موجود ہی جسمین ذرا بال برابر کا فرق بھی نہین ہی ایسا وقت جب آیا تو ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جو حکم اسوقت کا حدیثون مین وارد ہی اوسپر عمل کرے اگر نجات چاہتا ہی نہین تو وہ جانے اوسکا کام جانے ہمین کیا تین بار فرمایا فتنی جلدی ہونگے اونمین بیٹھا چلنے والے سے بہتر ہی چلنے والا دوڑنیوالے سے اچھا ہی جب فتنہ واقع ہو تو اونٹ والا اپنے اونٹون مین بکری والا اپنی بکریون مین زمین والا اپنی زمین مین جا رہے یعنی فتنے سے الگ ہو کر کسی نے پوچھا جسکے پاس اونٹ بکری زمین کچھ نہو وہ کیا کرے فرمایا اپنی تلوار کی دھار پتھر سے توڑ ڈالے پھر نجات چاہے اگر ہو سکے ایک آدمی نے کہا بھلا اگر زبردستی کوئی پکڑ کے دو صفون مین سے ایک مین لیجاوے کوئی اوسکو تلوار سے مارے یا کوئی تیر آ لگے جس سے وہ مر جاوے تو پھر کیا ہو فرمایا وہ اپنا تیرا دونو کا گناہ لیکر جہنم والون مین ہوگا اس مضمون کی اور بہت حدیثین ہین عقلمند دور اندیش نجات طلب کو یہی ایک حدیث کافی ہی حذیفہ نے کہا کوئی فتنہ انگیز دنیا کے تمام ہونے تک نہوگا جسکی ہمراہی تین سو یا زیادہ ہون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے اوسکا نام اوسکے باپ وقوم کا نام ہمکو بتا دیا دواہ وحافظہ فرمایا ہمکو ڈرایا اپنی امت پر
انھین گمراہ اماموں کا ہی جب سے اس امت مین تلوار چلیگی پھر قیامت تک نہ اوٹھیگی با بن ہمکو
سے فرمایا گھر مین بیٹھ رہ زبان روک اچھا کام کر برے کام کو چھوڑ تجھ مین اپنی جہان کی خبر لے
عوام کے کام کو چھوڑ دواہ الترمذی فرمایا نزدیک ہی کہ ہوویگا ایک فتنہ بہرا گونگا اندہا جسنے
اودہر جھانکا اوسکو اسنے پکڑ لیا اوسمین ہونہ سے کچھ نکالنا ایسا ہی جیسے تلوار ماری دواہ
ابوداود تین بار فرمایا بکتا رہا وہ ہی جو فتنے سے بچا خود دعا کی ہی کہ ہمین جیر مفتون مارلے آمین
مین یہ دعا سکھائی ہی دسا لاتجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین جو فتنے آجتک اس امت مین ہوئے
اونکو نام بنام بتا دیا علما احدیث نے اونکا مصداق بھی بتا دیا جو اب تک نہین ہوئے وہ ہوتے
جاتے ہین اونمین سے ایک فتنہ احلاس نام ہی اوسمین بھاگنا لڑنا ہوگا پھر فتنہ سراء ہی جسکا وہ ہوگا
ایک شخص کے قدم کے نیچے سے نکلے گا وہ آپکو سید خیال کریگا حالانکہ وہ مجھے نہین ہی تیرے
دوست تو پرہیزگار رہین پھر لوگ ایک ایسے آدمی پر صلح کرینگے جیسے چھپڑا ٹہی پر پھر فتنہ دہیما
ہوگا امت مین کوئی ایسا نہین ہی جسکو طمانچہ اوسکا نہ لگے جب کہین گے ہوچکا وہ پھر بڑہیگا
اوس فتنے مین صبح کو آدمی مومن شام کو کافر بنے گا یہانتک کہ لوگ دو گروہ ہوجاوینگے ایک
ایمان والے جسمین نفاق نہین دوسرے نفاق والے جنمین ایمان نہین جب ایسا حال ہو تو تو
دیکھو دجال کی آج یا کل دواہ ابوداود ہم خیال کرتے ہین کہ اب وہ زمانہ آگیا ہی کہ مصداق
اس حدیث کا ستایہ ہم ہی اپنی آنکھون سے خدا نکرے دیکھین یا اپنے کانون سے سنین اس
تیرہوین صدی ہجری مین امت سے نائب دجال ہر فرقے مین پیدا ہوگئے ہین طرح طرح سے عوام کو
ایسی ہر ایک طرف بلاتے ہین مختصر ذکر اونکا اس کتاب مین آوے گا

یہ بتا اشراط الساعۃ

قیامت کے سامتون نشانیون مین یہ ہی کہ علم اوٹھ جاوے جہل بڑہ جاوے زنا بہت ہونے
لگے شراب خوب پی جاوے مرد تھوڑے ہون عورتین زیادہ ہون یہانتک کہ پچاس عورتون

ایک مرد کار باری ہوا امانت دار سے جاتی رہے امیر نالائق ہون سال برابر جیسے کے ہو
مہینا جیسے جمعہ جمعہ جیسے دن دن سے گھڑی گھڑی جیسے شعلہ آگ کا غنیمت کا مال دولت
ٹھہرے امانت کو غنیمت کا مال سمجھا جاوے زکوۃ دینا تاوان ہو علم سیکھین دنیا کے لیے شوہر
جورو کا مطیع ہو ان کی نافرمانی کرے یار کو پاس بٹھاوے باپ کو الگ بھگاوے مسجدین چیخین
چلاوین قوم کا سردار وہ ہو جو اونمین فاسق ہی رذل امیر ہون تعظیم ڈر کے مارے کیجاوے گانے
والیان باجے کھلم کھلا نکلین شراب پی جاوے پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے اسکے
مصداق پہلے تو رافضی تھے اب فرقہ تقلیدیہ یہ لوگ سلف پر طعن کرتے ہین جو اونکی راہ پر
چلے اوسکو فرقہ جدیدہ بتاتے ہین ایسے حال مین انتظار ہی سفیانی ہوا اور زلزلہ و خسف و مسخ
و قذف کا چنانچہ بعض انمین سے اس صدی سیزدہم مین پائی گئی اسکے بعد لگاتار نشانیان
ظاہر ہونے لگین گی جیسے کسی ہار کی لڑی توڑ دی شروع تو ان علامات کو دو سو برس ہجرت
سے ہو گیا ہی اب روز بروز زیادہ ہوتی ہی ان نشانیون کو علامت بعدی ٹھہرایا گیا ہی انمین
بڑی نشانیان اونکی ابتدا ظہور مہدی نزول عیسی علیہما السلام سے ہی اونکے وقت مین جو
فتنے ہونگے یا بعد اونکے تا قیام ساعت بیان اونکا حجج الکرامہ مین کیا گیا ہی اسمین بعد خلافت
راشدہ سے آجتک حوادث ہوئے اور وہ نشان قریب ساعت کے سمجھے گئے اونکا ذکر بھی کتاب
مذکور مین مفصل بقید سال و ماہ ہو چکا ہی

ذکر فتن گذشتہ

منجملہ ان فتن کے ایک انتقال کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دنیا سے طرف آخرت کے
پہلا فتنہ سب مصیبتون سے بڑا تھا دوسرا فتنہ قتل عثمان رضی اللہ عنہ کا ہی یہ مظلوم مارے گئے
تیسرا فتنہ واقعہ جمل ہی جسمین حضرت عائشہ علی مرتضی سے لڑین چوتھا فتنہ واقعہ صفین ہے
جسمین معاویہ اور علی مرتضی سے لڑائی ہوئی پانچوان فتنہ واقعہ نہروان ہی جسمین علی مرتضی اور خوارج
سے لڑائی ہوئی چھٹا فتنہ ترک کرنا امام حسن کا ہی خلافت کو شتا توان فتنہ تسلط بنی امیہ کا

ملک اسلام پر آٹھوان فتنہ قتل سبط امام حسین کا اشارہ یزید پلید تو ان فتنہ واقعہ حرہ ہی اس فتنے مین مسجد نبوی کو ویران کر دیا گیا دسوان فتنہ قتل ہی ابن زبیر کا ہاتھ سے حجاج کے کیا ہوا فتنہ ویران ہونا مدینہ منورہ کا ہی بعد واقعہ حرہ کے بارہوان فتنہ ہدم ہی کعبے کا یہ بھی زمانہ حجاج مین ہوا اسنے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ و تابعی کو قتل کیا تیرہوان فتنہ قتل ہی زید بن علی کا چودہوان فتنہ دولت ہی عباسیہ کی پندرہوان فتنہ قتل ہی نفس زکیہ کا جو امام حسن کے پوتے کے بیٹے تھے سولھوان فتنہ غلبہ ہی فاطمیہ کا مصر وغیرہ پر تین سو برس تک یہ رافضی تھے سترہوان فتنہ غلبہ ہی قرامطہ کا انھون نے دین کی اہانت کی حرم شریف کو جلال کر دیا اٹھارہوان فتنہ غلبہ ہی تاتار کا مملکت اسلام پر اس فتنے کا نظیر دنیا میں نہین بتاتے مملکت عباسیہ کا زوال اسی ہنگامے مین ہوا ابن علقمی وزیر مستعصم و نصیر الدین طوسی دونو رافضی تھے انکے سبب سے یہ فتنہ ہوا اوسدن سے آجتک پھر اسلام نہ پنپا اوگیسوان فتنہ نار ہی کا ہی سنہ ۶۵۴ھ چھ سو چون مین یہ آگ نکلی حرم مدینے تک پہونچی بیسوان فتنہ غلبہ ہی روافض کا ظاہر کرنا انکا لعن وطعن کو سلف پر یہ فتنہ دین مین سب فتنون سے زیادہ ہوا بغداد و شیراز وغیرہ سب انکے تصرف مین آگیا تھا اکیسوان فتنہ جلجانا ہی مسجد نبوی کا آگ لگ کر بائیسوان فتنہ کھا ہی دجالین کذابین کا قریب تیس نفر کے اس امت مین قیامت سے پہلے نکلینگے اونمین چار عورتین ہونگی باقی مرد ہونگے جو وقتاً فوقتاً اس امت مین ظاہر ہوئے اور ہوتے رہینگے یہ تحدید نہین ہی بلکہ بطریق تکثیر ذکر اس عدد کا کیا گیا ہی منجملہ ان کذابین کے ایک اسود عنسی ہے یہ صنعا مین ظاہر ہوا تھا دوسرا مسیلمہ کذاب ہے یہ یمامہ مین تھا یہ دونو مدعی نبوت تھے مارے گئے قوم تغلب مین سجاح نے دعوی نبوت کیا یہ عورت تھے زمانہ ابن الزبیر مین مختار بکلا مدعی نبوت دعوی تھا متنبی شاعر نے دعوی نبوت کا کیا ہے اسکو متنبی کہتے ہین ایک شخص مہوذ نام تھا عراق کو اسنے تباہ کیا سادات کو ذلیل کیا دعوی رسالت و غیب دانی کا رکھتا تھا پھر نجدی قرمطی اور اوسکے بھائیون نے زور پکڑا شام پر غالب ہوا پھر شیخانی نے زمانہ راضی باللہ مین دعوی

الوہیت کیا آخر کو مارا گیا شاعر والہ نہین ایک جوان نے کہا مین علی ہون میری بی بی فاطمہ
ہی ایک دوسرے نے کہا مین حیدر علی ہون تھانہ مدین ایک شخص پیدا ہوا اوسنے کہا مین نبی ہون
ایک اور شخص مدعی رسالت ہوا اوسکا نام لاحتا غازی ساحر نے بھی اسیطرح کا دعوی ظاہر
کیا ایک عورت نے نبوت کا دعوی کیا ایران مین مذہب بابی کا نکلا الحاصل بہت عدد تو
قبل اس مدعی کے پورے ہوگئے مطلق کذابین دجالین کا حصر نہین جسکا ذکر اسجگہ کیا گیا ہے
انمین ہر شخص کیطرف ہزارون عوام ہوگئے مگر آخر کو کوئی قتل ہوا کوئی قید مین مرا کسی پر کوئی
بلا نازل ہوئی اسلام کا صدق ان مدعیون کا کذب سب پر کھل گیا و بعد الحمد جونپور مین ایک شخص
سید محمد نام تھا اوسنے دعوی مہدویت کا کیا تھا ہندوستان مین آجکل ایک شخص سید احمد نام ظاہر
ہوا ہی وہ مدعی نبوت فرقۂ وہریہ ہی اردو مین اوسکی تحریر تقریر ذریعۂ اخبار جا بجا پہونچتی ہے
ایک تفسیر قرآن شریف بھی لکھی ہی جسمین تحریف کو خوب دخل دیا ہی اپنے خیال مین نئے
نئے معنی نکالے ہین بعض اہل اسلام نے اس تفسیر کا جواب دندان شکن لکھا ہی پہلے یہ شخص مسلمان
تھا اب اسنے اپنا نام نیچر رکھا ہی مذہب طبایعین اختیار کیا ہی ہنوز زندہ ہی اوسکا یہ دعوی ہے
کہ نبوت خدا کیطرف سے مقرر نہین ہوتی نہ خدا کی طرف سے کوئی پیغام لاتا ہی جو پیغام لانیوالا
پیغمبر کو نظر آتا ہی وہ ایسا خیال ہی جیسے دیوانون کو بندہ جاتا ہی انبیاء کے معجزات کا انکار ہی
موسی علیہ السلام کے لیے جو دریا پھٹ گیا اوسکو مدوجزر بتلاتا ہی فرشتون کے وجود کا منکر ہی
قرآن کے حکم مین یہ کہتا ہی کہ یہ لائق یقین نہین احادیث صحیحہ کا انکار حضرت کی جناب بے ادبی
کا قائل ہی جنت و نار کا منکر ہی معاد کو روحانی بتلاتا ہی مینے اس شخص کو بزمانۂ طالب العلمی
شہر دہلی مین دیکھا تھا اوسوقت تمام کا مسلمان صدر امین کچہری تھا مفتی صدر الدینخان مرحوم
صدر الصدور تھے معلوم نہین کس بات پر وہ اس سے خفا ہوگئے ایک غزل اسکے حق مین لکھی
اوسکا ایک شعر اونکی زبان سے سنا ہوا ابتک یاد ہی ؎

بیش ازین نیست کہ اک تیرہ درون سے نکلی — اس بگڑنے سے ترے ہمکو ضرر کیا پہونچا

اب جو خیال کیا گیا تو یہ شعراء کی کرامت ہی اسلیے کہ قبل اسکے دعوی پیغمبری کے وہ مدعی اسلام تھا اور سکو تیرہ دردوں کہا وہ متولد اب صادق آیا اسکے ہاتھ کا ایک کاغذ مینے دیکھا اور مین لکھا ہی امورات قیامت جو بیان ہوئے ہین وہ اجسامی نہین ہین صرف تشبیہ واسطے افہام انسان کے ہی علماء محققین کا یہی مذہب ہی کہ نہ نعیم جنت جسمانی ہی نہ عذاب جہنم کچھ ملا اپنی نادانی وحماقت سے اوسکو جسمانی تصور کرتے ہین روح کی کیفیت افعال نیک سے اچھی افعال بد سے بری ہوتی ہی باقی بلفظہ وبقلمہ مورخہ یکم ستمبر ۱۸۶۲ء یہ شخص زمرۂ اسلام مین ظاہر ہوا ہی مگر ابن صیاد وقت نائب دجال کذاب ملحد ہی اسکے مذہب کا مدرسہ فی الحال علیگڈھ کہا ہین ہی تواریخ یورپی وکتب فلاسفہ سے مسئلہ شرعی اسلام مین دخل دیتا ہی عقل کو رہبر کل سمجھتا تیئیس برس سے ایجاد اس مذہب کی ہوئی ہی انگریزی اردو مین تالیف کرتا ہی اسوقت تک اسکے ساٹھ برس سے متجاوز ہی ہر چند مذہب تیجر یہ کا اول کی طرح اب اعتبار نہین ہی لیکن ہنوز اس منباد کا قلع ہونا دور تاخیر مین پڑا ہی فرقہ ہنود مین بھی اس قسم کے دو ایک آدمی ظاہر ہوئے ہین آرا نجلا بابو نوین چندر سین بابو کیشب چندر سین ہین یہ دونو بابو مذہب برہم سماج کے پیشوا بنے ہین مذہب ویدانتی کی اصلاح ذریعہ تعوا عد تیجر کرتے ہین انکے مذہب معقول کے مسائل ایسے ہین کہ ویسی یورپی دونو اور مین پہنچ جاتے ہین بائیس برس سے یہ جنتہ نکلا ہی زبان انگریزی اردو بنگلہ سنسکرت مین تالیف اس مذہب کی موجود ہی کلکتہ اس مذہب کی رشدی ہی تیسرے منشی کنہیالال الکھ ہاری ہین حصر اس نتیجہ کا عقل شخصی پر رکھا ہی انکے اتباع کسی نقل یا دوسرے کی عقل کو نہین مانتے انجانا کافی سمجھتے ہین کہ کل مسنوع مین وجود صانع ہو آدمی جیسا صنع دیکھے ویسا کرے یہی عین عبادت صانع ہی باقی سب ڈھونگ سوانگ ہی اس مذہب کا مطبع کارخانہ شہر مذکور مین ہی اسکی بھی تخمیناً بائیس برس سے نکلے ہوئے تصنیف اس مذہب کی اردو زبان مین ہی جو تجی ہوائی دیانند سرستی ہے یہ مذہب ویدانتی کو معقول صورت مین ظاہر کرتے ہین مدعی صحت الموار قدیمہ ہنود کے ہو کر حال کے طریقہ پوجا پتر کی اصلاح چاہتے ہین انکا مطبع کارخانہ بنا رس مین ہی بیس برس سے

یہ دہریم نکلا ہی تھا کہ زمانہ حدوث سید احمد خان نیچر کا اور ان جملہ بیخبر کا قریب یکدیگر ہے اور کیون نہو کہ الکفر ملۃ واحدۃ ان فتن کے سوا اور بہت فتن ہین جو اس امت مین ہوچکے اور ہوتے رہتے ہین کتاب اذاعہ مین اونکو گن کر بتا دیا گیا ہی جیسے فتح سرائن فتح ایلیا زوال ملک عرب سے سوکھ جانا پہاڑونکا اپنی جگہ سے ہونا نصف کا مشرق مغرب جزیرۂ عرب مین غلبہ فرنج کا ہونا وبا کا پڑنا قحط کا نکلنا آگ کا آنا سرخ آندہی کا گرنا تارون کا سنہ ۲۴۱ ۳۲۲ سنہ ۹۳ مین سر پر لوطیون کے نکلنا ستارہ دنبالہ دار کا بارہا یہ سب فتنے تو ہوگئے اس جنس کے آیندہ بھی ہونگے اتمامہ وتتمۃ الکرامہ مین اسکی تفصیل لکھی ہے

ذکر فتن متزائدہ

قیامت نہ آویگی یہانتک کہ دو گروہ مین خوب لڑائی ہو دونو کا ایک ہی دعوی ہوگا اس کا مصداق حرب صفین کو ٹھہرایا ہی یہ واقعہ ہوچکا قریب تیس دجال کے نکلینگے انکو یہ زعم ہوگا کہ وہ رسول خدا ہین سید احمد نیچر نے بھی دعوی رسالت کا کیا ہی مراد ان دجالین سے دجال اکبر نہین جو کانا یہودی مدعی خدائی کا ہوگا بلکہ اوسکے نائب وخلیفہ مراد ہین جو اوسکی طرح دین اسلام کا بگاڑنا مٹانا چاہینگے چنانچہ ذکر اکثر ان دجالین کا اوپر گذرا آزانجملہ یہ ہی کہ عالم جاہل قاری فاسق ہون عالم بے قید ہون قرآن پرانا ہوجاوے اوسکے پڑہنے مین کچھ مزہ نہ آوے صوفی پہنین دل گرگ کیطرح ہون عمل طمع ہو ڈر ذرا نہو اگر کچھ نہ بنے تو کہین اب ہم اچھے کام کرینگے برا کام کرین تو کہین ہم استغفار کرتے ہین شرک نہین کرتے ہماری مغفرت ہوگی دنیا کے حاکم روز بروز بدتر لوگ ہون تجارت بہت پہلی عورت مرد کی مدد کرے تجارت مین جھوٹی گواہی کا چرچا ہو حق گواہی چھپائی جاوے مرد کم ہون عورتین بہت ہون زنا کی کثرت ہو یہ بلا امیرون کے گھر مین سب سے زیادہ رہتی ہی خود بھی اوسمین مبتلا انکے لونڈی غلام تو چوکتے ہی نہین بلکہ خسنے کو بھی بعض رئیس اپنی شان سمجھتے ہین مرد مرد سے عورت عورت سے اپنا کام نکالے عورت گھوڑے پر چڑہے نماز کم پڑہی جاوے خصوصا امراء ورؤسا اوسکو

زیادہ ضائع کرین مذہبی جھگڑے بہت ہون تعصب قومی بڑھ جاوے

ذکر تغیر ناس

آدمی ایسے ہین جیسے سواونٹ ہون اونمین ایک بھی لائق سواری کے نہین اچھے لوگ آگے پیچھے چلے جاتے ہین جو رہے وہ جیسے بھوسی جو یا کھور کی اللہ کو کچھ انکی پروا نہین جب اس امت کے لوگ تنزلے سے چلین فارس و روم کے شاہزادے انکی خدمت کرین تو اوسوقت اللہ انکے بدون کو انکے بہلون پہ مسلط کردیگا قیامت نہ آویگی جب تک کہ بڑا سعادتمند دنیا مین وہ ہو جو بیوقوف ابن بیوقوف ہو گھرون کو کپڑا پہناوین جیسے کعبے کو پہناتے ہین اونپر صبر کرنا ایسا مشکل ہو جیسے ہاتھ مین چنگاری کا لینا امیر شریر ہون غنی بخیل ہون کام عورتون کے حوالے ہون تو پھر قبر بہتر ہی روئے زمین سے نزدیک ہی کہ بلا سے ایک قوم دوسری قوم کو جیسے کہا نیوالے رکابی پر بلاتے ہیں یعنی امم جمع ہون مسلمانون سے لڑنے کو اوسوقت مسلمان بہت ہونگے لیکن جیسے جھاگ جو سیل مین بہ آتے ہین دشمنون کے دل مین ہیبت انکی نرہیگی انکے دل مین کاہلی آجاویگی یہ کاہلی دنیا کی محبت موت کی کراہت سے ہوگی فی الحال یہی حال ہے اسلام اور اہل اسلام کا جس قوم میں خیانت نکلی اونکے دلونمین رعب آیا جس قوم مین زنا پھیلا وہان موت آئی یعنی وبا جب ناپ تول مین کمی ہونے لگی رزق موقوف ہوا جب حکم ناحق جاری ہوئے خون ریزی ہونے لگی جس قوم نے بہادری کی اوسپر دشمن چڑھ دوڑا یہ سب تغیرات اس زمانے مین موجود ہین لیکن کوئی اونمین غور نہین کرتا انجام کار سے نہین ڈرتا اس امت پر آخرت مین عذاب نہین لیکن دنیا مین فتنے زلزلے قتل ہین شروع اسلام کا نبوت و رحمت سے ہوا پھر خلافت رہی پھر بادشاہی گزندہ ہوئے پھر جبریت و سرکشی و قہر و غلبہ کی سلطنت ہوئی زمین مین فساد پھیلا ریشمی کپڑے شراب سب کو حلال سمجھ لیا اسپر رزق ملتا ہی مدد ہوتی ہی یہ مضمون حدیث کا ہے دوسری حدیث مین یہ ہی ہے نبوت درمیان تمہارے جب تک خدا چاہے پھر اوٹھا لیگا

اوسکو اللہ تعالیٰ پھیر دیگی خلافت نبوت کی راہ پر جب تک خدا چاہے پھر اوسکو بھی اوٹھا لیگا
پھر جبر کا ملک کاٹنے والا جب تک خدا چاہے پھر اوسکو بھی اوٹھا لیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت
جب تک خدا چاہے پھر اوسکو اوٹھا لیگا پھر ہوگی خلافت منہاج نبوت پر پھر خاموش ہوگئے
یہ حدیث حذیفہ کی نزدیک احمد کے ہی اسکے مصداق اہل علم نے بتائے ہین لیکن حصر کرنا اونمین
ٹھیک نہین ہوسکتا ہی کہ مراد جبریت سے اس زمانے کی سلطنت ہو اسکے بعد جو دور مہدی
کا آویگا وہ دور خلافت نبوت کی چال پر ہوگا واللہ اعلم اب زمانہ قیامت کا نزدیک ہوگیا علم چھین لیا گیا
فتنے ظاہر ہوئے بجل آگیا قتل ہوتے لگے وہ وقت آگیا جسکے حق مین فرمایا ہی کہ نہین جاویگی
دنیا یہانتک کہ آویگا لوگون پر وہ زمانہ کہ نہ جانے گا قاتل قتل کیون مارا مقتول کہ مین کیون
مارا گیا دونو جہنم مین جاوینگے قیامت کے پہلے فتنے ہونگے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے
صبح کو آدمی مومن شام کو کافر شام کو مومن صبح کو کافر ایسے فتنون مین قاعد بہتر ہی قائم سے
ماشی بہتر ہی ساعی سے ایسے وقت مین اپنی کمان توڑ ڈالے اوسکی تانت کاٹ ڈالے تلوار کو پتھر
سے رگڑ ڈالے اسپر بھی اگر کسی شخص پر فتنہ گھس آوے تو پھر ہابیل کیطرح بنجاوے یعنے
قاتل نہ بنے مقتول بنے گھر مین ٹاٹ کیطرح پڑا رہے ہرگز کسی فتنے مین شریک نہو اللھم وفقنا

ذم دنیا

دنیا آخرت مین ایسی ہی جیسے کوئی اپنی اونگلی دریا مین ڈبو دے پھر دیکھے کتنا پانی لگتا ہی
اسکو مسلم نے مستورد سے مرفوعا روایت کیا ہی ایک بچہ مردار گوسفند پر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم گذرے فرمایا ایک درہم کو اسے کوئی لیگا کہا ہم تو مفت مین بھی نہ لین فرمایا دنیا اس بچہ
مردار سے بھی زیادہ تر حقیر ہی نزدیک اللہ کے رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ فرمایا حجبت النار
بالشھوات وحجبت الجنۃ بالمکارہ متفق علیہ من ابی ھریرۃ مسلم مین بجائی حجبت
حفت ہی مطلب ایک ہوا کہ شہوات کے بعد آگ ہی تکالیف کے بعد جنت ہی جن لوگون نے
دنیا مین خوب چین اوڑایا دل کی خواہشین پوری کین کھیل تماشے مین روپیہ صرف کیا وہ دھوم دھام

سے شادی بیاہ کیے بڑے بڑے محل بنائے باغ لگیا دکیے طرح طرح کے جشن کیے اللہ کا مال
اپنا مال سمجھا خلاف مرضی اوسکے اوٹھایا اپنے دل کا غصہ نکالا دل کی دوستی پوری کی نفس کی
مین رہے تا موری پر جان دیا کیے ہر کسی کی واہ واہ پر خوشامد در آمد پر خوش ہوئے ان کا
انجام نا رہی جن مسلمانون نے دنیا مین تکلیف سے بسر کی اکل و شرب مین حلال پر صبر کیا
حرام مال کی طمع نہ کی مال ملا تو جگہ پر اوٹھایا ہر مصیبت پر صبر کیا کوئی آرزو دل کی پوری
نہوئی ہر غم والم کو راحت سمجھا ہر جراحت کو راحت جانا اسراف سے بچے کسی کی حق تلفی
نہ کی دوستی دشمنی خاص خدا کے لیے رکھے نہ جی کے موافق دنیا داروں کے ہاتھ سے جو
آفت آئے اوسپر صبر کیا اسلام و ایمان کو کسی حالت تنگی و فراخی مین ہاتھ سے جانے نہ دیا
اسکا بدلہ اونکے لیے بہشت ہی ہر ہوای نفس کا انجام جہنم ہی ہر مکروہ کی عاقبت جنت ہے
اللھم ارزقنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ فقر کا کہ مجکو تم سے نہین ہی ڈر
اس بات کا ہی کہ دنیا تمکو خوب ملے جیسے اگلون کو ملے تم اوسمین رغبت کرو جیسے اونھون نے
کی وہ تمکو برباد کردے جیسے اونکو برباد کردیا متفق علیہ عن عمرو بن عوف بروایۃ
فرمایا وہ اچھا رہا جو مسلمان ہوا اوسکو رزق بقدر کفاف کے ملا ملے پر اوسنے قناعت
کی رواہ مسلم عن ابن عمرو ابی ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا
ملعونۃ وملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اس سے ثابت ہوا کہ علم کو فضیلت ہی مال پر مال ملعون ہی علم محبوب ہی دنیا مین کوئی چیز اگر
اچھی ہی تو یہی خدا کا ذکر و تعلیم و تعلم ہی باقی سب چیزون پر لعنت ہی مسلمان کو چاہیے
کہ ذرا اس حدیث کو سمجھے غور کرے کہ وہ مصداق اس حدیث کا ہی یا نہین یعنی اگر ذاکر
و عالم ہی تو خیر ورنہ دائرۂ لعنت مین پڑا ہوا ہی لفظ ذکر و علم نے یہ فائدہ دیا کہ اصل
سعادت انسان کی عبادت خدا ہی عبادت بی علم کی نامعتبر ہی اسلیے عمل کیواسطے
علم درکار ہوا علم وہی کتاب و سنت کا علم ہی جسکو حدیث مین ہمین بتایا ہی دنیا کی قدر

خدا کے سامنے اگر ایک پر پشہ کی برابر بھی ہوتی تو کبھی کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی
اوسمین سے نہ دیتا اسکو احمد و ترمذی و ابن ماجہ نے سہل بن سعد سے مرفوعا روایت کیا ہے
یہ حدیث صاف دلیل ہی اس بات پر کہ اہل دنیا مسلمان کامل نہین ہین دنیا اوسیکو دیجاتے
ہی جو خدا کا دشمن ہوتا ہی یہ قاعدہ اکثر یہ ہی نہ کلیہ اتفاقا اگر کسی پیغمبر کو بادشاہ بھی کر دیا جیسے
داؤد و سلیمان علیہما السلام تو وہ کچھ معارض اس حدیث کی نہین ہی اسلیے کہ سچے مسلمان
دنیا کو خدا کی مرضی مین صرف کرتے ہین تو وہ دنیا نہ تھہری دنیا وہ ہی کہ مال کو بیجا اپنے
دل کی خواہش موافق خرچ کرے دنیا سے محبت رکھے آخرت کو کبھی یاد نکرے آخرت کے لیے کوئی
کام نکرے خدا کا ڈر نہو حدیث مین آیا ہی جسنے اپنی دنیا کو دوست رکھا اوسنے اپنی آخرت کا نقصان کیا جس نے
اپنی آخرت کو چاہا اوسنے اپنے دنیا کا زیان کیا سو تم باقی کو اس فانی پر اختیار کرو رواہ
احمد والبیہقی عن ابی موسی دوسری حدیث مین ہی اشرفی روپیہ کا بندہ ملعون ہے
رواہ الترمذی عن ابیھریرۃ مرفوعا تیسری حدیث مین ہی جو کچھ مومن صرف کرتا ہی اوسکا اجر
اوسکو ملیگا مگر جو مٹی مین خرچ کیا یعنی عمارت بنانے مین رواہ الترمذی وابن ماجہ عن خباب
بادشاہون رئیسون نے ہزارون محل حاجت سے زیادہ بنا ڈالے کروڑون روپیے خاک
پتھر مین ملا دیے جب اسکا حساب لیا جاویگا دیکھیے کیا جواب دیتے ہین یہ رعایا کا حق تھا
جو اس خاک مٹی مین ملایا گیا حدیث مین تو اس عمارت کو فرمایا ہی جو مال حلال سے بضرورت
بنائی گئی ہی پھر جو عمارت بی ضرورت حاجت سے زیادہ مال حرام یا شبہ یا حق تلفی رعایا
وغیرہ ہو کر طیار کی گئی ہی اوسکا خدا حافظ ہی حلال مال اتنا کسکو میسر آسکتا ہی جو وہ اوسمین
اسقدر عمارت طویل عریض بنا سکے چوتھی حدیث مین ہی عن انس قال قال رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم النفقۃ کلھا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب یعنی سب صرف اللہ کی راہ مین ہی مگر عمارت اسمین کوئی خیر
نہین ہی ایک انصاری نے ایک قبہ بنایا تھا حضرت نے اوسکا سلام نہ لیا جب اوس نے

اوسکو ڈہادیا تب سلام لیا فرمایا کل سارا وبال علی صاحبہ الا ما لا بد منہ اور داؤد
عن انس جب ہر بنیا دو بال ضرری مگر ضروری تو دیکھنا چاہیے کہ ان ملاقات کا وزن ان جلیسوں کا
بوجھ جو بنانے والوں کی گردن و پیٹھ پر لادا جاویگا کسطرح اوسے اوٹھا سکتا ہی اللہ ہی خیر
کرے ہم سب کو توبہ نصیب فرماوے فرمایا جب بندے کے مال مین برکت نہین ہوتی ہی
تو وہ اوس مال کو مٹی پانی مین صرف کرتا ہی یعنی جو کوئی گھر بنانے مین مال صرف کرے یہ علامت
اس بات کی ہی کہ اوسکا مال بے برکت ہی رواہ البیہقی عن علی عائشہ کی حدیث مین ہی
حضرت نے فرمایا دنیا اوسکا گھر ہی جسکے لیے گھر نہین اوسکا مال ہی جسکے لیے مال نہین دنیا کے
لیے وہی جمع کرتا ہی جسکو عقل نہین رواہ احمد والبیہقی ابی ہاشم بن عتبہ سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عہد لیا اس بات پر کہ مال جمع کرنے کے لیے ایک خادم ایک سواری راہ خدا مین
تجکو کافی ہی رواہ احمد والترمذی فرمایا آدمی کا حق سوا ان تین چیز کے کچھ نہین ایک گھر
جسمین رہی ایک کپڑا جس سے ستر چھپاوے سوکھی روٹی پانی جسکو کھاوے پیوے رواہ الترمذی
عن عثمان فرمایا میرے دوستون مین میرے نزدیک بڑا رشک اوس مومن پر ہی ہو کم مال
کم عیال ہی نماز خوب پڑہتا ہی چھپی طاعت و عبادت خدا کی کرتا ہی لوگونمین مشہور نہین
کوئی اوسکی طرف آنکھ اوٹھا کر نہین اوسکا رزق اوسکا بقدر کفاف ہی رواہ مسلم پھر فرمایا
جلدی موت آوے اوسکے رونیوالے کم ہین میراث کم ہی رواہ احمد والترمذی ابن
ماجہ عن ابی امامۃ فرمایا جسنے صبح کی تم مین سے امن مین اپنی جان کی تندرستی مین اپنے
بدن کی اوسکے پاس ایکدن کی خوراک ہی تو گویا ساری دنیا اوسکے پاس جمع ہو گئی رواہ
الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ایک شخص نے ذکر کیا فرمایا ذرا اس ذکر کو کم کر
ڈالو کہ قیامت کے دن وہ ہی جو دنیا مین خوب پیٹ بھر کے کھاتا ہی رواہ فی شرح السنۃ
عن ابن عمرو رواہ الترمذی نحوہ فرمایا ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہی میری امت کے فتنہ
مال ہی رواہ الترمذی عن کعب بن عیاض یہ وہ فتنہ ہی جسکے پیچھے اولاد مال باپ کی

دشمن ہوجاتی ہی اپنے بگانے ہوجاتے ہین بھائی بھائی کے خون کے پیاسے ہوجاتے ہین اسکے لیے
ایمان فروشی آسان ہوجاتی ہی خون کرنا زہر پینا جاری کرانا سب کچھ اچھا نظر آتا ہی خدا
بچاوے فرمایا جب تو دیکھے کہ اللہ کسی بندے کو دنیا دیتا ہی باوجود اوسکی معصیتون کے
جسقدر وہ بندہ چاہتا ہی تو یہ استدراج ہی پھر یہ آیت پڑہی فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا
علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون
رواہ احمد عن عقبۃ بن عامر آدمی جب دیکھے کہ مجکو مال ملتا رہتا ہی مین گناہ کیے جاتا ہون
تو سمجھ لے کہ یہ اللہ کا دھوکا ہی کسی وقت وہ ایسا پکڑیگا کہ پھر جان چھوڑانا مشکل ہوگا الا من
احفظنا فرمایا تمھارے آگے ایک سخت گھاٹی ہی اوسکے پار وہی ہوگا جو ہلکا پھلکا ہی رشاء
البیہقی عن ابی الدرداء یہ گھاٹی ہی دنیا کا مال ہی جسکے پاس کم ہی وہ جلدی پار ہوجاویگا
بوجھل لوگ اسی طرف رہ جاوینگے بسا اوقات از کثرت اسباب برغم و تنگ میداری +
سبکروحان چو بوئی گل فروپستند زرا + فرمایا مجھکو یہ وحی نہین آئی ہی کہ مین مال جمع کرون
سوداگرون مین شامل ہون مجکو تو یہ حکم دیا گیا ہی کہ صبح خدا کی تسبیح پڑہا کرون مجھ
کرنیوالون مین ہون مرتے دم تک خدا پر کوچ کرون رواہ فی شرح السنۃ عن جابر بن
نفیر مرسلا و ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی مسلم فرمایا شراب جامع ہی گناہون کا عورتین
جال ہین شیطانون کی دنیا کی محبت اصل ہی ہر خطا کے پیچھے ڈالو عورتون کو مسلم پیچھے
پھینکا انکو خدا نے مرواہ دیلمی عن معاذ بفتہ یعنی ذکر و حکم و ریشے مین انکو مردون پر مقدم
نکرو فرمایا دنیا کوچ کرنیوالی ہی آخرت چلنیوالی ہی ہر ایک کی اولاد ہی بنو سکے تو
دنیا کی اولاد نہ بنو آج تم عمل کے گھر مین ہو کل آخرت کے گھر مین ہونگے وہان
عمل نہین رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر فرمایا دنیا ایک حاضر سامان ہی نیک
و بد دونو اوسمین سے کھاتے ہین آخرت ایک سچی عدالت ہی اوسمین بادشاہ قدرت الٰہی
حکم جاری کریگا مسن لو ساری بھلائی بہشت مین ہی ساری برائی دوزخ مین ہی رواہ

الشافعي عن عمر و آدمی جب مرتا ہی فرشتے کہتے ہین اسنے آگے کیا بھیجا آدمی کہتے ہین یہ
کیا بھیجو مراد واہ البیہقی عن ابی ہریرہ فرمایا جب دیکھو تم بندے کو بے رغبت دنیا مین اور
وہ کم سخن بھی ہو تو اوسکے پاس بیٹھو اوسے حکمت سکھائی جاتی ہی رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ
حاصل کلام یہ کہ دنیا فانی آخرت باقی ہی باقی کا ایک ٹھیکرا فانی کی سلطنت سے ہزار درجہ بہتر
ہی دنیا کی فنا سبکو معلوم ہی ہر روز دیکھا کرتے ہین کہ پرانے مرتے ہین نئے آتے ہین ہر چیز
مین تغیر ہوتا جاتا ہی کیسے کیسے بڑے بڑے بادشاہ عادل تھے یا ظالم صالح تھے یا فاسق مٹ گئے
اونکے آثار کیسے کیسے نمودار تھے وہ سب خاک مین مل گئے ہر زمانے مین رنگ سلطنت کا
بدلتا رہا آج تیرے گھر مین ہی کل میرے گھر مین پرسون کسی اور کے گھر مین محتاج امیر ہوجاتے ہین
امیر مفلس بجاتے ہین عالم جاہل پیدا ہوتے ہین جاہل عالم بنجاتے ہین ایکدو بات ہو تو
کوئی کچھ کہے سنے جہان لاکھون تغیر ایکدم مین ہون وہانکی بے ثباتی کا کیا ٹھکانا ہی معہذا
بنی آدم کے دلپر وہ پردۂ غفلت پڑا ہی کہ کبھی نہین اوٹھتا جنکو خدا نے علم دیا ہی اپنا خوف
بخشا ہی دین اسلام کو سچے دل سے اونھون نے قبول کیا ہی بشاشت ایمان نے اونکی جان مین
اپنا گھر کر لیا ہی اسلام کے لیے اونکا سینہ کھل گیا ہی وہ تو اس دام ہوس مین نہین آتے اونکو
اگر ساری دنیا بھی کوئی دیدے تو وہ جب تک اونکا بس ہی اپنا دین نہ چھوڑین بے بسی کا کام
کہ حاکم ہاوے روئے نہ دے اور بات ہی تو اوس بے بسی مین امید عفو ہی اس بس مین تباہی ہے
باقی جتنے اہل دنیا ہین وہ اپنی خواہشہای نفسانی کے عاشق ہین راتدن عیش و عشرت مین
غرقاب ہین ایک جہان کا گناہ بہت خوشی سے دیدہ و دانستہ اپنے نامۂ اعمال مین لکھواتے
ہین آپ عیش کرین لیکن دوسرون کو کراتے ہین راتدن طرح طرح کے جلسے ہین مجمع ہین میلے
ٹھیلے ہین محفلین ہین جشن ہین ہنسی کھیل تماشا ہی باغ و بہار ہی سیر و شکار ہی ان مزدکین
لیسے چکنا چور ہین گویا اسیواسطے بنے ہین قیامت کے گویا درحقیقت منکر نہین گو مونہ سے
اقرار کرین اگر قیامت کا آنا سچ ہی ذرہ ذرہ حساب کا ہونا حق ہی تو یہ بے پروائی کیسی

اب تو ساٹھ ستر برس سے زیادہ کسیکی بھی عمر نہین ہوتی ہی اونمین سے آدھی عمر تو رات کے سونے مین گذر جاتی ہی پندرہ برس لڑکپن مین گذر جاتے ہین پندرہ برس جوانی کے نشے مین شباب شوق فجور شراب کباب کے مزے مین کٹ جاتے ہین اگر موت نے جلدی نہ کی باقی جو ذرا سی عمر رہی جسکا نام بڑھاپا ہی کسیکو جلد کسیکو دیر مین آگھیرتا ہی سو اکثر لوگون کو اوسوقت بھی توجہ طرف آخرت کے نہین ہوتی وہی بیہوشی اگلی چلی جاتی ہی یہ پیری گویا صبح کاذب ہے خصوصًا امرا و رؤسا و ملوک و سلاطین کو کہ جس جسپہ یہ وقت بھی ہاتھہ سے نکل گیا تو پھر وہان آخرت مین بجز ہاتھہ ملنے کے اور کیا حاصل ہوگا ؎

ہمیشہ دست بسر میزنی چہ شد فیضے ✤ مگر ز دست بتو کارے و گر بمے آید ✤

اللھم ارحمنا واعفنا

تنبیہ

آدمی دنیا کے کمانے کے لیے کیسی کیسی محنت تکلیف اوٹھاتا ہی روٹے پیدا کرنے کے لیے نوکر چاکر اپنی جان تک لڑائی مین دیتا ہی بادشاہت کے لیے کیا کیا مکر و فریب و دغا بازی کی چال چلتا ہی مگر مراد کے موافق اوسکو دنیا نہین ملتی دین کے لیے کچھہ بھی محنت کوئی نہین کرتا اکثر لوگ نماز بھی نہین پڑہتے روزہ بھی نہین رکھتے جو پڑہتے رکھتے ہین وہ کبائر سے نہین بچتے کسی طرح کی مشقت عبادت مین نہین کرتے کسی طرح کی تکلیف خدا کے راضی کرنیکو اپنی جان پر نہین اوٹھاتے بھلا انصاف کرو بہشت سے چیز سفت مین انکو کسطرح ملجاویگی یہ فانی تو ملتی ہی نہین وہ باقی کسطرح ہاتھہ آئیگی اسکے لیے تو جان تک لڑائی ہی آوسکے لیے تو کسی سے بھی نہ لڑائی ہی نہ بھڑائی ہی یہ بھی آنکھہ سے دیکھہ چکے کان سے سن چکے کہ جو بڑے بڑے بادشاہ اس دنیا مین ہوے دنیا اونکے پاس مکر و فریب سے آئی حیلے و حوالے سے چلے گئے ؎

ایمن مشو ز عشوۂ دنیا کہ این عجوز ✤ مکارہ می نشیند و محتالہ میرود

کسی نے چھہ مہینے کسی نے سال بھر کسی نے کم کسی نے زیادہ سلطنت کی ساٹھہ برس سے

زیادہ کوئی حکمران نہ کسی قسم سے پچاس برس کسی گھر مین چار پانسو برس سے زیادہ سلطنت نہ ٹھہری جسطرح انسان کے لیے ایک عمر طبعی ہی کہ سو سوا سو برس سے زیادہ نہ جیتا اسیطرح سلطنت کے لیے بھی یہی عمر طبعی ہی کہ ایک گھر مین اتنی مدت سے زیادہ قائم نہین رہتے پھر خواہ اوس قوم کے دوسرے گھر مین جاوے یا کسی غیر قوم کے گھر مین آوے اسکی بیوفائی سب بیوفاؤن سے زیادہ تر ہی اسکی ناآشنائی سب آشناؤن سے بڑھکر ہی

دولت دنیا کہ تمنا کنند ۔ باکہ وفا کرد کہ با ما کند ۔

یہ اگر کوئی اچھی چیز ہوتی تو خدا کے دوستون ہی کو ملتی خدا کے دوستون نے تو اوسکو بالکل چھوڑ دیا اچھی بادشاہون نے، یہ اوہ دلہنا ہی اسکو ترک کر دیا خدا نے اپنے دوستون کو اسکی آلودگی سے بچایا الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان اون لوگون کے حال پر نہایت افسوس ہی جنکو مقدار کفاف بوجہ حلال میسر ہی مگر وہ اوسپر قانع نہین ہوتے حکومت امیدی ترقی دولت ہر دم اونکے دل کو غوطہ بالا کرتی ہی وہ اسکو کچھ منافی اسلام نہین سمجھتے ۔ ۔ ۔ ۔

دنیا اری وعاقبت می طلبی ۔ این نا رہجا ئید ۔ بایدکرد

آدمی چار قسم کے ہین ایک وہ جو دین دنیا دونو مین اچھے ہین ایسے لوگ گنتی کے ہوتے ہین ابراہیم علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہی وآتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین ملت اسلام درحقیقت ملت ابراہیمی ہی اسلیے ہمکو حکم دیا ہی کہ ہم بھی یہی دعا اپنے لیے کیا کرین جناب رسالت مآب مین یہ عرض کرتے رہین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار دنیا کی خوبی یہ ہی کہ اول حقیقی اسلام درست ہو پھر حلال سے رزق بقدر کفایت ملتا رہے کبیرہ سے بچتا رہے رسالے مین کسیقدر عزت و آبرو سے بسر ہو شرف نسب وحسب کے ساتھ شرف علم وفضل بھی حاصل ہو آخرت کی خوبی یہ ہی کہ قبر مین آرام سے گذرے حشر مین جنت ملے اللہ پاک راضی رہے جہنم کی ہوا نہ لگے دوزخ سے نجات ملے بہشت مین رفاقت انبیاء اولیاء صلحاء کی نصیب ہو تو دیکھئے وہ دونو مین زیادہ تر اچھا

ہین جیسے اکثر بدین فقیر دنیا مین تو محتاج سائل گدا خوار ذلیل رسوا پڑے پھرتے ہین آخرت
مین کفر و بد دینی کے سبب سے دوزخ کا ایندہن ہونگے یہ لاکھون کروڑون آدمی جو جنگل
کانون بندر وغیرہ مین بستے ہین مذہب انکا کفر ہی راتدن مشقت مین گرفتار ہین مشکل سے
روٹی کپڑا پیدا کرتے ہین ہمیشہ باج گذار سلاطین ہین انکو اسی قسم مین سمجھو خسر الدنیا والاخرۃ
ذالک ھو الخسران المبین تیسرے وہ جو دنیا مین اچھے آخرت مین بُرے ہین اس قسم کے
اکثر بیوپاری ملوک و سلاطین و امرا و رؤسا و والیان ملک ہین یہان تو دولت و حکومت
کے سبب سے دنیا انکی درست رہی دل کی سب خواہشین پوری ہوئین جو چاہا سو کیا کسی پر ظلم
ہوا کسی کا حق ضائع ہوا جان و مال کو خدا کی خلاف مرضی کا موقعین صرف کیا راتدن کھیل تماشے
جلسے جشن محفل مجلس عیش آرام مین بسر ہوا لذت آخرت کو اُدہار دنیا کے مزے کو نقد سمجھ کر
باقی چھوڑ کر فانی پر قناعت کی یہان انکا حصہ کچھ بھی نہین ہی ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا
وما لہ فی الاخرۃ من نصیب چوتھے وہ ہین جنکے پاس دنیا نہین مگر انھون نے اپنی آخرت کا
سودا خوب کر لیا ہی جیسے اولیا و صلحا و علما اس امت کے جنکو کبھی آسودگی نہی راحت کی انھون نے
شکل نہ دیکھی اپنے ہاتھ پانون کی محنت سے رزق حلال بقدر سد رمق پیدا کیا اللہ سے ہر حال مین
خوش رہے دنیا نے انکو کبھی اپنے جال مین نہ پھانسا انھون نے دنیا کے لیے کبھی کوئی محنت
مشقت زائد نہ کی ملا تو شاکر نہ ملا تو صابر ہین اس قسم کے لوگ آخرت مین سب سے بہتر رہین گے
انکا مرتبہ اون غنیا سے بھی بہتر ہوگا جنکی مغفرت خدا کو منظور ہوگی انا اخلصناھم بخالصۃ
ذکری الدار اسی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی ہی اللھم احیینی مسکینا و
امتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین اللہ تعالی منصف عادل حکیم دانا ہی اوسکا
انصاف کب متقضی اس امر کا ہوگا کہ جو دنیا مین آسودہ رہے وہ وہان بھی برابر انکے ہون
جو دنیا مین آسودہ نہ تھے یا جو دنیا مین محتاج مظلوم تھے وہ آخرت مین بھی فقیر و مظلوم رہین
انکے ظالم وہان بھی چین کرین یہ بیچارے وہان بھی خدا کی نعمت سے محروم رہین یہ کام حکیم سے

باہر ہی عدل سے علیٰ وہی اگرچہ خدا پر کوئی سیر واجب نہین جو چاہے سو کرے مگر اوسنے اپنے
فضل سے وعدہ عدل کا کیا ہی ومن اصدق من اللہ قیلا دیا تو خواب ہی آنکہ یکبارگی کھلتی ہی
زندگی سراب ہی آنکہ بند ہوئی سب کچھ نظر آنے لگا ولذا لھم من اللہ مالم یکونوا یحسبون
اللھم آخرت کو درست رکھے جہان ابد تک ہمین رہنا بسنا ہی اللھم لیس الخبر الا خبر الآخرت
آخرت میں اچھے رہین گے بہشت مین جگہہ پاوینگے اونکی بھی بہت قسمین ہین کوئی سابقین
کوئی مقربین کوئی اصحاب الیمین کوئی شہداء کوئی صدیقین کوئی صالحین ان اقسام کا ذکر بسطرح
قرآن پاک مین آیا ہی وہ کتاب حظیرۃ القدس مین لکہا گیا ہی اسیطرح جو لوگ جہنم مین جاوینگے
اونکے لیے درکات مختلفہ ہین کوئی اول طبقے مین ہوگا یہ سب سے زیادہ ہلکا عذاب ہی سب سے
کم عذاب مین وہ شخص ہوگا جسکو برابر عمر دنیا کے دوزخ مین رکھین گے سب سے بدتر وہ ہوگا جو ہمیشہ
کے جلتے مین رہے گا دوزخ وجنت فی الحال موجود ہین ان دونو کو فنا نہین موت کو اوسدن
موت آجاویگی موت کو سب کے سامنے ذبح کرکے حکم خلود کا سنا دینگے سب ہمکو اچک جاو یجا
ع قصیہ المدۃ الطولی قد انفصلت + تقوے پر چلنا اولی مرتبہ اسلام کا ہی سو دیکھی
اس ملنے مین پایا نہین جاتا حتی کہ جماعت ہزار مین بھی امراء کا تو کیہہ ذکر ہی نہین ہی کروڑ تو
گویا ایک نئی مخلوق ہین خدا کے نوع انسان سے جدا ہین سو بیاد مجلس رندان کوئی
عالم دیگر + بہشت دیگر ابلیس دیگر آدم دیگر + تقوے پر چلنے والے اب ایسے کمیاب ہوگئے
ہین جیسے کیمیا عنقا یہ حصہ خدا نے گویا اس امت کے سلف صالح ہی کے لیے رکھا تہا اگلو نمین تو
لاکھون متقی گذرے پچھلو نمین بھی اواسط تیرہوین صدی ہزارون مین سو پچاس پائے گئے
اب مطلع بالکل صاف ہی تقوے کا کیا ذکر فتوے پر بھی کوئی نہین چلتا مگر دعوی اسلام کا ہر وقت
ہی مغفرت کا سبکو یقین حاصل ہی اس سے بڑہکر اور کیا فتنہ ہوگا کہ بدعت سنت ہوگئی ہی
ضلالت ہدایت ٹھہری ہی معروف منکر نظر آتا ہی منکر مین معروف سمجہا جاتا ہی صدق و فجور
کی گرم بازاری ہی دینداری کی فلت وخواری ہی جو دین پر قائم ہو اوہ متعصب کہلاتا ہی

جو صلح کل بنا وہ بڑا لائق ٹھہرتا ہی دنیا زبان سک ذریعے سے ملتی ہی بیجا ئی سے رزق ہاتھ لگتا ہی جھوٹ بولنے سے قدر بڑھتی ہی سچ بولنے سے آبرو جاتی ہی متقی ہونے سے بیوقوف ثابت ہوتی ہی دوست وہی ہی جو سب فسق و فجور مین شریک حال ہو دشمن وہ ہی جو ان کاموں سے الگ رہے یا منع کرے اس تاریکی و باریکی وقت کا حال لکھنے کو ایک دفتر چاہیے معہذا جو سعادتمند ازلی ہین وہ اس زمانے پر آشوب مین بھی کچھ ہی ہو خداوند عالم کو نہین بھولتے اوسی پر بھروسا رکھتے ہین وہی اونکا ہر حال مین مددگار ہی سہ

کارساز ما بفکر کار ما ✤ فکر ما در کار ما آزار ما ✤

اللھم وفقنا

اجمال مقال

تیس برس زمانہ خلافت راشدہ کا رہا پھر بنی امیہ کی حکومت ۱۳۲ آخر سنہ ۱۳۲ رہی پھر عباسیہ کا عہد آیا انکی خلافت پانسو چھبیس برس تک رہی بنی امیہ مین چودہ پادشاہ ہوئے عباسیہ مین سینتیس خلیفہ ہوئے سنہ ۶۵۶ مین زمانہ انکا ختم ہوگیا ہلاکو سنہ ۶۵۶ مین ہلاک ہوا ملوک صفاریہ مین تین پادشاہ فارس ہوئے کچھ کم چونتیس برس انکی حکومت رہی سنہ ۸۹۸ مین تمام ہوگئے آل سامان مین نو پادشاہ ہوئے ایکسو دو برس چھ مہینے بیس دن حکومت کی سلاطین غزنویہ پانچ ہوئے چونسٹھ برس حکمرانی کی سنہ ۶۰۹ مین تمام ہوگئے دیالمہ جنکو آل بویہ بھی کہتے ہین انمین سترہ پادشاہ ہوئے سنہ ۳۲۱ سے تا سنہ ۴۴۸ ایکسو ستائیس برس حکومت کی سلجوقیہ نیز طبقے ہین ایران مین چودہ نفر نے ایکسو اکسٹھ سال حکومت کی سنہ ۴۲۹ سے تا سنہ ۵۹۰ دوسرے طبقے نے روم مین حکمرانی کی انمین بھی چودہ پادشاہ ہوئے سنہ ۴۷۰ سے سنہ ۷۰۰ تک دوسو بیس برس حاکم رہے تیسرے طبقے نے کرمان مین قدم جمایا یہ نو نفر تھے سنہ ۴۳۳ سے سنہ ۵۸۳ تک ڈیڑھ سو برس حاکم رہے اسمعیلیہ دو فرقے ہین ایک مغرب والے انمین چودہ نفر حاکم رہے سنہ ۲۹۶ سے سنہ ۵۵۶ تک دوسو ساٹھ برس حکومت کی فرقہ دوم نے ایران لیلیا یہ آٹھ نفر تھے ایکسو ستر برس حکمرانی

کی آل عبدالمومن نے جو تیرہ نفر تھی ۵۲۴ھ سے ۶۶۰ھ تک حکومت کی یہ ایک سو چوالیس برس ہوئے ملوک قراختطا جو کرمان کے سلطان تھے دو نفر ہیں ۶۲۱ھ سے ۷۰۱ھ تک چوہاتر برس حاکم رہے مغل حاکم ایران چودہ نفر ہیں ۶۵۶ھ سے ۷۳۶ھ تک انکی حکومت رہی یعنی ایکسو سینتیس سال سلاطین ایلکانیہ پیدا ہوئے ۷۳۶ھ سے ۸۱۳ھ تک چھتر برس فرمانروائی کی تجو پایہ میں دو ہی پادشاہ ہوئے ۸۰۳ھ سے ۸۵۸ھ تک بیس برس حاکم رہے بارہ نفر قراقوینلو ۸۷۳ھ بیسیس برس حاکم رہے سلاطین آق قوینلو نو نفر نے بیالیس سال حکومت کا بجایا ہندوستان میں اسلام کے ۹۳ھ ہجری سے ہی اول مغیرہ نے عہد عمر بن خطاب میں سندھ کو فتح کیا پھر ۴۳ھ میں مہلب بن ابی صفرہ نے ملتان کو لے لیا ۹۳ھ میں بعہد عبدالملک عبدالرحمن بن محمد نے کابل کو فتح کیا ۹۳ھ میں محمد بن قاسم ثقفی نے زمانہ حجاج میں بعض بلاد پر فتح پائی ۱۰۰ھ میں بزمانہ ہشام بن عبدالملک عبداللہ قشیری نے خراسان و غورجستان و فیروز کوہ پر لیا پھر خلفاء عباسیہ کے عہد میں ہمیشہ آمد و شد مجاہدان اسلام جاری رہی ایک جماعت نے اولاد تمیم انصاری سے حکومت ان بلاد کی کی پھر حکومت سامانیہ رہی پھر چنگیز خان کا زور ہوا پھر امیر تیمور نے سر اوٹھایا ۷۸۱ھ میں ناصر الدین سبکتگین نے خوب فتح کی مساجد بنائے راجہ جے پال کو ہرا دیا اپنے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا ۵۸۵ھ میں کالپی بنارس وغیرہ مفتوح ہوا ۵۹۰ھ میں جلیہ نے بنگالہ لیلیا ۶۰۰ھ میں ملک گجرات ہاتھ آیا ۸۰۱ھ میں سارا ہند چین لیا گیا ۸۰۶ھ میں جونپور دارالامارۃ تھا ۸۱۱ھ میں تیمور نے دہلی وغیرہ خالی کرالی ۸۳۲ھ میں بابر شاہ نے اپنا قبضہ کر لیا اور سدن سے سلطنت ہند خاندان تیموریہ میں رہی ۱۲۵۳ھ میں بہادر شاہ دہلی میں عبدالحمید خان روم میں ملکہ وکٹوریہ لندن میں تخت نشین ہوئے ۱۲۷۳ھ ہجری میں بہادر شاہ قید ہو کر رنگون گئے وہاں جا کر مر گئے سلطنت دہلی ختم ہوئی سلطنت روم کی ابتدا عثمان خاں سے ہوئی ۶۹۶ھ میں جب سے اب تک قائم ہے سلطان عبدالحمید خان جواب والی روم ہیں سلطان سی و سوم ہیں نسب انکا عیص بن اسحق علیہ السلام تک پہونچا گیا ہے

بجنس انکے اولاد چنگیز خان سے مثل سلاطین تیموریہ ہند کے بتاتے ہین واللہ اعلم یہ کوشش رہی
ہوا سلطنت اسلام کا زمانہ نبوت سے اب تک ہند مین جو جو بادشاہ اور ریاستین اب باقی ہین وہ سب
محکوم دولت انگلشیہ ہین ہر روز اختیارات ان ریاستون کے کم ہوتے جاتے ہین ان مین
اکثر رئیس تو ہندو ہین مسلمان تھوڑے جو مسلمان ہین وہ بیش و عشرت مین غرقاب ہین جو
ہندو ہین وہ بھی امور ریاست داری مین عاجز ہین غالب رؤسا وے علم جاہل ہین انکو
اندھون کی مثل ہی دنیا کی حدیث مین آیا ہی قیامت کے قرب مین لکھ بن لکھ رئیس ہونگے
یعنے حکومت ایسے لوگون کی ہاتھ مین آویگی جو پشتہا پشت کے بیوقوف چلی آتے ہین
اگلے سلاطین بنی امیہ و بنی عباس غالباً خود بھی اہل علم تھے اہل علم کے قدرشناس تھے پھر جب
طوائف الملوکی ہوگیا خلافت جاتی رہی سلطنت و امارت رہ گئی تو اوسوقت بھی سلاطین و
امراء تابع حکم و رای اہل علم کے تھے ملک کی عمدہ خدمات سوا علماء کے دوسرون کو نہ دیتے فوج
و پولس کا کام جاہلون کے سپرد کرتے اب وہ وقت آیا ہی کہ نہ حاکم قدردان علماء ہین نہ محکوم
اہل علم جاہل سے جاہل کو عمدہ خدمت سپرد ہوتی ہی خوشامد کو خیر خواہی سمجھتے ہین دوست کو
دشمن جانتے ہین جو انکا ہمصفیر ہی انکے ہر کام مین شریک ہی وہ اچھا ہی جو انکی مجلس و خیال سے
علحدہ ہی وہ برا ہی یہی امور سبب ہین ادبار اہل اسلام اور آنے قیامت کے اگر ہر زمانے مین
اصلاح حال و قال پڑے ہے لوگ اچھی چال چلین تو پھر قیامت جلد آنے کی کیا ضرورت ہی یفعل
اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید

تاریخ

عہد اسلام مین ایک تو زمانہ خلافت راشدہ کا تھا خلفاء راشدین افضل امت تھے علم و عمل مین پھر
زمانہ ملوک بنی امیہ کا ہوا انکو بھی کسیقدر علم ضروری حاصل تھا پھر خلافت عباسیہ ہوئی یہ
سب خلفاء نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن علماء تھے مگر انمین کسی نے تالیف تصنیف نہین کی
فقط معتز باللہ کا ایک دیوان شعر ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت سے لیکر

تا آخر خلافت عباسیہ غالب خلفا و ملوک اسلام محدث تھے علما وقت جسسے انکو روایت
حدیث کرتے تھے اسیطرح خود بھی انسے روایت لیتے تھے آثار ان از منہ میں جو ملوک اور
ممالک اسلامیہ پر متغلب و متصرف ہوگئے وہ غالبا اہل علم نہ تھے سلطنت تیموریہ دولت صفویہ
میں مقلد مرجع قیاس ہوئی یا زبانداں دارثی ترکی ہوئے یمن میں حکومت سادات حسنیہ کی
ات است تا آخر عہد سیزدہم برابر ہوتی آئی یہ لوگ البتہ امیر المومنین و امام کہلاتے تھے انمیں
سب ائمہ مع اپنی کل اولاد کے جسطرح امام ملک تھے اسیطرح امام علم بھی تھے بلکہ ہر واحد انمیں
مجتہد مستقل تھا اسیطرح انکی اولاد اسی درجے کی عالم اور مجتہد مطلق تھے انمیں کوئی ایسا
نہیں ہوا جسکی تالیف اقلیت متد و ہر علم میں علوم شرعیہ و آلیہ سے موجود نہو اسکی شہادت
کے لیے کتاب بدر طالع کافی ہی تواریخ معتبرین وافی ہیں سنہ ۱۰ نہ اوٹھا فرقہ زیادت
کامل کوئی ۔ کچھ ہوسے بھی تو یہ رندان قدح خوار ہوئے ۔ سلسلہ سیادت نسب ائمہ یمن کا
جسطرح کمال مرتبہ صحت میں ہی اسیطرح علم میں اہ مسلسل و متواتر ہی لیکن غالب یہ زیدی
تھے زیدیہ فروع میں حنفی اصول میں معتزلی ہیں اہانت صحابہ کی تکفیر نہیں کرتے جسطرح حنفیہ کی کفیر نہیں
کرتے ان انکو جہنمی جانتے ہیں انمیں سب صحابہ مجموع ہی انمیں بعض ایسے امام بھی ہوئے ہوئے ہیں جنکے مسلک تھے
جیسے محمد بن ابراہیم وزیر انھوں نے رد مذہب زیدیہ کیا اب یہ دولت حسنیہ آخر عہد میں ترکوں
میں ہاتھ پیر اتراک روم کے زائل ہوگئے متعاقبین علم و دولت سے بے چراغ رہ گیا حسنیہ
سرے سے کبھی دولت نہیں آئی بنی عباطبا کی نسل میں جو ایکدو پشت تک قدر قلیل انکو
رہی یا اور کسی میں سو وہ مثل چھوٹی ریاستوں کے تھی وہ بھی بہت نکلی جلد منقرض ہوگئے
شرفاء مکہ معظمہ بھی حسنی ہیں یہ بھی تا بتک شرافت و ولایت حرمین شریفین باقی ہی مگر بہت
حکم اتراک ہیں سلطان روم کے بیان سے یہ معلوم ادنکو ہتا رہتا ہی کچھ بڑی دولت و
حکومت نہیں ہی انمیں علم کم رہا امام مہدی محمد بن عبداللہ موعود بھی حسنی ہونگے تمیں کے
نسبت جاہل لوگوں کا یہ خیال ہی کہ وہاں جتنے اہل علم تھے یا اب ہیں وہ سب زیدی ہیں

اس خیال باطل کے جواب مین یہ عبارت علامہ شوکانی کا فی ہی جو خود انھون نے بدر طالع
مین بذیل ترجمۂ حافظ محمد بن ابراہیم وزیر لکھی ہی وہ عبارت یہ ہی لاریب
ان علماء الطوائف لایکفرون الدیانۃ باھل ھذہ الدیار لاعتقادھم فی الزیدیۃ کلا
مقتضی لہ الا مجرد التقلید لمن لم یطلع علی الاحوال فان فی دیار الزیدیۃ من ائمۃ
الکتاب والسنۃ عددا یجاوز الوصف ینقیدون بالعمل بنصوص الادلۃ ویعتمدون
علی ما صح فی الامھات الستۃ الحدیثیۃ وما یلتحق بھا من دواوین الاسلام المشتملۃ
علی سنۃ سید الانام ولا یرفعون الی التقلید راسا ولا یشوبون دینھم بشیء من
البدع التی لایخلو اھل مذھب من المذاھب من شیء منھا بل ھم علی نمط السلف الصالح
فی العمل بما دل علیہ کتاب اللہ وصح من سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مع کثرۃ اشتغالھم بالعلوم التی ھی الات علم الکتاب والسنۃ من نحو وصرف ومعان
وبیان واصول ولغۃ وعلم اخلالھم بما عدی ذلک من العلوم العقلیۃ ولو لم
یکن من المزیۃ الا التقیید بنصوص الکتاب والسنۃ وطرح التقلید فان ھذہ خصیصۃ
تخص اللہ بھا اھل ھذہ الدیار فی ھذہ الازمنۃ الاخیرۃ ولا توجد فی غیرھم الا نادرا
ولا ریب ان فی سائر الدیار لاسیما المصریۃ والشامیۃ من العلماء الکبار من لایبلغ
غالب اھل دیارنا ھذہ الی رتبتہ ولکنھم لایفارقون التقلید الذی ھو حجاب من لا
یعقل بحجر اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن لم یفارق التقلید لم یکن لعلمہ
کثیر فائدۃ وان وجد منھم من یعمل بالادلۃ ویدع التعویل علی التقلید فھو القلیل النادر
کشیخ الاسلام ابن تیمیۃ وامثالہ الی اخر ما قال حاصل عبارت یہ ہی کہ اکثر علما وجہال یمن
کو زیدیہ خیال کرتے ہین یہ خیال انکا تقلیدی ہی نہ تحقیقی اگر تحقیقی ہوتا تو معلوم کر لیتے کہ
انہین دیار زیدیہ مین ائمہ کتاب وسنت بے گنتی ہین جو نصوص ادلہ وصحاح ستہ وغیرہ
کتب سنت صحیحہ پر عمل کرتے ہین تقلید کیطرف آنکھ اٹھا کر نہین دیکھتے اپنے دین مین کسی

طرح کی بدعت جس سے کوئی اہل مذہب خالی نہیں ہی ہیں ملامت بلکہ انکا طریقہ وہی طریقہ
سلف صالح کا ہی کہ کتاب وسنت پر عمل کرتے ہیں علوم آلیہ میں مشغول رہتے ہیں مگر انکو اولویت
مزیت نہوتی مگر ہی تقیید ساتھ نصوص کتاب وسنت وطرح تقلید کے تو یہی مزیت ایک
ایسی خصوصیت ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے ائمہ اعیر میں یمان کے لوگون کو اوسکے ساتھ خاص
فرمایا ہی انکے غیر میں ہرگز یہ مزیت نہیں مگر نادر وشاذ ہے یار مصر یہ وشام یہ میں بڑے
بڑے عالم ہین مگر اس دیار کے اہل علم کو اس رتبے میں نہیں یہ سمجھتے ہیں نہ تقلید کیجو ہے
ہین جسنے تقلید کو چھوڑا اوسکے علم کا کچھ مت فائدہ نہیں دلیل پر عمل کرتے بہت ہوئے
ہین جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور اونکے امثال اسی اگر یہ علما کتاب وسنت سے تو یہ
بن جلوہ گر ہوئے رد زیدیہ لکھا ہی لیکن جیسا رد شوکانی رہنے اسکے اصول وفروع کا کیسا
دوسرے نے کم کیا مستقل رد کے سوا نیل الاوطار میں جابجا نقل مذہب زیدیہ کرکے خوب
خوب تعصب کیا ہی مسند عبدالوہاب بن محمد بن شاکر موصلی جب ۱۳۳۰ھ میں صنعا کو آئے
تو شوکانی رہنے انسے طریقہ نقشبندیہ کا ذکر وشغل سیکھا صنعا میں بھی تعاون اور
اتباع سنت میں ضرب المثل ہی ترجمہ محمد کردی ہین شوکانی رہنے لکھا ہی یہ عبادت
صنعا میں طلب علم کیلیے آئے کردی الاصل ہین کردستان وبغداد ہی انسے معلوم ہوا
کہ بغداد وبلاد حوالی بغداد میں اکثر لوگ روافض امامیہ ہوگئے ہیں یہی حال غالب بلاد ایران
کا ہی تلکہ اصفہان علم معقول میں زیادہ استقلال رکھتے ہین انمین رافضی بہت ہیں اسلیے
واہل سنت سے ہمیشہ جنگ رہتی ہی بڑے بڑے فتنے باہم ہوتے ہین یہ شخص اوائل مئہ
مین آئے چالیس برس کی عمر ہی رسالہ مناظرہ یوسف آداب بحث مین بحث انہون نے
یہ لکھا انتہی جزء سادس نیل الاوطار مین بذیل باب ماجاء في قوة القاتل والتشديد
في القتل زیر حدیث تقتل عمار الفئة الباغية کہا ہی کہ لیس هذا الحديث حجة لعلي على
علي بعض الصحابة وانا كما علم الله من اشد الناس في سد هذا الباب المتفرع

الخاص والعام عن الله خول فيه حتى كتبنا في ذلك رسائل رقعنا بسببها مع المتظهرين بالرفض والمتسمين بالاسم دون تدابيرهم في امور باطلة شرحنا حينئذ وسميناها تارة بالنصب وتارة بالانحراف عن مذاهب اهل البيت وتارة بالعداوة بالشيعة وجاءتنا الرسائل الاشتمل على العتاب من كثير من الاصحاب والسباب من جماعة من غير ذوي الالباب فمن راى منا اهل عصرنا من عداوة من سلك مسالك الانصاف وانزنص الدليل على مذاهب الاسلاف وقف على بعض اخلاق القوم واقول ـــــ سلـ

اني بليت باهل الجهل في زمن ۔۔۔ قاموا به ورجال العلم قد قعدوا

انتہی حاصلہ اس عبارت سے ظاہر ہی کہ شوکانی رح اہل عصر سے اس بات کے شاکی ہین کہ انھون نے انکو بسبب اتباع دلیل و ترک مذاہب اسلاف کبھی ناصبی کہا کبھی مذہب اہل بیت یعنی مشرب زیدیہ سے منحرف بتایا کبھی مذہب شیعہ ٹھہرایا سوا اس سے زیادہ اور کیا دلیل انکی برائی کے لیے مذہب رفض و تشیع و خروج و زیدیت سے درکار ہی زیدیہ کو جو لوگ خلاف واقع شیعہ سمجھے ہوئے ہین حالانکہ وہ فقہ مین حنفی ہین اونکے جواب دینے کو یہی عبارت جس سے صاف علحدگی انکی مذہب زیدیت سے ثابت ہی کافی ہی جو شخص بدلیل کتاب و سنت کے کسی مذہب کا مقلد نہو اوسپر تہمت تقلید مذہب کی کوئی مذہب کیون نہو لگانا درحقیقت اپنے جہل کا اقرار کرنا ہی اسیطرح کی ایک یہ تہمت ہی کہ مقلدین نے متبعین کا لقب لامذہب رکھا ہی یہ اگر زیدی ہوتے تو بدرطالعین کہی یہ نہ لکھتے کہ جتنے رسائل توحید اہل نجد کو موافق کتاب و سنت کے پایا اسلیے کہ حنفیہ وغیرہ کو بہت بڑا غصہ اہل نجد پر اسی بات کا ہی کہ یہ لوگ مدعی توحید و اتباع سنت ہین کسی مذہب کے مقلد نہین صفی خالص محمدی صرف مقتدی محض

متبع کتاب قرآن و حدیث کے نہین ہین

چہ بشنوی ہمہ از اہل حق بگو کہ خطا است ۔۔۔ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

یہ بات اہل اتباع کو پہونچتی ہی کہ وہ حنفیہ کو زیدیہ کہہ سکتے ہین اسلیے کہ دیانت ان دونوکی

ایک بی ہی یہ وہ مثل ہوئی کہ رمتني بدائها وانسلت سید محمد بن اسمٰعیل امیر یمانی رحمۃ
رسالہ السلم الصائب للقول الکاذب میں جواب ایک زیدی المذہب کے یہ لکھا ہی کو
صنعا میں بحمدہ تعالیٰ کوئی رافضی ناصبی نہیں ہی ناصبی وہ ہی جو بغض علی بن ابیطالب کو اپنا
دین سمجھتا ہی فی القاموس الناصبي من يتدين ببغض علي اي يحمل نفسه ديناً
مثله في غيره من كتب اللغة والمقالات ولا اعلم وهابيا في صنعاء من هذه البقعة
وفي القاموس ايضاً الرافضي فرقة من الشيعة تايعوا زيد بن علي ثم قالوا له تبرأ من الشيخين
فابى فقال كذا وزين جدي وتركوه وارفضوا عنه انتہی پھر معترض نے تیسیر الوصول
وجمع کے ٹیڑھے پر جو اعتراض کیا تھا اوسکے جواب میں یہ لکھا ہی کہ هذا اجهل التيسير وصاحبه
ترق بين المقير والقطمير بل كالمه اي المعترض لا يعرق بين المعرة والمعير والتيسير
كتاب فيه متون الاحاديث التي في الامهات الست وهذه الكتب عمدة اهل
الاسلام وجميع الطوائف من الانام الى قرب الخمسمائة وما حيل من الاحيان ولا مر
من الازمان الا وعلوم الحديث تتزايد يوما بعد يوم وفي عصمة ظرية لا يمكر ذلك
منكر ولا يستكره مستحمر ولا يحير الوسائل سلى من قرأه بالانكار ولا يحض على من يشتغل
بعلم الحديث وبالاثار الا من لا حظ له في علم السنة والقرآن ولا اخت له بمعرفة
من علم ولا عرفان ومن لا حصة له من ميراث الرسول صلى الله عليه وآله وسلم فان

علم الكتاب والسنة هو الذي ورثه كما قال بعض علماء الآل

العلم ميراث النبي كذا اتى ... في النص والعلماء هم ورثته
ما خلف المختار غير حديثه ... فيما دليل متاعه وأثاثه
فلنا الحديث وراثة نبوية ... ولكل محدث درسية احداثه

یہ عبارت بآواز بلند پکارتی ہی کہ سوا علم سنت کے سارے علوم بدعت ہیں خواہ مذہب حنفی ہو
یا مشرب نصب یا زیدیت یا حنفیت یا اور کچھ یہ استعارہ حافظ محمد بن ابراہیم وزیر کے ہیں جو

معاصر حافظ ابن حجر عسقلانی تھے اسکے بعد سید صاحب نے لکھا ہی اقول علم الحدیث علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی خرج من بین شفتیہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی پھر ایک بحث بیان زیدیہ مین لکھی اور مین لکھا ہی کہ یہ لقب منسوب ہی طرف زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کے انھین کے زمانے سے یہ لفظ اخلاً پہلے مشہور تھا سو جو کوئی دیانت خالصہ مسائل آلمیہ حکمت نبویہ اعتراف وعد و وعید مین ان اصول کا مقر ہی وہی زیدی ہی رہے مسائل اجتہادیہ و مضطربات نظریہ سو انکو کچھ حظ اس لقب مین نہین ہی زیدیہ انمین مخالف زیدیہ ہین اگرچہ زیدیہ کہلاتے ہین اسکے بعد رسالۂ داعۃ المعتدین عن سبت اصحاب سید المرسلین کا ذکر کیا ہی فقط اس سے صاف ثابت ہی کہ یہ بھی مثل حافظ ابن وزیر کے راد بدع زیدیہ تھے جسطرح انکے بعد شوکانی راد اصول و فروع زیدیہ ہوئے زیدیہ پر رد بلیغ رد ہی حنفیہ پر اسلیے کہ تفریعات فقہ مین یہ دونو ایک ہی طریقے پر ہین الا ماشاء اللہ تعالی حنفیہ ہند جنکو خبر زیدیت امام اعظم کی نہین ہی اپنے خیال مین زیدیہ کو رافضی سمجھکر اور متبعین سنت مقتدی محدثین ہیں ہیں کر تہمت تشیع لگاتے ہین حالانکہ زیدیہ مین بجز تفضیل کے اور کچھ نہین سوا ابو حنیفہ رح نے علی مرتضی کو عثمان پر تفضیل دیتے تھے اصول مین زیدیہ اگرچہ معتزلہ ہین لکن بعض مذاہب مین نہ سارے اصول مین جسطرح حنفیہ بعض مسائل مین مرجی ہین نہ تمام اصول مین حافظ محمد بن وزیر سید محمد بن اسمعیل امیر قاضی محمد بن علی شوکانی نہ حنفی ہین نہ زیدی متبع دلیل ہین جس کسی کا قول یا اجتہاد یا مذہب خلاف نص و دلیل ہوتا ہی اوسپر رد کرتے ہین خدا نخواستہ اگر یہ حضرات زیدی حنفی ہوتے تو پھر مدیہ و نیہ پر ہو متبایطوا لفت متاخرۂ زیدیہ ہین کیون رد کرتے لکن ؎ چشم بہ اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر ؎

تنبیہ

زید امام حسین کے پوتے امام زین العابدین کے بیٹے ہین نسب مین سید حسب مین عالم تھے کسی نے

اونکو تہمت فساد عقیدے کی نہین لگائی نہ مرجئہ بتایا نہ جہمیہ کہا نہ خارجی ٹھہرایا نہ شیعہ بتایا
نہ کسیسے یہ تہمت نیرنگ سکتی ہی اسلیے کہ وہ ہی واسطے انہیں اور ملی مرتضی ہین ہین اوقت
تک کسی بدعت کا حدوث رای ہوا ہوئی یا تقلیدا یہ اہل بیت وصحابہ نبوت مین تھا
بقول شخصی ع آپ امام امام کے باپ امام کے پوت امام کے بھیا ۱۲ امام ابو حنیفہ انکے معاصر
ومناصر تھے اسلیے لعن مورخین واہل علم نے ابو حنیفہ کو زیدی لکھا ہی یہ زیدیت اسمان بن
ثابت کے لیے موجب مفاخرت تمام ہی نہ باعث منقصت واتہام متاخرین زیدیہ سب صحابہ
جائز رکھتے ہین تارک عمل کتاب وسنت ہین جسطرح متاخرین حنفیہ طاعن وقادح ہین خلف
وسلف می ثمین پر مانا شبہ الیلہ بالساجہ پس درحقیقت نہ وہ زیدی ہین نہ یہ دراصل
حنفی سچے حنفی سچے زیدی وہی ہین جو طریقہ ابو حنیفہ وزید بن علی پر چلتے ہین یہ طریقہ وہی
طریقہ ما انا علیہ واصحابی کا ہی جو علامت فرقہ ناجیہ کی ٹھہری ہی جب کہ اصل ایمان اشرف
اسلام اعظم احسان قرآن وحدیث ٹھہرا پھر کوئی نام یا لقب رکھو کیا ہوتا ہی کوئی کہے کہ
ہم سنی ہین مگر کام رفض یا نصب کا کرے تو کیا وہ اس لقب وعرف سے سنی ہو سکتا ہی
معیار ہر لقب ونسب کا تو یہی موافقت ہی ساتھ خدا ورسول کے جو کوئی موافق حدیث
وقرآن کے ہی عقیدہ وعمل مین وہی مسلم خالص مومن محسن ہی خواہ اوسپر کوئی تہمت بدعت
لگائے یا اعراض وعابیت کرے وعامل بکتاب وسنت نہین ہے وہ خواہ مومن حنفی کہلائے
یا زیدی ہے یا اپنا لقب اصحاب العدل والتوحید رکھی بی شامہ مبتدع ہی فجور ہر تو خود تکفیر
روافض وشیعہ ونواصب وخوارج کی کرتے ہین ان سب کو واجب القتل سمجھتے ہین الحکم ہر
مطلب سید صاحب نے صاحب کو اس عبارت پر ختم کیا ہی واما اولا فلیعلم صاحب
هذه المقالة بخصوصه فانه لا يفهم ما يقال ولا يراقب ربه ذا الجلال بل الخاطبه
ان كان اهلا للخطاب وكل من خاض في عرضي ومرماني بامر ليس بمرضي وسمع اقوالي
وقال انها غير صادقة فادلي ليست لاعتقادي مطابقة وان كان هذا انصفا

جہلا بحقیقۃ الصدق والکذب فان الصدق ما یطابق الواقع وان خالف
الاعتقاد کما یعرف ھذا قول العلماء الجہابذۃ النقاد اس سے معلوم ہوا کہ سید صاحب
زیدیت مصطلحہ سے متاشی کرتے ہین مھذا اگر کوئی جاہل انکو یا علامہ شوکانی کو زیدی سمجھے
یا کہے تو یہ قصور اوسکی جہالت کا ہی نہ انکے علم کا حالانکہ نظر باصل لقب یہ نسبت نہ کوئی عیب ہے
نہ ریب غایتہ فی الباب یہ کہ نام زیدی کا مثل لقب حنفی سمجھا جاوے عملاً واعتقاداً اس
بنیاد پر لفظ حنفی سے بھی وہی عار وشنار درکار ہی جو لفظ زیدی سے مستعار ہی ورنہ در حقیقت
زیدی وحنفی ایک ہی چیز ہین ہان جو لوگ تابع دلیل مجرد مقتدی محض سنت ہین وہ آپکو نہ حنفی
کہتے ہین نہ زیدی یا تو سنی کہین گے یا محمدی جسطرح مجتہدین ہمین محدثین صنعا رحمہم اللہ تعالے
نے کوئی لقب اپنے لیے سوا اہل سنت وجماعت کے پسند نہین کیا زیدیہ جہلہ پر جنھون نے
مذہب حق زید بن علی مین بدعات نکالے فروع واصول مین مخالفت اہل سنت رہی رد شیع
قدح واجب کیا ہی سید امیر نے بعد تحریر رد مذکور رسالہ مسطور کو اس دعای پر ختم فرمایا ہے
خدا کرے یہ دعا مجھ مین بھی اپنا اثر دکھاوے نسأل اللہ النجاۃ یوم المعاد وان یطہر قلوبنا
عن قبائح الاعتقاد ویرزقنا السلامۃ من الغل والحقد والحسد وطہارۃ اللسان
عن الغیبۃ والنمیمۃ المذمومۃ عند کل احد الموجبۃ لغضب الرب الواحد الصمد
ونسألہ الغفران عن فلتات اللسان وخطرات الجنان ونستغفر اللہ لنا ولکافۃ
المسلمین اھل الحدیث والقرآن واصحاب التوحید والایمان انتہی سچ پوچھو تو انتساب
مذہبی بلا اضافت اعتقادی کے لیے لفظ اسلام کافی ہی یہ لقب ہمکو ہمارے باپ ابراہیم علیہ
السلام نے بخشا ہی ھو سماکم المسلمین من قبل سلمان فارسی سے کوئی پوچھتا تم کون ہو تو
کہتے انا ابن الاسلام حضرت نے انکے حق مین فرمایا ہی سلمان منا اھل البیت ہمین تو اتنا ہی
کافی ہی کہ ہم سے جب کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تمہارا کیا دین ہی تو ہم یہی کہین کہ ہم مسلمان ہین
ربی اللہ ودینی الاسلام ونبینی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمکو یہ سکھایا گیا ہی کہ ہم ہر اذان کے بعد

پنجوقت یون کہا کرین رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا قرآن پاک مین
فرمایا ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
ہمکو کیا ضرورہی کہ ہم ربوبیت الٰہی سے بھاگ کر احبار ورہبان کو اپنا رب ٹھہرادین اتخذوا
احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ دین اسلام کو چھوڑ کر تیرا میرا مذہب اختیار کریں
بندون کے بندے بنین حنفی یا شافعی زیدی اشعری وہابی فلان بہمان کہلائین رسالت و
نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نسمجھکر اوشما کا اجتہاد اختیار کرین رای وقیاس کو نفس
کتاب دلیل قرآن ظاہر فرقان صریح سنت صحیحہ واضح حدیث شریف پر ترجیح دین قیامت مین
ہم خدا کو کیا جواب اس بیباکی کا دینگے قیامت کبری تو جب خدا چاہے گا آویگی قیامت صغری
جو ہمارے شراک نعل سے بھی زیادہ قریب ہی وہ ہر دم ہمسے دوچار ہی آنکھ کے بند ہوتے ہی
قبر مین پہلا سوال یہی ہوگا من ربک وما دینک ومن ھذا الذی بعث الیکم او کما قال
اوسوقت کیا یہ جواب کافی ہوسکتا ہی کہ ہمارے رب یہی مولوی درویش تھے ہمارا دین بھی
حنفیت زیدیت ہی ہماری طرف امام ابوحنیفہ امام زید مبعوث ہوئے تھے ہم اونھین کی
راہ پر ہین اگر یہی جواب ہی تو پھر اوسطرف سے بھی یہی خطاب ہی کہ اچھا دیت ولا تقلیت اس نے
باشارۃ النص یہ سمجھا کہ تلاوت قرآن درایت حدیث نبیاس وجان پر دار مدار اسلام
وایمان ہی نہ مذاہب احبار ومشارب رہبان پر قرآن وحدیث کی موجود ہوتے ہوئے
کسی امتی کے قول ومذہب پر چلنا نفاق جلی ہی الحمد للہ کہ تفاسیر صحیحہ کتاب اللہ وادین صحاح
احادیث رسول اللہ مثل صحاح ستہ وغیرہا روی زمین پر ابتک باقی ہین کہ اونکے ہوتے ہوئے
نہ حاجت کسی کتاب کی ہی نہ طلب کسی مذہب مرتاب کی وہ کون مسئلہ ہی جو ادلہ قطعیہ
یا عمومات بیّنہ سے معلوم نہین ہوسکتا جو ہم نیازمندان درآن ہون ؎

باغ مراد حاجت سرو وصنوبر نیست　　شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

	ربع مسکون کا ذکر	

آباد زمین کو پہلے سات اقلیم پر بانٹا گیا تھا اب چار یا پانچ حصے پر تقسیم کیا ہی یورپ ایشیا افریقیہ امریکہ اوشینیا یورپ چھوٹا حصہ ہی سمت مغرب مین ایشیا بڑا حصہ ہی سمت مشرق مین رقبہ ان پانچون حصے کا چار کروڑ پچانوے لاکھ ساٹھ ہزار میل مربع ہی یورپ مین جو اونچاس لاکھ میل مربع ہی سولہ قوم کی سلطنت ہی انگلستان فرانس ہالینڈ بلجیم جرمن اشٹریا سوئیزرلینڈ اٹالی اسپین پرچگل ترک گریس جسکو یونان بھی کہتے ہین ڈنمارک سوئیڈن ناروی روسیا یہ سب نصرانی ہین مگر ترک کہ مسلمان حنفی مذہب ہین یہ سلطنت ترکی شامل یورپ سمجھی جاتی ہی باقی ستائیس لاکھ دس ہزار میل مربع مین سلطنت نصاری ہے

زمین ایشیا

ایک کروڑ پچھتر میل مربع ہی مردم شماری اس سرزمین کی ستر کروڑ ہی منجملہ اوسکے سلطنت ترکی چودہ لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی سلطنت ایران پانچ لاکھ میل مربع ہی یہان کے باشندے شیعی مذہب ہین افغانستان کی زمین دو لاکھ میل مربع ہی یہ لوگ حنفی مذہب ہین بلوچستان کی زمین ایک لاکھ پچاس ہزار میل مربع ہی یہ لوگ بھی مسلمان حنفی ہین بخارا کی زمین جو روس کے ماتحت ہی پانچ لاکھ میل مربع ہی اسمین خیوا کوکن بھی شامل ہین

زمین ہند

پندرہ لاکھ میل مربع سمجھی جاتی ہی تو لاکھ میل مربع خالصۂ انگریزی ہی پانچ لاکھ میل مربع اون ریاستون کی ہی جو زر کنٹنجنٹ دیتے ہین ایک لاکھ اونکی ہی جو کچھہ نہین دیتے جیسے کشمیر نیپال بھوٹان متفرقہ قوم فرانس و پرتکال ہند مین ہندو مذہب بہت ہین انکے سوا مسلمان عیسائی یہود پارسی بدھا نانک شاہی بھی رہتے ہین یہان کے اکثر عوام حنفی مذہب تھے جب سے علم حدیث کا چرچا ہوا متبع روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین تقلید کی برائی اکثر اہل اسلام کی سمجھہ مین آگئی اہل حق مین اہل علم موجود ہین مقلدین متعصبین مین کوئی سر برآوردہ نہین یہ اور بات ہی کہ ع انچہ مردم میکنند خوبی نیست

چین

اسکو ایشیا کی پہلی سلطنت ہونیکا شرف حاصل ہے اسکی آبادی تیس کروڑ ہے اسکے دارالسلطنت پیکن کی آبادی تقریباً تین لاکھ ہے اسکی زبان چینی ہے اسکے بادشاہ کو شہنشاہ کہتے ہیں

جاپان

اسکی آبادی تین کروڑ ہے اسکے دارالسلطنت ٹوکیو کی آبادی تقریباً بیس لاکھ ہے اسکی زبان جاپانی ہے

روس

یہ سلطنت یورپ اور ایشیا دونوں براعظموں میں واقع ہے اسکی آبادی تقریباً بیس کروڑ ہے اسکے دارالسلطنت پیٹرسبرگ کی آبادی تقریباً بیس لاکھ ہے اسکی زبان روسی ہے

جزائر ایشیائے

اسکی آبادی تقریباً بیس کروڑ ہے اسکے دارالسلطنت بٹاویا کی آبادی تقریباً ایک لاکھ ہے اسکی زبان ملائی ہے

افریقہ

اسکی آبادی تقریباً بیس کروڑ ہے اسکے دارالسلطنت کیرو کی آبادی تقریباً تین لاکھ ہے اسکی زبان عربی ہے

امریکا

اسکی آبادی تقریباً بیس کروڑ ہے اسکے دارالسلطنت واشنگٹن کی آبادی تقریباً ایک لاکھ ہے اسکی زبان انگریزی ہے

اسکا حصہ جنوبی و شمالی بشمول جزائر ایک کروڑ پچاس لاکھ میل مربع ہی اسجگہہ کے باشندے عیسائی نیچری ہیں امریکہ نئی دنیا کہتے ہین سنہ ۱۴۹۲ ہجری مین اسکا پتا نصاری کو لگا یہان مسجد و مزار نہیں پائے گئے

اوشینیا

یہ چالیس لاکھہ میل مربع ہی اسمین تین حصے ہین ملیشیا اسٹریلیا پولنشیا ایک ثلث ملیشیا مین اسلام ہی دو ثلث باقی مین مذہب بدہ حکومت عیسوی ہی بارہ لاکھہ میل پر قبضہ مسیحی ہی اٹھارہ لاکھہ میل مربع پر قبضہ اسلام ہی دس لاکھہ میل مربع پر قبضہ مذہب بدہ ہی غرضکہ کل زمین ہاتھہ مین نصاری کے دو کروڑ پچہتر لاکھہ دس ہزار میل ہے بدہ کے ہاتھہ مین ستر لاکھہ ساٹھہ ہزار ہی اسلام کے پاس ایک کروڑ باون لاکھہ نوے ہزار ہی کل عیسائی دنیا مین سینتیس کروڑ پچاس لاکھہ ہین یہود ساٹھہ لاکھہ اہل مذہب بدہ ستارہ پرست بت پرست ستر کروڑ ہین مسلمان تیئیس کروڑ اسلام کے حاکم ایک سلطان روم ہین یہ اولاد عیص بن اسحق مین ہین یا خاندان ہلاکو مین دوسرے سلطان مراکش ہین یہ عرب ہین نسل عباسیہ مین تیسرے سلطان ہوسا ہین انکا پایہ تخت فلایا نام ہی وسط افریقیہ مین واقع ہی یہ بھی عرب عباسیہ کہلاتے ہین رہا ایران افغانستان جزائر ملیشیا یہ کچھہ بڑے سلطنتین نہین اسیطرح مصر تونس بخارا وغیرہ مثل ریاستہای ہند کے ماتحت ترک روس ہین بڑے حکام عیسوی ساری دنیا مین پانچ ہین انگلستان روس جرمن فرانس آسٹریا دو حکومت عیسوی اٹالی اسپین ان پانچ سے کم ہین باقی آٹھہ حکومت مثل حکومت امیر کابل و خان بخارا وغیرہ کے ہین ان پندرہ اقوام کے باہم جنکے حاکم عیسائی ہین یہ عہد ہی کہ آیندہ ملک کو آپسمین تقسیم نکرین کوئی کسی کا علاقہ مقبوضہ نلے مگر مقبوضہ ہند و بدہ کہ انکی بابت یہ قول و قرار نہین ہے ہند مین جتنی ریاستین اسلام و کفر کی ہین سب سے سلطنت برٹش انڈیا کا الگ الگ عہد نامہ ہی مگر پابندی اوسکی کما حقہ نہین رئیس مثل چاکر کے ہین بالکل مطیع سلطنت عالیہ انگریزی گورنمنٹ کا برتاو اونسے سختی کے ساتھہ ہی خصوصاً بعد غدر ہندوستان کے ۵

نہ دیوان بیند از فرہاد او کہ باشد ز دیوان گرد او

چین و جاپان کا مذہب بدھ ہی چین کا حاکم نسل منغل ہے ہے چینیون کی صنعت و تجارت ستہ
سلطنت بہت بڑی ہی یہود کی سلطنت کسی جگہہ باقی نہین جز یمن و شام تو روس و خراسان
و اطراف دنیا مین بطور رعایا تجارت کرتے ہین حضرت علیہم الدلالۃ والمسکنۃ دنیا مین
انتظام ملکی ذریعہ قانون عملی جاری ہی حدود مذہبی کسی اہل مذہب کی حکومت مین جاری نہین
یہانتک کہ حرمین شریفین مین بھی امضاء حدود مسدود ہی انا للہ بلکہ اگر کوئی حاکم چاہے
کہ مین اپنے ملک مین حدود شرعی جاری کرون تو سب ملکر اوسکو مخرب سلطنت بلکہ باغی
کا باغی و مفسد قرار دیتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مہدی کے آنے عیسی علیہ السلام کے
اوترنے تک یہی ہنگامہ رہیگا جو کوئی بادشاہ کسی جگہہ کا بڑا منتظم سمجھا جاتا ہے جب دیکھو تو
بدنظمی اوس کے ملک مین موجود ہی ممکن نہین کہ رعایا کو آفات چوری ڈکیتی رہزنی قتل و نہب سے
امن حاصل ہو حالانکہ سیکڑون بلکہ ہزارون عقلمند جمع ہوکر ملک کے قانون بنا کر جاری کرتے
ہین مگر وہ قانون چند روز کے بعد مرمت طلب ہوجاتا ہی ہمیشہ انتظام سابق کی اصلاح
کرنا پڑتی ہی یہ وصف خاص انتظام اسلام ہی کا ہی کہ جسنے اوس قانون پر عمل کیا ملک اوسکا
عدل و انصاف سے بھر گیا شہر قصبے کا نون اوس جگہہ کے آباد ہوگئے پیر جس امام یا خلیفہ
سلطان کی غفلت سے اوسمین فتور آیا اوسیقدر انتظام اوسکا بگڑتا گیا ملک اوجڑتا گیا
خلفاء عباسیہ مین جو خلافت پابند حدود و تعزیرات اسلامیہ رہی اونکو وہ ترقی حاصل ہوئی
کہ ساری دنیا مین اونکے نام کا خطبہ سکہ جاری ہوگیا ہر اقلیم مین اسلام پہونچ گیا دنیا امن و
امان سے بھر گئی ظلم و جور کا نام خلق سے مٹ گیا مہینون کی راہ پر اونکا رعب تھا ہزارون
کوس کی مسافت پر بادشاہان کنز اونسے ڈرتے تھے خلیفہ اسلام بنتے تھے جزیہ گذارتے
جبسے بعض خلفاء اسلام عیش و لذت مین پھنس گئے اہل علم کے کہنے پر چلنے سے غفلت مین
پڑ گئے یا بندی حدود شرعیہ اونمین باقی نہ رہی تب ہی سے دولت اسلام کم ہونے لگی مسلمان

ضعف آگیا سلطنت جاتی رہی ہر طرف سے کفار نے غلبہ پایا مغلیہ سنے تصرف کیا حد درجہ
شقیہ وہ قانون ہی جسکی تھوڑی پابندی کرنے سے غیر مسلمان دنیا کے حاکم ہو گئے خوش قسمتی سے ہمارے
اس قانون میں کبھی نسخ کی ضرورت نہیں ہوئی ترمیم کی حاجت نہ پڑی جب جیسا بابر نے انتظام ملکی اپنا موافق اسکے
رکھا اوسکے ملک میں امن ہو گیا قوم سکھ کا حاکم رنجیت سنگھ چور کے ہاتھ کاٹ ڈالتا تھا
پھر کیا مقدور کہ اوسکے ملک میں کبھی چوری ہو کسی جگہ رجواڑوں میں زانی کو قتل
کرتے ہیں بھلا وہاں کوئی زنا تو کرلے اسیطرح جو بات اسلام کی جس کسی غیر ملت اسلام
نے لے لی اوسکا انتظام اچھا ہو گیا جسنے اوسکو چھوڑ دیا وہ بانظم نہ رہا اوسکے ملک میں چوری
رہزنی وغیرہ ہر دم موجود ہی حقوق عباد تلف ہیں مال حلال نایاب ہی تیرہ سو برس
کا یہ قانون ہی کبھی ترمیم نہیں ہوئی ایسے مقنن کے سچے پیغمبر ہونے میں جو شک کرے
اوس سے زیادہ کون نادان ہوگا اسلام میں جو قواعد ملکی و مالی ہیں ہر قاعدہ اوسمیں کا
واسطے نظم سلطنت کے کافی ہی ان ضوابط عالیہ کو چھوڑ کر جو کرنی چاہے کہ ہم انتظام ملک
بخوبی کرلیں وہ عقل سے خالی ہی وہ کون سلطنت کفر ہی جسمیں بعض انتظامات اسلامیہ
نام بدلکر نہیں لیے گئے نام بدلنے سے کام نہیں بدلتا اسلام ہی کا طفیل ہے کہ یہ دنیا کا کام دنیا
کے پاس بدولت بعض انتظامات اسلامیہ کے ابتک باقی ہیں ورنہ وہ بڑے بڑے بادشاہ اسلام
ماضیہ جنھوں نے عمدہ عمدہ قانون ملک کے نکالے تھے سلطنت اونکی زائل ہوتی مگر یہاں تو انتظامات
اسلام کو کسیقدر لیے ہوئے ہیں اسلیے بسر ہوتی چلی جاتی ہی اب جو روز بروز ظلم
بڑھتا جاتا ہی جو جیسے گا وہ دیکھے گا کہ انجام اس کام کا کیا ہوا یہ عقل کہ ہر گئی یہ قانون کہاں
رہ گئے یہ آلات حرب و ضرب کسطرح مارے مارے پھرتے ہیں تقدیر کے آگے تدبیر کی سود ہوتی

بیان حوادث

۱۲۸۶ھ سے ۱۲۸۷ھ ہجری تک سلاطین جرمن و فرانس کے باہم لڑائی ہوئی نپولین شاہ فرانس
مارا گیا تو لاکھ آدمی مارے گئے چار سو کروڑ روپیہ خرچ ہوا تب فرانس کو دینا پڑا اشتہر پیرس

دارالامارۃ فرانس پلٹ گیا نپولین مع ستر ہزار لشکر کے قید ہوگیا ۱۲۸۷ھ مین بزمانہ سلطان
روم عبدالمجید خان روس سے لڑائی ہوئی سلطان نے فتح پائی روس نے اوسی دن سے
افسران ملکی وجنگی روم سے فعلی طور پر ساز وباز کرنا اختیار کیا یہانتک کہ ۱۲۹۳ھ
مطابق ۱۸۷۶ء جون کو سلطان عبدالعزیز خان کو قتل کرادیا جسکی سزا مجرمون کو بعد تحقیق
کے سلطان عبدالحمید خان نے ۱۲۹۴ ہجری مین دی پھر ۱۲۹۵ موافق ۱۸۷۷ء مین مابین
سلطان مذکور لڑائی ہوئی جنگ پلونہ مین پچہ لاکھ روسی مارے گئے عثمان پاشا نے اس
معرکہ مین بڑی بہادری ظاہر کی تین لاکھ آدمی ترک کے ہلاک ہوئے ارکان وامرائے سلطنت
روس سے ملگئے تھے ۱۲۹۶ مطابق ۱۸۷۸ء مین گورنمنٹ ہند نے کابل پر بمقابلہ امیر شیر علیخان
نیسر امیر دوست محمد خان مرحوم چڑہائی کی شیر علیخان ابنداء حرب مین غائب ہوگئے تھا
بیمار تھے مزار مین ہوکر مرگئے یعقوب خان بیٹا اونکا قید ہوکر ہند مین آیا ابتک قید مین ہے
پانچہزار روپیہ ماہیانہ ملتا ہی کابل فتح ہوگیا مگر پھر ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۸۰ء مین انگریزون نے کابل
سپرد عبدالرحمن خان کردیا اس جنگ مین بیالیس کروڑ روپیہ گورنمنٹ کا صرف ہوا اب بارہ لاکھ روپیہ سالانہ عبدالرحمن
خان کو علاوہ حکومت افغانستان خزانۂ ہند سے ملتا ہی ۱۸۸۰ء مطابق ۱۲۹۷ھ مین زولو سے لڑائی ہوئی
حاکم زولو قید ہوگیا حکومت قومی رہ گئی اسی سال ایک ایرانی نے جدے مین شریف
مکہ کو جنکا نام حسین تھا قتل کرڈالا اوجہ اس قتل کی ابتک معلوم نہین ہوئی ۱۸۸۱ء مطابق ۱۲۹۸ھ
مین قوم نہلست نے زار روس کو جسنے عبدالعزیز خان سلطان روم کو قتل کرایا تھا راہ چلتے ہوئے
بم کے گولے سے ۱۳ جون ۱۶ رجب سنہ مذکور کو ہلاک کیا چاہ کندہ را چاہ در پیش ست

تو ہم شب را بسر کی میبری ای شمع کم فرصت گرفتم سوختی پروانۂ آتش بجانے را

اسی سال فرانس نے تونس پر چڑہائی کی اسلیے کہ تونس کے کشتی الجزایر مین آکر لوٹ مار کرتے
تھے تونس نے ہار کر عہدنامہ لکھدیا فرانس واپس آئے حاکم تونس کا لقب بی ہی مخفف
بیگ ۱۳۰۰ھ مین سلطان عبدالعزیز خان نے ملک تونس کا محصول حاکم تونس کو معاف

لیکر آزاد کر دیا تھا سنہ ۱۲۹۰ھ مین زلزلے سے کوہ ارارات شق ہو گیا کہتے ہین جو دی پہاڑ
جسپر کشتی نوح علیہ السلام ٹھہری تھی یہی پہاڑ ہی اس پہاڑ کے پتھر ٹوٹ کے گرے نیچے کی بستیان
تباہ ہو گئین اسی سال ملکہ انگلنڈ نے ملک زولو کو واپس دیا جب وہ اپنے دار الامارہ مین
گیا دھایاسنے اوسکو مار ڈالا ابتک سب رعایا وہان کی خود سر ہی سنہ ۱۲۹۸ مطابق سنہ ۱۸۸۱ع مین
بعلاقہ مسر فتنہ عربی پاشا کا اوٹھا خدیو نے سلطنت برٹش سے مدد لیکر اوسکو شکست دی
اس ہنگامے مین اسکندریہ قتل و نہب و آتش زدگی گولہ باری سے بالکل برباد ہو گیا کچھ
عقارہ اس جنگ کا نہ کھلا اسی سال روس نے یہود کو اپنے ملک سے نکالدیا ہزارون کو
تہ تیغ کیا یہ سب نکلکر پناہ مین سلطنت روم کی آگئی پچیس لاکھ سے زیادہ یہود روس و جرمن
مین بستے تھے باقی پچیس لاکھ ایشیای کوچک یعنی شام و خراسان کیطرف رہتے ہین سنہ ۱۲۹۹
مطابق سنہ ۱۸۸۲ع مین درمیان پیرو و چیلی کے جو امریکہ کی دو سلطنتین ہین لڑائی ہوئی پیرو غالب
رہا اگرچہ آدمی بہت مارے گئے جنکے جہاز بہی تباہ ہوئے اسی سال ستارہ دمدار نکلا اسکا
حال ترجمان وہابیہ مین بھی لکھا گیا ہی ۲۹ شعبان سنہ ۱۲۹۹ھ ۱۵ جولائی سنہ ۱۸۸۲ع سے وقت صبح صادق
جانب مشرق گوشۂ جنوب مین دیکھا گیا چھ مہینے تک متفرق وقتون مین برابر نکلتا رہا ساری
دنیا نے دیکھا اسکو منجمیون نے علامت تباہی عالم کہا اسلام مین ایک ایسا ستارہ مہدی
موعود کے زمانے سے پہلے نکلے گا اونکے آنے کی قریب نشانی ہوگا واللہ اعلم یہ وہی ستارہ
ہی یا اور کوئی اسی سال پشاور و سند مین ایک بڑا زلزلہ آیا مکانات و شہر ہل گئے بہت
ڈر پیدا ہوا پھر کراچی بندر مین یہ زلزلہ پایا گیا اسی سنہ مین اسٹریا کے حصہ ہنگیری مین طوفان
طغیان دریای ڈینوب ہوا سارا ضلع بہ گیا جو بچے وہ بے گھر ہو گئے اونکو بذریعہ ریڈ کراس سوسیٹی
کچھ مدد دیگئی سنہ ۱۸۸۳ع مطابق سنہ ۱۳۰۰ ہجری مین بنگالہ ہند مین مختلف جگہون پر آندہی آئی
پانی سخت برسا علاقہ بھاگل پور و مونگیر کے اکثر گانون ڈوب گئے چاٹگام کیطرف بھی اثر
اس طوفان کا پہونچا آخر شعبان سال مذکور مین بدھ کے دن سے دریای تاپتی کو جوش ہوا

بندر سورت احاطہ بمبئی مین تین دن تک سیلاب رہا اکثر شہر و قلعہ سورت کا پانی مین ڈوب گیا
دو ہزار گھر بہ گئے دس ہزار گھر تک برباد ہوئے لاکھون روپیہ کا مال اسباب نقصان ہوا تمام تک
بند ہوگئی سڑک و پل ریلوے یک گنی مقام پیش مین جو بلا تو قف ہا رہی سخت آندھی جس
دوکاندار دوکانین چھوڑ کر بھاگ گئے سب لوگ وحشت مین آگئے یہ آندھی گویا قیامت کا نمونہ
تھا آخر رمضان مطابق آخر جولائی مین علاقہ نیپلس ملک اٹالی مین زلزلہ ہوا آواز خوفناک
سنی گئی ڈیڑھ ہزار آدمی مع شہر کسانک سولا مین مین دبکر مر گئے پانچہزار آدمی اطراف
شہر کے صدمہ زلزلہ و آواز سے مر گئے اسکا نظیر دنیا مین کم بتلاتے ہین پھر ابتدا مئی ہوت
مطابق ماہ رمضان مین علاقہ فلاریو جزیرہ اسپیا ملک اٹالی مین زلزلہ مع آواز مذکور کے
پہونچا سیکڑون مکان گر گئے بہت جانون کا نقصان ہوا ماہ رجب مطابق جون سنہ مذکور
مین ایک تماشا گاہ شہر لندن مین مترر ہوا تھا اطفال بیمار دہ سال قریب دو ہزار کے اوپر
بلائے گئے آلہ ڈینامائٹ یعنی آتش بازی کا تماشا تھا اسکی ٹیر جو لڑکون مین ہوئی گھبرا کر بھاگے
ریلہ مکان کی تنگی سے ۱۸۶ لڑکے آپسمین کچل کر مر گئے اسی سال ملک جزیرہ میڈیگاسکر جو ہندوستان
مین سے ہی مر گئے فرانس نے جلدی کرکے اس جزیرے کو لیا لڑائی مین گولہ باری سے بہت
نقصان مال و جان کا ہوا ماہ رجب سنہ ۱۲۷۱ مین حرابس نے شاہ انام صوبہ پیرو پر چڑھائی کی
باہم عہدنامہ ہو کر لڑائی بند ہوگئی اسی سال آتشبار شمار مین علاقہ مصر و بلاد زور ہوا تھا
ہزار دو سو پچاس آدمی مصر و دیار مصر کے مر گئے ہند کیطرف مصر کی راہ بدل گئی ڈاک کی روانگی
مین حرج ہوا قریب نصف مدت زیادہ کر دیگئی ۲۳ رمضان سنہ مذکور کو اتوار کے دن سہ پہر کو موضع
نواگڈہ علاقہ جونا گڈھ مین ایک سخت زلزلہ مشرق سے مغرب کیطرف چلتا معلوم ہوا فقط ایک گھر ایک
آدمی کو نقصان پہونچا وہ مر گیا اسی سال و ماہ مین رعایا ملک ہسپانیہ باغی ہو گئی اپنے بادشاہ
کو گرفتار کر لیا دوسرے بادشاہون نے فوج کشی کرکے باغیون کو دبا بادشاہ کو چھڑا دیا آخر
اگست سنہ ۱۲۷۱ مطابق آخر شوال سنہ ۱۲۷۱ ہجری کو ایک آگ کوہ کارا کیٹوسے نکلی شعلہ بہت

ن سب باشندون کے جلگیا تقریبا تیس ہزار آدمی اوسکی شعلہ افشانی سے مرگئے اس آگ کا
اثر کل سواحل سفر یہ جزیرے مین ہی پہونچا بحر ہند اسمین نقصان جہاز کا ہوا جزیرۂ جاوہ کو
اس آگ نے خاک مین ملادیا اسی سال ۸ ماہ مین اضلاع کرونیا ممالک ہنگیری علاقۂ اسٹریا مین ہوے
نے بغاوت کی فوج حاکم کو شکست دی بہت افسر فوجی مارے گئے ابتک یہ شعلہ گرم ہی ۲۴ ر
شوال سنہ مذکور بنادر چین کے مکانات کو طغیانی دریا سے صدمۂ عظیم پہونچا تا ربرقی ٹوٹ گیا
بنادر جنوبی ہند تک اوسکا اثر ہوا کرانچی بندر کے باشندے شدت تلاطم سے ڈر کر جا بجا
بھاگ گئے یکم ستمبر ۱۸۱۸ء مطابق ۸ شوال سنہ ۱۳ ہجری سے صبح و شام مشرق مغرب کے کنارے
پر سرخی آسمان نمودار ہوئی چار ماہ کامل سے ابتک یہ سرخی موجود ہی کبھی بہت کبھی کم یورپ
و امریکہ و ہند کے منجم کہتے ہین کوئی بڑا فساد ہوگا ایک گروہ امریکہ نے کہا یہ عیسی علیہ السلام
کے نزول کی علامت ہی یہ جماعت امریکہ سے ایشیا کو بانتظار مسیح چلے گئے اسلام مین پہلے
بھی کئی بار سرخی فلک دیکھی گئی ہی مگر یہ سرخی ایک علامت قرب ظہور مہدی علیہ السلام کی
جاتی ہی بعض فلاسفہ یورپ نے کہا یہ سرخی دخان کوہ آتش فشان کی ہی جسنے ملک جاوا کو
خاک سیاہ کردیا ہی یہ انکا محض خیال خام ہی غرۂ ذیقعدہ سنہ ۱۳ کو وقت صبح سنگاپور سرحد
ملک برہما و ہند مین ایک بھاری زلزلہ آیا سوم ماہ مسطور کو کلکتہ مین ایک بجے دنکو زلزلہ محسوس
ہوا سوتے جاگ پڑے اوسیدن رات کو گیارہ بجے پھر دوسرا زلزلہ آیا یہ پہلے سے بھی زیادہ
سخت تھا مگر کچھ نقصان نہوا بعض مکان شق ہوگئے پنجم ذیقعدہ کو ابوشہر علاقۂ ایران ملک
فارس مین گیارہ بجے رات کو زلزلہ آیا ایک گھنٹے تک رہا مکانات کو صدمہ پہونچا دوسرے دن
پھر نو بجے پہلے سے زیادہ ہولناک زلزلہ ہوا ششم ذیقعدہ سنہ ۱۳ کو شہر مالقن ملک چین مین بلوی ہوا
بندر کو لوٹ لیا تجار یورپ وہانسے بھاگ آئے دہم ذیقعدہ کو مقام مادورہ کہنوی علاقۂ جزیرۂ
سماترا مین ایک آواز ہولناک سنائی دی جیسے بہت سی توپین یکبارگی سر کیجاوین نیز آندھی
اوسکی گھبراہٹ سے مرگئے سترہ ذیقعدہ کو ایک زلزلہ جزیرۂ پنیانگ مین دست ہوا تیرہ

جزیرہ جیین کے علاقے مین ملک بلاکو ہوا چار سیکنڈ تک رہا ۲۸ مہینہ کو کلکتہ
مین زلزلہ ہوا پانچ سیکنڈ تک رہا ۷ دسمبر کو بارہ بجے پھر کلکتہ مین زلزلہ آیا ۵ سیکنڈ
رہا تاریخ مذکور کو یہ خبر آئی کہ بسمارک وزیر جرمن نے باتفاق اسٹریا و اٹلی وغیرہ یہ ارادہ کیا ہے
کہ یورپ مین جو امن قائم ہو تو سب سلاطین اپنی فوج جسکی تخفیف کر دین ہتھیار ملک کے رکھنا
انتظام رعایا کے لیے کافی سمجھا جاوے جس سے فساد باہمی دور ہو سکتا ہی ۱۴ دسمبر کو جو اسس
علاقہ یونان مین ایک بڑا زلزلہ آیا جس سے بہت لوگ ضایع ہو گئے مکانات گر پڑے ۱۵ دسمبر کو
مقام ارولی ضلع یونان مین زلزلہ آیا اسجگہ ایک ہزار آدمی مر گئے بیس ہزار آدمی کے گھر
شہر ویران ہو گیا ۱۶ دسمبر کو انیٹولیا علاقہ روم مین زلزلہ ہوا دو سو آدمی ضایع ہوے ۱۹ دسمبر کو
بمقام جبرالٹر ملک اسپین مین چار مرتبہ زلزلہ آیا سنہ ۱۳۰۰ محرم ۱۳ کو جی پور مین زلزلہ معلوم ہوا ہمراہ اسکی ایک شور بھی تھا
اٹھوین محرم کو ملک یورپ مین جابجا زلزلہ محسوس ہوا ۱۹ محرم کو جزیرہ آچین علاقہ سماترا مین زلزلہ ہوا لوگ ڈر گئے
محرم کو مقام فوچہ علاقہ جیین مین وہان کے باشندون نے تین رات تک برابر بہت گہری سرخی آسمان پر آٹھ بجے رات کے دیکھی
چینی والے اسکو سبب خونریزی سام و مرگ سرخ خیال کرتے ہین ۲۱ محرم کو مسٹر بلنٹ نے لکھا مین نے مرنی پاشا کی وقت
ملاقات حضرت ابکے سینہ پر ہاتھ رکھا جسکا نشان ہمیشہ رہیگا معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت کیلے درجے کی حالت پر ہے
ہمارا اعتقاد ہی کہ یہ حکومت اسلامی اوسی اگلی حالت پر قائم ہو جاویگی انشاء اللہ تعالے
۲۳ محرم سنہ ۱۳۰۱ کو لشکر سودان اتباع محمد احمد نے فوج توفیق پاشا خدیو مصر کو سخت شکست دی اخبار نویس
اسکو مہدی کاذب لکھتے ہین انکا قلعہ اوس سرزمین مین سنہ ۱۲۹۸ ہجری سے ہو رہا ہی ۲۴ محرم سنہ
مذکور مین جو لڑائی ہوئی اوسمین دس ہزار آدمی سے زیادہ مارے گئے حکومت مصر کے مقابلے
مین عاجز بلکہ ستا گیا ہی کہ اس شخص کو دعوی مہدویت کا نہین ہی الستر پیسہ لندن ٹیمز
مطبوعہ یکم دسمبر سنہ ۸۳ء مین لکھا ہی محمد احمد نام مہدی سودان ملک ڈنگولا مین پیدا ہوا اسکا باپ
نجار تھا اسنے بھی یہ پیشہ کیا ہی خرطوم وکاما مین علم پڑھا خانقاہ مین طریقہ درویشی کو برتا کچھ دن
پہاڑ پر رہا سنہ ۸۱ء مین یکایک یہ بیان کیا کہ مجھکو الہام سے معلوم ہوا کہ مین مجدد دین اسلام ہونا

اسلیے ہمکو چاہیے کہ مذہب اسلام کو حالت اولی پر لاوین عیسائی قوت جس جس قوم اسلام
پر ہی اوسکو اوسکی آزادی دوین اسی بنیاد پر سلطان ترک و خدیو مصر کی نسبت بھی انکا یہ
قول ہی کہ یہ دونو اگر شرکت نصاری سے علیحدہ ہوکر ترقی اسلام مین بدل کوشش کرینگے تو
انسے کچھ بحث نہین ورنہ ان دونو کے مقابلے کا بھی خیال ہی دنیا بھر کے مسلمانون کو صحیح اسلام
سکھانے کا قصد ہی انتہی ہر صدی پر ایک مجدد دین کا آنا تو مسلم ہی خواہ وہ تجدید بذریعہ سیف
وسنان ہو یا بواسطہ اشاعت حدیث و قرآن یا بوسیلہ تالیف و بیان اور خواہ وہ تجدد عرب
مین ہو یا عجم مین بلکہ دونو جگہ اور ایک شخص ہو یا کئی شخص مہدی موعود بھی درحقیقت ایک مجدد دین
ہونگے مگر قبول دعوی مہدویت ہر شخص سے نہین ہوسکتا یہ موقوف ہی وجود علامات صحیحہ پر نہ مجرد
دعوی زبان پر بہرحال تا تحریر اس حال کے سب علاقہ سودان کا قبضہ اتباع محمد احمد مین آگیا ہے
خواہ وہ مجدد ہو یا نہو ۲۶ فروری مطابق ۲۷ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۱ ہجری کو جو لڑائی دن
پیر کے بیکر پاشا سے ہوئی اوسمین بیکر ہار گئے اڑہائی ہزار آدمی انکے مارے گئے پانچ میل تک
فوج سودان نے تعقب کیا تا شام سوئیڈن مین وقت شام جنوبی ہوا چلی بگولے اوڑے بعد غروب
سارا آسمان مثل انگارے کے لال ہوگیا ایک گھنٹے کے بعد وہ سرخی سمٹ کر بشکل ستارہ دمدار
ظاہر ہوئی پھر وہ ستارہ ٹوٹ ٹوٹ کر زمین پر گرنے لگا اسی محرم مین یہ حادثہ دیکھا گیا ۱۴ صفر
سنہ ۱۳۰۱ کو دس بجے رات جنوب کیطرف بھوپال مین ایک خط لمبا چمکتا ہوا دیکھا گیا اس خط کے
بیچ مین ایک تارا تھا پانچ منٹ کے بعد یہ خط سمٹ کر زاویہ ہوگیا پھر دائرے کیطرح بنگیا پھر
غائب ہوگیا ۲۰ فروری سنہ ۱۸۸۴ء کو مقام لمبڈا ضلع گوہلو ملک کاٹھیاوار مین ایک زلزلہ آیا آخر
فروری سنہ ۱۸۸۴ء شروع جمادی الاول سنہ ۱۳۰۱ مین ابوشہر زلزلے سے ہل گیا اسی تاریخ مین بمقام اکیاب
ملک بنگالہ بہر بھال ہوا کچھ مکان گر گئے یکم مارچ سنہ ۱۸۸۴ء مطابق دوم جمادی الاولی سنہ ۱۳۰۱ کو گریم
پاشا نے فوج انگریزی لیکر ترنکی ٹاٹ مین لشکر سودان کو شکست دی ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۸۴ء مطابق
۱۴ جمادی الاولی پھر گریم نے بمقابلہ عثمان دگنا ۱۳ میل پر سواکن سے جاکر مقابلہ کیا اسمین دو ہزار

سودان کام مین آئے ۱۸ فروری ۱۸۸۵ موافق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۰۲ھ تک کارروائی فرستادہ انگلستان خبر علوم مین ہوگئے امن وصلح کا اشتہار دیا اب تک بخوبی کامیاب ہین ۲۰ جمادی الاول مطابق ۳۰ مارچ ۱۸۸۵ء مین خبر علوم ہوکہ عایا نے شورش کی تاریخی کو توڑ دیا اسی سبب سے فرانس نے قلعہ تامکن جو چین کا ایک بڑا صوبہ ہی فتح کرلیا آج کل سویلزمین سودان سے لڑتے ہین بنام خدا مدد دہی خدیو مصر چڑہائی کرتے ہین دل کا حال خدا ہی کو معلوم ہی ۲۱ جمادی الاخرہ کو بمقام اسلام آباد عرف چاٹگام ملک بنگالہ ایک بڑا تارہ جانب مغرب سے ٹوٹ کر مشرق تک آیا ایک آواز ہولناک سنی گئی اسی تاریخ حال بہرہ مذہ علاقہ بھوپال فظامت جنوب مین مغرب کیطرف ایک تارا ٹوٹ کر جانب زمین آیا چاند کیسی روشنی ہوگئی گھرون کے اندر وہ روشنی دیکھی گئی دو منٹ کے بعد پہلے تو ایک گڑگڑاہٹ ہوئی پھر ایک آواز بڑے زور شور کی توپ کی طرح سنی گئی لوگ اس روشنی و آواز سے سہم گئے ۲۶ جمادی الاولی کو یہ خبر ذریعہ تہانہ دار ریاست مین پہونچی

تنبیہ

سیوطی نے کشف العلصلہ عن حقیقۃ الزلزلہ مین کہا ہی ابن عباس نے کہا اللہ نے ایک پہاڑ بنایا جو دنیا کو گھیرے ہوئے ہی اوسکو قاف کہتے ہین اوسکی رگین اوس چٹان سے ملین ہے جسپر زمین ہی جب اللہ چاہتا ہی کہ کسی قریہ کو ہلادے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہی جو رگ اس قریہ سے ملی ہوتی ہی یہ اوسکو ہلا دیتا ہی اسی سبب سے ایک قریہ ہل جاتا ہی دوسرا یہ روایت ابن جانا کی ہی کتاب العظمہ مین مفسرین نے کہا پہلا زلزلہ جو زمین مین ہوا وقت قتل ہابیل کے ہاتھ سے قابیل کے ہوا سات دن تک زمین کانپا کی جب آدمی برے کام کرتے ہین تو اللہ زلزلہ بھیجتا ہی یہ زلزلہ علامات قیامت سے ہی قرآن پاک مین آیا ہی ھوالقادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم یعنی کہا ہے کہ مراد عذاب فوق سے پتھراؤ ہوا ہی عذاب تحت سے رجفہ یعنی زلزلہ و خسف یعنی زمین مین دہس جانا ہی یہ دونون عذاب اہل تکذیب کے لیے ہین انتہی اس آیت سے آفات سماوی و ارضی دونون کا ثبوت ہی عائشہ

کی حدیث مین ہی جب لوگ زنا کو حلال کرتے ہین شراب پیتے ہین باجے بجاتے ہین اللہ کو
آسمان پر غیرت آتی ہی زمین سے فرماتا ہی زلزلہ کر اگر توبہ کی باز رہے تو خیر ورنہ زمین کو
اوپر ڈھا دیتا ہی اسکو حاکم نے صحیح کہا ترمذی مین ابی ہریرہ سے مرفوعاً آیا ہی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب لوگ فیئ کو دولت امانت کو لوٹ سمجھ لین علم اللہ کے
لیے نہ سیکھین مرد اپنی جورو کی فرمانبرداری کرے ماں کی نافرمانی یار کو پاس بٹھائے باپ کو
دستہ بتائے مسجدون مین آوازین ظاہر ہون قبیلے کا سردار فاسق ہو قوم کا افسر رذیل
ہو مرد کی عزت ڈر سے اوسکے شر کی کیجاوے گانے والیان باجے ظاہر ہون شراب پی جاوے
پچھلی امت اگلی امت پر لعنت کرے تو اسوقت تم منتظر رہو لال آندہی ایک بڑے زلزلے
کی جو لگاتار آویگا جیسے ہار کی لڑی ٹوٹ جاوے دانے لگاتار گرنے لگین اس حدیث مین
خبر دی ہی کثرت زلازل و ریاح سے اس حدیث کا مصداق بخوبی موجود ہی رافضیون نے
اگلی امت پر لعنت کی اب مقلد لوگ بھی اہل حدیث پر جو سلف صالح اس امت کے ہین لعن
وطعن کرنے لگے فروع کی تقلید کو حق اتباع سنت کو باطل سمجھنے لگے شوہر جورو کے غلام ہین
اولاد کو ماں باپ سے دشمنی یارون سے دوستی ہی کمینے سردار ہین شریف ذلیل خوار ہین
گانے بجانے شراب پینے زنا کرنے کا جیسا کچھ رواج ہی سبکو معلوم ہی بدمعاشون کے طور سے
اہل صلاح اونکی خوشامد کرتے ہین مسجدون مین بیٹھکر ادھر اودھر کی خبرین کہتے سنتے ہین اس سے
پایا جاتا ہی کہ اب قیامت لگ بھگ آگئی صبح شام ہی ٹلتے ہے ہم اگر باندشبی ماندشبی
دیگر نمی ماند ابو نعیم نے حلیہ مین عطاء خراسانی سے روایت کیا ہی کہ جب پانچ باتین ہونگی
تو پانچ آفتین آوینگی سود کھانے سے غصب و زلزلہ آتا ہی حکام کی خیانت کرنے سے قحط پڑتا ہی
زنا ہونے سے وبا آتی ہی زکوۃ نہ دینے سے مویشی مرتے ہین اہل ذمہ پر تعدی کرنے سے بھوتنی پن
ہوتا ہی ابن عمر نے کہا حضرت نے فرمایا فاحشہ ظاہر ہونے پر رجفہ ہوتا ہی حاکم کے جور کرنے سے
قحط پڑتا ہی اہل ذمہ پر زیادتی کرنے سے دشمن غالب آجاتا ہی اسکو دیلمی نے مسند الفردوس

ہین روایت کیا ہی ترمذی نے ابو ہریرہ سے نقل ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ آویگی یہانتک کہ علم قبض کر لیا جاوے زلزلے بہت ہون زمانہ کم ہو جاوے یعنی رات دن چھوٹے ہون فتنے ظاہر ہون قتل بہت ہو حاکم کے نزدیک حدیث مرفوع عبادہ بن صامت مین قذف و خسف و رجف کو علامت ہلاک امت کہا ہی حدیث عبد اللہ بن حوالہ مین زلزلہ ارض مقدس کو علامت قرب زلازل و بلایا و دیگر امور عظام بتایا ہی اسکو بھی حاکم نے مرفوعاً روایت کیا ہی حدیث ابی موسی مین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ نے میری امت کا عذاب دنیا مین یہی قتل و زلزلے و فتنے ٹھہرایا ہی اسکو ابی داؤد نے روایت کیا حاکم نے صحیح کہا ہی احمد و نسائی و دارمی کے نزدیک سلمہ بن نفیل سکونی سے مرفوعاً روایت ہی کہ قیامت سے پہلے سخت مری پڑیگی اس بیچ مین زلزلون کے سال ہونگے اس حدیث کو حاکم نے صحیح کہا جبیر ابن عمرو سے مرفوعاً یون روایت کیا کہ زمین ہمکو لیکر ہلیگی جو فراموش ہوا جو یاد ہوا سو بچا پھر لوگ امر امت کے رجیف مین پھنسین گے اگر توبہ کی اللہ قبول کریگا اگر پھر وہی کام کیا تو پھر وہی رجف و قذف و حرق و مسخ و خسف و صواعق ہوگا قرطبی نے تذکرہ مین حذیفہ سے مرفوعاً روایت کیا ہی کہ ویرانی مصر کی نیل کی خشکی سے ویرانی حجاز کی رجیف سے ویرانی عراق کی فرات سے ہوگی جب زلزلہ ہو تو وضو کرنا نماز پڑھنا قرب بوجوہ بہتر کرنا مستحب ہے ابن ابی شیبہ نے مصنف مین شہر سے روایت کیا ہی کہ زلزلہ آیا مدینے مین بعہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا اللہ تعالی تمسے رجوع کرنا مانگتا ہی طرف اپنی مرضی کے سو تم رجوع کرو تائب ہو حنفیہ سے ابن ابی عبید نے کہا زلزلہ کیا زمین نے بعہد عمر یہانتک کہ لڑ بھڑ گئی مگر عمر نے خطبہ پڑہا کہا تمنے کوئی بدعت نکالی ہی جلدی کی ہی اب اگر پھر یہ زلزلہ ہوا تو مین تمہارے بیچ مدینے سے نکلکر چلا جاونگا اسکو ابن ابی شیبہ و بیہقی نے سنن مین روایت کیا ہی معلوم ہوا کہ احداث و ابتداع موجب زلزلہ ہی آپ جو سنت بدعت ہو گئی اور بدعت سنت ٹھہری اسلیے زلزلے بھی بہت آنے لگے علی بن ابی طالب نے زلزلے مین چھ رکعات چار سجدات

مین پنج رکعات دو سجدے سے ایک رکعت مین پڑھے اسکو شافعی نے ام مین روایت کیا اور کہا کہ اگر یہ حدیث علی علیہ السلام سے ثابت ہو جاوے تو مین بھی اوسکا قائل ہونگا بیہقی نے اسکو سنن مین روایت کرکے کہا یہ حدیث ثابت ہی ابن عباس سے ابن ابی شیبہ نے طریق عبداللہ بن حارث سے روایت کیا کہ ابن عباس نے زلزلے مین چار سجدات کیے جسمین چھ بار رکوع کیا یہ نماز جماعت سے پڑھی عبداللہ بن حارث نے کہا ایک رات زمین نے زلزلہ کیا ابن عباس نے کہا مین نہین جانتا تمنے بھی پایا چھ مہینے پایا یعنے زمین کا لرزہ کرنا کہا ہان ہنسے بھی پایا پھر صبح کو نکلے نماز پڑہائی طاق تکبیرین کہین چھ رکوع چار سجدے کیے اسکو سعید بن منصور نے سنن مین روایت کیا ہی بیہقی کے پاس ابن حارث کی روایت سے یون آیا ہی کہ ابن عباس نے نماز زلزلہ بصرے مین پڑہی لنبا قیام کیا پھر رکوع مین گئے پھر سر اوٹھایا دیر تک کھڑے رہے پھر رکوع کیا پھر سر اوٹھایا لنبا قنوت کیا پھر رکوع و سجدہ کیا پھر دوسری رکعت پڑھی مثل پہلی رکعت کے سو یہ نماز چھ رکعات چار سجدات کی ہوئی پھر کہا ھکذا صلوٰۃ الایات ابن ابی شیبہ کی روایت مین عائشہ سے بسند صحیح یون آیا ہی قالت صلوٰۃ الایات ست رکعات فی اربع سجدات ابن مسعود نے کہا جب تم آسمان سے کوئی بات سنو تو نماز پڑہو اخرجہ البیہقی علقمہ نے کہا جب تم آفاق سماء سے ڈرو تو نماز پڑہو اخرجہ ابن ابی شیبۃ وسعید بن منصور ابن ابی عروبہ نے کہا لوگ کسوف شمس یا قمر یا کسی چیز سے گھبرائے تو شعبی نے کہا علیکم بالمسجد فانہ من السنۃ اخرجہ ابن ابی شیبۃ ابوداود و بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہی آنحضرتؐ نے فرمایا جب دیکھو تم کوئی نشانی تو سجدہ کرو طبرانی کے پاس سمرہ بن جندب سے مرفوعاً مروی ہی کہ جب دیکھو تم کوئی آیت خدا کی تو ذکر اللہ کرو ابن ابی شیبہ نے مصنف مین ذکر کیا ہی کہ شام مین زلزلہ ہوا عمر بن عبدالعزیز نے لکھا کہ پیر کے دن فلان فلان مہینے مین باہر نکلو اور جو کوئی تم مین صدقہ دیسکے وہ صدقہ نکالے اسلیے کہ خدا نے کہا ہی قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی

نووی نے شرح مہذب مین کہا ہی کہ شافعی نے کہا ہی یہ ہی کہ سوا اس کسوف کے اور نشانیون
مین جیسے زلزلہ صواعق ظلمت سیاہ شدید وغیرہ مین نماز جماعت سے نہین ہی بلکہ اکیلا
نماز پڑھے یہ تو انکی نص ہی لیکن شافعیہ کا اتفاق اس بات پر ہی کہ جماعت نماز پڑھے ودعا تضرع
کرے تاکہ غافل نہ ٹھہرے شافعی نے کہا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ زلزلہ مین جماعت
سے نماز پڑھے سو یہ حدیث اگر صحیح ہو تو مین بھی اوسکا قائل ہون اسلیے بعض شافعیہ نے کہا
کہ یہ ایک قول آخر ہی نئے زلزلے مین اور بعض نے کہا عام ہی سب آیات مین نووی
کہتے ہین کہ یہ اثر علی سے ثابت نہین اگر ثابت ہو تو محمول ہی نماز منفرد پر اسیطرح علی سے
دوسری روایت مین آیا ہی انتہی سیوطی نے کہا قاعدے کے موافق یہ بات ہی کہ اس نماز مین
دن کو چھپکے پڑھے رات کو چلاکے یہ تشریح نہین آئی کہ خطبہ بھی پڑھے مگر آنحضرت نے وعظ فرمایا
اور کہا ان ربکم یستعتبکم فاعتبوہ ہان اگر امام اعظم کے لیے خاصہ خطبے کو مستحب کہا جاوے
تو کچھ دور نہین ہی اسی پر حدیث واثر محمول ہی زلزلے مین حق بھی آیا ہی چنانچہ حدیث حکم
مین گذر چکا اور تصدق کو قیاس کیا ہی صدقہ کسوف پر اور دعا و تضرع تو سب ہی جگہ پر ارکان
کے تسبیح کرنا مؤکد تر ہی کیونکہ تسبیح و ذکر سے عذاب اٹھ جاتا ہی تکبیر کہنا قیاس کیا گیا ہی استسقا
تکبیر پر وقت رویت حریق کے آگ لگنے مین تکبیر کہنے کا حکم آیا ہی اسیطرح آنحضرت پر درود
جیسا کہ اس وقت ہر بلا و ہر آفت زائل ہوتی ہی اسکو سایے دین دنیا کے کام سونپین و تحمل ہی
فتاوی قاضی خان مین لکھا ہی کہ اگر گھر مین ہوا اور زلزلہ آوے تو باہر نکل جاوے اسلیے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہوا مین ایک ہوا پر گھر سے جلدی سے چلے کسی نے کہا کیا آپ قضا الٰہی
سے بھاگتے ہین فرمایا میرا بھاگنا اللہ کی قضا سے یہ بھی ایک قضا الٰہی ہی انتہی اس حدیث کی سند
دیکھنا چاہیے کیسی ہی شعیب علیہ السلام کی قوم اسی زلزلے سے ہلاک ہوئی قال تعالی فاخذتھم
الرجفۃ فاصبحوا فی دارھم جاثمین احمق بن بشیر نے کتاب المبتدی مین ابن عساکر نے تاریخ
دمشق مین ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ جبرئیل علیہ السلام اوترے اور اوس قوم پر کمر سے ہوکر

ایک چیخ ماری جس سے زمین پہاڑ ہل گئی انکی جانین بدن سے نکل گئین یہی مراد ہی اس آیت سے تربیر بن بکار نے وقعیات مین لکھا ہی کعب احبار نے کہا جسدن ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو باندہ کر پتھر پر ڈالا تاکہ اوسکو ذبح کرین آسمان کا رنگ بدل گیا زمین پھٹ گئی پہاڑ و نمین زلزلہ ہوا جب چھری گلے پر رکھی عرش ہلگیا کرسی کو جنبش ہوگئی زمین آسمان پہاڑ نے اپنے رب سے شکوہ کیا سورج اپنی جگہہ سے گر گیا فرشتون نے تعجب سے دیکھکر کہا اگر اللہ کو کسی کا خلیل بنانا پہونچتا تو یہ بندہ لائق خلیل بنانے کے ہی اوسدن سے اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا آسمان مین پکار دیا گیا یا ابراھیم لقد صدقت الرؤیا

اسحق یا اسمعیل کا فدیہ ذبح عظیم ٹھہرا

بیان زلازل واقعہ در اسلام

گذر چکا کہ زلزلہ عہد رسول خدا و عہد عمر و عہد علی مین آیا اوسوقت ابن عباس امیر کوفہ تھے طرف سے علی کے یہ زلزلہ آیا اسلیے کہ وہان کے لوگ سود کھاتے تھے عہد ولید بن عبدالملک مین زلزلے آئے چالیس دن تک ٹھہرے یہ واقعہ حدود ۹۰ سنہ مین ہوا اسکو قضاعی نے تاریخ الخلفاء مین لکھا ہی بعض نے کہا شام مین ۹۴ سنہ مین آیا عمر بن عبدالعزیز کے وقت مین زلزلہ شام مین ہوا ۱۰۰ سنہ عہد رشید مین زلزلہ مصر مین آیا اسکندریہ کا قبہ گر گیا پھر ۱۰۲ سنہ مین بعہد مامون خراسان مین زلزلہ آیا ستر دن تک رہا بہت سے گھر گر گئے ۲۳۲ سنہ مین بعہد متوکل دمشق مین زلزلہ ہوا بہت سے گھر ڈھ گئے بہت آدمی دبکر مر گئے وہان سے اقطاع پہونچا اوسکو ڈہایا جزیرے تک گیا اوسکو ویران کیا موصل مین پہونچا بہت لوگ ہلاک ہوگئے کہا ہی پچاس ہزار آدمی مر گئے ۲۴۲ سنہ مین پھر دوسرا زلزلہ بعہد متوکل آیا بلاذر مین لکھا ہی کہ اسمین کچھ اوپر چالیس ہزار آدمی ضائع ہوئے آدھا شہر دامغان ڈھ گیا یہ سخت زلزلہ تھا رے دجرجان و نیشاپور و طبرستان و اصبہان تک پہونچا پہاڑ گر پڑے زمین پھٹ گئی ایک پہاڑ یمن مین تھا ایک کھیت والون کی زمین سے سرک کر دوسرے مزارعین کی زمین پر جا ٹھہرا

حلب مین ایک سفید پرندہ رمضان مین چلایا یا معشر الناس اتقوا اللہ انا بلیۃ یا یہ بلا
آواز سے پھر اوجھل ہو گیا دوسرے دن آکر پھر اسیطرح بولا ڈاکی مین یہ خبر آئی پانسو آدمی نے اس
آواز کو سنا ۳۲۵ھ مین بعد متوکل اس کثرت سے ٹڈی آئی کہ میدان شہر رملہ پل صراط پر
انطاکیہ کا ایک پہاڑ دریا مین ٹوٹکر گر پڑا آسمان سے ہولناک آواز ہوئی ۳۴۰ھ مین معز
بمو نچال ہوا ابلیس والون نے مصر کیطرف سے ایک بڑی چنگھاڑ سنی جس سے اوسکے
یہان سکے مر گئے شہر مین کہ معظمہ کی زمین مین دب گئین خلافت متقدر ۳۰۱ھ کے عراق
مین زلزلے آوا دین ہوئین ٹیلون کے سوا ہزارہا آدمی دب کر مر گئے ۳۰۲ھ مین بعد معتضد
ماہ شوال مین سورج گہن ہوا ساری دنیا مین اندھیرا عصر تک رہا کالی آندھی آئی تین رات تک
بہی اوسکے پیچھے زلزلہ عظیم ہوا جس سے اکثر شہر برباد ہو گئے ڈیڑھ لاکھ آدمی نیچے سے ڈھیر سے
نکالے گئے ۳۰۳ھ مین بعہد خلافت مکتفی بغداد مین ایک سخت بو نچال ہوا بصرے مین آندھی
آئی جس سے اکثر درخت جڑ سے اوکھڑ گئے ۳۴۳ھ مین بعہد مطیع مصر مین ایک زلزلہ عظیم آیا جت
مر گئے تین گھنٹے تک رہا لوگ ڈر کر دعا و زاری کرتے رہے ۳۴۶ھ مین بمقام ہیت و نواحی
بڑے بڑے زلزلے آئے شہر طالقان جس کیا ڈیڑھ سو کانون بڑی کے منسوب ہو گئی ایک پہاڑ بھی اوٹ بڑا ایک قریہ
آسمان زمین درمیان تک معلق رہا پھر گر کر وہین گیا زمین پھٹ گئی بڑے بڑے غار پڑ گئے جنمین سے بیحد پانی بہا ایک
بڑا دہوان خلا مکان اہل الجبل دیہ ۳۴۷ھ مین بہت زلزلے ہوئے دماوند و طالقان و جبال کی طرف ایک خلق عظیم
ہو گئی ۳۴۸ھ مین بعہد قائم بامر اللہ رے مین زلزلہ عظیم آیا جس سے شہر اوباد ہو گیا پانی کوہون کے سروں سے باہر بہا
پچیس ہزار آدمی پانچ گھنٹہ مین مر گئے ۳۵۱ھ مین بدھ کی رات پانچوین رمضان کو ایک بڑا زلزلہ اندر قزوین
کے ہوا ایک سال کامل تک بار بار آتا رہا قالہ الرافعی فی کتابہ الذی صنفہ فی
اخبار قزوین سیوطی نے کہا ھذا الکتاب عزیز الوجود وقفت منہ علی کراسین لا غیر
خلافت مسترشد مین بعد ۵۱۲ھ کے کئی بار بغداد مین زلزلہ ہوا ہر مرتبہ پانچ پانچ منٹ برابر آتا رہتا
لوگ استغاثہ کرتے بیس دن تک برابر آیا کیا ذکرہ ابن الجوزی ۵۲۵ھ مین بعہد مقتفی

زلزلہ عظیم دمشق مین آیا بہت خلق ہلاک ہوگئی پہر بحیرہ خسف ہوگیا شہر کی جگہہ کالا پانی
ہوگیا ۵۵۲ھ مین ایک بڑا زلزلہ آیا جسنے بغداد کو ہلا دیا دس بار آیا حلوان مین ایک پہاڑ
ٹوٹکے گر پڑا ایک عالم قوم ترکمان کا ہلاک ہوگیا ۵۵۵ھ مین پھر بغداد مین زلزلہ ہوا ۵۵۲ھ
مین حماۃ و شیراز مین ہوا پھر آیا دونو کو ویران کر گیا ۵۹۱ھ مین بعلبک ناصر بالد ایک تارا
بہت بڑا ٹوٹا جسکی آواز سے سب ڈر گئے گھر ہل گئے لوگ چلانے دعا کرنے لگے ۵۹۵ھ مین
پھر ایک زلزلہ کبری مصر و شام و جزیرے کیطرف آیا بہت سے مکانات قلعے برباد ہوگئے
اعمال بلبیس کا ایک قریہ خسف ہوگیا ۶۵۴ھ مین مدینہ منورہ مین زلزلہ ہوا اوسکے بعد ایک آگ
نکلی ۶۵۵ھ مین بعد مستکفی و سلطنت ناصر محمد بن قلاوون مصر و شام مین زلزلہ عظیم آیا ایک
بہان دب کر مر گیا ۶۶۶ھ مین پھر ایک بڑا ہولناک ہوا سیوطی نے کہا رأیت ذالک مکتوبا
علی ظہر کتاب ولم یعین باي مکان کانت ۸۲۲ھ مین بعد مستقصد شہر زرمکان مین زلزلہ
ہوا ایک عالم اوسکے سبب سے فنا ہوگیا ذریعہ ڈاک یہ خبر آئی ۸۲۳ھ مین بزمانہ اشرف
برسبای زلزلہ لطیف قاہرہ مین آیا ۸۸۱ھ مین پھر اندر مصر کے ایک زلزلہ لطیف وقت شب
واقع ہوا ۸۸۶ھ مین اتوار کے دن تاریخ ہفدہم بعد عصر ایک سخت زلزلہ ہوا جسکے سبب سے
سارے زمین و گھر ہل گئے نصف درجے سے کم تھا مدرسہ صالحیہ کا منارہ قاضی القضاۃ
حنفیہ پر گر پڑا یہ اوسکے نیچے مر گئے انا للہ انتہی سنہ ۱۰۹۱ء مین ۱۴ ماہ ایلول کو قسطنطنیہ مین زلزلہ
آیا ایک ہزار ستر گھر ایک سو نو مسجدین گر گئین محل سلطان کا ایک ٹکڑا گر پڑا پینتالیس دن
تک یہ زلزلہ رہا ۱۱۶۲ھ مین پھر اسلامبول مین زلزلہ آیا چالیس دن تک ٹھہرا مال و جان کا
بہت نقصان ہوا ۱۱۷۰ھ مین متواتر زلزلے ملک روم مین آئے گئی شہر تباہ ہوگئے پہاڑ پھٹ
گئے پھر مرض طاعون ہوا ہزارون آدمی کی جان گئی برف پڑا چرندے پرندے آدمی برباد
ہوگئے بیت المقدس مین ایک یہودی نے دعوی کیا کہ مین مسیح بن مریم ہون یہ آدمی تیز زبان
تہا شعبدون مین بڑی دستگاہ رکھتا تھا بہت یہود و نصاری اوسکے پاس جمع ہوگئی رہا ہوگئے

حاکم نے اوسکو گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ کر استنبول مین آیا احمد پاشا وزیر سلطان محمد خان ابن نے اوسکو پکڑا آخر مسلمان ہوگیا اسیطرح ایک آدمی نے دعوی مہدی ہونے کا کیا وہ قتل کیا گیا اسیطرح اس سال اخیر صد سیزدہم و آغاز سال صد چہاردہم ہجری مین بہت سے زلزلے بلاد مختلفہ مین ظاہر ہوئے آیات ارضی و سماوی و آفات کونی و مکانی بکثرت واقع ہوئے یہ سب آفات و آیات و زلازل علامات قرب قیامت ہین بنی آدم نے آج کل وہ کام شروع کئے ہین کہ زلزلہ و آتشباری تو کیا ہی اگر نفخ صور کا شغل ابھی سے ہو تو کچھ دور نہین ہی ؎

زیادہ مت دل مضطر کو بیقرار کرو　　زمین نہ لوٹ دی اکدن یہ زلزلہ دلکا

اللھم رفقنا

بقاء اسلام تا قیام ساعت

اگلے زمانے مین پیغمبر قوم خاص کے لیے آتے تھے توحید و حسن عمل کی طرف بلاتے تھے جسنے مانا وہ اچھا رہا جسنے نہ مانا اوسپر عذاب آیا ایک وقت مین چند نبی ہوتے تھے کبھی ایک زمانے مین ایک نبی ایک ہی شہر والون کیطرف آتا تھا آدم علیہ السلام سے لیکر تا عیسی علیہ السلام یہی طریقہ رہا ایک طرف تو کارخانہ نبوت کا جاری تھا اسمین کبھی زمانہ فترت بھی بیچ مین آجاتا تھا کم یا زیادہ دوسری طرف ہمکامہ سلطنت کا قائم تھا اکثر حاکم دنیا کے کافر تھے سوا داؤد و سلیمان علیہما السلام کے یا الا ماشاء اللہ حکومت متفرق تھی کبھی ایک اقلیم کی کبھی دو اقلیم کی کبھی ایک قطر کی کبھی دو قطر کی پھر کبھی ایسا بھی ہوگیا کہ بعض ملوک نے مثل مجوس وغیرہ ساری دنیا پر قبضہ کر لیا ایسا علیہ السلام کو کبھی انکی قوم نے مارا کبھی ملوک نے قتل کیا جب اس جہان فانی مین اسلام آیا جو پرانا دین سارے پیغمبرون کا آدم سے تا عیسی علیہم السلام ہی آبراہیم علیہ السلام نے اپنی ملت کو لقب اسلام کا بخشا اوسوقت حکومت مجوس کی اکثر ممالک و مدائن مین باقی تھے پھر اللہ تعالی نے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کو غلبہ بخشا یہ غلبہ کسی جگہہ ارشاد زبانی سے ہوا کسی جگہہ تالیف سے کسی جگہہ زور تلوار سے بعض ملوک مسلمان ہوگئے اونکا ملک باقی رہا

کسی نے جزیہ دینا قبول کیا اور نسے صلح ہوگئی بعضی لڑ پڑے اونکی شکست ہوئی غرضکہ تمام
دین اسلام ربع مسکون مین پہونچ گیا سارا عجم ہاتھ پر عرب کے فتح ہوا جسکے نصیب مین ایمان
لکھا تھا وہ مسلمان ہوگیا جو بدبخت تھا وہ اپنے کفر یا نفاق پر جمارہا کسی نے چھپکے چھپکے اسلام
کی بیخ کنی پردۂ مذہب مین چاہی جیسے ابن سبا یہودی نے کسی نے کھلم کھلا مقابلہ کیا مگر غلبہ
اسلام ہی کو ہر جگہہ رہا من وجہ سارے ملوک ارض مطیع اسلام ہوئے یہ غلبہ آخر زمانہ خلفاء
عباسیہ تک اچھا رہا جب سے سلطنت بغداد ڈوب گئی اسلام مین سخت غربت آگئی گیہون مین
گھن لگ گیا گھر مین گھوس پیدا ہوگئی محبت دنیا و کراہت موت نے یہانتک نوبت پہونچائی
کہ اکثر ملک کے حاکم غیر مسلمان ہوگئے اب وہ وقت آیا کہ اعداء اسلام اس تاک مین ہین کہ اسلام کا نام
پر باقی نرہے چھوٹی موٹی حکومت یا سلطنت یا ریاست کا کیا ذکر ہی انکی نظر مین تو سارے
مسلمان کوئی ہون کہین ہون سب سے زیادہ کھٹکتے ہین سب کا باقی رکھنا خاص احکا مایا میٹ کرنا
مدنظر ہی سیکڑون ہزارون حیلے و فریب مخفی و ظاہر اس کام کے لیے برتے جاتے ہین جمعنے
مانا کہ مجوس کیطرح ساری دنیا مین حکومت کفر کی پھر دوبارہ ہوجاوے لکن اس سے کچھ دین
و اسلام باطل نہین ہوسکتا جب پارسی ملوک تمام کرۂ ارض کے تھے تب کیا اتباع انبیاء دنیا
مین موجود نہ تھے گو تھوڑے ہی ہون کیا آتش و کسرویہ نے کیا کچھ واسطے بقاء سلطنت قومی کے
تدبیر نکی ہوگی پھر آخر کو انھین کی سلطنت زائل ہوگئی وہ بھی اسطرح پر کہ نام و نشان تک بھی
باقی نرہا و کم اھلکنا قبلھم من قرن ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا یہ قصہ تو
اہل کفر کی حکومت کا ہی اہل کتاب کی داستان سنو سوای دو چار انبیاء کے سارے پیغمبر
بنی اسرائیل مین ہوئے حتی کہ عیسی علیہ السلام تک یہی کارخانہ جاری رہا اور پر سلطنت بھی گھر
مین بنی اسرائیل کے تھی کیسی سلطنت جسکے ایک سلطان سلیمان علیہ السلام ایسے ہوئے کہ جنکا
حکم ہوا جانور وغیرہ مخلوق سب پر یکسان چلتا تھا لکن پھر نہ وہ حکومت باقی رہی نہ وہ ریاست

نہ برہا در فتی سحرگاہ و شام
سریر سلیمان علیہ السلام

بآفریدی کہ ہر باد رفت　　غنک آنکہ باو نشوو داد رفت

جب خدا نے بنی اسرائیل کی نافرمانیون پر غصہ کیا ایسا قہر نازل کیا اور سدن سے ان کو نوع انسان سے وہ ابدالآباد تک محروم ہو گئے قرآن شریف مین حضرت عیسی علیہ السلام سے وعدہ کیا ہی کہ تمھارے اتباع سارے اہل کفر پر تا قیامت فائق رہین گے چنانچہ ایسا ہوا اور یہ وعدہ خوب ہو رہا ہی جتنے سلاطین کفر ہین سب پر نصاری غالب ہین اسلام کی سلطنت کسی جگہہ باقی نہین کہ اونپر دعوی اپنی فوقیت کا کرین برای نام روم و مراکش وغیرہ مین جو کچھہ حکومت اسلام کی باقی ہی سو اونپر غلبہ بھی نہین ہی اگر ہو بھی جاوے تو اسلام کا کیا نقصان ہی وہان نسبی کسی اور جگہہ مین اقطار ارض سے مسلمان غلبہ پکڑ جاوینگے یہ خیال کہ دنیا سے غلبہ اسلام مطلقا اوٹھہ جاویگا یا نام اسلام کا بالکل مٹ جاویگا سودای خام ہی جس پیغمبر صادق کے سارے اخبار سچے ہوئے سچے نکلتے ہین اوسنے تو یہ خبر بھی ہمکو دی ہی کہ ہمیشہ ایک گروہ اسلام کا کسی نہ کسی جگہہ عالب دنیا مین قیامت تک رہیگا جزو مدا اسلام سے فنا اسلام کا الغیاس مع الفارق بے دلیل ہی نہایت افسوس ہی کہ وہ قوم جسکو دعوی کمال عقل کا تمام تدبیر کا اطلاع علم تاریخ کا ہی وہ ایسی فکر سقیم کرے اوسکو ایسا وہم ضعیف دامنگیر ہو عمران بن حصین کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناواہم حتی یقاتل آخرہم المسیح الدجال رواہ ابو داؤد اس حدیث مین غایت مقاتلہ کے خروج دجال کو بتایا ہی سو ابھی تک دجال نہین آیا گو اوسکے نائب ظاہر ہوئے ہین جو اہل اسلام سے جدال کرتے ہین یہ جدال ہین وہ دجال ہوگا یہ بھی معلوم ہوا کہ نزا اسلام ہی باقی نہ رہیگا بلکہ کسی نہ کسی جگہہ کسیقدر سلطنت اسلام بھی قائم رہیگی اسلیے کہ مقاتلہ کام ملوک کا ہی نہ ہر مسلوک کا دوسری حدیث مین آیا ہی لا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ رواہ ابو داود والترمذی عن ثوبان تیسری حدیث سن ہی لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرہم

من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم علی ذلك متفق علیه من
حدیث معاویة چوتھی حدیث بن ماجہ کی لا یزال طائفة من امتي منصورین لا یضرهم
من خذلهم حتی تقوم الساعة رواه الترمذي عن معاویة بن قرة عن ابیه
وقال هذا حدیث حسن صحیح امر الله اور حتی تقوم الساعة کا ایک ہی مطلب ہے
حدیث دوم وچہارم مین لفظ طائفہ آیا ہی حدیث سوم مین لفظ امة قائمة وارد ہے
ان حدیثون کو علی بن المدینی وغیرہ نے محمول کیا ہی اصحاب حدیث پر سو کوئی مانع اس
حمل کا نہین ہے لکن لفظ اس سے زیادہ تر وسیع ہی سو یہ حدیث مبشر ہی بقاء اسلام و
گروہ اسلام تا قیام قیامت خواہ علماء امت مراد ہون یا ملوک ملت غرضکہ کوئی یہ چاہے
کہ ہم اسلام کو روئی زمین سے قبل طلوع آفتاب کے مغرب سے گمنام کر دین تو یہ دعوی
نہین ہے بلکہ مرض مالیخولیا یا جنون ہی ہے تو کسی تاریخ موافق مخالف مین یہ نہین پایا کہ
کوئی ملت باطلہ بھی ساری دنیا سے مٹ گئی ہو ملت حقہ کا کیا ذکر ہی ہان غلبہ شر کا
قلت خیر کے تو ہمیشہ پائی گئی ہے تا زمان نزول مسیح علیہ السلام اور بعد اونکے بھی حال
رہے گا جب وقت نفخ صور کا ہوگا اوسوقت البتہ ایکسو بیس برس پہلے سے سب ہی ہلاک
ہونگے جو اللہ پاک کا نام تک لینگے اسی وجہ سے اونپر قیامت قائم ہوگی اسلام کا وجود
اہل کفر کے لیے یون سمجھو کہ ایک بڑا من ہی جسدن اسلام نہوا اوسیدن پھر دنیا کا نام و
نشان بھی باقی نرہے گا دنیا مسلمانون ہی کے طفیل مین قائم ہی اگرچہ متمتع اوس سے
غیر مسلمان بھی ہون اسلیے جب اسلام بالکل نرہے گا تو پھر کوئی حالت منتظرہ بھی قیامت
آنے کے لیے نہوگی وما امر الساعة الا کلمح البصر او ہو اقرب کا ظہور ہو جاوے گا
یہ اسلام وہ دین ہی کہ سوا اسکے کوئی دین اللہ کو کسی سے پسند و قبول نہین ہوا سارے
پیغمبر اسی دین پر گذرے ہین سارے رسولون کا اسپر اجماع و اتفاق ہی سارے کتب آسمانی
اوسکی تصدیق کرتے ہین اس مسئلے مین اختلاف کا نام بھی نہین یہ فلاسفہ و دہریہ وغیرہ

امم دنیا کا مذہب تھا کہ جسکو دیکھو وہ ایک نئی گپ مار کیا ایک تازہ مسئلہ ہانک گیا ایک کا
عقیدہ دوسرے سے نہین ملتا دو چار حکماء مین بھی مذہبی اتفاق نہین سیکڑون کا کیا ذکر
ہی الٰہیات نبوات مین اگر اتفاقاً اصل اعتقاد مین ہمزبان ہین تو فروع مین پورے اتباع
شیطان ہین ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ایسا اسلام وہ دین
ہی جسنے جہان بھر کے ملل و نحل کا بطلان ادلہ نقلی و عقلی سے ثابت کر دکھایا ہی جسنے اس
ملت کے علماء سے بحث کی وہ میدان مناظرے سے ایسا دم دبا کر بھاگا کہ پھر اوس نے
پشت پھیر کر نہ دیکھا جو علوم اس امت اسلامیہ کو بخشے گئے ہین وہ اگلی پچھلی امتون کے
خواب و خیال مین بھی کبھی نہین گذرے صنائع بدائع تجارت عمارت زراعت رکوب بحار
وغیرہ کوئی علم نہین ہی ان کامون کو دنیا مین ہمیشہ سے جاہل لوگ عالم لوگون سے زیادہ
جانتے کرتے بڑتے چلے آئے ہین انما العلم بامور دنیاکم جسکا نام علم ہی جس چیز کے جاننے
سے آدمی عالم ہوتا ہی انسان کامل سمجھا جاتا ہی وہ کسی قوم و مذہب کو سوای اہل اسلام کے
میسر نہوا اس ملت کے علماء نے سارے بنی آدم کے مذاہب و مشارب کو ایسا چھانا بینا
ایک ایک رگ و ریشہ اوسکا پہچان لیا کہ خود اون مذاہب والون کو اوتنی آگاہی اپنے گھر بار کی
نہین ہی پھر وہ بچارے ان مسلمانون سے کیا مناظرہ کرینگے چھوٹا مونہ بڑی بات ہمارے
اس کلام مین جسکو شک ہو وہ مؤلفات شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن القیم و ابن حزم و عبدالکریم
شہرستانی وغیرہم کو ملاحظہ کرے ثلج صدر ہو جاویگا آج کل جہان ذرا حرف شناس ہوئے
کسی مدرسے مین پڑھے مناظرے کو طیار ہو گئے نہ لفظ درست نہ معنی صحیح نہ املا چوکس نہ انشا
ٹھیک اوسپر طرہ یہ ہی کہ اسلام کا رد کرنے لگے عقلی باتین بھی تو بنانا نہین آتا دلیل عقلی کیا
بیان کرینگے خود تو جاہل ہین ہی مگر علم پر قدح ہی سچ ہی اس زمانہ آخر مین کہ ہمدوش قیامت
ہم آغوش ساعت ہی اگر ایسے لوگ عالم نہون تو پھر کون عالم ہوگا حسبنا اللہ و نعم الوکیل علی سیناء
ایسی ہوا چلی مین وہی لوگ راہ سے پھسل جاتے ہین جو علم کتاب و سنت سے محروم ہین

گرفتار تقلیدات شوم ہین جسکو خدا نے عقل سلیم نقل قویم عطا فرمائی ہی وہ اسکے دام مین ہرگز نہین آتا ان عبادي لیس لك علیهم سلطان ان لامذہبون کے حق مین قرآن شریف مین یون آیا ہی قل تمتع بکفرك قلیلا انك من اصحاب النار اصل لامذہب تو یہی ہر نیچر یہ ہین مقلدون نے اہل سنت وجماعت کو ناحق یہ لقب مرحمت فرمایا ہی وہ کہتے ہین

عطای تو بلقای تو بخشیدم

موت کا ذکر

قرآن پاک مین آیا ہی یجعلون اصابعهم في اذانهم من الصواعق حذر الموت ڈالتے ہین اونگلیان اپنے کانون مین مارے کڑک کے ڈر سے موت کے یہ آیت منافقون کے حق مین اوتری ہی انکو آخرت کا یقین نہین اسلیے مرنے سے ڈرتے ہین دوسری آیت مین ہے کیف تکفرون بالله وکنتم امواتا فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیه ترجعون تم کسطرح منکر ہو اللہ سے اور تھے تم مردے پھر اوسنے تمکو جلایا پھر تمکو مارتا ہی پھر جلاوے گا پھر اوسی پاس اولٹے جاؤگے نطفہ مردہ ہی اوسکو زندہ کیا پھر موت دنیا پھر حیات آخرت ہوگی تیسری آیت مین کہا ثم بعثناکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون پھر اوٹھا کھڑا کیا ہمنے تمکو مرگئے پیچھے شاید تم احسان مانو یہ بنی اسرائیل کو کہا دنیا مین بجلی سے انکو مار کر پھر جلا دیا جسنے یہان جلایا وہ کیا آخرت مین پھر زندہ نہین کرسکتا ہی عزیر علیہ السلام کو سو برس مردہ رکھا پھر جلایا اونہون نے کہا رہا مین ایکدن یا کچھ کم فرمایا نہین تو رہا سو برس عیسی علیہ السلام کے ہاتھہ سے حکم دیکر دو ایک مردے زندہ کرا دیئے چوتھی آیت مین کہا الم تر الی الذین خرجوا من دیارهم وهم الوف حذر الموت فقال الله لهم موتوا ثم احیاهم تو نے نہ دیکھے وہ لوگ جو نکلے اپنے گھرون سے وہ ہزارون تھے پھر کہا اونکو اللہ نے مرجاؤ پیچھے اونکو جلادیا پانچوین آیت مین ہی وما کان لنفس ان تموت الا باذن الله کتابا مؤجلا کوئی جی مر نہین سکتا بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا وعدہ ہی جب یہ ٹھہری کہ وقت سے پہلے نہ مرینگے تو پھر

خدا کی راہ مین جان کھونا کیا مشکل ہے تیسرے آیت مین ہی قل ان وقاعون لکم
الموت ان کنتم صادقین تو کہدو اب ہٹا دیکھو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو معلوم
ہوا مرنے سے کسیکو چارہ نہین کوئی جی اوسکو ہٹا نہین سکتا تا تو یہ آیت میں ہی کل
نفس ذائقۃ الموت ہر جی کو موت چکھنی ہے بے مرے کسی کا پیچھا نہین چھوٹتا ہین
بڑے چھوٹے سب برابر ہین مومن کافر سب یکساں ہین اتنی بات ہی کہ مومن کے لیے
موت راحت ہی کافر منافق کے لیے جراحت آٹھوین آیت میں ہی ولیست التوبۃ
للذین یعملون السیئات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن ولا الذین
یموتون وھم کفار اونکی توبہ نہین جو کرتے جاتے ہین برے کام جب تک سامنے آئے
ایسے کو موت کہنے لگا میں توبہ کی اب نہ اونکو جو مرتے ہین کفر مین یعنی کافر مرے اور اوس کی
کی توبہ جو مرتے وقت تائب ہو قبول نہین ؎

توبہ بارا نفس بار یسیں دست رد ست بنجہ دیر رسیدی در محل بست

نویں آیت میں ہی اون مانکی دو ایدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ جہان تم
تم ہوگے موت تمکو آیکڑیگی اگرچہ تم ہو مضبوط برجون مین یعنی کوئی حصن مرنے سے نہین بچاتا
موت ہر جگہ آتی ہی گھر ہو یا باہر دسوین آیت مین ہے ومن یخرج من بیتہ مھاجرا
الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ جو کوئی نکلے اپنے گھر سے
وطن چھوڑکر اللہ و رسول کیطرف پھر آیکڑے اوسکو موت سو ٹھہر چکا اوسکا ثواب اللہ پر اس
بڑی فضیلت ہی مرنے کی ہجرت کی راہ مین گیارہوین آیت میں ہی ھو الذی یتوفاکم
باللیل وہی ہی کہ وفات دیتا ہی تمکو رات کو یعنی پھر تمکو اوٹھاتا ہی وعدہ دونون کو سونا
مرنے کا بھائی ہی اسکی حد صبح تک ہی مرنے کی حد قیامت تک ہی رات کو مرکر صبح کو جینا
دلیل ہے اوس بڑے جینے کی جو صبح قیامت کو ہوگا بارہوین آیت میں ہی ولکل امۃ
اجل فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ہر فرقے کا ایک وعدہ

ہی جب پہونچا اوسکا وعدہ نہ دیر کرین ایک گھڑی نہ جلدی اسمیں بسطرح ہر آدمی کے لیے
ایک وقت مرگ مقرر کیا ہی اسیطرح ہر گروہ کے لیے ایک وعدہ ٹھہرایا ہی اوس وعدے
تک بقا اوسکا ہوتا ہی پھر وہ گروہ مٹ جاتا ہی دوسرا گروہ جمتا ہی ہر سلطنت ایک مدت
تک ہے پھر ہر گئے ملک دوسرون کا ہوا ہے

دور مجنوں گذشت نوبت ماست ہر کسی پنجروزہ نوبت اوست

تیرہوین آیت مین ہی ولقد اھلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا ہم کھپا چکے وہ سنگتین
تم سے پہلے جب ظالم ہوگئے معلوم ہوا ظلم سے موت جلدی آتی ہی چودہوین آیت مین ہے
ھو یحیی ویمیت والیہ ترجعون وہی جلاتا مارتا ہی اوسی کیطرف پھر جاؤگے پندرہوین
آیت مین ہے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین بندگی کر اپنے رب کی جب تک پہونچے تجکو
موت سولہوین آیت مین ہی وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فھم الخالدون
نہین دیا ہمنے تجسے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پھر کیا اگر تو مرگیا تو وہ رہ جاوینگے کافر کہتے تھے
یہ وہم وہام اسی شخص تک ہی جہان یہ مرا پھر کچھ نہین خدا نے فرمایا یہ کیا تم بھی تو مروگے
سترہوین آیت مین ہے ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما نحن بمبعوثین کچھ نہین
یہی جینا ہی ہمارا دنیا کا مرتے ہین جیتے ہین ہمکو پھر اوٹھنا نہین یہ قول ثمود کا تھا اب یہی دہریہ
نیچریہ اسی کے قائل ہین یہ قوم چنگھاڑ سے مرگئی یہ لوگ اوپر اوپر دنیا کا جینا جانتے ہین آخرت
سے خبر نہین رکھتے اٹھارہوین آیت یہ ہی قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم تو کہہ
مارتا ہی تجکو فرشتہ موت کا جو تمپر مقرر ہی یہ فرشتہ خدا کے حکم سے مارتا ہی اسکے ذریعے
سے ہر جی مرتا ہی انیسوین آیت مین ہی قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت
او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا تو کہہ کام نہ آویگا تمکو بھاگنا اگر بھاگوگے مرنے سے
یا مارے جانے سے پھر بھی تھوڑے دنون جیوگے جسکی قسمت مین موت ہی
وہ بچ نہین سکتا بچا بھی تو کے دن بیسوین آیت مین ہی انک میت وانھم میتون

بیشک تو بھی مرنے والا ہی وہ ہی مریگا جب خدا کے بغیر موت سے نہ بچے تو پھر وہ
کون ہی جو بچنے کی طمع رکھے اکیسوین آیت مین ہی اللہ یتوفی الانفس حین موتہا
والتی لم تمت فی منامہا فیمسک التی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری الی اجل
مسمی ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون اسر کھینچ لیتا ہی جانین جب وقت ہوا کے
مرنے کا اور جو نہین مرین اونکی نیند مین بھیر رکھتا ہی جسپر مرنا ٹھہرایا اور بھیجتا ہی اوس روح
ایک ٹھہرے وعدے تک اسمین نشانیان ہین اون لوگون کو جو دھیان کرین معلوم ہوا نیند بھی
جان کھینچتی ہے جیسے موت اگر نیند مین کچھ رہ گئی وہی موت ہی یہ جان وہ ہی جسکو ہوش کہتے ہین
وہ جان اور ہی جس سے دم چلتا ہی نبضین اور چلتی ہین کھانا ہضم ہوتا ہی وہ موت سے پہلے
نہین کھینچتے بائیسوین آیت مین ہی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم
ونعمۃ کانوا فیہا فاکہین کذلک واورثناہا قوما آخرین کتنی چھوڑ گئے باغ چشمے کھیتیان گھر
خاصے آرام جسمین تھے باتین بناتے اسیطرح اور وہ سب ہاتھ لگایا ہمنے ایک اور قوم کو اسمین
مرنیکے بعد کا حال ہی وہ دنیا مین گذرتا ہی فرعون بیچارہ سب چھوڑ مرا بنی اسرائیل کا مصر مین دخل ہوا
تیئیسوین آیت مین ہی ولقد ربا سکرۃ الموت وما کنتم منہ تنظرون علی ان سلطانا لکم
جنے ٹھہرا دیا تم مین مرنا اور ہم ابھی نہین رہے اس سے کہ بادل لاوین تمہارے مارنے کو چوبیسوین
آیت مین ہی قل ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم ثم تردون الی عالم
الغیب والشہادۃ فینبئکم بما کنتم تعملون تو کہہ موت وہ ہی جس سے تم بھاگتے ہو سو
وہ تمسے ملنی ہے پھر پھیری جاوگے اوس پہنچی کھلی جاننے والے پاس پھر خادیگا تمکو جو کرتے تھے
پچیسوین آیت مین ہی وان یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ
کسی جی کو جب پہونچیا اوسکا وعدہ چھبیسوین آیت مین ہی خلق الموت والحیوۃ
لیبلوکم ایکم احسن عملا بنایا مرنا جینا تاکہ جانچے تمکو کون تم مین اچھا کام کرتا ہی یعنی مرنا
نہوتا تو پہلے برے کام کا بدلا کہان ملتا ستائیسوین آیت مین ہی ان اجل اللہ اذا جاء

کا پوچھنا لوکنتم تعلمون الله کا وعدہ جب آپہونچے اوسکو ڈہیل نہوگی اگر تمکو سمجھہ ہے
وعدے سے مراد موت ہی یعنی مرنے کا وعدہ کم نہ زیادہ آٹھائیسوین آیت مین ہے
فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ
این المفر جب چوندلانے لگے تیور اور گہہ جاوے چاند اکہٹی ہون سورج چاند کہے گا آدمی
اوسدن کہان جاؤن بہاگ کر یہ قیامت کا حال ہی جب سورج پاس آوے گا یا مرتے وقت
ایسا معلوم ہوتا ہی اونتیسوین آیت مین ہی کلا اذا بلغت التراقی وقیل من راق
وظن انه الفراق والتفت الساق بالساق الی ربك یومئذ المساق کوئی نہین
جسوقت جان پہونچے ہانس تک لوگ کہین کون ہی جہاڑنیوالا اوسنے اسکل کی کہ اب
آیا چوٹنا لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی تیرے رب کیطرف ہی اوسدن کھچ جانا یہ حال ہی موت
کے وقت کا تیسوین آیت مین ہی والی ربك المنتهی تیرے رب کیطرف ہی نہایت ان
سب آیتون سے ثابت ہوا کہ مرنا برحق ہی مرنے کے بعد جینا بھی برحق ہی اگر یہ بات قرآن
مین نہ آتی تو بھی تجربے سے معلوم ہی کہ ہر چیز کو فنا ہی دنیا کی جتنی خبرین ہین سب مین
موت سے زیادہ کوئی سچی خبر نہین کافرون نے اس تھوڑے جینے کے لیے جسکی ہوت آجکل
ساٹھہ ستر نہایت نوے سو برس سے زیادہ نہین کیا کیا بکھیڑا آرام چین کا سامان صحت
تندرستی کا کالا ہی اپنی حسن تدبیر پر کتنا اتراتے ہین قحط نہ پڑنے کے لیے نہرین نکالین
وبا نہ آنے کو صفائیان کین آپنی اسکل مین دنیا کی ہر چیز کا اثر خوب سمجھہ لیا مگر ہم جیسے جانین
کہ کوئی نئی جان پیدا کرین کسی جی کو مرنے نہ دین مرنا تو یقین ہی نہی کر دکھاتین کہ کوئی جی
بیمار نہو کوئی دکھہ نہ لگے یا دکھہ کا وقت پہلے سے جان لین یا اور کوئی بلا آسمانی زمینی جو آنیوالی
والی ہی اوسکو کسی تدبیر سے ٹال دین یہ تو ہو نہین سکتا یا تین بہت بہناتے ہین معاد کا
انکار کرتے ہین مرنا ایسی چیز ہی کہ جب اوسکو یاد کرو ساری مصیبتین آسان ہو جاتی ہین
لیکن یاد کرنے والے تھوڑے ہین اسلیے انکو وہ مصیبت بھی کم نظر آتا ہی جسمین غرقاب ہوتے ہین

زندہ موجود ہی دنیا کی ہر مصیبت مین وہ حیران ہوتا ہے جو بادشاہون کو سلطنت مین ہے
تمین مطلبی و آسودگی بیخ و راحت ایک و مراضانی ہے حقیقی نہین تو وہ کون ہی جسکو بتام
تمام روٹی نہین ملتی خدا کسکو رزق نہین دیتا یہ تو زندگی کا دھندا ہی مرنے مین سب برابر
ہین کیا امیر کیا فقیر کیا عالم کیا جاہل قرآن شریف مین فرمایا ہی قد خلت من قبلکم سنن
فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین ہو چکے ہین تم سے آگے دستور
سو پھرو زمین مین تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا یعنی کافرون کا سقایا پیغمبرون سے
قدیم دستور ہی ہر ملک کی خبر تحقیق کرو تو جانو کہ اون پیغمبرون پر بھی اگرچہ تکلیف گذری
لیکن آخر جھٹلانے والے ہی خراب ہوئے مر گئے عذاب سے ہلاک کئے دوسری جگہہ آیا ہی
وکم اھلکنا من قبلھم من قرن ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا الم نملک لکم وارسلنا السماء
علیھم مدرارا وجعلنا الانھار تجری من تحتھم فاھلکناھم بذنوبھم وانشانا من
بعدھم قرنا اخرین کیا دیکھتے نہین کتنی ہلاک کین ہمنے انسے پہلے سنگتین اونکو جایا تھا تم نے
ملک مین جیسا تمکو تمہین جمایا چھوڑ دیا ہمنے اونپر آسمان برساتا اور بنا دین نہرین بہتی اونکے نیچے
پھر ہلاک کیا اونکو اونکے گناہون پر اور کھڑی کی اونکے پیچھے اور سنگت آخر سے ثابت ہی کہ اگلی
سلطنتین حال کی سلطنت سے قوت و دولت و عیش مین کہین بڑھکر تھین مگر اونکے گناہون نے
اونکو ہلاک کیا اونکی جگہہ دوسرے لوگ آئے اسیطرح حال ہر دولت کا ہوا کرتا ہی کہ جب گناہ
و ظلم حد سے بڑھ جاتا ہی اچانک وہ ہلاک کر دئے جاتے ہین اونکو خبر بھی نہین ہوتی کہ کیا ہوگیا
تیسری آیت مین فرمایا ہی قل سیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین
تو کہہ پھرو ملک مین تو دیکھو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا دہریہ نیچہ یہ بھی مکذب ہین یا نہین آخر
بھی پیچھے آنیوالے دیکھین کہ چوتھی آیت مین ہی وکم من قریۃ اھلکناھا فجاءھا بأسنا بیاتا او ھم
قائلون کتنی بستیان ہمنے کھیا دین پہونچا اونپر ہمارا عذاب رات سی رات یا دوپہر کو سوتے
یہ دونو وقت منجملہ اوقات عذاب کے ہین ملوک بھی رات کو جب یا مارتے ہین تمہین غفلت کا

وقت دلیکر دشمن کے سر پر آگرتے ہین پانچوین آیت مین ہی فلما نسوا ما ذکروا بہ انجینا
الذین ینھون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب بئیس بما کانوا یفسقون پھر
جب بھول گئے جو اونکو سمجھایا تھا بچا لیا ہمنے اونکو جو منع کرتے تھے برے کام سے اور پکڑا
گنہگارون کو بڑے عذاب مین بدلا اونکی بے حکمی کا یعنی عدول حکمی خدا اور رسول کا نتیجہ یہ ہے
کہ عذاب سے مرتے ہین چھٹے آیت مین ہی ولو ترٰی اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ
یضربون وجوھھم وادبارھم وذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت ایدیکم
کبھی تو دیکھے جسوقت جان لیتے ہین کافرون کی فرشتے مارتے ہین اونکے مونہہ پر اور پیچھے
چکھو عذاب جلنے کا یہ بدلا ہی اوسی کا جو تمنے بھیجا اپنے ہاتھون اس آیت مین کیفیت موت
کفار کا ذکر ہی کہ اونکو یون مارتے ہین خدا بچاوے ساتوین آیت مین ہی ولقد اھلکنا
القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتھم رسلھم بالبینات وما کانوا لیؤمنوا کذلک
نجزی القوم المجرمین ہم کھپا چکے ہین وہ سنگتین تم سے پہلے جب ظالم ہو گئے لائے تھے
اونکے پاس رسول اونکی کھلی نشانیان وہ ہرگز نہ تھے ایمان لانے والے یون ہی سزا دیتے
ہین ہم قوم گنہگار کو رسول کی بات کو نمانا یہ بھی ایک بڑا ظلم ہی اسکی سزا مقرر ہو گے
ظالم آخر کو تباہ ہو جاتا ہی کوئی ہو آٹھوین آیت مین ہی ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا
ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنھم من ھدی اللہ ومنھم من حقت علیہ
الضلالۃ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین ہمنے اوٹھائے ہین
ہر امت مین رسول کہ بندگی کرو اللہ کی بچو ہر دنگی سے سو کسیکو راہ دی اللہ نے کسی پر ثابت
ہوئی گمراہی سو پھرو زمین مین تو دیکھو کیسا ہوا آخر جھٹلانے والون کا ہر دنگا وہ جو ناحق سردار
کا دعوی کرے کچھ سند نرکھے اسی کو طاغوت کہتے ہین شیطان سربدست ظالم سب ہی ہین
نوین آیت مین ہی واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا
القول فدمرناھا تدمیرا جب ہمنے چاہا کہ کھپاوین کوئی بستی حکم بھیجا اوسکے عیش کرنیوالون کو

اوہوں نے حکمی کی اوسمیں تمامت مردن اور عورات سواے کلیم اور ہارون کے اور اوشوع اور کالب کے
اس آیت سے ثابت ہوا کہ عیش و فسق سبب زوال دولت و نعمت و ملک و سلطنت ہے
اور اس آیت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو سلطنت زائل ہوئی اوسکا سبب یہی تھا کہ بنی اسرائیل
میں آکر فسق کرنے لگے آخر کو اوس عیش و فسق نے اونکو ایسا اوکھاڑا کہ پھر کبھی اونکا پاؤں
ما و تو تیدل و ہشیار تستی سہل ست گر سر دولت رہی و ست نکردی مردی
دسویں آیت میں ہے وتلک القریٰ اھلکناھم لما ظلموا وجعلنا لمھلکھم موعدا
یہ سب بستیاں ہیں جنکو ہمنے کھیا دیا جب ظالم ہو گئے اور کیا تھا اوسکے کھیتے کا ایک وعدہ
اللہ کے یہاں ہر ظالم کے لیے ایک وقت ہلاک کا مقرر ہے اوس وعدے پر وہ ہلاک ہوتا ہے
جلدی یا دیر میں پر بات نہیں کہ ظالم کو ہلاک نہو لوگ ناحق بے صبری کرتے ہیں گیارہویں
آیت میں ہے وکم اھلکنا قبلھم من قرن ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا تاویل اس کا یہ ہے
فلیمددلہ الرحمٰن مدا حتی اذا رأوا ما یوعدون اما العذاب واما الساعۃ فسیعلمون
من ھو شر مکانا واضعف جند اکتنی کیا چکے ہم سنگتیں وہ انسے بہتر تھے اسباب میں
سو دیں تو کہہ جو کوئی رہا ہے گمراہی سو کر چھوڑے اوسکو رحمن کہ یہ نبی صلالت میں یہانتک
تک کہ جب دیکھینگے جو وعدہ دیتے ہیں یا عذاب و آفت یا قیامت سو تب معلوم کرینگے کسکا
بڑا درجہ ہے کسکی فوج کمزور ہے یہ آیت پوری مصداق ہے حکومت مرتد لعنۃ اللہ کی جب مہدی
موعود آوینگے یا عیسیٰ علیہ السلام نزول فرماوینگے اوسوقت حال اس سارے مرتد کمزوری
فوج حرار کا معلوم ہوجاویگا ابھی تو کوئی مقابل نہیں ہے بارہویں آیت میں ہے وکم اھلکنا
قبلھم من قرن ھل تحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا کتنی کھیا چکے ہم ان سے پہلے
سنگتیں آہٹ پاتا ہے تو اونمیں کسی کی یا سنتا ہے اوکی مک

مسافر سے نرسید از عدم کزو پرسم کہ ہیچ جیچ کجا رفت و نوحواں مرا + +

تیرہویں آیت میں ہے الم یھد لھم کم اھلکنا قبلھم من القرون یمشون فی مساکنھم

ان فی ذالک لایات لاولی النہی سو کیا نہ آئی اونکو سو جہہ اس سے کتنی کہلیان پہنچے پہلی امت
سنگتین نہ پہرتے ہین اونکے کہرون مین اسمین خوب پتے ہین عقل رکھنے والون کو بیچ
اس سے زیادہ اور کیا عبرت ہوسکتی ہی کہ انسان اپنے سے پہلے لوگون کا انجام دیکہین تعجب
کہ وہ کیون ہلاک ہوئے کسطرح مٹ گئے کیا کیا تہا وہ کام ہم نکرین نہین تو پہر وہی آتش
کاسے مین ہی سہ این سطر جادہ ہا کہ بصحرا نوشتہ اند ۔ یاران رفتہ از قلم پا نوشتہ اند
خود ہمین آیت مین ہی فکاین من قریۃ اہلکناہا وہی ظالمۃ فہی خاویۃ علی عروشہا
وبئر معطلۃ وقصر مشید افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا
او اذان یسمعون بہا فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور
سو کئی بستیان ہمنے کہپا دین وہ گنہگار تہین اب وہ ڈہیے پڑے ہین اپنی چہتون پر کتنے
کوئین سنکے پڑے کتنے محل گنجیری کے کیا پہرے نہین ملک مین جو ان کے دل ہوتے
جنسے بوجہتے یا کان ہوتے جن سے سنتے سو کچہہ آنکہین اندہی نہین ہوتین پر اندہے ہوتے
ہین دل جو سینون مین ہین یہہ ذکر عہد خاتم رسالت سے پہلے کا ہی عاد وثمود وغیرہا کی بستیون
ہم کے گہر بارون کا یہی حال ہوا اس امت مین بہی نمونہ اوسکا ابتک موجود ہی عمارات
بنی امیہ محلات عباسیہ دواوین تیموریہ کو دیکہو سب اوندہے جہوپڑے لوٹے گہر نکبی ہاولیان
پڑی ہین جنمین الو بولتے ہین چمگادڑ بستے ہین لیکن اکثر خلق دل کی اندہی ہی انکو کسیطرح
عبرت نہین ہوتی پندرہوین آیت مین ہی وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما
وعلوا فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین اونسے یعنے ہماری نشانیون سے منکر ہوگئے
اونکو یقین جان چکے تہے اپنے جی مین بے انصافی وغرور سے سو دیکہہ کیسا ہوا آخر بگاڑنے
والون کا اسمین شک نہین کہ اسلام کی حقیت ابتو سارے اہل عالم پر اس بہت تیرہ سو سال مین
ظاہر ہوچکی ہی دلمین سب نے خوب یقین کرلیا ہی کہ یہی دین حق ہی مگر بلی انصافی وغرور سے
اوسکو قبول نہین کرتے اوسکے بگاڑنے مین طرح طرح کی فکر وسعی بجالاتے ہین جیسا انجام اگلے

مفسدین کا ہوا وہی آخر انکا بھی ہوگا پڑے نانیں تیسویں آیت مین ہی وکم اھلکنا من
قریۃ بطرت معیشتھا فتلک مساکنھم لم تسکن من بعدھم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین
کتنی کھیا دین ہمنے بستیان جو اترا چکی تھین اپنی گذران مین اب یہ ہین اونکے گھر بے سکونی انکے
پیچھے مگر تھوڑے دن ہم ہی ہین آخر سب لینے والے ستر ہوین آیت مین ہی الم یروا کم اھلکنا
قبلھم من القرون انھم الیھم لا یرجعون وان کل لما جمیع لدینا محضرون کیا نہین
دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین کہ وہ ان پاس پھر نہین آتی سب مین کوئی نہین جو اکٹھی ہمارے آگے
ہمارے پاس پکڑے آثار ہوین آیت مین ہی کم اھلکنا من قبلھم من قرن فنادوا ولات
حین مناص بہت کھپا دین ہمنے انسے پہلے سنگتین پھر لگے پکارنے اور وقت نرہا تھا
خلاصی کا آوہیسوین آیت مین ہی وما اھلکنا من قریۃ الا لھا منذرون ذکری وما کنا ظلمین
پھر کھپا دیے ہمنے انسے سخت زور والے جیل آئی ہی حقیقت پہلون کی آی سبب اگلی امتین
حال کی امتون سے بہت زیادہ سخت و درشت تھین جب وہی موت سے نہ بچین تو انکو
کیا آسرا ہی اپنے بچنے کا مگر یہ اپنے نشے مین چور ہین آگے کان کے ہوتے ہوئے بہرے اندھے
ہین بتیسوین آیت مین ہی فانتقمنا منھم فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین سو بدلا
لیلیا ہمنے اونسے دیکھ تو آخر کیسا ہوا جھٹلانے والون کا آگیسوین آیت مین ہی والذین
من قبلھم اھلکناھم انھم کانوا اشد منھم قوۃ جو انسے پہلے تھے ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے سخت
بانیسوین آیت مین ہی ولقد مکناھم فیما ان مکناکم فیہ وجعلنا لھم سمعا وابصارا
وافئدۃ فما اغنی عنھم سمعھم ولا ابصارھم ولا افئدتھم من شیء اذ کانوا یجحدون
بآیات اللہ وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزؤن ہمنے مقدور دیے تھے اونکو جو نکو مقدور
نہین دیے اونکو دیے تھے کان آنکھین دل پہ کام نہ آئے اونکو کان اونکی نہ آنکھین اونکی
نہ دل اونکے کسی چیز مین کہ تھے اوسپر سنکر ہوتے اللہ کی باتون سے اولٹ پڑے اونپر جنکی
بات سے ٹھٹھا کرتے تھے دل کان آنکھ دیے کا یہ مطلب کہ وہ دنیا کے کامون مین مشغول تھے

یہ عقل اونکی کچھہ کام نہ آئی آج کل کی سلطنتین بھی دل کان آنکھہ اچھے رکھتے ہین صنائع
فنون دنیا مین قوانین انتظام مین بڑے عقلمند ہین لیکن آخرت مین یہ کچھہ اونکے کام نہ آوینگا
وسطف سے انکے دل پر مہر لگی ہی کان آنکھہ پر پردہ پڑا ہی جب خدا کا وعدہ دیکھینگے
جانینگے ڈھیل پائی تھی دنیا مین مگر ایک گھڑی دن نہیں ہین آیت مین ہی افلم یسیروا
فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم دمر اللہ علیھم وللکافرین
امثالھا کیا پھرے نہین ملک مین کہ دیکھین آخر کیسا ہوا اونکا جو پہلے تھے اونسے اوکھاڑ
مارا اللہ نے اونکو اور منکرون کو منتی ہین ایسی چیزین اس آیت مین تصریح ہی اس بات کی
کہ کافرون کا انجام وہی ہی جو اگلے منکرون کا انجام ہوا چھبیسوین آیت مین ہی وکاین من
قریۃ ھی اشد قوۃ من قریتک التی اخرجتک اھلکناھم فلا ناصر لھم کتنی تمہین
بستیان جو زیادہ تھین زور مین اس تیری بستی سے جسنے تجکو نکالا ہمنے اونکو کھپا دیا پھر
کوئی نہین اونکا مددگار ستائیسوین آیت مین ہی وکم اھلکنا قبلھم من قرن ھم احسن اثاثا
ورءیا فنقبوا فی البلاد ھل من محیص ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او
القی السمع وھو شھید کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین اونکی قوت زبردست تھی ان سے
پھر لگی کریدنے شہرون مین کہین ہی بھاگنے کو ٹھکانا اسمین سوچنے کی جگہہ ہی اوسکو جسکے اندر
دل ہے یا لگاوی کان دل لگاکر یہ توفیق فکر وعبرت اگر کسیکو ہی تو انھین مہینی بھر مسلمانون مین ہے
باقی سارے دنیا والے بیسوچ ہین اسی دنیا کا مزا جیتا جانتے ہین چھبیسوین آیت مین ہی ولقد
اھلکنا ما حولکم من القری وصرفنا الآیات لعلھم یرجعون اور ہم کھپا چکے ہین تمہارے ساتھہ والون کو پھر ہی کوئی سوچنے
والا یہ سب آیات خبر دیتے ہین اگلی امتون کے حالات سے اور انکی موت سے اگلون کے
قصے پچھلون کے لیے عبرت ونصیحت ہوتی ہین مصیبت وآفت کو دلپر معتبر کے ہلکا کر دیتے ہین
ہم ایسے وقت اس دنیا مین آئے کہ دنیا تمام ہونے کو طیار ہی سہنے و دزمانہ پایا جسمین ہر آفت
وبلا جو اگلی امتون مین الگ الگ تھے وہ سب یہان جمع ہی ہمنے اپنی دوکان عمر کے بعد

لئے ان دن تھوڑا رہگیا ہی کہ سودا اچھا ہوا تو رکھنی مزدوری ملیگی بُرا ہوا تو تہ اوہیگے ہوئے
اور ہیگے بسطرح ہر انسان کیصورت علیحدہ ہی ایک کی شکل دوسرے سے نہین ملتی گو
ایک ہی قوم و قبیلہ کا بلکہ ایک ہی ماں باپ سے کیون نہو ہر آدمی کی معاش کا ڈھنگ
الگ ہی ہر کسی کو نئے طرز سے کھانے پینے کو ملتا ہی گو سب ایک ہی حرفہ کرتے ہون اسیطرح
حال موت کا ہی کہ ہر کسی کو نئی وضع پر آتی ہی گو سب کے سب بیمار ہوکر مرین یا لڑائی مین
مارے جاوین یا کسی عذاب سخت و منف وغیرہ مین گرفتار ہوکر مرین یہ ایک بڑی نشانی ہی
خدا کی قدرت کی ہر بشر روزانہ اس نشانی کو دیکھتا ہی وہ کون بستی ہی جہان ایک نہ ایک
کسی دن کسی رات کسی ہفتے کسی مہینے کسی سال مین نہ مرتا ہو پھر بوڑھون کی نسبت جوان
جوانون کی نسبت بہت زیادہ مرتے ہین ایسے لوگ کم ہین جو اپنی عمر سے خاطر خواہ متمتع ہون
جو جلدی دیر کرتے ہین وہ انقلاب مین زیادہ پڑتے ہین آسودہ لوگ مفلس ہوجاتے ہین
ریاستین منتزع ہوتی رہتی ہین مفلسون غریبون مین کوئی تجارت سے کوئی نوکری چاکری
سے کوئی امرا کے رشتہ داری سے کوئی کسی طرح کوئی وراثت سے کوئی مکر و فریب سے کوئی
مال حرام جمع کرنے سے کوئی ظلم و تعدی سے کوئی جاہ علم و فضل سے آسودگی کو پہونچتا ہی ہمیشہ سے
چال دنیا کی اسی طور پر چلی آئی ہی یہ سب کچھ تو ہوتا ہی مگر موت سے کوئی نہین بچتا سب کے
سب آگے پیچھے چلے جاتے ہین ہوتا نا گہانی ہی ایک یہان سے روانہ ہوجب تک جب تک ہاتھ
مین جان ہی ہر کام ہوسکتا ہی ایمان مل سکتا ہی جب مر گئے کچھ تدارک یہان کے حالوں کا مون کا
نہین کرسکتے بڑی بدبختی بھولا وسکی جو اس ذرا سی زندگی پر آخرت کو بھول گیا ان ہزارہا
نشانیون کو چھوڑ کر دلکنہ فسلک الی الارض کا نمونہ بنا ان سب آیتون کو اگلے سلاطین اگلی
امتون کا آئینہ سمجھ موت کے لیے ایسی فکر کر و کہ یہ جان جو ایک بیبہا جوہر ہی ہر سانس اوسکے
ایک نعمت ہی رائگان نجاوے کفار کی حکومت فساق کی ریاست امرا کا طغیان دولت کا
نشان تمکنت ہوکاندے تلک الایام نداولہا بین الناس ہر دم یاد رہے تم سمجھتے ہوگے

کہ یہ ان ہمیشہ بون ہی قائم رہینگے یہی باغ چشمے بنے رہینگے یہی درخت یہی کھیتی یہی میوی ملتے رہینگے یہ تمھارا کچا دہیان ہی اگلے تمسے بھی زیادہ عیش و عشرت مین تھے اور کلوت بدن شہرت بدن کثرت دولت بہت نعمت میسر تھی آخر انکا انجام یہی ہوا جو ان آیتون مذکور ہی تم قیامت کو دور نہ سمجھو وہ تو اچانک آویگی اتنا ہی سمجھ لو کہ جو مرا اوسکی قیامت آگئی اس قیامت کے لیے بھی تو کچھ بندوبست کرنا ضرور ہی قبر مین بہشت دوزخ کا دکھلانا منکر نکیر سوال کرنے کو آتے ہین پھر عذاب ہی یا ثواب اللھم روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار قرآن مین نقل فرمایا ہی ولا تموتن الا وانتم مسلمون اون لوگون پر افسوس آتا ہی جو دعوی اسلام کا رکھتے ہین کام کفار کا سا کرتے ہین انکی موت اگر اوکی سی موت نہو تو پھر کیا ہوگا تواریخ عالم سے معلوم ہوتا ہی کہ تھوڑے سلاطین و ملوک و امرا و رؤسا ایسے ہوئے ہین جنکی موت اچھے حال مین ہوئی باقی سب کی موت خالی کسی مصیبت و بدحالی سے نہین ہوئی ؎ شعر کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت ۔ نماز شام در انشت زیر سر دیدم ۔ فرعون ڈوب کر مرا کوئی آگ مین جلا کسیکی کھال اور ہڈیان کسیکو ذبح کیا کسیکو زہر دیا کسیکو کفن گڑھے مین داب دیا کسیکی نماز جنازہ تک بھی نہوئی کوئی قید مین مر گیا یہ انجام سلطنت کا تو دنیا مین ہمنے جتنے سب نے اپنی آنکھون سے دیکھا کان سے سنا آخرت مین خدا جانے کیا معاملہ ہوگا آخرت کو جانے دو پہلے منزل قبر ہی وہین آٹے دال کا بھاؤ انکو معلوم ہو گیا ہوگا ہی بچارے غریب مسلمان اونہین گنتی کے ایسے ملینگے وہ بہت مشکل ہے جنکی موت اچھی نہوئی نہین تو جو مومن مسلمان حسن خداداں ہین وہ ہمیشہ کلمہ پڑھتے ہوئے مرتے ہین مرنے مین سب بلاؤن سے بچے ہوئے ہین کتب طبقات سلاطین و ایمہ حدیث کو دیکھو کس عمدہ طور پر انتقال کیا کس یقین کے ساتھ ہشاش بشاش چلے گئے من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ دولتمند دنیادار اپنے ساتھ حسرت لیجاتے ہین اہل تقوی کے ساتھ ایمان احسان اسلام جاتا ہی ؎ تو کی بدولت ایشان ہی کہ نتوانی

جزین دیگر آنہم بصد پریشانی ۔ ملوک عادل کا بھی مشہور رہتا ہی مگر کوئی بتاوے
تو کہ کبھی کہین عدل سناد یکھا بھی گیا ہی آن انبیاء و رسل یا اونکے اتباع عادل تھے سو
مدت سے سو گئے اب تو جور عدل ہی ظلم انصاف ہی دہریت دین ہی نفسانیت مذہب
ہی انکار معروف تعریف منکر مشرب ہی موت حواب مین بھی یاد نہین آتی یاد کیا آوے
ملوک کے مجالس دربار مین مرنے کا ذکر کرنا منع ہی اس ذکر کو شوم و نحس سمجھتے ہین گویا ہمکو
مرنا ہی نہین ہی اسلام میں تو یہ حکم ہی کہ موت کو بہت یاد کرو یہ لذتون کو کاٹنے ہی مزید
ڈاتی ہی قبرون کی زیارت کرو کہ دل دنیا سے سرد ہو یارون کو دیکھو کہ موت کے ہم
سے بد سکتے ہین سیکڑون کو رات دن مرتے دیکھتے ہین لیکن اپنی موت کبھی انکو یاد نہین آتی تا ہین
موت کا کیا ذکر ہی ؎

امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست ۔۔۔ فردا ست دریں بزم زما ہم اثری نیست
خامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنے ۔۔۔ کہ ز مرگ دگران مرگ خود اندیشہ کنے

جسکو دنیا کی محبت اولاد و اموال کی الفت نہین خدا کا محب آخرت کا معتقد ہی اوسپر موت
آسان ہی جو اسکے خلاف ہی اوسپر موت مشکل ہی دنیادار موت سے بھاگتے ہین دیندار موت
کو خدا کی راہ مین ڈھونڈتے پھرتے ہین ؎

گر نثار قدم یار گرامی نکنم ۔۔۔ گوہر جان بچہ کار دگرم یار آید

طلب علم کتاب و سنت مین مرنا سکتہ مین جان دینا مشغول تعلیم مین وفات پانا صدقات
باقیات کی تدبیر و انتقال کرنا غیاب موت خالص خدا مین مرنا کوئی نیک کام خاص وقت موت
کے کرنا اچھی وصیت کر جانا کلمہ پڑھتے ہوئے جان دینا اچھی موت ہی مگر اسطرح کی موت تب ہی
ہاتھ لگتی ہی کہ ان نیک کامون مین گھسارے ڈوبا رہے نہین تو جو شغل جس آدمی پر غالب
ہی مرتے وقت اوسی کی دھیان مین مرجاتا ہی قبر سے بھی یہراوسی حساب مین اوٹھتا ہی حدیث
چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد ۔ قرآن پاک مین موت کو منجملہ نعمتون کے گنا ہی یہیں

قبر کا ذکر کیا ہی فرمایا ثم اماتہ فاقبرہ پھر مارا اوسکو تاکہ ثمرہ اوس مشقت کا جو تحصیل کمال مین
کی تھی حاصل کرے عالم برزخ مین آثار اعمال کے دیکھے اگر موت نہوتی آدمی ہمیشہ کشاکش
اعمال شاقہ مین رہتا اس مشقت کا کچھہ ثمرہ نہ دیکھتا موت ایک پل ہے دوست کو دوست کے
پاس پہونچا دیتا ہی سب سے پہلے دنیا مین جسکو موت آئی نوع بشر سے ہابیل ہین انکو انکے بھائی
قابیل نے مار ڈالا پھر حیران ہوئے کہ اس مُردے کو کیا کرین چادر مین لپیٹے ہوئے اپنے ساتھ
لیے پھرتے تھے ایک کوّے کو دیکھا کہ اوسنے دوسرے کوّے کو مارا پھر چونچ سے زمین کو کھود کر
اوسمین دفن کیا اور سپر بہت سی مٹی ڈالکر لاش چھپا دی قابیل نے بھی یہی کیا پھر جب آدم
علیہ السلام نے وفات پائی فرشتے آسمان سے آئے نہلایا کفن کیا قبر کھودی دفن کیا یہ تعلیم
الٰہی پہلے تو بواسطۂ زاغ ہوئی پھر بواسطۂ ملائکہ یہ دفن ایک بڑی نعمت ہی جو اسلام کو دی گئی
جو مسلمان نہین ہین اونمین کوئی مردے کو پانی مین بہا دیتا ہی ندی نالے دریا مین کوئے
درخت سے لٹکا دیتا ہی کوئی پہاڑ کی چوٹی پر رکھہ آتا ہی کوئی کسی طاق مین بٹھا دیتا ہی کوئی
کسی جنگل مین زمین پر ڈال آتا ہے یہ سب طریقے برے ہین ان صورتونمین بدن متعفن ہوکر
ہوا کو بودار کرتا ہی درندے پرندے گوشت و اعضا کو لخت لخت کرکے کھا جاتے ہین آدمی کے
عیب ظاہر ہوتے ہین سب کی نظر مین حقارت ہوتی ہی ہندو میت کو آگ مین جلا دیتے ہین اس
خیال سے کہ آگ پاک کرتی ہی بدبو کو دور کرتی ہی یہ لوگ یہ بات نہ سمجھے کہ آگ خائن ہی جو چیز
اوسکو دین اوسکو کھا جاتی ہی زمین امانت دار ہی جو کچھہ اوسکو سونپین وہ باقی رہتا ہی آگ
امین کو حوالے کرنا خائن کے سپرد کرنے سے بہتر ہی آدمی بلکہ جانورون کی حیلت یہی ہی کہ جس
چیز کی حفاظت کرنا چاہتے ہین اوسکو زمین مین دفن کرتے ہین جیسے اموال و خزائن وغیرہ
جس چیز کا نابود کرنا چاہتے ہین اوسکو آگ مین جلا دیتے ہین آدمی کو مسخر کائنات روح کو تعلق بدن کا
انتظار لگا ہوا ہی جلانا اس انتظار کے خلاف ہی جلانے مین بہت بیقدری ہی ایسا معاملہ خبیث
ناپاک چیز سے کیا جاتا ہی عزیز چیز بسکار رکھنا منظور ہی اوسکے لیے یہی طریقہ دفن کرنے کا ہی

جب زمین مین دفن کردیا پھر اوسکی بدبو بھی باہر نہین آتی بلکہ رطوبات بدن متعفن ہوکر خشک ہوجاتے ہین سایہ عضو واجزا اپنی مقدار وشکل پر رہ جاتے ہین بلاے مین شکل ومقدار ورنگ وصورت کسی کا بھی اتر یا باقی نہین رہتا اہرام مصر مین جو طوفان سے پہلے بنے تھے ابتک لاتعمای امرات موجود ہین آدمی خاک سے بنا ہی ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع کرتے ہی اسکو اوسی اصل کے سپرد کرنا مناسب ہی آگ مادۂ خلقت شیاطین وجنات ہی جلنے کے سبب لطیف آگ کے دھوئین سے ملکر مشابہ شیطان وجن ہوجاتی ہی یہی سبب جہل جنکر مردون کو ایذا دیتے ہین بھوت بن جاتے ہین سو جلانے مین قلب حقیقت ہی دفن مین ارباح حق بطرف حقیقت کی ہے

حکایت

ابتداء اسلام مین ایک لشکر اسلام حدود سیستان مین آیا تھا ایک ہندو عالم لشکر دیکھنے کو گیا کہا سب باتین اچھی ہین مگر اتنی بات کہ تم مردے کو دفن کرتے ہو آگ سے نہین جلاتے وہان ایک فقیہ تھے اونھون نے کہا ہم تمسے ایک بات پوچھتے ہین اوسکا جواب دو پھر ہم تمھارے اعتراض کا جواب دینگے ایک آدمی کسی ملک کو جاوے کسی عورت سے نکاح کرے ایک دوسری عورت کو روٹی پکانے پر رکھے بی بی سے اوسکی اولاد ہووے چاہے کہ مین سفر کو جاؤن لڑکے کو مین چھوڑ جاؤن لوٹ کر اپنا لڑکا پاؤن تو وہ لڑکا اوسکی ماں کو دیجاوے یا اوس باورچن کو ہندو نے کہا ظاہر ہی کہ ماں کے ہوتے باورچن کو نہ سونپے گا تو ماں کا ہی نہ اوس باورچن کا فقیہ نے کہا تنے خوب کہا اب جواب اپنے اعتراض کا سنو جب روح آسمانی دنیا مین آئی زمین سے ایک بدن بنا کر اوسکو دیا کھانا پینا کپڑا الماس ہار سنگار سے آراستہ کیا تمام زمین سے اوسکو لے آگ سے سوا باورچی گری کے کوئی کام اوسکا نکلا سب سے ہرا تو آگ نے زمین کی کچھ چیزون کو نکلا دیا زمین آدمی کی ماں ہی آگ اوسکی باورچی ہی روح نے جو بدن کے سبب بایسکیطرح ہی جب چاہا کہ عالم برزخ کو جاوے اسنے پہلے کہ جو بدن ہی اوسکی

مان لیا سونپ دیا باور چن کو سپرد نکیا ہنسہ وے انصاف کیا اس بات کو مان لیا تہر سال
قرآن پاک مین بسطرح سوت کا ذکر آیا ہی اسیطرح دفن و قبر کا بھی ذکر آیا ہی بعد دفن و قبر کے
نعیم و مذاب قبر کا ذکر بھی آیا ہی براء بن عازب سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا مسلمان سے جب قبر مین سوال ہوتا ہی تو وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی
دیتا ہی یہی مطلب ہی اس آیت کا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا و
فی الاخرۃ ایک روایت مین ہی کہ یہ آیت بمقدمہ عذاب قبر اوتری ہی مسلمان سے کہتے ہین
کون ہی رب تیرا وہ کہتا ہی اللہ میرا رب ہی احمد میرے نبی ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام
میرا دین ہی انس کی روایت مین مرفوعاً آیا ہی مردے کو دو فرشتے قبر مین اوٹھا بٹھاتے ہین
کہتے ہین تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کہتا ہی مین گواہی
دیتا ہون کہ یہ خدا کے بندے و رسول ہین اوسکو کہتے ہین اپنی جگہہ دوزخ مین دیکہہ اللہ نے
اس جگہہ کو جنت سے بدل دیا پہر وہ دونو کو دیکہتا ہی منافق و کافر سے پوچہتے ہین تو وہ کہتا ہے
مین کچہہ نہین جانتا جو سب لوگ کہتے تہے مین بھی وہی کہتا تھا اوس سے کہتے ہین لا دریت و
لا تلیت نہ تو نے کچہہ جانا بوجہا نہ تو نے قرآن پڑہا پہر اوسکو لوہے کے ہتوڑون سے مارتے ہین
وہ ایسا چلاتا ہی جسکو سب آس پاس والے سنتے ہین سوا جن و انس کے یہ حدیث متفق علیہ ہے
لفظ بخاری کی ہین دوسری روایت متفق علیہ ہین ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہی کہ جب کوئی آدمی
مرتا ہی صبح و شام اوسکو اوسکی جگہہ دکہائی جاتی ہی بہشتی کو بہشت دوزخی کو دوزخ اوس سے
کہتے ہین یہ ہی تیری جگہہ جب تک اوٹھاوے تجکو اللہ دن قیامت کے غرضکہ قبر پہلی منزل
ہی آخرت کی منزلون مین سے اگر یہان بچگیا تو پہر آسانی ہی اگر نہ بچا تو پہر بہت سختی ہی حضرتؐ
نے فرمایا میںنے کوئی منظر قبر سے زیادہ وحشت ناک و دردمند نہین دیکہا عثمان رضی اللہ عنہ جب
کسی قبر پر کہڑے ہوتے اتنا روتے کہ داڑہی بھیگ جاتی قبر کا ضغطہ ایسی چیز ہی کہ ہر نیک و
بد کو ہوتا ہی سعد بن معاذ جنکے مرنے سے عرش ہلگیا ستر ہزار فرشتے جنازے پر آئے اونکو بھی

قبر نے دیوچا حضرت کی دعا سے نجات ملی تو پھر کسی دوسرے پکڑ کیا اطمینان ہی ستورہ تبارک الذی
عذاب قبر کے بچانے کے لیئے اکسیر ہی ہو ورکعت نفل میں عشاء و ترکے بعد پڑھنا اوسکا عذاب
گور سے بچاتا ہے احوال برزخ میں کتاب تذکرۃ القرطبی بہت اچھی معتبر کتاب ہی تین دن ہر آدمی پر بھاری
ہیں ایک دن ولادت کا دوسرا دن موت کا تیسرا دن بعث کا جو ان تینوں دنوں میں سلامت
رہا اوسکی بن آئی جو اچھا رہا اوسکا خدا حافظ ہی قرآن شریف میں ہی وسلام علی یوم ولدت
ویوم اموت ویوم ابعث حیا ۵ گہ ناز کند فرشتہ بر پاکی نا ۔ گہ بار کند دیو دیبا کی نا
ایمان چو سلامت بلب گور بریم ۔ احسنت بریں چستی و چالاکی نا ۔ رب انت ولیی فی الدنیا
والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

فائدہ

آج کل یہ غلغلہ ہی کہ ملک مصر علاقہ سودان میں کسی شخص نے دعوی مہدویت کا کیا ہی جسکے
وغیرہ اخبارات انگریزی دار دو میں نام اس شخص کا محمد احمد بن عبداللہ لکھا ہی اسکو بلفظ احمدی
و مہدی کاذب تعبیر کیا جاتا ہی بعض کم علم لوگوں نے یہ خیال کیا ہی کہ ہو نہو یہی شخص مہدی موعود
ہو جو کہ یہ خیال اکلا بالکل باطل بے اصل ہے اسلیے اس جگہ مختصر حال مہدی موعود منتظر کا لکھا
جاتا ہی یہ حال اخبار و آثار صحیحہ میں آیا ہی بعد دریافت اس حال کے پھر کسی صاحب ہوش دار کو کسی شخص کے
حق میں بدون علامات صحیحہ کے انشاء اللہ تعالی یہ گمان نہوگا نہ کوئی مسلمان تیرے میرے کہنے سے
دھوکے سے کسیکو مہدی سمجھے گا ہاں جب سچ مچ کے مہدی آجاوینگے تو اوسوقت سبکو یقین ہوگا
کہ جنکے آنے کی مدت سے دھوم نام ہی وہ یہی صاحب ہیں

فائدہ

مہدویت کا دعوی اس امت میں بہت لوگوں نے کیا ہی کوئی انمیں نیک تھا کوئی بد کوئی
طالب جاہ و دنیا تھا کوئی طالب دولت دنیا کسی بعض لوگوں نے کسی کے حق میں خود بھی یہ گمان کیا
کہ وہ مہدی ہی اگرچہ اوس شخص نے نہیں کہا کہ میں مہدی ہوں جیسے محمد بن حنفیہ کو بعض نے

مہدی ٹھہرایا تھا یہ علی مرتضیٰ کے بیٹے تھے انھوں نے نہیں کہا کہ میں مہدی ہوں کسی نے
کہا جعفر بن علی بن حسین مہدی ہیں حالانکہ اونکو اس دعوے سے انکار تھا کسی نے کہا محمد
بن عبداللہ محض ملقب بنفس زکیہ مہدی ہیں کسی نے کہا عمر بن عبدالعزیز مہدی ہیں کسی نے
موسیٰ بن طلحہ کو مہدی ٹھہرایا مگر یہ سب اپنی مہدویت کا انکار کرتے رہے ۱۰۰ھ ہجری میں
ایک شخص ساکن کربلا نے جسکے بہت سے شاگرد و خادم تھے کہا میں مہدی ہوں ۱۰۷ھ میں عباس
نام ایک شخص نے یہی دعوی کیا تھا شروع ۱۰۰ھ ہجری میں صوفی تویرزی نے کہا میں مہدی
ہوں اہل سوس اوسکے تابع ہو گئے شہر زورک کے پہاڑ و نمین نیک گانون نے ازنک نام وہان
محمد نام ایک آدمی نے کہا میں مہدی ہوں یہ شخص حدود ۱۰۰ھ میں تھا ملک مغرب سے محمد
بن تومرت اوٹھا اوسنے کہا میں مہدی ہوں یہ بڑا کذاب ظالم متغلب تھا عبید اللہ بن میمون
قداح نے پہلے دعوی مہدویت کا کیا تھا جب ملک پر غلبہ پایا تو کہا میں خدا ہوں یہ یہودی تھا
یہ دونو ملوک قرامطۂ باطنیہ میں ہیں ملک اکراد میں ایک شخص عبداللہ نام تھا اوسنے اپنے بیٹے
کا نام محمد لقب مہدی رکھا کہا میں سید ہوں میرا بیٹا مہدی موعود ہے افریقیہ میں قاسم بن
سرد تھا اوسنے کہا میں مہدی ہوں پھر بادیۂ رباح میں بھی ایک شخص نے یہی دعوی کیا اس
آدمی کا نام سعادت تھا اس بے سعادت نے یہ نہ سمجھا کہ سعادت بخشایش داورست
نہ بر زور و بازوئی زور آورست ۔ گروہ امرا میں سلیمان نام بادشاہ نے کہا میں مہدی ہوں
محمد بن عجلان کے حق میں بھی یہی خیال کیا گیا کہ وہ مہدی ہیں سید محمد نوربخش شیخ اویس روشنی
شیخ علی متقی نے بھی دعوی مہدویت کا کیا تھا لیکن پھر برہن کیا جونپور میں سید محمد نام ایک
شخص نے دعوی کیا تھا کہ میں مہدی ہوں ایک گروہ نے یہ دعوی اوسکا قبول کیا ابتک اس
گروہ کے لوگ حیدرآباد دکن میں موجود ہیں منکر مہدویہ قتالیہ کہتے ہیں بعض اہل عظیم آباد نے
حقیقین سید احمد بریلوی کے بھی گمان کیا والا نکہ اونھون نے کبھی صراحتاً یا اشارۃً دعوے
نہیں کیا تھا حال میں ایک شخص مقام الصیہ علاقہ عمان ملک یمن میں ہوا اوسکو لوگ مہدی

کہتے ہین مگر سمجھ گیا کہ اوسکو اس دعوے سے بالکل انکار ہی غرضکہ عہد ہ اس دعوی کا اس تیرہ سو برس
مین کبھی سلطان سے کبھی امراء سے کبھی کسی متغلب سے بارہا ہوا ہے آخر ارشد یہ دعوے
ملک گیری کے لیے کیا تا اختیار سے جوش عبادت مین واقع ہوا ہی عوام کا حال یہ ہی کہ جب
کسی شخص سے کوئی دعوی اس قسم کا صادر ہوتا ہی خواہ وہ عالم ہو یا درویش یا امیر یا متغلب
تو اوسکی تصدیق کرنیکو تیار ہو جاتے ہین اوسکے حال و قال کو احادیث ثبوت پر عرض نہین کرتے
اگر عرض کرتے تو ایسے خیالات باطلہ مین نہ پڑتے یہ بھی دیکھا ہی کہ جب ایسا دعوی
کیا ہی وہ آخر کو ذلیل ہوا ہی اگر یہ دعی سچے ہوتے تو کچھ بھی تو اتنا اون امور کا معلوم ہوتا جو
وقت ظہور مہدی موعود علیہ السلام کے ہونیوالے ہین تماشا یہ ہی کہ جو سچے مہدی آخر الزمان ہین
وہ بھی تو اپنے لیے یہ دعوی کرینگے بلکہ اونسے بیعت درمیان رکن و مقام کے باکراہ تمام کیا دیگے
پھر ہم کسی مدعی مہدویت کو کسطرح کہین کہ یہ وہی مہدی موعود منتظری لاحول ولا قوۃ الا باللہ

فصل

جب سے دین اسلام لہو و لعب ٹھہر گیا ہی یارون نے یہ شیوہ اختیار کیا ہی کہ جس غریب مسلمان کو
متقی دیکھا یا اوسکا نام دیانتی رکھہ یا جس امیر کو باجی دیکھا اوسکو لقب مہدی کا بخشا خود بھی موعود کو
ایک لاف و گزاف سمجھہ لیا ہی یہ سمجھے کہ جب تک مدعی کا دب دعوی مہدویت کا کرتے ہین تب تک
تو یہ ہنسی دل لگی ہو ہی سکتی ہی مگر جبکہ مہدی صادق آجاوینگے تو اوسوقت کسی سے بھی ہرگز قبول
و اطاعت نہ کیجہ بھی بنے گا

فائدہ

کچھ نہ سمجھے مسلمان ہی منتظر مہدی آخر زمان کی نہین ہین کہ لائق معذور ٹھہرین بلکہ ہر فرقے مین
ایک شخص کا انتظار ہی اور منتظر کو اپنے دین کا حامی سمجھہ لیا ہی یہود دجال کے انتظار مین ہین
ترسا نزول عیسی علیہ السلام کے لیے ترستے ہین ہنود کہتے ہین آخر کالکی اوتار ہوگا آٹھہ سو اکیس برس تک رہے گا شیعہ کہتے ہین مہدی موعود محمد بن حسن عسکری تھے

پانچ برس کی عمر مین سنہ ۲۶۰ھ سامرہ مین چھپ گئے آخر زمانے مین مخلصین کے پھر ظہور کا یہ خیال ہی کہ جسکے وہ منتظر ہین وہی شخص حاکم دنیا ہوجاویگا ساری خلق کو یہودی کردیگا نصاری کو یہ گمان ہی کہ جب مسیح علیہ السلام آوینگے ساری دنیا مین یہی مذہب عیسوی جاری ہوجاویگا شیعہ کو یہ ظن ہی کہ مہدی سبکو رافضی بناڈالینگے سنیون کا بیج بھی باقی نرکھینگے ہنود سمجھتے ہین کہ یہ اوتار سبکو ہندو بنادیگا اوسی کی راج کا ساری دنیا مین ڈنکا بجیگا مسلمان سنی یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ مہدی علیہ السلام حامی سنت ماحی بدعت ہونگے انکے وقت مین کوئی دین سوا اسلام کے باقی نرہیگا سو حق بات یہی ہی اسکے سوا جو کچھہ ہی وہ سب باطل ہے کسی کے دعوے پر بےکوئی دلیل قائم نہین ہی مگر اہل حدیث کے دعوے پر کہ یہ سب اخبار و آثار مفید انکے مدعا کے ہین بیان اتنی بات ہی کہ ابن خلدون نے خلاف جمہور اس دعوے کے تصنیف کی ہی اس بنیاد پر کہ ظہور و غلبے کے لیے عصبیت کا ہونا ضرور ہوتا ہی سو قریش کی عصبیت اب کہین باقی نہین ہی پھر اگر مہدی آئے بھی تو وہ بدون عصبیت و حمیت قومی کے کیا کرسکتے ہین دوسری بات یہ کہی ہی کہ احادیث مہدی ضعیف الاسناد ہین ضعیف حدیثون پر حکم قطعی نہین لگ سکتا سو جواب پہلی بات کا یہ ہی کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تھے تو گو عصبیت قریش اوسوقت موجود تھی مگر سب کے سب دشمن ہوگئے تھے کسی سے کچھہ بھی مدد نہ ملی تائید الہی سے اپنا کام کیا اسیطرح یہ بھی مؤید من اللہ ہونگے عصبیت پر کچھہ دار مدار نہین ہی ع خدا خود میر ساماں بست اسباب توکل را ۔ کبھی اجنبی عصبیت وہ کام کرتی ہی جو اپنے قوم و لے نہین کرتے ع مردی از غیب برون آید و کارے بکند ۔ دوسری بات کا جواب یہ ہی کہ اگرچہ صحیحین مین احادیث ظہور مہدی موجود نہین ہین لکن سنن و مسانید و معاجم مین یہ احادیث بطرق کثیرہ آئے ہین بعد صحیحین کے یہی کتابین اسلام مین حجت ہین مانا کہ بعض یا اکثر اخبار آثار ضعیف ہون لکن کثرت روایت سے خصوصاً تواتر معنوی کو پہونچ گئے ہین آحاد مین ضعف اسانید کا بھی الگ الگ جواب دیا گیا ہی جسکے بعد پھر کچھہ شک و شبہہ قوت احادیث مذکورہ مین باقی نہین رہتا ہی ہمنے مانا کہ مہدی نہ آوینگے

ہمارا کیا نقصان ہے آوین کہ شیخ ملت اسلام کی اونٹ آنے پر موقوف نہین ہمارا مطلب
تو تعمیر کرنے کو قرآن و حدیث کافی و وافی بتاتی ہی مسلمان اگر آج پھر احکام اسلام پر عامل ہوجائین
تو پھر وہی فتح مبین ہی مگر یہ ہونا معلوم اسلیے کہ قیامت کا آنا برحق ہی قیامت کے آنے کے
لیے ضعف اسلام ضروری ہی اگر اسلام قوی رہے مسلمان غالب ہون تو پھر قیامت کو کیا
کیا حاجت ہی قیامت وجب ہی آوینگی کہ اسلام ضعیف ہوجاوے سر خیر پر غالب آجاوے
حواشی کا ایسوز دلولہ گر باشد و تم مہدی در بنے ہ نزول عیسی علیہ السلام تو مشق ہے
لسادی و اہل اسلام ہی تم کہین اوسمین کہ اور تیسرے دو پھر معلوم ہوجاویگا کہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے
اگر اسلام کی ساری پیشین گوئی آجتک سچی ہوئی ہی تو یہ بھی بالیقین سچی ہی کہ زمانہ اخیر میں
اہل بیت نبوت سے ایک شخص مہدی نام ظاہر ہوگے اونھین کی اولاد سے عیسی علیہ السلام
سی آسمان سے نازل ہونگے جسطرح عیسی علیہ السلام نے انجیل مین خبر فارقلیط کی دی تھی
حسکا ترجمہ احمد ہی اسیطرح احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر نزول عیسی علیہ السلام کی دی
ہی حدیث کے دو حاصل ہی اسکے آنے کی اسکو وہی دانہ لعلم الساعۃ اسیطرح سے نزول
عیسی کی خبر دی ہی اور سی سے احادیث کثیرہ مین یہ بھی فرمایا ہی کہ مہدی آوینگے یہ احادیث ترمذی
نسائی ابو داؤد بیہقی وغیرہ مین موجود ہین ؛

فائدہ

مہدی کا نام بعض احادیث مین محمد آیا ہی بعض مین احمد باپ کا نام عبداللہ ہوگا ماں کا نام
آمنہ کنیت ابو عبداللہ ہوگی یا ابو القاسم شیعہ کا یہ خیال کہ نام انکا محمد بن الحسن ہجری ۲۵۵ مین
پیدا ہوکر حالت سامرا مین چھپ گئے خلاف احادیث صحیحہ ہی سفارینی نے کہا کل ذلک
صریح من الخیوں والھذیان لتب بابر دہ کا نسب مین سید ہونگے اور والدہ فاطمہ علیہا السلام
سے بعض روایات مین آیا ہی اولاد عباس سے ہونگے اول صحیح ہی ثانی روایت ضعیف ہے
میرا مین اختلاف ہی کہ پس امام حسن سے ایسا اتم ہیں اول اظہر ہی یہ بھی ہوسکتا ہی کہ باپ کیطرف سے

توحسنی ہون یا ان کی طرف سے حسینی عباسی ہون ان سب سے انکا نسب ملتا ہو یا وہ مہدی جو اولاد عباس سے ہونگے دوسری شخص ہین وہ ہونگے جنکے یہ مہدی موعود ہونیوالے ہین اسی حفاظ نے کہا ان کون المهدی من ذریته صلم مما تواتر عنه ذلك فلا یسوغ العدول ولا التفات الی غیرہ کتاب الانس الجلیل تاریخ القدس والخلیل مین لکھا ہی مہدی مدینہ مین پیدا ہونگے انکا نام پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہوگا بیت المقدس کو ہجرت کرکے آوینگے محمد بن حنفیہ نے کہا خراسان کیطرف سے کالے نشان نکلینگے لشکر والون کے کپڑے سفید ہونگے اس لشکر کا سپہ سالار شعیب بن صالح نام رومی بن تمیم ہوگا وہ اصحاب سفیانی کو شکست دیکر بیت المقدس مین آویگا مہدی کی سلطنت جمادیگا تین سو آدمی شام سے اوسکے پاس آوینگے اسکے نکلنے اور مہدی کو حکومت سپرد کرنے مین چھ ماہ کا وقفہ ہوگا یہ جو آیا ہی کہ لا مهدي الا عیسی اس حدیث کو ابن حزم نے واہی کہا ہی انتہی یعنی پہلے سفیانی دمشق سے نکلیگا پھر تمیمی خراسان سے پھر مہدی مدینے سے یہ مدینے مین پیدا ہونگے مکے مین ظاہر ہونگے ایلیا کیطرف ہجرت کرینگے مکے والے درمیان رکن و مقام کے انسے زبردستی بیعت کرینگے یہ اس بیعت لینے سے ناخوش ہونگے انکی عمر وقت ظہور کے چالیس برس ہوگی یہ مجدد دین ہین اسلیے نکلنا انکا شروع صدی یا آخر صدی پر خیال کیا گیا ہی دس برس تک آغاز صدی پر اطلاق راس مائۃ کا ہوسکتا ہی یہ بات کسی حدیث مین نہین آئی کہ کون سی صدی کے آخر یا اول مین ظاہر ہونگے علماء و صوفیہ نے کشف و الہام و قرائن اخبار و آثار سے جون جون سی صدی بتائی تھے وہ ٹھیک نہین پڑی سنہ ۱۳ ہجری سے سنہ ۱۳ تک ہر صدی کو محتمل انکے ظہور کا ٹھہرایا تھا وہ مدت گذر چکی مہدی نہ آئے اب چودھوین صدی کا آغاز ہی دیکھئے اب بھی آتے ہین یا نہین اتنی بات تو ضرور ہی کہ علامات بعیدہ انکے ظہور کے سب کے سب گذر گئے علامات قریبہ نظر آتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وقت ظہور کا بہت قریب آگیا ہی واللہ اعلم +

فائدہ حلیہ مہدی کا یہ ہی کہ میانہ قد سرخ سفید رنگ کشادہ پیشانی ماتھا چمکتا ہوا ناک اونچی اور نہ جیسے روشن تارہ بھون باریک لمبی الگ الگ گھنی داڑھی بڑی آنکھ سیاہ چشم سرگین چشم آنت چپکتے

ہوئے گال پر تل شانے پر مہر تینون بہاری دونو رانون میں کسیقدر بعد دو عبا سفید پہنے ہوئے جیسے کوئی بنی اسرائیل مین کا آدمی ہو رنگ عرب کا سا بدن بنی اسرائیل کا سا کم بتلی سیدھی ہتیلی مین تل زبان میں لکنت بات کرتے وقت سب دیر ہوگی بائین ران پر ہاتھ مارینگے صورت مین علحدہ سیرت مین مثل رسول خدا صلعم کے ہونگے بائین ران مین بھی تل ہوگا سر پر بال ہونگے کاندہے تک جیالیس برس کی عمر ہوگی یا درمیان تیس چالیس کے یعنے بیتیس برس یہ خلاصہ ہی اون احادیث کا جو انکے حق مین آئے ہین **فائدہ** کا سیرت مہدی کی یہ ہی کہ یہ سنت پر عمل کرینگے کسی مذہب کے مقلد نہون گے عمل بحدیث پر مقام کرینگے سفارینی نے لکھا ہی قال اہل العلم یعمل بسنۃ النبی صلعم ویقاتل علی السنۃ لا یترک سنۃ لا اقامہا ولا یدع بدعۃ الا ردہا یقودہ بالدلائل الحق الربانی کما قام بہ النبی صلعم اولہ استثنی موقوعات مین اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ علماء مقلدانکے دشمن ہونگے کہینگے یہ مرد ہمارے دین کو بگاڑتا ہی مگر سامنے اونکی تلوار کے کچھ پس انکا نہ چلیگا چار ناچار تابعدار بنینگے انتہی حاصلہ جسطرح ذوالقرنین و سلیمان علیہما السلام ساری دنیا کے مالک ہوگئے تھے اسیطرح یہ بھی مالک تمام دنیا کا ہوجاوینگے دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دینگے جسطرح وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہوگی مال بیحساب دینگے اشارہ پینے پاوینگے کہ کوئی نہ لیگا آسمان زمین مالک اسسے راضی ہونگے پرندہ ہوا مین وحشی جنگل مین مچھلیان پانی مین اسسے خوش ہونگی اسکے وقت میں پانی خوب برسے گا پیداوار بہت ہوگی بہت لڑائیان کرینگے حرف نہ زمین پر سکے نکالینگے شہر کے شہر فتح کرلینگے ملوک ہند کو ملوک بگرون انکے سامنے لاوینگے تین ہزار فرشتے اسکی مدد پر ہونگے سب طرف سے لوگ انکے پاس آکر ایسے جمع ہونگے جیسے شہد کی مکھیان اپنے سردار کے پاس آکر جمع ہوتی ہین جبرئیل علیہ السلام مقدمۂ لشکر پر میکائیل علیہ السلام ساقۂ لشکر پر رہا کرینگے بھیڑیا بکری ایک جگہ چرینگے بچے سانپ بچھوؤن سے کھیلینگے زہر اثر نکریگا ایک سیر غلے سے سات سو سیر غلہ پیدا ہوگا سود خواری شراب خواری زناکاری دور ہوجاویگی عمر بڑے ہوگی بدلوگ ہلاک ہوجاوینگے کوئی دشمن اہل بیت باقی نرہے گا دو امن ہوگا کہ ایک عورت پانچ عورت لیکر اکیلی جا کر آئیگی سات یا نو برس تک دہشت سے حکومت کرینگے نکلنے سے تا وفات چالیس برس رہینگے اس حساب سے ستاسی برس کی عمر ہوتی ہی

فائدہ

علامات ظہور مہدی یہ ہین شیخ مرعی نے فوائد الفکر فی المہدی المنتظر مین لکھا ہی کہ سورج چاند کو گہن لگے گا تارہ دُم دار نکلے گا اندہیرا ہوگا رمضان مین ایک آواز سنائی دیگی ذیقعدہ مین نزدیک جمرۂ عقبہ کے درمیان قبائل کے لڑائی ہوگی خسف ہوگا فتنے ظاہر ہونگے آسکے پاس قمیص و سیف و رایت رسول خدا ہوگا اس نشان پر یہ لکھا ہوگا البیعۃ للہ پرندہ انکی تہنہ پر آبیٹھے گا خشک لکڑی گاڑینگے وہ پھول پھل لے اویگی بادل انپر سایہ کریگا آسمان سے آواز ہوگی کہ یہ اللہ کے خلیفہ ہین انکے کہے پر چلو انکی بات سنو ایک ہاتہہ ظاہر ہوگا وہ اشارہ کریگا کہ اسے بیعت کرو جس سال یہ ظاہر ہونگے اوس سال لوگ بی امیر کے حج کرینگے سات عالم بلاد متفرقہ سے انکی تلاش مین مکہ معظمہ کو آوینگے آخر حرمین شریفین مین سے نکالکر بیعت کرینگے یہ تابوت سکینہ کو غار انطاکیہ سے یا بحیرہ طبریہ سے نکالکر سامنے بیت المقدس کے رکہدینگے یہود اوسکو دیکہکر ایمان لے آوینگے مگر تہوڑے بے اسلام رہینگے فرات مین ایک پہاڑ سونیکا ظاہر ہوگا پہلی رات رمضان کی چاند گہن نصف رمضان مین سورج گہن ہوگا اس علامت مین شیخ مرعی نے تامل کیا ہی مگر ہوسکتا ہی کہ بطور خرق عادت یہ ایک علامت انکے ظہور کی ہو یہ بہی آیا ہی کہ ایک رمضان مین دو بار چاند گہن ہوگا کسی نے کہا تین رات تک لگاتار گہن ہوا کریگا مشرق سے تارا دُمدار نکلیگا چاند کیطرح روشن ہوگا اس تارے کی دُم دونو طرف سے لپٹ جاویگی یا قریب لپٹنے کے ہوگی جگتے لوگ ڈر جاوینگے سوتے جاگ پڑینگے شام مین ہرستانام گانون دہس جاویگا ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نصف رمضان مین ایک آواز ہوگی جس سے ستر ہزار آدمی بیہوش ہوجاوینگے اتنے ہی اندہے اتنے ہی گونگے اتنے ہی بہرے اتنے ہی کوار یون کا ازالۂ بکارت ہوجاویگا آنہین کے سامنے عیسی علیہ السلام اوترینگے انکے سوا اور بہی علامات ہین جو حجج الکرامہ مین مذکور ہین ہمکو بتاو جس کسی نے آبتک دعوی مہدویت کا کیا ہی کسی ملک کسی قوم مین ہو کوئی علامت بہی ان علامتون مین سے اوسمین پائی گئی ہی جب نہین پائی گئی تو اوسکو کسطرح مہدی موعود سمجہا جاوے عوام تو چوپائے ہین ہر آواز کے پیچہے لگ جاتے ہین نام پر مرتے ہین عقل و دین سے کچہہ کام نہین رکہتے

فائدہ مدت سے ایک استفتا مشہور کہ دو چار برس کی بلعہ ہندوستان مین ایک خصہ
محمد صاحب نام کا جا بجا آتا ہوا دعوا رسالت مین آدمیون کہتا ہوتا ہی کہ اب نو سو سال مین سو برس سنہ ہجری
شمسی قیامت نو سو آٹھ آٹھ برس کی حد کہتا ہی کہ مین مدینہ مین ہون روضہ مبارک سے بیت یہ آواز
سنی یا خواب مین مخاطب ہوا ارشاد ہوا یہ الفاظ نسبت وقوعہ کے معنی اوسمین نہین ہوسکتے یہ قیاس
ہین تو دلسوزی اہل اسلام کی معلوم ہوتی ہی مگر خیال کرو تو مٹانا عقیدہ اسلام کا ہنسانا مخالفون کا
مسلمانون پر مقصود ہی لعنۃ اللہ علی الکاذبین بعد محمد بیکے نا ہوئے یہی کہ اوترے دجال
کے خروج یاجوج ماجوج کے برآمد ہونے سے پہلے آفتاب کا مغرب سے نکلنا کسطرح ہوسکتا ہی
اسکی کیا دلیل ہی قیامت آنیکے تاریخ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نہوئی اس کذاب دجال
وضاع کو کہان سے معلوم ہوگئی غایت یہ ہوا یہی ہوا جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ دوزخی ہوچکا
بعض جاہلون نے دو قسم سے فارسی کے بنالے ہین کہتے ہین شاہ نعمت اللہ ولی کی پیشین گوئی
ہی جب مطابق اوسکے کوئی امر نہین ہوتا ہے تو اون قصائد مین اصلاح الفاظ کیجاتی ہی کہا جاتا ہی
لہ صحیح لفظ یہ ہی اسمین یہ واقعہ وہ واقعہ لکھا ہی وہ سال اب آگیا ہی یا اوس سال کو دو یا چار یا لیا دو اکم
مدت باقی رہگئی ہی ماکہ وہ قصیدہ سے اسمین سکے ہون بسلور کشف یا الہام کچھ کہا ہو لوگ غیب کا علم
ہونا اسلئے کہتے ہین اولیا کی کشف مین خطا ہوتی ہی تسرکانی رحمۃ نے فتح ربانی مین لکھا ہی ایک بار
صنعا یمن مین یہ معاملہ ہوا کہ جمعہ آیندہ کو قیامت آویگی علما نے ہرچند تکذیب کی مگر جاہلون نے
نہانا موقین نماز ہوکر اوجلی کپڑے پہنکر انتظار وقوع قیامت یعنی نفخ صور صبح جمعہ کو طرف جنگل کے
نکل گئین ساری دن انتظار کیا دعا زاری کی مگر اوس روز قیامت نہ آئی غرضکہ اسطرح کے خرافات
عوام مین بہت ہی ہی قیامت سے پہلے مہدی کا آنا جا بجا ہی تا اوسوقت تک نہ آئے نہ عیسی علیہ السلام
اوترے پھر قیامت کسطرح قائم ہوسکتی ہی اس سے بڑھکر بھی کوئی گناہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی تکذیب کیجاوے ترتیب فتن کا لحاظ ہو تحریف شاہ نعمت اللہ ولی کے کیسے ایمان لیا جاوے
لاحول ولا قوۃ الا باللہ فائدہ ۲ ظہور مہدی سے پہلے سائر کتاب سلاطین ہون گے کہ وہ زر زمرد

سے نکلیگا اوسپر لڑائی ہوگی تیس دجال نکلینگے دعوی نبوت کا کرینگے علم جاتا رہے گا زلزلے بہت
ہونگے قتل بہت ہوگا راتدن چھوٹے ہونگے جعفر صادق نے کہا ہی مہدی ظاہر نہون گے جب تک
کہ لوگونکو خوف شدید نہو طاعون نہو تخت فتنہ زلزلے بلائین نہ ہونچین عرب مین تلوار چلے لوگون مین
اختلاف پڑے دین مین تشتت ہو حال مین تغیر ہو صبح و شام موت کی آرزو کرین آدمی کو آدمی کھانے
لگے فیا طوبی لمن ادرکہ وکان من انصارہ والویل کل الویل لمن خالف امرہ انسے پہلے
سفیانی خروج کریگا بیدا مین خسف ہوگا شام مین زلزلہ آویگا لاکھہ آدمی سے زیادہ مرجاوین گے
سفید گھوڑون کے سوار زرد نشان مغرب کیطرف سے آوینگے قحط پڑیگا موت آویگی خرستا
وہس جاویگا ابقع اصعب اعرج کندی نکلیگا سفیانی کا خروج دمشق سے ابقع کا مصر سے
اصعب کا بلاد جزیرہ سے اعرج کا مغرب سے جرہمی کا شام سے قحطانی کا یمن سے ہوگا ان
سب کے نکلنے کو اقرب علامات مہدی لکہا ہی وہ ادہر سے حارث نکلیگا اسکے لشکر کا سپہ سالار منصور
نام ہوگا وہ آل محمد کو جگہہ دیگا شاید یہ حارث وہی ہاشمی ہو جو ناصر مہدی ہوگا لشکر سفیانی کو شکست دیگا
پھر ایک لشکر طرف سے بحستان کے آویگا اوسکا سردار ایک شخص بنی عدی مین ہوگا وہ مہدی سے
آملیگا بیعت کریگا **فائدہ** مولد مہدی کا مدینہ ہی ایک روایت مین آیا ہی قریہ کریمہ ہی یہ بیسویں محرم کو وقت نماز عشا درمیان رکن و مقام کی ظاہر ہون گے سفارینی نے کہا اول ظہور
مین خوف قتل سے مکہ کیطرف بھاگ کر مختفی ہو جاوین گے پھر طائف پہونچینگے پھر مکہ آوینگے پھر مدینہ
کو جاوینگے پھر کوفہ کو روانہ ہون گے وہان لشکر سفیانی سے شکست کہا کر پھرینگے وزیر مہدی
مشرق سے آکر لشکر سفیانی کو شکست دیگا مہدی تعاقب سفیانی مین شام پہونچکر عنبہ بیت المقدس
پر سفیانی کو ذبح کرین گے جسطرح بکری ذبح کیجاتی ہی اس فتح کے بعد روز بروز ملک مہدی کو
ترقی ہوگی ملوک ارض اطاعت کرینگے ایک لشکر ہند مین آکر یہان کے ملوک کو طوق بگردن کرکے
سامنے مہدی کے لیجاویگا **فائدہ** مدت مہدی علیہ السلام مین روایات مختلف آئی ہین
پانچ برس یا سات برس یا نو برس یا دس برس یا بیس برس یا تیس برس یا چالیس برس زندہ

رہین گے تو رس نصاری سے صلح رہیگی اختلاف مرت کا باعتبار تعداد ظہور و قوت کے ہو
اثنا عشر مین بالیس برس کو تبع وہی جو مغاربی کا میل خاطر ہی اسی طرف معلوم ہوتا ہی ایک
روایت مین یون آیا ہی کہ من کذب بالمہدی فقد کفر یعنی کوئی کہے کہ مہدی نہ آوینگے
وہ کافر ہی اخرجہ الامام الحافظ ابن الاسکافی بسند مرضی الی جابر مرفوعا قالہ
السفارینی ثم قال لکثرت طرقہ وجودۃ الروایات حتی یلحق بالتواتر المعنوی
وشاع ذلک بین علماء السنۃ حتی عد من معتقداتہم انتہی پھر سفارینی نے
یہ لکھا ہی وقد روی من الصحابہ روایات متعددۃ وعن التابعین ومن بعدھم
ما یفید مجموعہ العلم القطعی بوجودہ والایمان بخروج المہدی خلافا لمن انکر کما ھو
مقرر عند اھل العلم ومدون فی عقائد اھل السنۃ والجماعۃ انتہی مہدی کا
استقبال بیت المقدس مین ہوگا عیسی علیہ السلام نماز جنازہ پڑہین گے وہین دفن کرینگے انکا مرنا
اپنی موت سے ہوگا **فائدہ** مہدی کا ظاہر ہونا عیسی علیہ السلام کا اترنا دجال کا
برآمد ہونا قریب یکدیگر ہی اسی لیے سیوطی نے یہ لکھا ہی کہ دجال سر صدی پر نکلیگا جعفر صادق
نے کہا ہی مہدی سالہای طاق مین برآمد ہون گے پہلی یا تیسرے یا پانچوین یا ساتوین
یا نوین سال انتہی اسمین گویا عشرۂ اولی کو سر صدی ٹھہرایا ہی مگر اطلاق سر صدی کا میں بیس
بلکہ نصف صدی پر بھی ہو سکتا ہی لیکن اسمین بھی شک نہین ہے کہ مبتدا پر لفظ اس مائۃ سے
یہی ہے کہ عشرۂ اولی کے ختم ہونے سے پہلے برآمد ہو جایا ہے اب چودھوین صدی آگئی ہے چند
ماہ گذر گئے ہین اس صدی کا یہ پہلا سال ہے دیکھیے کونسے طاق سال مین تشریف لاتے ہین
بعض اہل تعلیم کہتے ہین اس صدی کے سال ہفتم مین ظہور کرین گے خدا ہی کرے لیکن بے
سند صحیح کے اس بات پر پورا یقین نہین ہو سکتا ہے بہت تواریخ مظنون ناگذر گئین مہدی نہ آئے

میرا در ہوس آباد تمنا کردیم منزل بہ اس رسید کہ ناگذر نزدیک ست

الگا آنا عیسی علیہ السلام کا اترنا ہمارا ایمان ہی خدا کرے کہین جلدی آجاوین ہم جیگر داچک جاوے

نزول عیسیٰ علیہ السلام

انکا آسمان سے آخر زمانے مین اوترنا قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت ہے قرآن مین فرمایا ہے کوئی اہل کتاب مین سے نہین لیکن وہ ایمان لاویگا عیسیٰ پر عیسے کے مرنے سے پہلے یعنی جب کہ ایک ہی ملت ابراہیم علیہ السلام جو دین اسلام ہے دنیا مین ہوگی یا ہر یہودی اپنے مرنے سے پہلے جب وہ آخر زمانے مین نازل ہونگے اونپر ایمان لاویگا دوسری آیہ مین ہے عیسیٰ علامت ہین قیامت کے آنے کی تو کبھی اسمین شبہ نکر تیسرے حدیث مین قسم کھاکر فرمایا ہے اوترینگے تمھارے درمیان ابن مریم وہ حاکم عادل ہونگے صلیب کو توڑینگے سور کو قتل کرینگے جزیہ نہ لینگے یعنی اسلام کے سوا دوسری چیز قبول نہ کرینگے یہ نہوگا کہ کوئی جزیہ دیکر اپنے مذہب پر قائم رہ سکے یہودی ہو یا نصرانی بلکہ ہر آدمی مسلمان ہو جاویگا یا مارا جاویگا انکے وقت مین مال بہت ہوگا کوئی نہ لیگا ایک سجدہ اوس وقت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا عیسیٰ سے امیر اسلام کہیگا آؤ نماز پڑہاؤ وہ کہینگے نہین بعض تمہارے امیر ہین بعض پر یہ اس امت کی بزرگی ہی طرف سے خدا کے عیسیٰ علیہ السلام یہان بیاہ کرینگے بچے ہونگے چالیس پینتالیس برس زندہ رہینگے پھر آنحضرت صلعم کے پاس دفن ہونگے مسلمان انپر نماز جنازہ ادا کرینگے انکے مقدمے مین اوتیس حدیثین آئی ہین آثار بھی وارد ہین یہ سب احادیث مہدی و مسیح دجال کے متواتر المعنی سمجھے گئے ہین امت مین سب کا اتفاق ہے انکے آنے پر کسی ایک نے بھی اختلاف نہین کیا مگر فلاسفہ و ملاحدہ نے عیسیٰ علیہ السلام اوس وقت بھی نبی ہونگے مگر تابع ملت اسلام جس طرح حدیث مین آیا ہے کہ اگر آج موسے جیتے ہوتے تو اون کو کچھ نہ بنتا مگر میری پیروی کرنا افسوس کی جگہ ہے کہ یہ مقلد اسلام کا تو دعوی کرتے ہین یہ تو پیروی سنت اسلام کی نکرین انبیا را دلی العزم آج اگر موجود ہون تو اون کو پیروی ہی کرنا پڑے یہ پیغمبرون سے بھی زیادہ ہوے خدا جانے ان کو کوئی پروانہ معافی کا ملگیا ہے!! امام اعظم صاحب رضی اللہ عنہ نے ان کو اتباع سنت سے منع کر دیا ہے ہم قسم کھا کر کہتے ہین کہ امام صاحب نے تو ہرگز منع نہین کیا ہے بلکہ تقلید ہی سے سب کو روکا ہے ہان

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

سن سعید رنگ سیدھا بڑا مضبوط ہاتھ کوہا ہوا پکتا ہے جی عام میں سے نکل چلے آتے ہیں

فعل نزول

سعید ما دمشق کی مشرقی طرف سفید نور تک مذہب دو فرشتے دونوں ہاتھ اور مقدس
پر رکھے ہوئے اتریں گے جب سر جھکا دیں گے ایسا بات ہوگا کہ پانی ٹپکتا ہے جب
اٹھا دیں گے ایسا معلوم ہوگا کہ گویا موتی بکھرتے ہیں جس کافر کو اوس کی ہوا پہنچے گی فی الفور مر جائیگا
سالش وہاں تک جا رہے گی جہاں تک نظر جاتی ہے پھر عیسیٰ کے اترکر مسجد دمشق کے مینار
پر بیٹھیں گے دو فرشتے بغل بغل اس کثرت سے جھکیں گے کہ اگر کوئی چیز پھینکی جاوے تو ان
کے سر پر گرے نیچے نہ گرے مؤذن اذان کہنے کو تیار ہوگا یہود بوق بجانے کو فساد
ماتوس ہو سکے کو پھر قرعہ ڈالیں گے تو یہ سلمانوں کے ہی نام پر نکلے گا اذان ہوگی یہ دو فساد
مسجد باہر چلے جائیں گے یہ ہمراہ اہل اسلام کے ملعون ہوئے ہیں گے عصر کی نماز ہوگی پھر سب کو لیکر
دجال کی طلب میں نکلیں گے جس وقت ہی بیت المقدس میں پہنچیں گے یہاں اقامت نماز جمع
ہو رہی ہوگی امام نماز ہوں گے اس کو دیکھکر پیچھے پھرنا چاہیں گے یہ منع کریں گے صدی
کے پیچھے نماز جمع پڑھیں گے پھر دجال کو بیت المقدس میں جا کر قتل کریں گے وہ اسکے بعد
یاجوج ماجوج کا ظہور ہوگا بعض علماء حنفیہ نے لکھا ہے کہ عیسیٰ مقلد مذہب حنفیہ ہوں گے ملا قاری
نے اسکا رد کیا ہے مراۃ میں خیر الآثار سے بھی تقلید عیسیٰ و مہدی پر مذہب حنفی کے
ثابت کرکے یہ بات ثابت کی ہے کہ ان دو حدیث کے کسی مذہب کے موافق حکم نہ ہے
تو اس کا اختیار کرنا لازم ہوگا جو طریقہ اسلام کا قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں تھا بے کم و کاست
وہی راہ پر سب کے بزرگ تھا اور جو بعض علماء سے حدیث خلق کر طرف اس طریقہ کے

بلاتے ہین زبان سے بیان سے دعوت کرتے ہین تو سارا جہان اون کا دشمن ہو جاتا ہے اگر ہم اوس وقت تک جی گئے کہ مہدی آجاوین یا عیسے علیہ السلام اوترین تو ہم ان حضرات کو مسلم کرین گے کہ اب کہو تم سچے تھے یا ہم انکو بھی اوس وقت آنے والے کا بھاؤ معلوم ہو جاوے گا اپنا ہونا باطل پر کھل جاویگا سہ

برقت صبح شود ہیچ روز معلومت کہ باکرباخت عشق در شب دیجور

یاجوج ماجوج

انکے نکلنے کا ذکر قرآن وحدیث دونو مین آیا ہے یہ یافث بن نوح کی اولاد مین یا ترک مین یا دیلم ہین مگر پہلی بات زیادہ ٹھیک ہے یہ نکلنے کے ساتھ ہی جیسا بیت المقدس تک پہنچین گے ایک کیڑا ناک مین گھسے گا اس وبا سے مرجاوین گے پھر جنت کا غلبہ ہوگا وہ کیسے کودا دین گے کیسے نکلیگا یہ واقعہ زمن عیسوی مین ہوگا مگر صحیح یہ ہے کہ سب نشانیون کے بعد ہوگا ۔

طلوع آفتاب مغرب سے

جب سورج پچھم سے نکلیگا لوگ ایمان لائے لگین گے مگر کیا فائدہ توبہ کا وہ دروازہ اوس کے نکلتے ہی بند ہو جاویگا سفارینی نے کہا پہلی نشانی قیامت کی ظہور مہدی کا پھر خروج دجال کا پھر نزول عیسی کا پھر نکلنا یاجوج ماجوج کا پھر ہدم کعبے کا پھر ظہور دخان کا پھر رفع قرآن کا پھر طلوع شمس کا مغرب سے ہے یا یہ طلوع پہلے ہو پھر قرآن اوٹھ جاوے پھر دابہ نکلے پھر سورج مغرب سے اوسی دن یا قریب اوس کے برآمد ہو لکن یہ ترتیب مرفوع نہین ہے الیت اضافی ہے سورج آدھے آسمان تک آکر مغرب کو پھر جاویگا پھر عادت کے موافق نکلا کریگا پھر دابۃ الارض برآمد ہوگا یہ طلوع رد کرتا ہے مذہب اہل ہیئت کو جو قائل ہین عدم تغیر کے فلکیات مین

دابۃ الارض

اسکے نکلنے کا ذکر بھی قرآن مین آیا ہے یہ مومن کافر سے بات کرے گا بیضاوی نے کہا یہ ہی جساسہ ہے یعنی جسکا ذکر حدیث تمیم داری مین آیا ہے یہ شہر قوم لوط یا بحیرہ طبریہ وادی تہامہ یا مکہ معظمہ

سے نکلیگا یا صفا یا مروہ سے یا شعب اجیاد سے تین بار اسکے نکلنے کی خبر اوترے گی جن کے ہاتھ پر نکلے گا کہ یہ مومن ہے اوسکا مونہہ روشن ہو جاویگا کافر کے ماتھے پر نقش کر دیگا کہ یہ کافر ہے اوس کا مونہہ کالا ہو جاویگا یہ جنوبی ساحل یا مین ہیسر لیگا

دخان

یہ دھوان دابہ کے بعد نکلے گا چالیس دن رہیگا کافرون کی جان لیگا مومنین کو زکام ہوگا یہ نشانی قرآن و حدیث دونو سے ثابت ہے

ریح

یہ ایک ایسی ہوا چلے گی جس کے دل مین رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا اوس کی جان قبض کرے گی جن مین کچھ بھی بھلائی نہین وہ باپ دادون کے دین پر رہے رہین گے یہ ہوا طرف سے شام یا مین کے چلے گی یا دونو جگہ سے آویگی اسکے بعد زمین مین کوئی نام لیوا اللہ کا باقی نہ رہے گا اونہین پر قیامت قائم ہوگی۔

رفع قرآن شریف

یہ مصحف دونون سے اوٹھ جاویگا رات کو سوتین سے صبح کو کوئی حرف مصحف مین نہ ہوگا سینون کے اندر بھی یاد نہ رہے گا

آگ کا نکلنا

یہ آگ عدن کے کنوے کی تہ سے نکلے گی لوگون کو گھیر کر زمین محشر کی طرف لیجاویگی کسی نے کہا حضرموت سے نکلے گی یہ شہر بھی عدن سے قریب ہے اوس وقت سب کو چاہیے کہ شام کی طرف چلے جاوین کسی نے کہا وادی برہوت سے برآمد ہوگی دن کو چلے گی رات کو تھم رہیگی کسی نے کہا حبش سیل سے نکلے گی مآل سب کا ایک ہے اسلیے کہ یہ سب مواضع زمین عدن مین ہین حبش سیل قریب رہنے کے ہے سو وہان بھی جا پہنچے گی۔ رہنے والون کو زمین سے ظاہر ہوگی روایتین کی کہ یمین سے نکلی ہے کہین سے بھی نکلے غرضکہ ساری زمین مین پھیل جاویگی آٹھ دن مین ساری

دنیا کا دورہ کرلیگی پھر لوگون کے ساتھ ساتھ چلے گی اس کے حالات طرح طرح کے ہونگے
اگر مقدار دنار کا نکلنا ثابت ہو جاوے تو پھر یہ ساری مشکل آسان ہے یہ حشر ہمراہ آگ کے
شام کی طرف قیامت سے پہلے ہوگا وہ حشر اور ہے جس کا قبر سے ہونا آیا ہے۔

نفخۂ اولی

جب سب نشانیان مہدی کے ظہور سے اس آگ کے نکلنے تک ہو چکینگی تب حکم ہوگا کہ
صور پھونکدو یہ پہلا پھونکنا ہے ساری خلق اوس کی آواز ہونا کہ سے مرجاوے گی کوئی شی
باقی رہے گی چالیس برس تک یہی حال رہیگا کہ کوئی نہوگا پھر دوسرا نفخہ ہوگا جس سے اثر سے
سارے مردے قبرون سے زندہ ہوکر حساب کتاب دینے کے لیے نکلین گے پھر حکم ہوگا اے
لوگو اپنے رب کی طرف فرشتون سے کہا جاویگا انکو کہڑا رکھوانے پنجہ پانچہ ہوگی نسال
اللہ العفو والعافیۃ فی الدارین مجمع الکرامہ مین مرنے سے تا داخل ہونے جنت دنار کے جو جو
حالات پیش آوینگے سب مفصل مشرح مطابق قرآن وحدیث وآثار سلف لکھے گئے ہین اب اگر
علم الہی مین ظہور مہدی موعود کا مقدر رہے تو یہ سمجھو کہ قیامت سر پر آگئی ہے تا بر تو در ہی نشانیان
ہی آگے پیچھے برابر ظاہر ہوتی چلی جاوین گی یہان تک کہ صور پھونکا جاوے پھر اللہ ہی اللہ ہے
لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار دنیا کے یہ سب حادثے بموجب ارشاد ان آیات کے جو بعد
بعث کے قبور سے ہونیوالی ہین ایسی ہین جیسے سمندر کا ایک قطرہ ان آفات دنیا کا نتیجہ انتہا کو
یہی ہے کہ اگر خدانخواستہ کوئی ان مین مبتلا ہوا تو جان ومال سے برباد گیا اگر نہ مبتلا ہوا تو بھی
اوس کو ایک دن مرنا تو ضرور ہی ہے جو مرا اوس کی قیامت اوسی وقت سے قائم ہوگئی قیامت
مین جو احوال ہین اونکا نتیجہ آخر کو جنت ہے یا دوزخ جنت دوزخ بھی سہی سب سے بڑھکر یہ مصیبت
ہے کہ موت کو ذبح کرڈالین گے وہ تو اچھے رہے جن کو بہشت ملے اونکی موت مرگئی فردوس مین
جا بسے جنت خلد مین رہ پڑے اونکا برا ہوا جن کے نصیب مین ابدالآباد تک جہنم لکھی گئی ہے اون کو
اب کوئی توقع رہائی کی بعد ذبح اس موت کے اوس عذاب دائم بلا سے قائم سے باقی نہین رہی

جنت اسی کو ملیگی جس کا ایمان دنیا میں درست تھا قرآن و حدیث کے موافق عمل کرتا تھا
کسی مولوی درویش کی خانگی راہ پر نہ چلتا تھا علم نافع کے ساتھ عمل صالح بھی کرتا تھا جانتا ہے
ہیں کسی کو خدا تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا تھا نالوہیت میں نہ ربوبیت میں ان الذین امنوا
وعملوا الصالحات کانت لھم جنات الفردوس نزلا خالدین فیھا لا یبغون عنھا حولا
الی قولہ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد فمن کان یرجو لقاء ربہ
فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اصل نجات دو بات پر موقوف ہے ایک
اخلاص عقیدہ پر جو ہر ملت کے شرک خفی و جلی سے پاک ہو دوسرے عمل صواب پر جو سنت نبوی
ہو موافق عیسیٰ مسیح کے ہو جس کو جو بی تقدیر سے یہ دونوں باتیں اتفاق سے ہاتھ آویں تو پھر اس کا اور
کہاں میں ٹھہرنا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ورنہ وہ قتل قیامت و بعد قیامت دوزخ میں ہے

وہ ہوا ہی ؎

آگئی اب تو قیامت ہی قریب ۔ یا الٰہی قیامت ہو نصیب

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ وسلم علی سید المرسلین وآلہ

الطاہرین وصحبہ الاکرمین آمین

خاتمہ طبع کتاب

الحمد للہ والمنہ کہ سرمایہ آگاہی اہل روزگار مرہون منت و انشوران تحقیق شعار یعنی یہ رسالہ
مسمی بہ حدیث الفاشیۃ عن الفتن الخالیۃ والفاشیۃ تالیف عبد بیدر یکتا
خامہ فیض حتمامہ سرو آزاد گلستان سیادت گوہر آبدار عمان نقابت ہو تمہد معارف آگاہ
دانش پیشہ حقیقت دستگاہ سامی بایہ توامع طینت دیانت مایہ ولایت سریرت پیرا
آرای حدیقہ معانی چراغ افروز شبستان روشن بیانی مردم شناس مروت اساس

آبروئی سخن آرزوی انجمن سید محمد عبد الحی ادام اللہ بن حکیم سید محمد عبد الرزاق مرحوم بن سید فتح علی مغفور ساکن قدیم منڈہ و اصلع فتحپور مضاف الہ آباد مطبع بدیعی مین باہتمام مولوی محمد بدیع الدین اوائل ماہ رجب سنہ ۱۳۰۱ ہجری نیور طبع سے آراستہ ہو کر شائقین خاص و عام ہوا اور مطبوع طبائع حق پسندان انام ٭

تاریخ طبع

سید عبد الحی سیادت انتساب — راتدن ہی جسکو شغل علم و فن
علم دین کا ابتدا سے انتہا — راز وحدت کا ازل سے موتمن
وہ افادت کوش جس سے ہند مین — پھیلتا ہی علم شیخان مین
رہنمائے خیر جسکے ہاتھ سے — کرتے ہین خارت سے توبہ راہزن
اہل دلکو اوسکے باغ خلق مین — سبزہ سے آتی ہی بوئی نسترن
قال اوسکا یون مطابق حال سے — ٹھیک ہو جیسے بدن پر پیرہن
یون ہی دستار فضیلت زیب سر — جیسے کھاتا ہو کسی پر بانکپن
کرتے ہین طرز تواضع پر مدام — غالبا نہ مع شیخ و برہمن ٭
اوسکی محفل مین نظر آتا ہی رات — آفتاب اک شمع اور گردون لگن
تربیت نے اوسکے بخشا باغ مین — سبزہ کو نشو و نمائے نارون
مجتمع ہر دل مین ہی اوسکی سبب — عشق اصحاب و ولائی پنجتن
دم بھرا اوسکے پاس جو بیٹھے اوسے — لطف خلوت کا دکھائے انجمن
طرفہ تاریخ فتن لکھی کہ ہے — مایہ آگاہی اہل زمن ٭ ٭
شرح اون فتنون کی کہتے ہین جنہین — حشر کے آثار آثار سنن ٭
دیکھنا فتنے اوٹھے ہین کسقدر — بیٹھہ دکھلاؤن زمانے کا چلن
غور سے دیکھین اگر اہل نظر — نشہ غفلت کا ہو آنکھون سے ہرن

جی سے اس دارِ فنا میں پھر سدھارے
دل لگا کر کر سمجھ لیں مرد و زن
دیکھنے سے اوسکے کملا ہی تمام
راز انبار رسول ذوالمنن
مصرع تاریخ طبع اسی خامہ لکھہ
شرح و بسط علم احوال ستن
۱۰۱۳ھ

قطعہ دیگر تاریخ طبع کتاب

ہر آن حرفیکہ در گفتن نیاید
بطرزِ نیک مولانای من گفت
کدام از طبقۂ اسلاف و اخلاف
چنین حالات آشوب زمن گفت
ز فیضِ مبدءِ فیاض گفتا
ز بالش ہر چہ دریں وادی سخن گفت
مسلم چون نباشد گفتۂ او
کہ از آیات و آثار و سنن گفت
مؤلف حرف حرفِ این صحیفہ
ز القای خدای ذوالمنن گفت

بمن تاریخ طبعش ہاتف غیب
عدیم المثل احوالِ ستن گفت
۱۰۱۳ھ

قطعہ دیگر تاریخ طبع

بو تراب آج ترا مثل زمانے میں نہیں
شرف اللہ سے سنتے تجھے کیسے کیسے
سکہ عالم میں ترے فضل کا بیٹھا کیسا
مٹ گئے سب کے ترے سامنے دعوی کیسے
آج تیرے سے کمالات ہیں کسکو حاصل
ہیں کسی شخص کو مانوں ترے آگے کیسے
تبحر کوئی کہتا ہے کوئے علامہ
کو بکو ہیں ترے اوصاف کے چرچے کیسے
علم کے فضل کے انس کے ہنرمندی کے
حل ہوئے آج تری ذات سے عقدے کیسے
کیہہ تری خوبیٔ تقریر ہی مشہور نہیں
حسن تحریر کے عالم میں ہیں تیرے کیسے
کیسی دلچسپ لکھی ہی یہ کتاب نادر
آئینہ ہو گئے اسلام کے نقشے کیسے +

جسقدر گزرے ہین مہدی و نبی مصنوعی
حال ایک ایک کی تفصیل سے لکھے کیسے

آپ ہی آپ جو مہدی و نبی بن بیٹھے
واقعی کیسے دغاباز تھے جھوٹے کیسے

کتنے ایجاد ملے نئے مین مذاہب مسدھا
ڈالے اشرار نے اسلام مین رخنے کیسے

کیا پر آشوب ہین حالات شیوع بدعات
سننے والون کے جگر ہوتے ہین ٹکڑے کیسے

سچ تو یہ ہے کہ بہت خوب لکھی ہی یہ کتاب
دلنشین لفظ ہین پیرایہ مین فقرے کیسے

لکھی چھپنے کی یہ تاریخ جمیل احمد نے
سو بھوہین قرن اسلام کے نقشے کیسے

صحت نامہ حدیث الغاشیہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۵	بساہی	بستاہی	۲۵	۵	سرافگندی	سرافگندگی
۸	۵	زیون	زینون	״	۱۹	برہاپی	بڑہاپی
۹	״	تومید	توحید	۲۶	۱۵	انہسا	انبیا
۱۵	۱۵	جیسے ہالینوس و ارسطو	*	״	۲۱	انکے	انکے
۱۶	۱۱	قدماد	قدمای	۲۷	۲	چہ سو اکاون	سات سو ایک
۱۷	۴	چون	چون و پانچوان	۲۹	۳	اسکو	انکو
۱۸	۱۶	پہاڑیر	پہاڑ پر	۳۱	۱	اورکہ	اور کیا
״	۲۱	نسابین	نشابین	״	۶	بچارسے	بچارے
۲۱	۱۹	یامئون	سسرال	۳۲	۱۴	گنونکے	گنوگے
۲۴	۱۴	موئے	ہوئے	״	۲۱	پچاس	پچاس ہزار
۲۵	۱	اکا	انکا	۳۵	۴	ہی	ہین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۵	۱۲	کہتی	گنتی
۴۱	۱۸	مردگ	مزدک
۴۴	۵		
۵۰	۱۵	چوتیس	چونتیس
〃	۱۲	نقریبا	تقریبا
۵۱	۲		
۵۱	۸	وسیلہ	وسیلہ عزت
۵۲	۱۳	کاتب	بعض کارکات
۵۶	۵	یکجایہ	یکجا پہ
۶۳	۳	تیس	تیئیس
۶۵	۱۸	وہاں	تیہیں
۶۶	۶	ہیرودس	ہیرودس
۶۸	۱۰	باتین	یاتیں
۶۹	۶	سینے	سپلے
۷۱	۱۹	خزر	خزر
۷۶	۱	سلطاں	خلیفہ
〃	〃	بغداد	بغداد
〃	۳	سلطاں	خلیفہ
۷۷	۲۱	مسافقہ	مشاقہ
۸۲	۱۵	محریم	تحریم
۸۳	۸		
۸۳	۱۴	افریقیہ	افریقیہ
۸۳	۱۷	سحب	عجب
۸۵	۱۲	باایک	باایک
۹۲	۹		
۹۴	۱۸	محصل	محصل کو بدعت کہنا
۹۸	۲۰	اوسیمیں	اوسیمین
۹۹	۱۷	ان مین	اں دومین
۱۰۳	۱۱	اوزی	اوتری
〃	۲۱	اوشالی	اوشالے
۱۰۷	۱۳	نہون	نہو
۱۰۹	۱	نقاوت	تفاوت
〃	۱۳	صحت	صحبت
〃	۱۴	نمودوانر	نمودہ
۱۱۱	۱۵	یہ عدد	یہ عذر
۱۱۴	۲	اپکی	اسکا
۱۱۵	۱۸	اسلئی	اسی لیے
۱۲۲	۲۱	جوزی	جوزیہ
۱۲۵	۱۰	وجہ یہ	وغیرہ
〃	〃	فارسی	فارسی الاصل
۱۳۶	۴	پارسیون	فارسیون
۱۴۳	۱۵	جل	جبل

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۳	۱۶	صحابہ	صحابہ وغیرہ
۱۵۱	۲۱	خرز	خزر
۱۵۳	۲	میری	میری بعض اکابر کے
〃	〃	اجداد	اونکے اجداد
۱۵۹	۲۱	ایک	اہل
۱۶۰	۲	اسٹی	اسّی
۱۶۸	۸	بیٹے	پٹھے
۱۷۰	۱۹	دین	ین
〃	۲۰	الحمدیہ	الحجدیہ
〃	۲۱	تھی	ہی
۱۷۴	〃	سترہم	اسرارہم
۱۸۰	۹	نصر	قصر
۱۸۷	۱۰	ای	رای
۱۹۰	۱۲	کسکا	کسکے
۱۹۱	۷	چارد	چارۂ
۱۹۲	۸	بکریون	بکریون
۱۹۳	۲	امام	دام
〃	۴	جب	چپ
〃	۵	مؤطا امام مالک ابن انس	مؤطا امام انس بن مالک

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۹۳	۱۰	میراشا	میراث
۱۹۶	۱۴	بجنے	بچنے
〃	۱۸	قتنے	فتنے
۲۰۳	۱۴	پھاکنا	پھلکنا
〃	۱۵	ہتاہی	رہتاہی
۲۰۵	۴	آرادی	ارادی
۲۰۵	۱۲	واقی	واقعی
۲۰۹	۱۱	سلام	اسلام
۲۱۰	〃	جاخط	حاحظ
۲۱۱	۱۲	گرد	گردبت
۲۱۷	۸	اعتقادہ	اعتقادہ
〃	۹۰	حوض	خوض
۲۲۰	۱۴	ہین	ہی
〃	۱۶	مسم	معصم
۲۲۲	۴	حد	حد
۲۲۵	۱۴	زاہیب	مذاہب
۲۲۷	۱۸	روزو	روزہ
۲۳۱	۴	ہوئی	ہوتی
۲۳۲	۱۳	کرو قبدل	کردقبول

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲۲۲	۱۰	برابر	برابر	۲۰۳	۱۷	مین فی	میں ایک تر
۲۲۳	۵	پہو	پہو	۲۰۵	۱۲	پہ	میں
۲۲۴	۸	بنسنہ	بنسنہ				
۲۲۵	۱۰	کرنی	کرنی کی	۲۰۱	۸	سوامین	سوامین
۲۲۶	۱۹	حرام	حرام ہی	۲۰۱	۸	دانی	دانی
۲۲۴	۱۸	دیا	دینا	۲۱۲	۱۰	مسئلہ	تیرھویں مسئلہ
۲۲۵	۱۵	جونجہہ	چونچہہ	۲۱۳	۲۱	المتقربین	المتقربین
۲۲۷	۸	ہمارکیا	ہمارکیسا	۲۱۱	۱۵	و	جو
۲۲۵	۱۲	ضدہا	صدہا	۲۰	۱۹	دادیدا	دلادیدا
۲۲۰	۳	دام	وام	۲۱۸	۱۱	ہمارے	ہمارے
۲۵۱	۱۷	اون ت	اون سے	۲۱۹	۱۷	مفوضہ	مقبوضہ
۲۵۲	۲۰	ہ	یہ	۳۲	۱۴	خلیفہ	خلیفہ یا
۲۵۹	۵	فتل	فصل	۲۰۳	۵	رو	روش سلط
۲۵۰	۱۱	ہو	جو	۳۰۶	۸	تہا	تھی
۲۵۱	۶	ہوی	ہوئی	۳۱۰	۱	سودان	سودانی
۲۵۲	۱۱	ثانی	زمانی	۳۱۲	۱	نقل ہے	نقل کیا
۲۵۳	۱۴	یمن	مین	۸	۸	تفصیل	تفصیل
۲۵۴	۱۳	جا	چلا	۳۱۷	۱۳	تمار	رہا
۲۷	۲	سے	جیسے	۸	۱۵	۱۰۵۹ھ	۱۰۵۸ھ
۲۵۵	۵	رو بل	رذیل	۸	۱۷	۱۰۶۳ھ	۱۰۶۳ھ